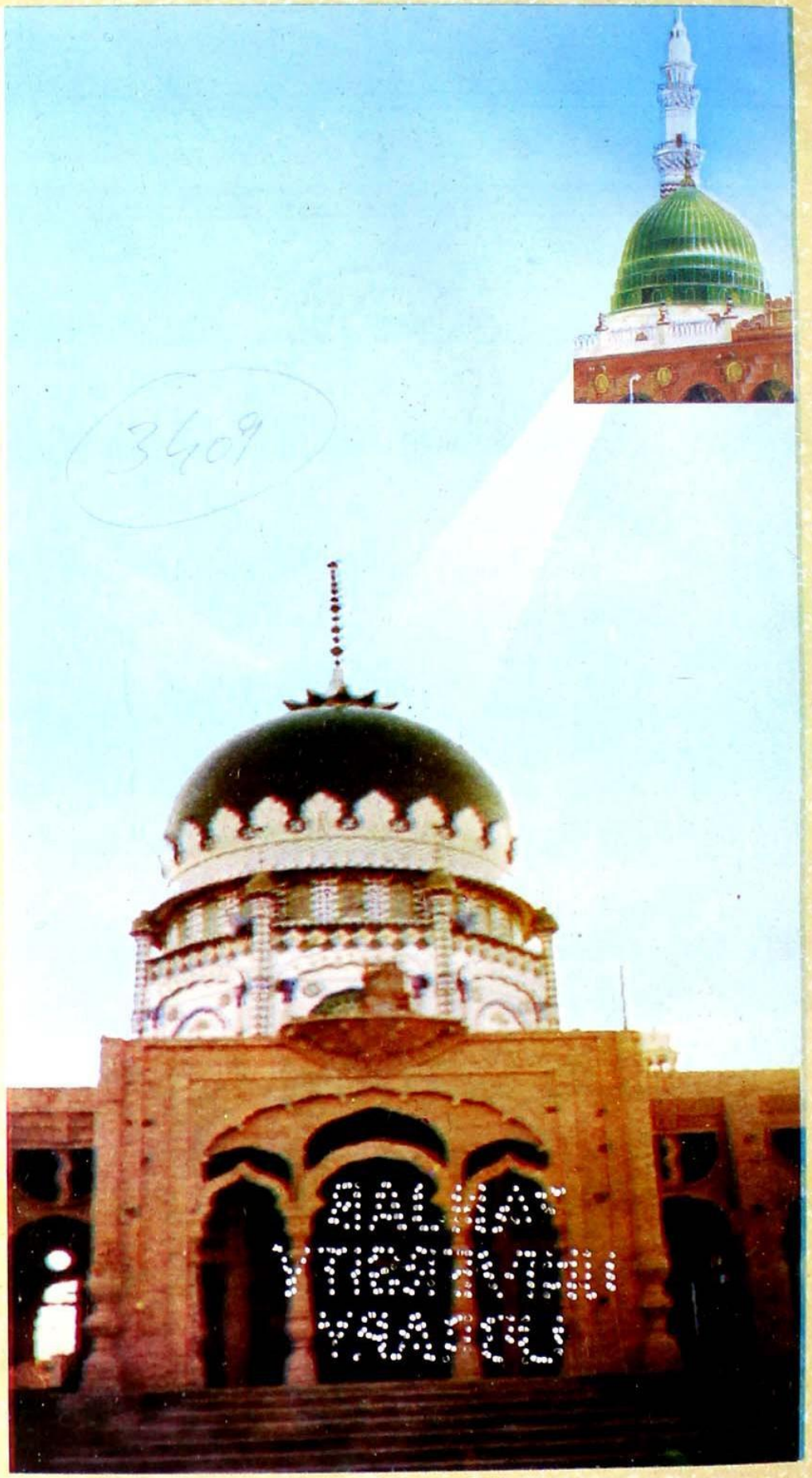

روضہ شریف پیر بارو رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

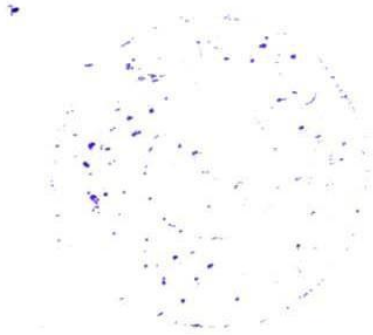

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

ذخیرہ

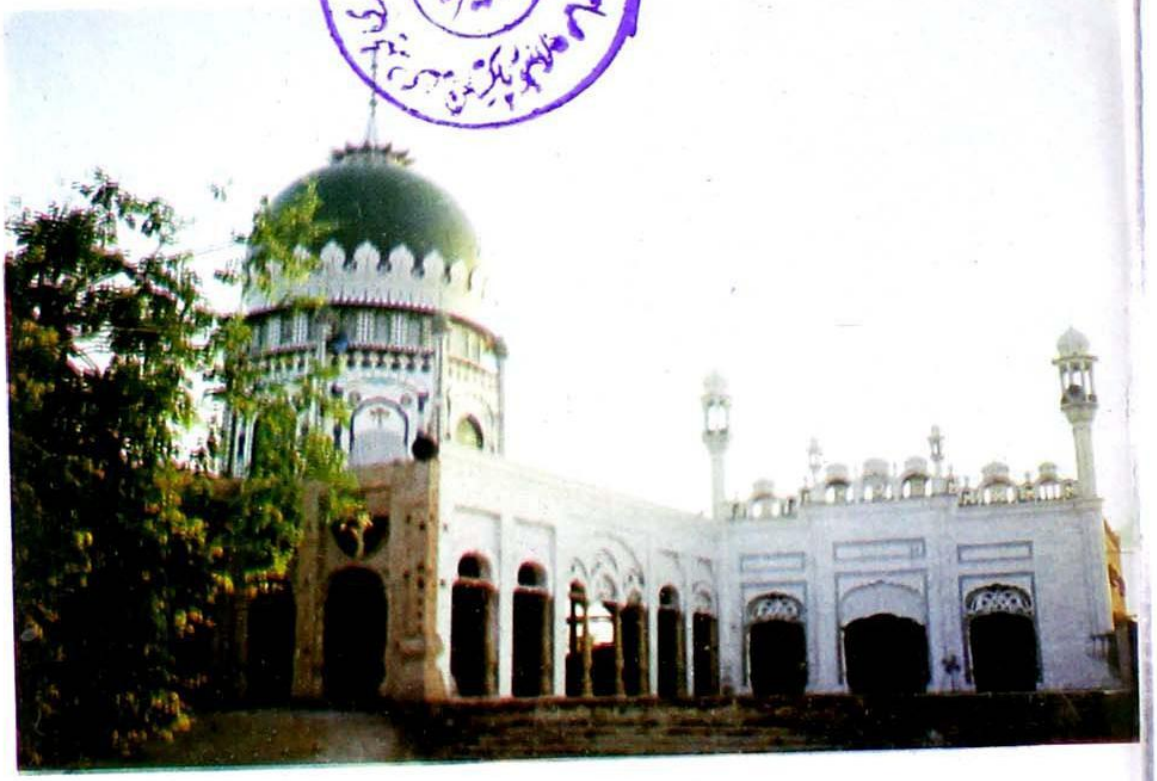

روضہ شریف سے متصل مسجد شریف

Marfat.com

دربار عالیہ کی مسجد

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مزار مبارک

Marfat.com

روضہ شریف میں حضرت خواجہ غلام حسین صاحب
اوران کے بیٹے کے مزارات

Marfat.com

گنبد شریف کا اندرونی دروازہ

Marfat.com

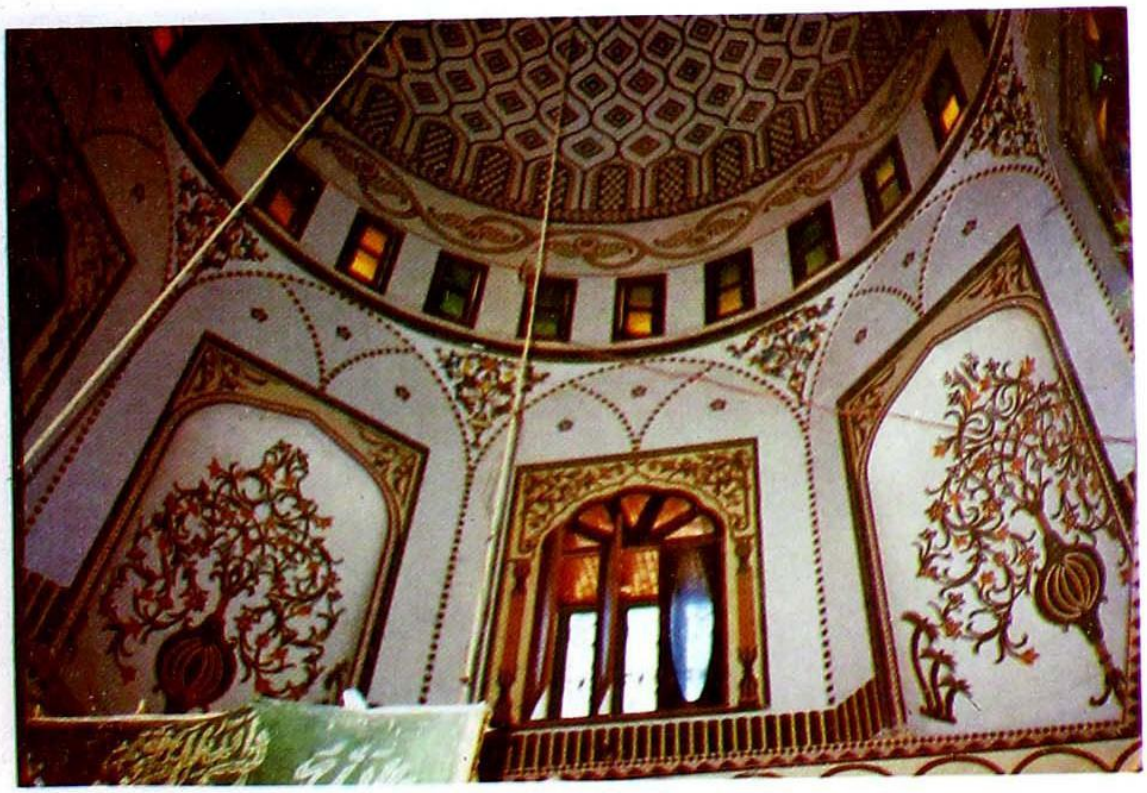

گنبد شریف کا اندرونی منظر

Marfat.com

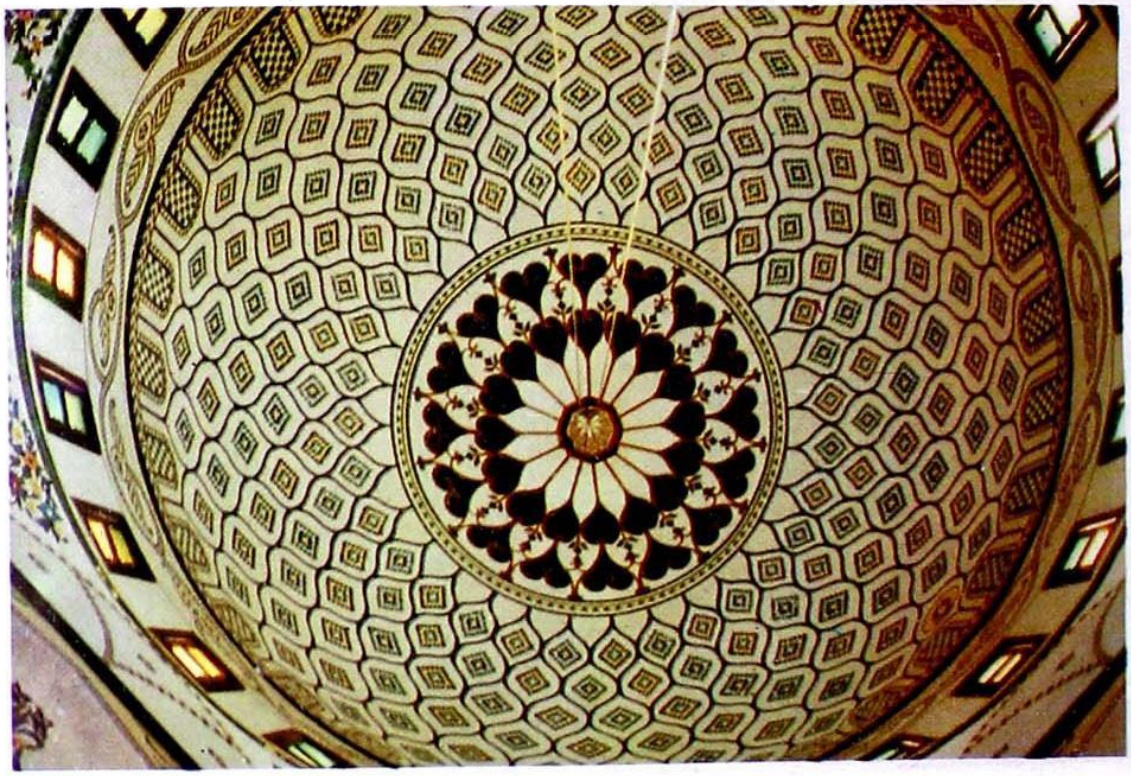

اندرون گنبد شریف کا ایک اور منظر

Marfat.com

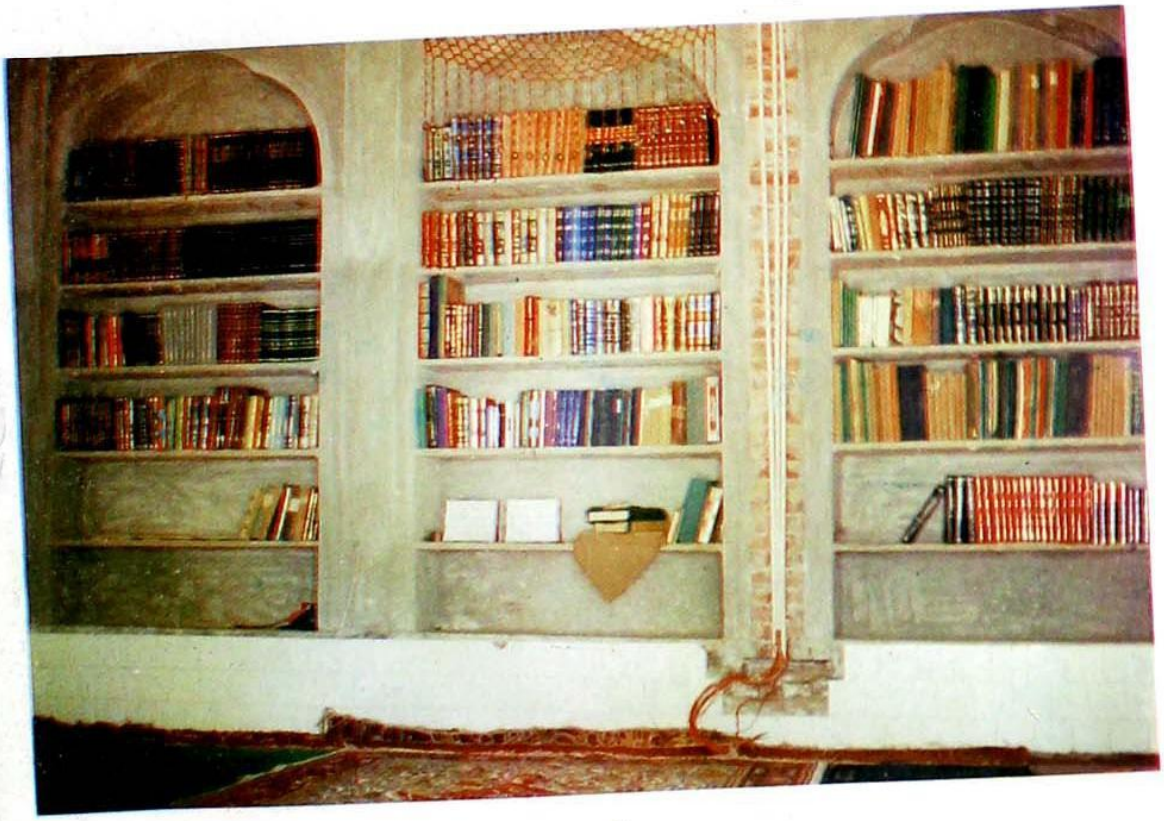

دربارعالیہ کا کتب خانہ

Marfat.com

سوانح حیات آفتاب شریعت ماہتاب طریقت قطب العصر حضرت

خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ

فیوضاتِ بارویہ

3409

باجازت

پیر طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب بارو ی مدظلہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر بارو شریف

باھتمام

حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب بارو ی مدظلہ

ناشر

مکتبہ بارویہ دربار عالیہ پیر بارو شریف

فتح پور ضلع لیہ

Marfat.com

86580

86580

نام کتاب	فیوضات بارویہ
موضوع	سوانح حیات حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ
باجازت	حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مقام اشاعت	دربار عالیہ حضرت پیر بارو شریف ضلع لیہ
بار اول	جمادی الاولی ۱۴۱۶ھ، اکتوبر ۱۹۹۵ء
بار دوم	جمادی الاولی ۱۴۲۱ھ، اگست ۲۰۰۰ء
تعداد	ایک ہزار
کتابت	الفاروق کمپیوٹرز، گنج بخش روڈ لاہور
مرتب	ابوالانوار محمد عبدالرحمٰن حسنی
پروف ریڈنگ	سید محمد بلال شاہ، سید محمد رشید شاہ
	حافظ احسان الحق ساجد
قیمت	-/150 روپے

Marfat.com

انتساب

بنام نامی اسم گرامی

پیر طریقت رہبر شریعت مخدومنا المعظم ذوالمجد والکرم

سیدنا و شیخنا و مرشدنا حضرت ثانی

خواجہ فقیر محمد صاحب باروی

مدالرحمن ظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بارویہ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
انتساب	۳
حمد	۸
نعت	۹
عظمت اولیاء	۱۱
نذرانۂ عقیدت	۱۴
سخن گفتنی	۱۷
تقدیم	۲۳
علماء و مشائخ کا خراجِ تحسین	۶۱
تعارف	۱۱۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حیات عظمت نشان	۱۶۱
وصال و فراق	۱۷۵
آخری وصیّت	۱۷۸
خبر وصال اخبارات و رسائل کے آئینہ میں	۱۷۹
وصال مبارک پر منظوم کلام	۱۸۰
منظوم تاریخ وصال	۱۸۱
باقیات الصالحات	۱۸۵
شجرۂ مبارک	۱۸۶
حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی	۱۸۷
حضرت خواجہ غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ	۱۹۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب مدظلہ العالی	۱۹۴
حضرت صاحبزادہ محمد حسن مدظلہ العالی	۱۹۵
دیگر صاحبزادگان	۱۹۶
ارشادات	۱۹۹
کرامات وتصرّفات	۲۳۵
مکاشفات	۳۱۷
نظم اَولیائے نقشبند	۳۳۸
حالاتِ مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم	۳۴۱
مراقبات واسباق	۳۹۷
ختم ہائے جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ بارویہ قدس اسرارہم	۴۳۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ
سلسلہ جات کے پڑھنے کا طریقہ	۴۴۵
مشغول شو در ذکر ہو	۴۵۰
اسماء گرامی خلفاء کرام	۴۵۱
متعلقین آستانہ عالیہ باردیہ	۴۵۴
اسماء گرامی علماء کرام معتقدین	۴۵۷
حضرت قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ	۴۵۷
تعویذات و عملیات	۴۶۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حمد باری تعالیٰ

از حکیم الامت شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

اے خالق و مالک رب علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ
تو رب ہے میرا میں بندہ تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم منگتے ہیں تو معطی ہے ہم بندے ہیں تو مولیٰ ہے
محتاج تیرا ہر شاہ و گدا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم جرم کریں تو عفو کرے ہم قہر کریں تو مہر کرے
گھیرے ہے جہاں کو فضل تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ
تو والی ہے ہر بیکس کا تو حامی ہے ہر بے بس کا
ہر ایک کے لئے در تیرا کھلا سبحان اللہ سبحان اللہ
رزاق ہے مور و مگس کا تو غفار ہے نیک و بد کا تو
ہے سب پر تیری جود و عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم عیبی ہیں ستار ہے تو ہم مجرم ہیں غفار ہے تو
بدکاروں پر بھی ایسی عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
تیرے عشق میں روئے مرغ سحر تیرا نام ہے مرہم زخم جگر
تیرے نام پہ میری جان فدا سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ سالک مجرم آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے
دے صدقہ رحمت عالم کا سبحان اللہ سبحان اللہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

از شاعر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنٌ

اے اللہ کے محبوب! کسی آنکھ نے آج تک تجھ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے نہ دیکھے گی

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور کسی عورت نے تجھ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

تجھے ہر عیب سے پاک اور مبرّا پیدا کیا گیا ہے

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا آپ کو خود آپ کی منشا کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا

اے رسول خدا کے دشمن! تونے برائی کی ہے کس کی؟ محمد کی۔ وہ جو

رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

سرتاپا کرم و نوازش ہے۔ جس نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے، جو اللہ کا

رسول ہے، اور وہ جس کی عادتِ پاک ہی وفا کرنے کی ہے

رَجَوْتُكَ يَا ابْنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّيْ

اے آمنہ کے لال! میں نے تیری تمنّا کی ہے

مُحِبٌّ، وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءُ

میں محبت کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والی کی ایک تمنا ہوتی ہے

Marfat.com

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

عظمتِ اولیاء

از، حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ رحمۃ الباری

یک زمانہ صحبت با اولیاء

ترجمہ : اولیاء کرام کیساتھ کچھ وقت کی صحبت و رفاقت

بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

ہزار سال کی بے ریا عبادت سے بڑھ کر ہے

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ

اولیاء کرام کو اللہ تعالےٰ سے خصوصی طاقت ملتی ہے

تیر جستہ باز گرداند ز راہ

جو راستے سے اس تیرِ قضا کو واپس لوٹا دیتی ہے جو کمان سے نکل چکا ہو

فیض حق اندر کمالِ اولیاء

ولیوں کے کمال میں حق تعالیٰ کا فیض نظر آتا ہے

نور حق اندر جمالِ اولیاء

اولیاء کرام کے جمال میں اللہ تعالیٰ کا نور دکھائی دیتا ہے

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہے،

او نشیند در حضور اولیاء

تو اسے چاہیئے کہ اولیائے کرام کی بارگاہ میں حاضری دے،

Marfat.com

چوں شوی دُور از حضور اولیاء

جب تم اولیاء کرام سے دُور ہو جاؤ گے

دَر حقیقت گشتہ دُور از خدا

تو درحقیقت اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاؤ گے

پیرِ کامل صُورت ظل الٰہ

پیرِ کامل اللہ تعالیٰ کی کل حمایت کا عکس ہے

یعنی دید پیر دید کبریا

یعنی پیر کو دیکھ لینا درحقیقت بارگاہِ کبریائی کا مشاہدہ ہے

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

مولوی عارف رومی اتنے تک دنیائے روم کے مولا نہیں بنے

تا غلام شمس تبریزی نہ شد

جب تک حضرت شمس تبریزی کی غلامی قبول نہیں کی

ہرگز نمیرد آنکہ دِلش زندہ شد بعشق،

وہ شخص حقیقت میں نہیں مرتا جس کا دل عشق سے زندہ ہو جائے

ثبت است برجریدہ عالم دوام ما

تمام دنیا اس کے صحیفے پر ہماری حیات دوام کا نقش ثبت ہے

یارب چہ چشمہ ایست محبت کہ من ازو

اے اللہ محبت کیسا چشمہ ہے کہ میں نے اس کا صرف ایک گھونٹ پیا

یک قطرہ آب خوردم و دَریا گریستم

اور ایک دریا کے حساب سے آنسو بہا چکا ہوں۔

Marfat.com

از صد سخن ساقی یک نکتہ مرا یاد است
مجھے اپنے (پیر و مرشد ساقی) کی سینکڑوں باتوں میں سے ایک نکتہ یاد ہے
عالم نشود ویران تا میکدہ آباد است
اور وہ یہ ہے کہ جب تک میکدہ آباد ہے دنیا ویران نہیں ہوگی

○

ربائی

ہر کس کہ کمال اولیاء را نہ شناخت ؛ ایں نعمت خاص بے بہا را نہ شناخت
جس نے اولیاء کرام کے کمالات کو نہیں پہچانا اس نے اس مفت کی خاص قسم نعمت کی قدر و قیمت نہ جانی۔
پس شکر نہ گفت و حب ایشاں نگزید ؛ میداں بیقیں کہ او خدا را نہ شناخت
اس نے نہ تو شکر کیا اور نہ انکی محبت کو اپنایا یقین رکھو کہ اس نے خدا کو بھی نہیں پہچانا۔

از :-
حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی
رحمۃ اللہ علیہ

○

Marfat.com

نذرانہ عقیدت

آں منبع صدق و صفا
آں مرکز مہر و وفا

آں معدن حلم و حیا
آں مخزن لطف و عطا

آں چشمہ جود و سخا
آں پیکر صبر و رضا

آں واصف خیر الوریٰ
آں خواجہ درد آشنا

آں دافع رنج و بلاء
آں دشمن جور و جفا

آں واقف سر بقا
آں حامل علم و علا

آں مشعل رشد و ہدیٰ
آں مرجع شاہ و گدا

آں سرور میموں لقا
آں رہبر منزل نما

Marfat.com

آں چارہ ساز مبتلاء
آں مایہ ہر بے نوا
آں راز دار کبریا

آں خاصہ خاص اولیاء
آں مظہر نور خدا
بارو فقیر مصطفیٰ
از تو خداوند صمد
باران رحمت تا ابد
بر تربتش ہر دم رسد
از ما سلام بے عدد

از پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ
محمد اسماعیل سجادہ نشین آستانہ عالیہ
شاہ والا شریف ضلع خوشاب

Marfat.com

Marfat.com

سُخنِ گُفتنی

صاحبزادہ محمد حسن الحسنی باروی

Marfat.com

Marfat.com

الحمد لله وحده ۔ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلے الہ وصحبہ المکرمین عندہ غوث زماں قطب دوراں پیر طریقت نگینہ خاتم ہدایت حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارورحمۃ اللہ علیہ کا اولاً تذکرہ حیات خلیفہ مجاز حضرت جام محمد ظفر اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈی۔ای۔او ضلع مظفر گڑھ نے تالیف فرمایااور اس کانام سوانح حیات پیربارورحمۃ اللہ علیہ رکھااور یہ کتاب ۲۵۰ صفحات پر مشتمل تھی موصوف رحمتہ اللہ علیہ کتاب کے اول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ کتاب نگاہ شیخ کامل کی برکت سے تشفی و تسلی کا موجب بنے گی طریق سلوک کی تاریک راہوں اور وادیوں میں مشعل راہ بن کر سالکان طریقت کی راہبری وراہنمائی کرے گی اور تالیف ہذا کو نجات اخروی کا ذریعہ سمجھتے ہوئے قلم کو حرکت دی خداوند کریم اس کوشش ناتمام کو شرف قبولیت بخشے اور اس ولی کامل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور آستانہ عالیہ کی پر خلوص غلامی نصیب کرے بعد ازاں 1986ء میں حضرت العلام علامۃ الفہام مولانا محمد رمضان ضیاء الباروی صاحب مدرس جامعہ خیر المعاد قاسم باغ قلعہ کہنہ ملتان شریف نے حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارورحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات نہایت ہی خلوص ومحبت سے فیوضات بارویہ کے نام سے مکتبہ ضیاء السنۃ شاہ سلطان کالونی ملتان شریف سے شائع فرمائی اور یہ کتاب ۳۲۰ صفحات پر مشتمل تھی اور اس کتاب کا ہر باب نمایاں خصوصیت کا حامل تھا خصوصاً ارشادات کا باب :

اس باب میں موصوف نے یہ بات ملحوظ خاطر رکھی کہ جو جملے وکلمات قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے جس رنگ میں نکلے اسی رنگ میں نقل

Marfat.com

فرمائے اسی وجہ سے اس کتاب کو ہر کسی نے سراہا اس کے بعد میرے والد محترم قبلہ و کعبہ حضرت خواجہ فقیر محمد الحسنی باروی کے ایماء پر فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد عبدالرحمٰن صاحب الحسنی شاہ والا شریف ضلع خوشاب نے مزید ترتیب دی اور حسن خوبی کے ساتھ اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ کا اجمالی خاکہ ادبی رنگ میں تعارف کے عنوان سے انتہائی دل کش انداز میں لکھ کر کتاب کی ابتداء میں شامل فرمایا اور اس کتاب کو مکتبہ بارویہ رضویہ نے طباعت کے جدید تقاضوں کے ساتھ 1995ء میں فیوضات بارویہ کے نام سے شائع کیا بعد ازاں پیر بھائیوں کی طرف سے حضرت قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات' مکاشفات' کرامات موصول ہوئیں جو کہ سالکان طریقت و شریعت کے لئے مشعل راہ تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ ارباب طریقت نے ترتیب نو اور جدید اضافہ کا پرزور اصرار کیا تاکہ قارئین کو حضرت قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات و فیوضات کے سمجھنے میں آسانی ہو فقیر پر تقصیر نے مذکورہ مطبوعہ اور قلمی مسودات سوانح حیات کے جملہ مسودات کو یکجا کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات مکاشفات کرامات' اسباق' معمولات' تعویذات و دیگر مضامین کو بار بار پڑھنے اور تصحیح کرنے و سھل ترین انداز کو ترجیح دی ہے اور یہ ضرورت بھی محسوس ہوئی کہ کتاب کے شروع میں اولیاء کرام علیہم رحمۃ السلام کے فضائل اور ان پر طعن و تشنیع کرنے والوں کی تردید میں چند معتبر و مستند احادیث مبارکہ تقدیم کے عنوان سے درج کی جائیں

Marfat.com

چنانچہ راقم الحروف نے صاحب کتاب رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد شیخ المشائخ زبدۃ العارفین عمدۃ السالکین حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فیوضات حسنیہ سے برکت سمجھتے ہوئے ـــــ وہ تقدیم درج کردی جسے ملک المدرسین جامع المعقول و المنقول حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں ناچیز کیساتھ حضرت استاذ العلماء سند المدرسین علامہ مولانا محمد شریف باروی مدظلہ العالی اور فاضل اجل حضرت العلام مولانا محمد رمضان ضیاء الباروی صاحب اور فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا وزیر احمد باروی شیخ الجامعہ دار العلوم باریہ رضویہ آستانہ عالیہ باروشریف نے بھرپور تعاون کیا:

اللہ تعالیٰ ان معاونین کو سعادت دارین نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

بحرمتہ طہٰ و یٰسین علیہ التحیۃ والتسلیم

صاحبزادہ محمد حسن الحسنی الباروی

آستانہ عالیہ باروشریف فتح پور لیہ

۲۹ ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ

یکم اگست 2000ء

Marfat.com

86580

Marfat.com

تقدیم

استاذ العلماء

ملك المدرسین جامع معقول ومنقول

حضرۃ علامہ عطا محمد چشتی بندیالوی

رحمۃ اللہ علیہ

ڈھوک دھمن پہ دھراڑ (خوشاب)

Marfat.com

نوٹ :- فیوضات بارویہ کی تقدیم کے لئے بندہ نے صدر المجالس و
محی المدارس، مجد الفضلاء المدرسین و تاج النبلاء المتصدرین
فخر ذوی الافتاء والتدریس حضرت علامہ مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی
بندیالوی نور اللہ مرقدہ، کا جامع مانع مضمون جو انہوں نے فیوضات
حسنیہ کی تقدیم کے لئے تحریر فرمایا تھا اس میں سے وہ حصہ جو
اولیاء کاملین کی شان و دیگر مسائل پر مشتمل ہے۔ افادۂ عامہ
کے لئے شامل کرتا ہے۔

صاحبزادہ محمد حسن الحسنی البارروی

Marfat.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ اَمَّا بَعْدُ

- بندہ ابتداءً اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند مستند فضائل ذکر کرتا ہے:

حدیثِ قدسی ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب وما تقرب الیّ عبدی بشیء احب الیّ مما افترضت علیہ ولا یزال

Marfat.com

عبدی یتقرب الی بالنوافل حتیٰ احببتہٗ فاذا احببتہٗ فکنت سمعہٗ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہٗ التی یبطش بہا ورجلہ الذی یمشی بہا. وان سألنی لأعطینہٗ. ولئن استعاذنی لاعیذنہ. وما ترددت عن شیءٍ انا فاعلہ ترددی عن نفس المومن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد منہ[1].

خلاصۂ حدیث شریف یہ ہے کہ اللہ ربُّ العزّت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو اِنسان میرے ولی کے ساتھ عداوت اور دُشمنی رکھتا ہے (وہ میرا دشمن ہے) اور میں نے اُس سے اِعلانِ جنگ کیا ہے۔ اور میرا بندہ فرض کی ادائیگی سے جتنا میرا قُرب حاصل کرتا ہے، دُوسرے کسی عمل سے اتنا قرب حاصل نہیں کرتا (فرض کی ادائیگی کے بعد) وہ نفلی عبادت سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ اور درجۂ محبوبیت کے بعد میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے۔ اور اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر مُجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں ضرور اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر کسی شے سے پناہ مانگتا ہے تو میں یقیناً اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور کسی کام میں مجھے تردّد نہیں ہُوا (کہ یہ کام کروں یا نہ؟) البتہ ایک مقام پر مجھے تردّد ہوتا ہے کہ میری تقدیر میں میرے بندے کی موت کا وقت آجاتا ہے اور وہ اس کو مکروہ جانتا ہے (ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ تاکہ اپنے رب کی مزید عبادت کرلے) اور میں اپنے بندے کی اس ناراضگی کو

---

[1]: بخاری شریف

Marfat.com

مکروہ جانتا ہوں (یعنی جس چیز کو میرا بندہ پسند نہیں کرتا میں اس کو مکروہ جانتا ہوں۔ لیکن چونکہ تقدیر میں موت کا وقت آچکا ہے لہٰذا) اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

اس حدیثِ پاک سے چند فوائد حاصل ہوئے۔

فائدہ اوّل :۔

یہ کہ تجسس اور تتبع کے بعد یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے صرف دو آدمیوں سے اعلانِ جنگ کیا ہے :

۱۔ سُود خوار سے۔ اور اس کا ذکر قرآنِ پاک میں اِس انداز سے فرمایا : "فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" یعنی اے سُود کھانے والو خُدا اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ لڑائی اور جنگ کا یقین کرلو۔ اور جنگ کے لیے تیار ہوجاؤ۔

۲۔ اُس آدمی سے اِعلانِ جنگ کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کسی ولی کے ساتھ دُشمنی رکھتا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث پاک سے معلوم ہُوا ہے۔

یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ جس طرح محبّت کا تعلق دِل سے ہوتا ہے، اِسی طرح عداوت اور دُشمنی کا تعلق بھی دِل سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اس وعید سے بچنے کے لیے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اپنے دِل میں جھانکے۔ کیا کسی ولی اللہ کی عداوت تو اس میں موجود نہیں ؟

اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اُن نام نہاد مُسلمانوں کے شر سے بچائے جو اولیاء اللہ کے اِحترام اور ان کی تعظیم کو شرک سے تعبیر کرکے رات دِن اولیاء اللہ سے متنفر کرنے کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ (آمین)

Marfat.com

تتبع کے باوجود کسی تیسرے آدمی کا علم نہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے اعلانِ جنگ کیا ہو۔

فائدہ دوم

مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں فرائض و نوافل کو پابندی سے ادا کرنے والوں کے متعلق اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ میں اُن کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں بن جاتا ہوں۔ اس کے متعلق علماء مفسرین و محدثین نے دو قول کتبِ مذہب میں نقل کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

پہلا قول یہ ہے کہ اس بندے کے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہوجاتے ہیں۔ اور وہ بندہ ان تمام اعضاء کو اُسی جگہ استعمال کرتا ہے جس جگہ استعمال کرنے کا اُسے حکم دیا گیا۔ اور جہاں استعمال کرنے سے اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

دُوسرا قول: اس کا ذکر امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالےٰ نے تفسیر کبیر میں کیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

"وکذالك العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ المقام الذی یقول الله جلّ وعلا کنت له سمعا وبصرا فاذا صار نور جلال الله سمعًا له سمع القریب والبعید واذا صار ذالك النور بصرا له رأی القریب والبعید واذا صار ذالك النور یذالہ قدر علی التصرف فی السعب والسهل والبعید والقریب"

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ جب طاعات و عبادات پر مداومت و مواظبت اختیار کرتا ہے تو ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں

Marfat.com

جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نُور اس کے کانوں میں آجاتا ہے اور وہ اس نُور کے ذریعے قریب اور بعید سے سُنتا ہے اور جب یہ نُور اُس کے ہاتھوں میں آجاتا ہے تو وہ اللہ کا ولی مُشکل اور آسان اُمور میں تصرّف کرتا ہے۔ اور بعید اور قریب میں ہاتھ بڑھا کر مُشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔

حدیث شریف کے متعلق عُلماء مُفسّرین و مُحدّثین نے جو دو قول بیان کیے ہیں، اہلِ سُنّت و جماعت ہر دو کو حق جانتے اور مانتے ہیں۔ ہر دو قول میں کوئی تخالف اور تضاد نہیں۔ یعنی ولی کے مذکورہ اعضاء اللہ تعالےٰ کے حکم کے تابع بھی ہیں اور ولی قریب و بعید سے سُنتا اور دیکھتا بھی ہے اور قریب و بعید کی مُشکلات کو حل بھی کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ مشکل اور تنگی کے وقت میں اولیاء اللہ کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنا از رُوئے حدیث پاک ثابت و جائز ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہُوا کہ اولیاء اللہ اپنے تصرّف کے ذریعے مُشکلات حل فرماتے ہیں اور یہ سب کُچھ اللہ تعالےٰ کے نُور کے سبب سے ہوتا ہے۔ اس کا اِنکار درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طاقت کا اِنکار ہے۔ جن لوگوں کے دِلوں میں اولیاء اللہ سے بغض و عداوت موجود ہے وہ اس قولِ دوم کا اِنکار کرتے ہیں، جسے امام رازیؒ نے ذِکر کیا ہے۔ اور قولِ اوّل کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں، کہ علماء نے حدیث پاک کا یہ معنی بیان کیا ہے۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ قول اوّل سے قول دوم کی نفی لازم نہیں آتی۔

فائدہ سوم:

مذکورہ بالا حدیث پاک میں جس "تردّد" کا ذِکر کیا گیا ہے اُس کا حقیقی معنی اللہ رب العزّت کی ذات میں مُحال ہے۔ اس کا ذکر صرف بندوں

Marfat.com

کو سمجھانے کے لیے کیا گیا کہ جب تمھیں کسی کام میں تردّد ہوجائے تو عجیب قسم کی کشمکش میں مُبتلا ہوجاتے ہو کہ یہ کام کریں یا نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے ولی کے ساتھ جو محبت ہے اس کو اپنے تردّد پر قیاس کرلو۔ حدیثِ پاک میں تردّد سے مُراد یہ ہے کہ جب اللہ کا ولی موت کو مکروہ جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو پُورا کرنے کے لیے اس ولی پر ایسی نظرِ کرم فرماتا ہے کہ اس سے موت کی کراہت دُور ہوجاتی ہے۔ اور موت پر خوش ہوکر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو برضا و رَغبت قبول کرتا ہے۔ اور اس کی مساءۃ و ناراضگی جسے اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے، خُوشی میں بدل جاتی ہے۔

فائدہ چہارم :

قرآنِ کریم میں اللہ جلّ شانہٗ کو "ربّ العالمین" فرمایا گیا۔ اور "العالمین" عالم کی جمع ہے۔ اور عالم "آلہ" کا صیغہ ہے۔ جس چیز سے کسی شئے کا عِلم آئے اور جو چیز کسی کے وجود پر دلیل ہو اس کو عالم کہا جاتا ہے ـــــ چونکہ عالم کا ہر ذرّہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل ہے، اس لیے اس کو عالم کہا جاتا ہے۔ اور عالم موجود ماسوی اللہ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور معدومات پر عالم کا اِطلاق نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کی توحید یہ ہے کہ اس کو دلیل سے حاصل کیا جائے کیونکہ عالم کا ہر ذرّہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور توحید کی دلیل ہے۔ لہٰذا اس عالم کا جتنا زیادہ کسی کو علم ہوگا۔ اتنی ہی اس کی توحید کامل ہوگی اور جس کو عالم کا تھوڑا علم ہوگا، اس کی توحید ناقص ہوگی۔ اس لیے اہلِ سُنّت کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم کی

Marfat.com

ہر چیز کا علم ہے۔ لہٰذا آپ کی توحید کامل اور مکمل ہے۔ اور اگر کسی نام نہاد مسلمان کا یہ عقیدہ ہو کہ عالم کی فلاں چیز کا علم حضورؐ کو عطا نہیں ہوا، یا آپ فلاں فلاں چیز کو نہیں جانتے تو گویا وہ شخص حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توحید کو (العیاذ باللہ) ناقص اور غیر مکمل خیال کرتا ہے۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ عالم کی تمام اشیاء متناہی اور محدود ہیں اور عارف باللہ پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اس کو عالم کی تمام اشیاء کا علم آجاتا ہے اور اس کی توحید مکمل ہوجاتی ہے۔ اس کو "سَیر اِلی اللہ" کہا جاتا ہے۔ یہ سَیر متناہی اور محدود ہے۔ عارف باللہ اس کو ختم کرلیتا ہے۔ اس کے بعد "سَیر فی اللہ" شروع ہوتی ہے۔ یعنی عارف باللہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا علم آنا شروع ہوجاتا ہے۔ یہ سَیر غیر متناہی اور لامحدود ہے۔ عارف اس میں ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔ اور یہ سَیر کبھی ختم نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا حدیث پاک میں جو فرمایا گیا کہ لا یزال عبدی یتقرب اِلیّ (الحدیث) اس میں "سَیر فی اللہ" کا ذِکر ہے۔ اور "سَیر الی اللہ" کا ذکر قرآن پاک کی اس آیتِ مُبارکہ میں ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ ہم میں مجاہدہ کرتے ہیں، ہم اُنھیں اپنے راستوں تک پہنچاتے ہیں یا اپنے راستے دِکھاتے ہیں۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے اس کے وجود اور توحید کے دلائل ہیں اور وہ دلائل عالم کی ہر چیز ہے۔ یہاں تک "سَیر" کی دو قسموں کا کا ذکر ہے۔ "سَیر الی اللہ" اور "سَیر فی اللہ" سیر کی یہ دو قسمیں اُن

Marfat.com

اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہوجاتی ہیں جو نبی نہیں ہیں۔ پھر انبیاء علیہم السلام کو عموماً اور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خصوصاً ہر دو قسم سیر بطریقِ اولیٰ حاصل ہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے "سیر الی اللہ" اور "سیر فی اللہ" کا تو کوئی تصوّر ہی نہیں کرسکتا۔

قرآن پاک میں اِرشادِ ربّانی ہے: وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى اس آیت شریف میں "اُولیٰ" اور "آخرۃ" سے مُراد صرف دُنیا اور قیامت ہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر آنے والی ساعت اور ہر آخری گھڑی پہلی ساعت سے بہتر ہے۔ حدیث پاک میں وارد ہے: اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ آپ کا اِرشاد ہے کہ میرے دِل پر پردے چڑھائے جاتے ہیں اور میں دِن میں سَو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ محمد عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃُ اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں[1] کہ اس حدیثِ پاک کا معنی سمجھنے میں علماء مُحدّثین حیران ہیں کہ قلبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ازکیٰ اور اطہر ہے اس پر "پردہ" کا کیا معنیٰ؟

تو اِس حدیثِ پاک میں "سیر فی اللہ" کی طرف اِشارہ ہے کہ ساعتِ اوّل میں حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "سیر فی اللہ" کے ایک مرتبہ پر سرفراز ہوتے ہیں۔ پھر دُوسری ساعت میں "سیر فی اللہ" میں ترقی ہوتی ہے اور وہ ترقی اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ اس کے مقابلہ میں ساعتِ اوّل کی ترقی گناہ معلوم ہوتی ہے اور اسی سے

---

[1] اشعۃ اللمعات

Marfat.com

اِستغفار فرماتے ہیں۔ اور سیر فی اللہ میں یہ ترقی ابدالآباد تک ہے ــــــ مطلب یہ ہُوا کہ آپ اس ظاہری حیاتِ دُنیوی میں بھی سیر فی اللہ میں ترقی کرتے رہے اور اب عالمِ برزخ میں بھی ترقی فرما رہے ہیں، اور قیامت اور جنّت میں بھی یہ ترقی کرتے رہیں گے اور چونکہ "سیر فی اللہ" غیر مُتناہی اور لامحدود ہے۔ لہٰذا نہ تو "سیر فی اللہ" ختم ہوگی۔ اور نہ اس میں ترقی ختم ہوگی۔ اور پہلی ساعت و دُوسری ساعت ہر دو کی ترقی میں اِتنا فرق ہے کہ پہلی ساعت کی ترقی دُوسری ساعت کی ترقی کے مقابلہ میں گناہ معلوم ہوتی ہے اور اسی سے اِستغفار کرتے ہیں۔ اور یہ معاملہ ابد الآباد تک جاری رہے گا۔ تو ثابت ہُوا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو سیر فی اللہ میں ترقی فرما رہے ہیں اور ابد الآباد تک ترقی کرتے رہیں گے اس کا تصوّر اور احاطہ مشکل تر ہے۔

اب ہم یہاں شیخ محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ عبارت نقل کرتے ہیں جو اُنھوں نے اسی حدیث کے سلسلہ میں سپردِ قلم کی ہے:

"کان یکشف علیٰ قلبہ الشریف فی کل ساعۃ من انوار صفات الحق وکان یترقّٰی فی کل اٰنٍ فی ھٰذہ التجلیات و یعد بعد الترقی الی درجۃ الفوق ما تحتھا بمشابھۃ ذنبٍ یستغفر منہ وھکذا حال قلبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائما بل الی ابد الاٰباد" [1]

خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر ہر ساعت میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے انوار کی تجلّی پڑتی ہے اور آپ ان تجلیات میں ہر آن و ہر لحظہ ترقی کرتے رہتے

---

[1] لمعات

Marfat.com

ہیں، اور جب اُوپر کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں تو فوقانی اور تحتانی، ہر دو درجہ میں اِتنا فرقِ عظیم ہوتا ہے کہ نچلے درجہ کو بمنزلہ گناہ کے خیال فرما کر اس سے توبہ فرماتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر کا دائماً بلکہ ابد الآباد یہی حال ہے۔

قرآن پاک میں جو وارد ہے کہ "وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى" اس آیتِ مُبارکہ کا یہی مطلب ہے جو اُوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ اور یہی حالت اولیاء اللہ کی ہے۔

فائدہ چہارم کا خلاصہ یہ ہُوا کہ اہل سُنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ظاہری اور دنیوی زندگی میں "سیر الی اللہ" ختم کرچکے ہیں۔ اور یہ اس وقت ممکن ہے جبکہ آپ کو عالم کے ہر ذرّہ کا علم ہو اور آپ اپنی ظاہری زندگی میں "سیر فی اللہ" میں شروع ہوچکے ہیں۔ لیکن چونکہ سیر لامحدود ہے لہٰذا کبھی ختم نہ ہوگی۔

یہاں ایک دُوسرا عقیدہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم کی ہر چیز کا علم نہیں، اب ان کے نزدیک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پوری "سیر الی اللہ" ہی حاصل نہیں۔ لہٰذا آپ "سیر فی اللہ" میں شروع ہی نہیں ہُوئے۔ اور جب آپ "سیر فی اللہ" میں شروع نہیں ہُوئے اور "سیر الی اللہ" ختم نہیں کی تو ان عقیدہ والوں کے نزدیک کسی ولی کی "سیر الی اللہ" ختم نہیں ہوتی اور کوئی ولی "سیر فی اللہ" میں داخل نہیں ہُوا۔ تو گویا ان کے نزدیک "سیر" کا ایک ہی قسم ہُوا۔ "سیر الی اللہ"۔ حالانکہ مستند تفاسیر میں "سیر" کے دو قسم مذکور ہیں۔ اس اِنکار کی وجہ بغور یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مکتبۂ فکر کے دل میں اولیاء اللہ اور

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بغض بھرا ہُوا ہے۔ ورنہ وہ ایسی غیر معقول بات ہرگز نہ کرتے۔

فائدہ پنجم :

حدیثِ بالا میں مذکور ہے کہ اللہ کا ولی، اللہ تعالیٰ سے اگر کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو مسئولہ چیز اسے عطا کردی جاتی ہے اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے دی جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں اس امر کا ذکر نہیں کہ اللہ کا ولی اپنے لیے اس چیز کا سوال کرتا ہے اور اپنے لیے پناہ مانگتا ہے، یا اس کا سوال اور پناہ دُوسرے لوگوں کے لیے ہوتے ہیں، تو چونکہ حدیثِ پاک میں یہ تعیّن نہیں ہے تو معلوم ہُوا کہ یہاں عموماً مُراد ہے۔ اللہ کا ولی اپنے لیے سوال کرے، یا غیر کے لیے، اپنے لیے پناہ مانگے یا دُوسروں کے لیے۔ حدیثِ پاک دونوں کو شامل ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قومًا یذکرون اللہ تنادوا ھلموا الیٰ حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی سماء الدنیا فیسئلھم ربھم وھو اعلم بھم مایقول عبدی (الی ان قال) قال فیقول فأشھدکم انی قد غفرت لھم قال یقول ملک من الملائکۃ فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ قال ھم الجلساء لایشقی جلیسھم (رواہ البخاری)

Marfat.com

ان للہ ملائکۃً سیارۃ فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکرٌ قعدوا معھم و حف بعضھم بعضًا باجنحتھم حتیٰ یملئوا مابینھم و بین السماء الدنیا (الی ان قال) قال فیقول قد غفرتُ لھم فاعطیتھم ما سئلوا و اجرتھم مما استجاروا قال یقولون رب فیھم فلان خطاءٌ وانما مر فجلس معھم قال فیقول ولہٗ غفرت ھم القوم لا یشقی جلیسھم (رواہ مسلم)

ہر دو حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت مقرر کی ہے، جن کا کام یہ ہے کہ وہ ذِکر کی مجالس کو تلاش کرتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی مجلسِ ذکر پالیتا ہے تو دُوسروں کو آواز دیتا ہے: "اِدھر آؤ! تمھاری حاجت یہاں ہے"۔ پھر وہ مجلسِ ذِکر کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ آسمانِ دُنیا تک سب جوّ اور خلا کو بھر لیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاتے ہیں، تو باوجود علم کے اللہ تعالیٰ اُن سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ مَیں نے سب کو بخش دیا۔ اور جس چیز کا سوال کرتے ہیں وہ چیز اُن کو عطا کردی ہے اور جس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہیں اُن کو اُس چیز سے پناہ دے دی۔ اے فرشتو! تُم گواہ بن جاؤ ـــــ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب ہمارے! ان ذاکرین میں ایک بدکار آدمی

Marfat.com

تھا۔ جس کا مقصد ذکر کرنا نہیں تھا، بلکہ اُسے کوئی اپنا کام تھا۔ یا اتفاقاً وہاں سے گزرا اور بیٹھ گیا۔ اس کے جواب میں اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ ذاکرین ایسی قوم ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

ہر دو حدیث پاک سے معلوم ہُوا کہ وہ بدکار آدمی جس کا مقصد ذاکرین کی صحبت و زیارت نہ تھا، بلکہ وہ اپنے کام کے لیے جارہا تھا، اور اتفاقاً اس مجلس میں بیٹھ گیا اور ذاکرین کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ معاف کردیے۔ تو اب جو شخص قصداً ذاکرین کی زیارت کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ اس کے گناہ معاف ہوجائیں۔

حدیث پاک کی وضاحت کے لیے بندہ یہاں ایک حکایت ذکر کرتا ہے: مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، جو غیر مُقلدین (اہلِ حدیث) کے اکابر علماء سے ہیں، اُنھوں نے ایک مرتبہ سیدی و سندی سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب، قدس سرہ العزیز سے سوال کیا کہ: عوام جو پاکپتن شریف میں بہشتی دروازہ سے گزرتے ہیں، یہ چونکہ کتاب وسُنّت سے واقف نہیں، لہٰذا ان پر تو حیرت نہیں ہے۔ لیکن آپ، جو علمِ شرع سے پُوری طرح باخبر ہیں، آپ بھی اس دروازہ سے گزرتے ہیں، اس پر ہمیں بڑی حیرت ہوتی ہے۔ حضرت السید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہٗ العزیز نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو فرمایا کہ اگر کوئی عام آدمی مُجھ پر یہ سوال کرتا تو مجھے حیرت نہ ہوتی۔ آپ جو اہلِ حدیث کے جید عالم ہیں، اور اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہلواتے ہیں

Marfat.com

(جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو حدیث پر بڑا عبور ہے) آپ کے سوال سے مجھے بڑی حیرت ہُوئی ہے۔ کیا آپ نے یہ حدیثِ پاک نہیں پڑھی: ھم القوم لایشقی جلیسھم" وفی روایۃ "ھم الجلساء لایشقی جلیسھم" آپ کو دروازہ کے بہشتی ہونے میں تردّد ہے، مگر میرے نزدیک تو پاکپتن شریف کا پُورا ٹیلا (ٹبہ) بہشتی ہے۔

حضرتِ اعلیٰ گولڑوی قدس سرّہٗ العزیز کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک بدکار آدمی بلاقصد ذاکرین کی مجلس میں بیٹھ جاتا ہے تو اس کی بخشش ہوجاتی ہے، تو پاکپتن کے بہشتی دروازہ سے گزرنے والے تو قصداً گزرتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادے۔ لہٰذا اُن کو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زیادہ امید ہونی چاہیے۔

بندہ عرض کرتا ہے کہ مشہور مقولہ ہے: "رحمتِ خُدا بہانہ مے جوید بہانے جوید" اللہ کی رحمت بہانہ مانگتی ہے۔ اس رحمت کی قیمت کوئی بھی ادا نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ ایک بہانہ سے گنہ گاروں کے گنہ معاف کرنا چاہتا ہے۔ مگر برکاتِ اولیاء کے منکرین خُدا کی رحمت کے آگے دیوار حائل کرنا چاہتے ہیں۔

واضح ہوکہ پاکپتن شریف کے بہشتی دروازہ سے سلاسلِ اربعہ کے مشایخِ کرام گزرے ہیں۔ لہٰذا اس دروازہ کے بہشتی ہونے پر سلاسلِ اربعہ کا اجماع ہے۔

یہ امر بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ اہلِ سُنّت وجماعت جو تیسرا، ساتواں، اور چالیسواں کرتے ہیں اور سال کے بعد بزرگانِ دین کا عُرس اور مِیلاد شریف مناتے ہیں، یہ بھی مجالسِ ذکر ہیں۔ جن کی تلاش کے لیے اللہ تعالےٰ

Marfat.com

نے فرشتوں کی ایک جماعت مقرر کر رکھی ہے۔ اور ان مجالس میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کی رپورٹ اللہ تعالیٰ کو پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حاضرین کی مغفرت پر فرشتوں کو گواہ بناتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا آدمی اس محفل میں شریک ہوجائے جس کا مقصد عرس کی حاضری نہ تھا' مزید برآں بدکار بھی ہے تو ان ذاکرین کے طفیل اس کو بھی بخش دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ذاکرین ایسی قوم ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

فضائلِ اولیاء کے سلسلہ میں چوتھی حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیں:

وعنه قال كسرت الربيع وهى عمة انس بن مالك ثنية جارية من الانصار فاتوا النبى صلى الله عليه وسلم فامر بالقصاص فقال انس بن النضر عم انس بن مالك لا والله لا تكسر ثنيتها يا رسول الله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس كتاب الله القصاص، فرضى القوم وقبلوا الارش، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان من عباد الله من لواقسم على الله لابرّه۔ متفق عليه

خلاصۂ حدیث پاک یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی نے انصار کی ایک لڑکی کا سامنے والا دانت توڑ دیا یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا، تو حضرت انسؓ کے چچا نے کہا کہ خدا کی قسم میری

Marfat.com

ہمشیرہ کا اگلا دانت نہیں توڑا جائے گا یا رسول اللہؐ! ـــــ تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسؓ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم قصاص ہے۔ اس کے بعد قوم انصار روپیہ لینے پر راضی ہوگئی، اور حضرت انسؓ کی پھوپھی کے دانت نہ توڑے گئے ـــــ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے وہ ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھائیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم کو پورا کرتا ہے۔ اور انھیں حانث ہونے سے بچا لیتا ہے۔

اس حدیثِ پاک میں اولیاء اللہ کی ایک خاص فضیلت کا ذکر ہے، وہ یہ کہ حدیثِ پاک میں جو یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ اگر کسی امر پر قسم اُٹھائے کہ یہ کام ہوگا۔ یا نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا فرماتا ہے اور اپنے مقبول کو حانث نہیں کرتا۔ اب دیکھنا ہے کہ مثلاً اللہ کا مقبول قسم اُٹھاتا ہے کہ یہ کام ضرور ہوگا۔ اب اگر وہ کام نہ ہو، تو اللہ کا مقبول اس قسم میں حانث ہوگا اور کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبول کو کفارہ سے بچانے کے لیے وہ کام پیدا فرما دیتا ہے ـــــ اور اگر اللہ کا ولی قسم اُٹھاتا ہے کہ یہ کام نہیں ہوگا (جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے) اب اگر وہ کام ہوجائے تو اللہ کا مقبول قسم میں حانث ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کو حنث سے بچانے کے لیے وہ کام پیدا نہیں فرماتا۔ اب اگر پہلی صورت (جس میں اللہ کا ولی قسم اُٹھاتا ہے کہ یہ کام ہوگا) تقدیر میں بھی اس کام کا ہونا لکھا ہوا ہو تو اب جو یہ کام ہوگا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں اس کام کا ہونا لکھا تھا۔ نہ اس لیے، کہ

Marfat.com

اللہ کے مقبول نے اس کام کی قسم اُٹھائی ہے ـــــ ظاہر یہ ہے کہ پہلی صُورت میں تقدیر میں کام کا نہ ہونا لکھا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ کے مقبول نے قسم اُٹھائی ہے کہ یہ کام ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبول کو حنث سے بچانے کے لیے اس کی قسم کو پُورا کرتے ہیں اور وہ کام پیدا فرمادیتے ہیں، حالانکہ تقدیر میں اس کے خلاف تھا ـــــ خلاصہ یہ ہُوا کہ اللہ کے ولی کی قسم خُدا کی تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

اب دُوسری صُورت ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں اللہ کے ولی نے قسم اُٹھائی کہ یہ کام نہیں ہوگا۔ اگر تقدیر میں بھی یہی لکھا ہو کہ یہ کام نہ ہوگا۔ اب یہ کام اگر نہیں ہُوا تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ تقدیر میں اس کا نہ ہونا لکھا ہُوا ہے۔ نہ اس لیے کہ اللہ کے ولی نے اس کام کے نہ ہونے کی قسم اُٹھا رکھی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس صُورت میں تقدیر میں کام کا ہونا لکھا ہے، اب یہ کام جو نہیں ہوگا، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے ولی نے اس کام کے نہ ہونے کی قسم اٹھائی ہے ـــــ خلاصہ یہ ہُوا کہ اللہ کے ولی کی قسم تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ[1]۔

خلاصۂ حدیثِ پاک یہ ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی، جب اللہ اللہ کا ذِکر کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

---

[1] رواہ مُسلم

Marfat.com

حدیث شریف میں جو لفظ اللہ تکرار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اس سے کثرتِ ذِکر مُراد ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کثرتِ ذکر صالحین کا طریقہ ہے، کہ خود بھی کثرت سے ذکر کرتے ہیں اور اپنے مُتوسلین کو بھی ذِکر کی تلقین کرتے ہیں۔ اس حدیث کے ماتحت حاشیہ مشکوٰۃ شریف میں ہے: ومن ھذا یعرف ان بقاء العالم ببرکۃ عباد الصالحین۔ یعنی اس سے معلوم ہُوا کہ اس عالم کی بقاء اللہ تعالیٰ کے صالحین بندوں کی برکت سے ہے یعنی جب صالحین ختم ہوجائیں گے تو عالَم بھی ختم ہوجائے گا۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ اولیاء اللہ کے منکرین اور صالحین و ذاکرین سے عناد رکھنے والے کس قدر ناشاکر ہیں جن کی برکت سے ان کی بقاء ہے، ان سے ہی وہ عناد رکھتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل تنصرون وترزقون الا بضعفاءکم[1]۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابتغونی فی ضعفاءکم فانما ترزقون او تنصرون بضعفاءکم[2]۔

خلاصۂ ہر دو حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو تمھاری مدد فرماتا ہے، دشمنوں پر فتح عطا کرتا ہے، تمھیں رزق عطا فرماتا ہے تو یہ تمھارے ضعیف اور کمزور بندوں کی برکت سے ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ اگر کوئی آدمی

---

[1] بخاری شریف [2] ابوداؤد شریف

Marfat.com

مجھے تلاش کرنا چاہے تو وہ اللہ کے ضعیف بندوں میں تلاش کرے۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ ہر دو حدیث میں جن ضعفاء کا ذکر ہے ان سے کون لوگ مُراد ہیں ؟

ظاہر ہے کہ اس سے مطلق کمزور آدمی مُراد نہیں ہیں۔ بلکہ اس سے مُراد وہ اولیاء اللہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اور اس دَوران غذا کا اِستعمال بہت کم کرتے ہیں۔ جس سے وہ ضعیف اور کمزور ہوجاتے ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دُشمن پر فتح عطا کرتا ہے اور ان کی برکت سے لوگوں کو رزق ملتا ہے۔ منکرینِ اولیاء پر افسوس ہے کہ جن نفوس قُدسیہ کی برکت سے انھیں رزق ملتا ہے۔ ان کا بُغض اپنے دِل میں رکھتے ہیں۔

فضائلِ اولیاء کے متعلق ساتویں حدیث ملاحظہ فرمائیں :

عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھل الجنہ عشرون ومأۃ صفٍ ثمانون منھا من ھذہ الامۃ واربعون من سائر الامم۔ رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی

یعنی قیامت میں جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں سے اسّی صفیں اُمتِ مُحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی ہوں گی اور چالیس صفیں دُوسری اُمتوں سے ہوں گی۔ یعنی دو تہائی جنتی اس اُمت سے ہوں گے اور ایک تہائی دُوسری اُمتوں سے ہوں گے۔ اور یہ صفیں زمین کے ایک سرے سے لے کر دُوسرے سرے تک ہوں گی۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ دو تہائی اس اُمت کے کون لوگ ہیں ؟ تو گزارش ہے کہ

Marfat.com

اس اُمّت میں کئی مکاتبِ فکر ہیں ۔ اہل سُنّت وجماعت کے سوا کوئی مکتبۂ فکر ایسا نہیں جو دو تہائی صفوف پُوری کرسکے ۔ اہلِ سُنّت کے سوا تمام مکاتبِ فکر اکٹھے کیے جائیں تو ان سے ایک صف بھی پُوری نہیں ہوسکتی ۔ تو ان دو تہائی صفوف کو اہل سُنّت وجماعت ہی پُورا کریں گے ۔ اور اہلِ سُنّت یا تو سلاسل اربعہ کے مشائخ ہیں، یا ان کے متوسّلین ـــــــ بغداد شریف سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ اٹھیں گے، اور ان کے ہمراہ اربوں قادری ہوں گے ۔ اسی طرح اجمیر شریف سے حضرت خواجہ والیٔ ہندؒ اُٹھیں گے ۔ ان کے ہمراہ اربوں چشتی ہوں گے ۔ اسی طرح دہلی شریف سے حضرت خواجہ باقی باللہؒ اور سرہند شریف سے حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس سرہما اٹھیں گے ۔ ان کے ہمراہ اربوں نقش بندی ہوں گے ۔ اسی طرح حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ العزیز بغداد شریف سے اٹھیں گے ۔ ان کے ساتھ اربوں سہروردی ہوں گے ۔ ـــــــ ان سلاسل اربعہ کے مشائخ اور متوسلین سے دو تہائی صفوف قیامت میں پوری ہوں گی ۔ گویا عالم کی بقاء بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی برکت سے ہے ۔ اور قیامت میں جنت کی آبادی اور رونق بھی عباداللہ الصالحین سے ہوگی ۔

یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ دینِ حق کی خدمت کرنے والے عام طور پر دو گروہ ہیں ۔ گروہِ اوّل مشائخ کرام اور اولیاء عظام ہیں ۔ جو عام مسلمانوں کو طریقت اور حقیقت اور معرفت کی تربیت دیتے ہیں ۔ گروہ دوم علماء کرام ہیں ۔ جو کہ ظاہر شرع اور کتاب

Marfat.com

و سُنّت کی تدریس و تبلیغ کرتے ہیں ـــــ علماء کرام کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ مشائخِ کرام اور اولیاء اللہ اِبتداء میں ظاہری علم اور کتاب و سُنّت کی تعلیم علماء کرام سے حاصل کرتے ہیں ـــــ لیکن مشائخِ کرام اور اولیاء اللہ کو علماء کرام پر چند وجوہ سے فضیلت حاصل ہے:

۱ـــــ علماء کرام کندن اس وقت بنتے ہیں جبکہ ان کی بیعت کسی شیخِ کامل کے ساتھ ہو، ورنہ ان کو شیطان اپنے مکر میں پھنسا لیتا ہے اور وہ اہلِ سُنّت کے عقائد سے اِنحراف کرکے نئے مذہب کی بنیاد ڈالتے ہیں اور مُسلمانوں میں اِفتراق و تشتّت کا باعث بن جاتے ہیں۔ برخلاف مشائخ کرام کے کہ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں اِتفاق و اِتحاد پیدا ہوتا ہے اور ہر شیخ دُوسرے سلاسل کے مشایخ کا اِحترام کرتا ہے۔

۲ـــــ شاید ہی کوئی عالم ہوگا جس کے ہاتھ پر ایک ہزار آدمی مسلمان ہُوا ہو، برخلاف مشائخِ کرام کے کہ ان کے ہاتھوں پر لاکھوں اِنسانوں نے اسلام قبول کیا۔ جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت غریب نواز خواجہ اجمیری قدس سرہ العزیز کے ہاتھ پر نوّے لاکھ اِنسانوں نے اِسلام قبول کیا۔ اِسی طرح دُوسرے مشائخ کے توسّل سے لاتعداد اِنسان مُشرّف بہ اسلام ہُوئے۔ چنگیز اور ہلاکو خان جو کہ تاتاری کافر تھے، انھوں نے تمام عالمِ اِسلام کو تہ و بالا کیا اور بغداد شریف کی خلافت کو ختم کیا۔ ان تاتاریوں کی اولاد سے شاہِ غازان مسلمان ہُوا۔ اور اس کی متابعت میں اس کے لشکر اور لاکھوں آدمیوں نے اِسلام قبول کیا۔ شاہِ غازان کو حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر کے ایک خلیفہ نے مُسلمان کیا۔ ہندوستان میں چوغطہ خاندان حکمران رہا ہے۔ اس خاندان سے اکبر بادشاہ

Marfat.com

نے ایک نیا دین ایجاد کیا۔ اس کا مُقابلہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کیا۔ اور قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔ اس خدمتِ دین کے سلسلہ میں مشائخِ کرام کا کوئی عالم مقابلہ نہیں کرسکتا۔

۳ــــ مسلمانوں میں جتنے مکاتبِ فکر ہیں ان میں شدید اختلاف ہے ہر مکتبۂ فکر اپنے سوا دُوسرے کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا۔ یہ سب اختلاف علماء کا پیدا کردہ ہے ــــــ مشائخ کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی اختلاف پیدا نہیں ہُوا۔

۴ــــ اس وقت تمام عالمِ اسلام میں جو مسلمان بھی مذہبِ حقہ اہلِ سُنّت و جماعت پر مضبوطی سے قائم ہیں، یہ مشایخ کی برکت ہے۔ کیونکہ کوئی عالم خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، اس کے مقتدی اور تابعین زیادہ سے زیادہ ہزار یا دو ہزار ہوں گے۔ برخلاف مشائخ کے کہ ہر شیخ کے متوسلین لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اور اُن کے اسلام کی پختگی مشائخ کی برکت سے ہے۔ مشائخ نے اپنے متوسلین کو کبھی ایسے عقیدہ کی تلقین نہیں کی جو اہلِ سُنّت کے عقائد کے خلاف ہو اور وہ عقیدہ کفریہ ہو۔ برخلاف اس کے علما کی وجہ سے لاکھوں مسلمانوں کا عقیدہ عقائد اہلِ سُنّت کے خلاف ہوگیا اور عقیدہ کفریہ ہوگیا۔ غور کیجیے، مرزا غلام احمد قادیانی، مشائخ سے نہیں تھا بلکہ علماء کے گروہ سے تھا۔ اس کی وجہ سے لاکھوں مسلمان گمراہ ہوکر خارج از اسلام ہوگئے۔

اس بحث میں بندہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ

Marfat.com

محمد احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز کا ایک مستند ملفوظ ذکر کرتا ہے جسے حضرت علامہ محمود آلوسی صاحبِ رُوح المعانی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ ملفوظ ملاحظہ ہو:

"و رأیت فی مکتوبات الامام الفاروقی الربانی مجدد الالف الثانی قدس سرہ ماحاصلہ ان القطبیۃ لم تکن علی سبیل الاصالۃ الا لائمۃ اھل البیت المشھورین ثم انھا صارت بعدھم لغیرھم علی سبیل النیابۃ عنھم حتی انتھت النوبۃ الی السید الشیخ عبد القادر الکیلانی قدس سرہ النورانی فنال مرتبۃ القطبیۃ علی سبیل الاصالۃ فلما عرج بروحہ القدسیۃ الی اعلیٰ علیین نال من نال بعدہ تلک علی سبیل النیابۃ فاذا جاء المھدی ینالھا اصالۃ کما نالھا غیرہ من الائمۃ رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین"۔

یعنی مرتبۂ قطبیت بالاصالۃ صرف ائمہ اہلِ بیت مشہورین کے لیے ہے۔ ائمہ اہلِ بیت کے بعد اگر کسی ولی کو مرتبۂ قطبیت حاصل ہُوا ہے تو ائمہ اہلِ بیت کی نیابت سے حاصل ہُوا ہے، نہ کہ بالاصالۃ۔ اور ائمۂ اہلِ بیت کے بعد ہر قطب ائمۂ اہلِ بیت کا نائب ہے۔ اور جب سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی محبوبِ سُبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا، تو آپ بالاصالۃ قطب کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔ اور جب ان کی رُوح نے اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کی تو اس کے بعد ہر قطب حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب ہے اور جب حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آئے گا تو وہ قطب بالاصالۃ ہوں گے۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہُوا کہ قطب بالاصالۃ ائمۂ اہلِ بیت ہیں

Marfat.com

اور حضرت غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب تک ائمۂ اہلِ بیت اس زمین پر جلوہ گر رہے تو ہر قطب ان کا نائب رہا اور ان کے بعد حضرت غوث الاعظمؒ کا زمانہ آیا تو حضرتِ غوث رضی اللہ عنہ قطب بالاصالۃ ہوئے۔ آپ کے بعد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے دَور تک ہر قطب آپ کا نائب ہے، خواہ وہ کسی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اور آخری قطب بالاصالۃ امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہاں یہ امر جاننا ضروری ہے کہ صوفیاء کرام میں اِختلاف ہے کہ اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وبارک وسلم کے بغیر درجۂ قطبیت کسی اور کو حاصل ہوسکتا ہے، یا نہیں ؟۔ بعض صوفیاء کا مذہب ہے کہ اہل بیت کا غیر ـــــ قطب نہیں ہوسکتا۔ اور بعض کے نزدیک غیر اہلِ بیت بھی قطب ہوسکتا ہے۔ لیکن قطب بالاصالۃ نہیں ہوسکتا۔ البتہ اہلِ بیت کے قطب کا نائب ہوگا۔ جیسا کہ حضرت امام ربانی شیخ محمد احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ کی عبارت سے واضح ہوچکا ہے ـــــ لیکن اس امر پر تقریباً اجماع ہے کہ "قطبُ الاقطاب" صرف اہلِ بیت سے ہی ہوگا۔ اس تفصیل پر علامہ آلوسی بغدادی کی عبارت ملاحظہ ہو۔ رُوح المعانی میں ہے :

"ذھب قوم الی ان القطب فی کل عصرٍ لا یکون الا منھم ای من اھل بیت خلافاً للاستاد ابی العباس المرسی حیث ذھب کما نقل عنہ تلمیذہ التاج بن عطاء اللہ الی انہ قد یکون من غیرھم والذی یغلب علیٰ ظنی ان القطب قد یکون من غیرھم لکن قطب

Marfat.com

الاقطاب لایکون الا منھم لانھم ازکی الناس اصلا واوفرھم فضلا" یعنی صوفیا میں سے ایک قوم کا مذہب یہ ہے کہ ہر زمانہ میں قطب صرف اہلِ بیتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے ہوتا ہے اور اُستاد ابو العباس رحمۃُ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے، کہ قطب قلیل طور پر غیر اہلِ بیت سے بھی ہوتا ہے اور غالب ظن یہ ہے کہ اگرچہ قطب تو غیر اہلِ بیت سے قلیل طور پر آسکتا ہے لیکن قطب الاقطاب صرف اہل بیت سے ہی ہوتا ہے، کیونکہ اہلِ بیت اصل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے پاکیزہ تر اور بزرگی کے لحاظ سے زیادہ تر ہیں۔

یہ فضیلت ہشتم اس مقام پر اس لیے ذکر کی گئی کہ کچھ لوگ جوشِ عقیدت میں بعض مشائخ کو قطب الاقطاب کہدیتے ہیں۔ حالانکہ وہ مشائخ اہلِ بیت سے نہیں ہوتے۔

فضیلتِ نہم۔ اہلِ سُنّت وجماعت کا مذہب ہے کہ کراماتِ اولیاء حق ہیں۔ اور کُتب فقہ حنفی میں اس پر دلیل قائم کی گئی ہے کہ خانہ کعبہ شریف اولیاء کرام کی زیارت کے لیے جاتا ہے۔

"بحرالرائق شرح کنزالدقائق" میں ہے:

"وفی عدۃ الفتاوی الکعبۃ اذا رفعت عن مکانھا لزیارۃ اصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت صلوٰۃ المتوجھین الی ارضھا"

Marfat.com

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے حاشیہ "بحرالرائق" میں فرمایا: "قال الرملی وفی التتارخانیہ نقل ھذہ المسلۃ عن العتابیۃ وھذا صریح فی کرامات الاولیاء فیرد بہ علیٰ من نسب امامنا الی القول بعدمھا"

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حاشیہ "ردّالمحتار" میں "بحرالرائق" کی مذکورہ بالا عبارت نقل کرکے مزید وضاحت فرمائی ہے: "وفی البحر عن عدۃ الفتاویٰ الکعبۃ اذا رفعت عن مکانھا لزیارۃ اصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلوٰۃ الیٰ ارضھا وما ذکرہ فی البحر نقلہ فی التتارخانیہ عن الفتاویٰ العتابیۃ قال الخیر الرملی وھذا صریح فی کرامات الاولیاء فیرد بہ علیٰ من نسب امامنا الی القول بعدمھا"

مذکورہ بالا عبارت کا مطلب بیان کرنے سے پہلے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ فقہاء کرام نے جو یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ کعبہ شریف اولیاء اللہ کی زیارت کو جاتا ہے، اسے اس لیے ذکر کیا کہ یہاں ایک سوال ہوتا تھا، فقہاء کرام نے اس کا جواب دیا ہے سوال یہ تھا کہ "خانہ کعبہ" جب اولیاء کی زیارت کو چلا جاتا ہے تو اس دوران جو لوگ خانہ کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں، ان کی نماز کیسے درست ہوگی، جبکہ اُن کے آگے خانہ کعبہ نہیں ہے۔

Marfat.com

فقہاء کرام نے جواب دیا کہ خانہ کعبہ میں چند چیزیں ہیں، ایک تو وہ زمین ہے جس پر خانہ کعبہ شریف کی تعمیر ہے۔ دوم وہ ہَوا ہے جو تحت الثریٰ سے لے کر عرشِ مُعلّیٰ تک ہے۔ سوم پتھر کی دیواریں ہیں۔ ان تین چیزوں سے ہر ایک کو خانہ کعبہ کہا جاتا ہے۔ تو کعبہ شریف جو اولیاء کرام کی زیارت کو جاتا ہے، یہ دیواریں ہیں۔ اور کعبہ شریف کی زمین اور ہَوا اپنی جگہ قائم رہتے ہیں۔ اس دَوران جو لوگ نماز پڑھتے ہیں تو وہ کعبہ شریف کی زمین اور ہَوا کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے ہیں تو اُنھوں نے کعبہ شریف ہی کی طرف مُنھ کرکے نماز پڑھی لہٰذا ان کی نماز درست ہُوئی۔ اس تفصیل کے بعد مذکورہ بالا عبارت کا مطلب ملاحظہ ہو۔ "عدۃ الفتاویٰ" میں ہے کہ کعبہ شریف اولیاء کرام کی زیارت کے لیے جاتا ہے اور اپنے مقام پر قائم نہیں رہتا تو اس حالت میں جو نمازیں پڑھی جاتی ہیں وہ جائز اور درست ہیں۔ کیونکہ ان نمازوں میں کعبہ کی زمین کی طرف توجہ ہوتی ہے اور یہ مسئلہ کراماتِ اولیاء پر صراحۃً دلالت کرتا ہے، جن لوگوں کا خیال ہے۔ ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے کرامات کے عدم کا قول کیا ہے۔ یہ خیال بالکل باطل ہے۔

یہاں تک تو عام مسئلہ ذِکر کیا گیا۔ اب ہم اس کی ایک خاص جزئی بھی ذِکر کرتے ہیں۔

مستند تواریخ میں مذکور ہے کہ حضرت شاہ رکن عالم مُلتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ جو کہ حضرت خواجہ غوث بہاؤالحق والدین مُلتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے پوتے ہیں۔ آپ جب حج بیتُ اللہ ادا کرنے کے لیے مکہ تشریف لے گئے تو آپ نے باطنی آنکھوں سے دیکھا کہ خانہ کعبہ اپنی جگہ پر نہیں ہے۔ اس وقت امام کعبہ حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے جوکہ اکابر علماء اور مشہور اولیاء اللہ سے ہیں۔ حضرت شاہ رُکنِ عالم قدس سرہ العزیز نے حضرت امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے امام! خانہ کعبہ اپنی جگہ پر نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا: "قد ذھب لزیارۃ الشیخ نصیر الدین السراج الدھلوی" یعنی خانہ کعبہ شریف حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے دہلی شریف چلا گیا ہے۔

سبحان اللہ! اولیاء کرام کی کتنی عظمت ہے کہ خانہ کعبہ ہزاروں میل کی مسافت سے اولیاء کرام کی زیارت اور استفادہ کیلیے تشریف لاتا ہے۔ حیف ہے منکرینِ اولیاء پر کہ اولیاء اللہ کی خانقاہوں کی طرف سفر کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

شرح عقائد کی شرح "نبراس" میں ہے: "قال الشیخ ابوعبداللہ الیافعی امام مکۃ ان الشیخ رکن الدین ابا الفتح القرشی المُلتانی و الشیخ نصیر الدین السراج الدھلوی یصلیان فی المسجد الحرام"

حضرت شیخ ابو عبد اللہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ جو اپنے وقت میں امام کعبہ تھے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ رُکن الدین مُلتانی اور حضرت

Marfat.com

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی ہمیشہ میری اقتداء میں خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے ہیں۔

غور فرمائیں کہ ہر دو حضرات ملتان اور دہلی میں ہوتے تھے اور مکہ شریف میں نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتے تھے۔ اس کی دلیل ابتداء میں حدیثِ قدسی گزر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نور اس کے مقبول بندوں کے کانوں، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں میں آجاتا ہے تو وہ اللہ کا مقبول دُور و نزدیک سے سُنتا اور دیکھتا ہے اور مُشکلات میں تصرف کرتا ہے اور مسافتِ بعیدہ کو چند سیکنڈ میں طے کرجاتا ہے۔ منکرینِ کراماتِ اولیاء اس قسم کی کرامات پر تعجّب کرتے ہیں اور تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ قرآن پاک میں مذکور ہے کہ آصف بن برخیاء جو حضرت سُلیمان علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و التّسلیم کی اُمت کا ولی تھا۔ آنکھ جھپکنے کی دیر میں بلقیس کا تخت دو ماہ کی مسافت سے لے آیا۔ منکرین بھی اِس سے اِنکار نہیں کرسکتے۔ ورنہ قرآن کے اِنکار سے کافر ہوجائیں گے۔ حالانکہ یہ کرامت بنی اِسرائیل کے ایک ولی کی ہے اور اُمّتِ مُحمّدیہ کا ہر ولی بنی اِسرائیل کے ولی سے برتر ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ منکرینِ شانِ اولیاء بنی اِسرائیل کے ولی کی کرامت کے تو قائل ہیں، لیکن جس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں، اُس کی اُمّت کے ولی کی کرامت کے مُنکر ہیں۔

بعینہٖ حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، جو کہ بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔ مُنکرین اُن کی حیاتِ ظاہری و جسمانی کے تو قائل ہیں، لیکن خاتم الانبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری و جسمانی کے مُنکر ہیں۔ یہ کس قدر حیران کُن بات ہے۔

Marfat.com

شیخ علی ابن سینا جو کہ منطق و فلسفہ اور حکمت کا امام ہے۔ اس کو مُعلّمِ سوم کہتے ہیں ـــــ مُعلّمِ اوّل، ارسطو۔ اور مُعلّمِ ثانی، فارابی ہے۔ یہ ابنِ سینا، حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ السامی کے زمانہ میں تھا۔ جب ابنِ سینا نے حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ عنہ کی شہرت سنی تو خرقان میں حضرت کی زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ شیخ ابو الحسن خرقانی اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ بلکہ لکڑیاں لانے کے لیے جنگل میں گئے ہُوئے تھے۔ ابنِ سینا نے شیخ کے اہلِ خانہ سے آپ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت شیخ کی بیوی، جو آپ کی سخت مُنکرہ تھی، اُس نے ابنِ سینا سے کہا کہ اس شخص سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو اور شیخ کے مُتعلق نازیبا کلمات اِستعمال کیے۔ ابن سینا کے دِل میں شیخ کے متعلق شک گزرا کہ جس کی بیوی ہی اس کی منکرہ ہے وہ کیا ولی ہوگا۔ لیکن سوچا کہ اتنا سفر طے کیا ہے، اب زیارت کرکے جانا ہی مناسب ہے۔ آخر ابنِ سینا نے جنگل کی راہ لی۔ اور راستہ میں حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہُوئی۔ آپ لکڑیوں کا گٹھا شیر کی پُشت پر لاد کر آرہے تھے۔ ابنِ سینا نے حیران ہوکر پوچھا کہ آپ کی بیوی تو آپ کی سخت منکرہ ہے۔ اور آپ کی حالت یہ ہے کہ شیرِ جنگل بھی آپ کا مطیع ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ گھر میں اس بھیڑیے (بیوی) کا بوجھ برداشت کرتا ہوں۔ اس لیے شیر میرا مطیع ہے۔ اس کے بعد ابن سینا حضرت شیخ

Marfat.com

کے ہمراہ آپ کے گھر آیا۔ آپ نے گھر کی دیوار تعمیر کرنا تھی، اس لیے آپ نے پہلے تو مٹی میں پانی ڈال کر گارا تیار کیا اور ہتھوڑا لے کر دیوار پر چڑھ گئے۔ اتفاقاً ہتھوڑا آپ کے ہاتھ مبارک سے گر گیا ابنِ سینا آگے بڑھا، کہ ہتھوڑا اُٹھا کر شیخ کو پیش کرے مگر اُس سے پہلے ہتھوڑا خود بخود اُڑ کر حضرت کے ہاتھ میں پہنچ گیا۔

فضیلت یازدہم سے مقصود ایک تو اولیاء اللہ کی کرامت بیان کرنا ہے۔ اور دُوسرا مقصد یہ ہے کہ ابنِ سینا جو کہ اِمامِ فن ہے وہ بھی روحانیت میں اللہ کے مقبولوں کا مُحتاج ہے۔ لیکن آج کل کے منکرینِ اولیاء جن کا علم، ابنِ سینا کے علم سے کروڑوں حصہ کم ہے۔ وہ اپنے آپ کو اولیاء اللہ سے مستغنی سمجھتے ہیں۔

یہاں تک بندہ نے اولیاء اللہ کے گیارہ فضائل ذکر کیے ہیں۔ بعض عمومی اور بعض خصوصی۔

منکرینِ اولیاءِ کرام یہاں ایک اِعتراض کرتے ہیں۔ چونکہ بظاہر وہ اِعتراض درست معلوم ہوتا ہے لہٰذا بندہ اسے نقل کرکے جواب دے گا۔

اِعتراض یہ ہے کہ اگر اولیاءِ کرام واقعی صاحبِ کرامت اور اللہ کے مقبول ہیں تو وہ کرامت کے ذریعہ سے اپنے آپ کو تکالیف اور مصائب سے کیوں نہیں بچا لیتے۔؟

جواب پر غور فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں پر جو مصائب و آلام اور تکالیف

Marfat.com

آتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہوتی ہے۔ جس کا پُورا ہونا ضروری ہے۔ اولیاء اللہ کو قبل از وقت اس کا علم ہوتا ہے کہ ہم پر یہ تکلیف آنے والی ہے، جو کہ اٹل ہے۔

اب اگر اولیاء کرام اپنی کرامت کی وجہ سے ان مصائب و تکالیف سے بچنے کی کوشش کریں، تو یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ اے اللہ تیری تقدیر تو یہ ہے کہ ہم پر مصائب و تکالیف آئیں، لیکن ہم اپنی کرامت سے تیری تقدیر پُوری نہیں ہونے دیں گے۔ یہ خیال کتنا قبیح ہے۔

اللہ تعالیٰ کے مقبول باوجود علم کے اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو پُورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ تقدیر کا قبل از وقت علم ہوجانے سے اِنسان کسی صُورت میں تقدیر سے بچ نہیں سکتا۔ یہ منکرین کا عقیدہ ہے کہ تقدیر کا قبل از وقت علم ہونے سے اِنسان تقدیر سے بچ جاتا ہے۔ یہ عقیدہ باطل اور فاسد ہے۔

اگر کسی منکر کو قبل از وقت اپنی تقدیرِ مُبرم کا علم ہوجائے کہ اس نے فلاں جگہ پر مرنا ہے، تو کیا ہوسکتا ہے کہ وہ منکر مقررہ وقت پر مَوت کی جگہ پر نہ جائے۔ اور موت سے بچ جائے۔؟ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

دیکھیے! حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رُفقاء کے ہمراہ دشتِ کربلا میں شہید ہُوئے، تو منکرین یہاں بھی اعتراض کرتے

Marfat.com

ہیں کہ اگر حضرت اِمام کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی شہادت کا علم ہوتا تو وہ کُوفہ اور کربلا کیوں جاتے ؟

جواب یہی ہے کہ قبل از وقت علم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے نہیں بچا سکتا۔ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی شہادت کا علم تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوگئے تھے۔ اب اگر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے علم کی بنا پر کُوفہ اور کربلا کا سفر نہ کرتے اور تقدیر سے بچنے کی کوشش کرتے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے مقابلہ ہوتا۔ اور یہ باطل ہے۔ کیونکہ اللہ کے مقبول اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہیں۔

حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُتعدّد قاریوں کو تبلیغ کے لیے بھیجا۔ مگر ان قاریوں کو دھوکے سے شہید کردیا گیا۔ یہاں بھی منکرین اِعتراض کرتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ہوتا کہ انھیں دھوکے سے شہید کردیا جائے گا تو آپ ان قاریوں کو روانہ نہ فرماتے۔

اس اِعتراض کی مدار بھی اسی عقیدۂ فاسدہ پر ہے کہ تقدیر کے قبل از وقت علم سے اِنسان تقدیر سے بچ جاتا ہے۔ اور یہ عقیدہ سراسر باطل ہے۔

حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبل از وقت علم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ مُبرم یہ ہے کہ اِن قاریوں کے ساتھ دھوکا ہوگا، اور یہ لوگ فلاں وقت، فلاں جگہ شہید کردیے جائیں گے۔ اب اگر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے علم کی بنا پر قاریوں کو روانہ نہ

Marfat.com

کرتے، تو یہ اللہ کی تقدیر سے مقابلہ ہوتا۔ اور اللہ کے محبوب اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہوتے ہیں۔

منکرین کا یہ نظریہ کہ اگر اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاریوں کو روانہ نہ کرتے تو وہ شہید نہ ہوتے۔ یہ منافقین کا عقیدہ تھا، جو خود بہانہ بناکر جہاد سے رُک جاتے تھے اور دُوسرے مسلمانوں کو بھی جہاد سے روکتے تھے۔ کہ جہاد پر نہ جاؤ، لڑائی میں مارے جاؤگے۔ مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص شہید ہوجاتا تو مُنافق کہتے تھے کہ اگر مسلمان ہمارا کہا مانتے تو قتل نہ ہوتے۔ قرآن پاک میں منافقین کا یہ قول نقل کیا گیا کہ: لَوْ اَطَاعُوْنَا مَاقُتِلُوْ یعنی جو مسلمان جہاد پر گئے ہیں، اُنھوں نے ہماری بات نہیں مانی، اگر مان لیتے تو قتل نہ ہوتے۔ مُنافقین کا یہ عقیدہ تھا کہ اگر مُسلمان جہاد پر نہ جاتے تو نہ مرتے۔ حالانکہ ان کی تقدیر میں شہادت لِکھی ہُوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مُنافقین کا ردّ کرتے ہُوئے فرمایا: قُلْ فَادْرَؤُا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمھارا یہ خیال غلط ہے کہ مُسلمان جہاد پر نہ جاتے تو شہید نہ ہوتے۔ اُن کی شہادت اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں لِکھی تھی۔ انھوں نے ہر حالت میں شہید ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اٹل ہے۔ مُنافقین سے فرمادو کہ تم اپنے نفس سے موت کو دُور کردو۔ اور تقدیر کا مقابلہ کرو۔

منکرینِ اولیاء حضرت یعقوب علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق بھی اِعتراض کرتے ہیں کہ اگر ان کو یوسف علیہ السّلام کے متعلق قبل از وقت علم ہوتا تو وہ اُن کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجتے۔

Marfat.com

اور کنوئیں سے نکال لیتے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام کو تمام واقعہ کا علم تھا۔ لیکن یوسف علیہ السلام کا سارا واقعہ تقدیرِ مُبرم میں لکھا جاچکا تھا، جسے لازمی طور پر وقوع پذیر ہونا تھا۔ لہٰذا یعقوب علیہ السلام کا علم تقدیرِ خُداوندی کو بدل نہیں سکتا تھا۔ اگر یعقوب علیہ السلام اپنے علم کی بنا پر یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجتے، یا کنوئیں سے نکال لیتے تو یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے مقابلہ ہوتا اور انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا مُقابلہ نہیں کرتے، بلکہ ان کا طریقہ "رضا بالقضاء" ہے۔ مُستند تفاسیر میں موجود ہے کہ مصر کے جتنے فرعون ہُوئے ہیں ان میں سے کوئی فرعون مُسلمان نہیں تھا، صرف یوسف علیہ السلام کا فرعون، یوسف علیہ السلام کے ہاتھ پر مسلمان ہُوا۔ اب تقدیرِ خُداوندی میں تو یہ لکھا تھا کہ فرعون یوسف علیہ السلام کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا۔ اگر حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے علم کی بنا پر یوسف علیہ السلام کو اپنے بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجتے، تو یہ تقدیرِ خُداوندی کا مقابلہ ہوتا۔ کسی میں طاقت نہیں کہ تقدیرِ خداوندی کا مقابلہ کرے۔

بندہ اس مضمون کو انہی الفاظ پر ختم کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کے طفیل ہمارے گناہ معاف فرمائے، اور ہمارے دلوں کو نورِ معرفت سے مُنوّر فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین ؎

اُحبّ الصالحین ولست منهم
لعل الله یرزقنی صلاحًا

Marfat.com

حررہ الفقیر الحقیر الی اللہ الصمد

العاجز عطا محمد چشتی گولڑوی

ڈھوک دھمن پدھراڑ تحصیل وضلع خوشاب

۱۹ ر ذی الحج ۱۴۰۸ھ

۱۳ ر اگست ۱۹۸۸ء

Marfat.com

حضرت غریب نواز علیہ الرحمۃ کے

حضور

علماء و مشائخ کا خراجِ تحسین

Marfat.com

Marfat.com

قطب العصر صاحبِ ارشاد بزرگ تھے!

از :- قائد اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی
صدر آل ورلڈ اسلامک مشن و صدر جمعیت علمائے پاکستان

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

شیخ طریقت خواجہ محمد عبداللہ صاحب نقشبندی المعروف پیر بارو نوراللہ مرقدہ اپنے وقت کے عظیم المرتبت درویش۔ مرد خدا قطب العصر صاحب ارشاد بزرگ تھے آپ نے اپنے وقت میں بے شمار تشنگان عرفان کو اپنے چشمہ صافی سے سیراب فرمایا آپ جہاں بیک وقت تصوف کے مرد میدان تھے وہاں اس کے ساتھ شاہ سوار سیاست بھی تھے۔ ایک طرف مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے مسند ارشاد سے جدوجہد فرمارہے تھے دوسری جانب نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء پاکستان کے پروگرام کی سرپرستی فرمارہے تھے دین و دنیا کو جمع فرماکر حضرت نے بڑا حسین امتزاج پیدا فرمایا۔ اور لاکھوں متوسلین کے لئے لائحہ عمل طے فرماکر عملی طور پر اس کا مظاہرہ فرمایا۔ حضرت موصوف رحمتہ اللہ علیہ کی پوری زندگی سنت نبوی کا پیکر تھی، فقر، سادگی۔ قناعت۔ صبر و تقویٰ کا مظہر تھے اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت کے سلسلہ عالیہ کے فیوض و برکات صاحبزادۂ گرامی قدر حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے توسط سے تا ابد جاری و ساری رکھے اور وہ چراغ جو حضرت موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات میں روشن تھا اس سے ہمیشہ چراغ روشن ہوتے رہیں۔

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقی غفرلہ
۲۳ محرم ۱۴۰۶ھ نزیل ملتان

Marfat.com

شریعت و طریقت کے آفتاب تھے،

از غزالیٔ زماں رازی دوراں، امام اہل سنت حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین

انجمن بارویہ کے معزز ارکان اور طلباء کرام قابل صد احترام ہیں کہ انہوں نے انجمن بارویہ قائم کر کے حضرت سیدی خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ تعالیٰ سے اپنی نسبت کو تقویت پہنچائی آپ شریعت و طریقت کے آفتاب تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و عمل کا مجسمہ بنایا آپ نے دین کی بڑی خدمت کی مسلک اہل سنت کی آپ نے اس قدر خدمات سرانجام دیں کہ رہتی دنیا تک سنیوں کے دلوں سے دعائیں نکلتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کے تبرکات اور فیوض و برکات کو ہمیشہ باقی و جاری رکھے اور انجمن بارویہ کے معزز ارکان کو ہمیشہ نصیب فرمائے۔

والسلام، فقیر سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۳۰ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ

(نوٹ) حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمت نے حضرت غریب نواز کے سالانہ عرس کے موقعہ پر انجمن کی کتاب پر یہ تاثرات تحریر فرمائے تھے تبرکاً درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

آپ زمانے کے قطب تھے

از پیر طریقت رہبر شریعت حضرت خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی شاہوالا شریف ۔ خوشاب

پیر طریقت حضرت خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی قدس سرہ العزیز خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید صادق اور خلیفہ مجاز تھے۔

حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ و حضرت خواجہ فقیر سلطان علی صاحب قدس سرہ ایک مدت تک آستانہ عالیہ پیر سواگ پر اکٹھے رہے۔ حضرت پیر سواگ کی ظاہری حیات کے زمان عظمت نشان میں آپ کی زیارت اور آپ کی روحانی و عرفانی مجالس شریف اور آپ کے انقلاب انگیز مواعظ و ملفوظات مبارکہ سے مشرف ہونے کا دونوں حضرات کو موقعہ ملتا رہا۔

اعلیٰ حضرت پیر سواگ کے وصال پر ملال کے بعد حضرت ثانی لاثانی کے دور ہمایوں میں بھی کئی بار آستانہ شریف کی حاضری اور باہم لنگر شریف کی خدمت کرنے کا اتفاق ہوا اس لئے ہر دو حضرات کو بہت قریب سے ایک دوسرے کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ راقم الحروف نے دیکھا کہ حضرت خواجہ فقیر سلطان علی صاحب قدس سرہ العزیز روزانہ کسی نہ کسی حوالہ سے اپنے پیر روشن ضمیر کا ذکر خیر انتہائی والہانہ انداز میں ضرور فرماتے اور بسا اوقات اشک بار ہو جاتے۔ ان کی نگاہوں میں اپنے پیر سے بڑھ کر کوئی قابل احترام نہ تھا۔ ہر چند کہ وہ تمام اولیاء اللہ کا ذکر عقیدت میں ڈوب کر کرتے اور اپنے آپ کو اولیاء اللہ کا غلام تصور کرتے۔ مگر بسا اوقات فرماتے تھے ہم نے حضرت خواجہ غلام حسن پیر

Marfat.com

سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اب ہماری آنکھوں میں کوئی جچتا نہیں ہے۔
لیکن حضرت پیر سواگ بچپال کی ذات کے بعد اپنے پیر بھائیوں میں سب سے زیادہ جس ہستی کا ذکر محبت و اخلاص اور اکرام و احترام سے کرتے تھے وہ حضرت پیر بارو قدس سرہ العزیز کی ذات بابرکات تھی ۔ بعض اوقات لوگ آپ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوتے آپ انہیں حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دیتے۔ حافظ محمد شیر صاحب حبیب خیل ٹیچر ہائی اسکول قائد آباد (خوشاب) نے مجھے بتایا کہ میں حضرت خواجہ فقیر سلطان علی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے حضرت پیر بارو قدس سرہ سے بیعت ہونے کا حکم فرمایا چنانچہ میں آپ کے حکم کے مطابق آستانہ عالیہ پیر بارو شریف حاضر ہوا۔ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا مگر بیعت ہوئے بغیر واپس آگیا۔ کچھ دن بعد ہمارے "اتراء" شہر کے کچھ آدمی حضرت خواجہ فقیر سلطان علی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ حافظ محمد شیر کو میں نے حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس بیعت کیلئے بھیجا تھا۔ کیا وہ بیعت ہو کر آگیا ہے؟ ۔ انہوں نے عرض کیا حضور وہ گیا تو تھا مگر بیعت ہوئے بغیر واپس آگیا ہے آپ نے فرمایا افسوس ہے۔

میں نے اسے زمانہ کے قطب کی طرف بھیجا تھا مگر وہ خالی واپس آگیا اتفاقاً حضرت صاحبزادہ حاجی محمد اسماعیل صاحب الحسنی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ والہ شریف مجھے قائد آباد مل گئے وہ اس وقت بندیال شریف میں دینی علوم حاصل کر رہے تھے کہا کہ حضرت والد صاحب سخت ناراضگی کا اظہار فرما رہے تھے کہ حافظ محمد شیر صاحب کو قطب زمانہ کی طرف بھیجا مگر وہ بیعت نہیں ہوا لہٰذا تم سب کام چھوڑ کر اسی وقت جاؤ اور حضرت پیر بارو رحمہ اللہ کی بیعت کا شرف حاصل کرو یہ بات انہوں نے مجھے سختی سے کہی۔ چنانچہ میں قائد آباد سے آستانہ عالیہ پیر بارو شریف کی طرف روانہ ہو گیا جب میں اس اڈے پر اترا

Marfat.com

جہاں سے دربار عالیہ پیربارو شریف کو راستہ جاتا ہے دوپہر کا وقت تھا سخت گرمیوں کا موسم تھا میں پیدل چل پڑا جب دربار شریف قریب آگیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک باریش شخص میری طرف آرہے ہیں میں نے سمجھا کہ شاید قضاء حاجت کیلئے یا کسی اور کام کے لئے باہر جارہے ہیں۔ مگر کسی اور طرف جانے کی بجائے وہ مجھے تپاک سے ملے اور میرے ساتھ ہی واپس آگئے۔ مجھے باعزت طریقے سے بٹھایا پانی پلایا پھر کھانا لے آئے اور مجھے کھلایا۔ میں نے پوچھا کہ آپ شاید کسی کام کے لئے جارہے تھے اور میرے ساتھ واپس آگئے ـــــ انہوں نے کہا میں صرف آپ کو لینے کے لئے آرہا تھا اور کوئی کام نہ تھا۔ میں حیران ہوا کہ انہیں میرے آنے کا کیسے علم ہوا۔ انہوں نے واقعہ بیان کیا کہ میں مسجد شریف میں سویا ہوا تھا۔ حضرت پیربارو رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں حکم دیا کہ "اٹھو! ایک مہمان آیا ہے اسے کھانا کھلاؤ میں جاگا ـــ ادھر ادھر دیکھا کوئی مہمان نہ تھا میں پھر سو گیا آپ نے دوسری مرتبہ خواب میں وہی حکم فرمایا دوبارہ جاگا پھر بھی مہمان وغیرہ کوئی نظر نہ آیا لہٰذا سو گیا تیسری مرتبہ آپ نے خواب میں تاکید کے ساتھ فرمایا کہ مہمان کو کھانا کھلاؤ۔ اب میں اٹھ کر مسجد سے باہر آگیا اور دیکھا کہ دور سے آپ آرہے ہیں میں سمجھ گیا کہ یہی مہمان ہیں جن کے استقبال کا مجھے حکم دیا جارہا ہے۔

حافظ صاحب موصوف کہتے ہیں کہ چونکہ مجھے حضرت خواجہ فقیر سلطان علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اس لئے خصوصیت کے ساتھ حضرت نے اپنے خادم کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ میری دیکھ بھال کرے ـــــ اسی طرح حاجی مقبول بلوچ صاحب قائد آباد والے حضرت خواجہ فقیر سلطان علی رحمہ اللہ علیہ کے حضور بیعت کے لئے حاضر ہوئے آپ نے انہیں حضرت پیربارو قدس سرہ العزیز کے پاس بھیجا چنانچہ حاجی صاحب موصوف حضرت کی بیعت کے شرف سے سرفراز ہوئے اور اب خدمت لنگر شریف میں بھی پیش پیش ہیں۔ قاضی محمد مشتاق احمد

Marfat.com

صاحب مرحوم خوشاب والے بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں بھی حضرت بارو کریم کی بیعت کا حکم دیا چنانچہ قاضی صاحب اپنے اہل و عیال سمیت حضرت بارو علیہ الرحمت کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

ادھر حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی حضرت خواجہ فقیر سلطان علی صاحب قدس سرہ العزیز سے بے حد محبت تھی۔

ایک دفعہ حضرت خواجہ فقیر سلطان علی صاحب علیہ الرحمتہ پیر سواگ بکپال کے سالانہ عرس مبارک سے واپس آرہے تھے۔ جب "فتح پور" پہنچے تو آپ نے دربار عالیہ پیر بارو شریف پر حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کیلئے جانے کا حکم فرمایا اس وقت آپ کے ساتھ حضرت صاحبزادہ حاجی محمد اسماعیل صاحب الحسنی صاحبزادہ غلام حبیب صاحب الحسنی اور راقم الحروف اور چند دیگر ساتھی بھی تھے۔ حضرت پیر بارو صاحب اس سال علالت کی وجہ سے عرس شریف پر حاضر نہ ہوسکے تھے جب ہم پہنچے تو آپ مسجد کی شمالی جانب ایک بڑے "چھپر" کے نیچے ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے ۔ آپ کو بتایا گیا کہ حضرت میاں سلطان علی صاحب تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ چنانچہ آپ کو اٹھایا گیا ۔ ملاقات کا یہ منظر دیدنی تھا دونوں ایک دوسرے کی طرف جھکنے کی کوشش کر رہے تھے بالاخر بغل گیر ہوگئے روحانی رشتوں کے یہ پاسدار اس محبت و چاہت سے مل رہے تھے کہ شاید خونی رشتوں والے بھی اس لذت سے محروم ہوں ۔ آپ نے فرمایا حضرت صاحب کے لئے "کھٹڑا" (چارپائی) بچھاؤ چنانچہ فوراً چارپائی پر تکیہ اور چادریں ڈال دی گئیں۔ مگر حضرت خواجہ فقیر سلطان علی صاحب چٹائی پر ہی بیٹھے رہے۔ حضرت پیر بارو صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"فقیرو کو بلاؤ" (سبحان اللہ کتنا محبت بھرا انداز تھا) حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے آپ نے فرمایا حضرت صاحب

Marfat.com

(خواجہ فقیر سلطان علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) کیلئے کھانا تیار کرواؤ۔ خواجہ صاحب نے قریب ہو کر بلند آواز سے فرمایا۔ "حضور گھٹا (دنبہ) ذبح کیا ہے! آپ نے انتہائی لطیف اور پیارے انداز میں فرمایا "کوئی احسان کیا ہے؟"

حاضرین آپ کے اس لطیف اور معصومانہ انداز پر مسکرانے لگے ـــــ حضرت خواجہ فقیر سلطان علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا حضور یہ میرے بیٹے ہیں ان کے لئے دعا فرمائیں ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ اس فقیر کو اپنے پیر و مرشد سواگ بچپال نے جو کچھ عطا فرمایا ہے یہ فقیر آپ کے بیٹوں کو اس کی اجازت دیتا ہے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

"صاحبزادہ نہ بننا اور دنیا داروں کی صحبت سے گریز کرنا"

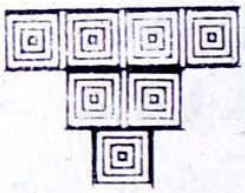

Marfat.com

آپ سالکوں کی تربیت میں ید طولیٰ رکھتے تھے

از:- حضرت پیر طریقت حاجی فضل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ ــ میری چشم ظاہر سے چھپ جانے والے دنیا کی زندگی میں روشنی سورج سے ہے ــ چاند تاروں سے ہے ــ علم سے ہے ــ اور عقل سے ــ اور اس زندگی کے بعد روشنی وحی سے ہے ــ الہام سے ہے ــ بصیرت سے ہے اور حقیقی عمل سے ہے۔

اس زندگی میں حکماء اور فلاسفر سائنس دان اور مادے کے محقق طبیب اور ڈاکٹر تاجر اور بہادر مزدور اور کاریگر سب کچھ ہیں۔ ہمیشہ یہی لوگ پیش پیش رہے اور رہ گئے ــــ لیکن یہ سب دریا کا پانی ہے آیا اور چلا گیا کہاں گیا؟ سمندر میں! اور کہاں جاتا؟ ــ سمندر ندی نالے سے بڑا ہے اس سے لاکھوں گنا آخرت دنیا سے بڑی ہے۔

بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاخرۃ خیرٌ وابقی ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسیٰ۔

وحی اور الہام کا ہر آن میں سمجھنے والا یہی ارشاد ہے کہ دنیا چھوٹی ہے اور آخرت بڑی ہے آخرت کو سمجھانے والے انبیاء کرام اور اولیاء عظام ہیں۔

انبیاء بنائے آسمان سے آتے ہیں لیکن اولیاء زمین پر بنتے ہیں مجاہدات شاقہ اگرچہ انبیاء سے بھی کرائے جاتے تھے ــــ لیکن مجاہدات اولیاء کی تو جان ہیں بڑے بڑے مجاہدوں سے کوئی عام انسان ولی اللہ بنتا ہے ــ جب اپنے مرکز سے دوستی پیدا کرتا ہے اور اس کو نبھاتا ہے ــ دوستی کے سب تقاضے پورے کرتا ہے تو قدرت کے انتخاب میں آجاتا ہے اور "کانبیاء" کہلاتا ہے۔ "علماء

Marfat.com

امتی کانبیاء بنی اسرائیل" ــ علماء سے مراد حقائق آخرت جاننے والے ہیں جو اولیاء کرام کے نام سے مشہور ہیں۔ عالم کتابوں کا عالم ہوتا ہے ــ اور اولیاء دل کے عالم ہوتے ہیں۔ یہ لوگ وہی کام کرتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کرتے ہیں ــ "تزکیہ نفس" تصفیہ باطن مشاہدہ حقائق ذکر سے اور فکر سے مراقبات سے اور توجہات سے یہ دل کی دنیا بدل دیتے ہیں ــــ سر پکڑ کر منہ پھیر دیتے ہیں۔ اہل دنیا کو اہل آخرت بنا دیتے ہیں ــ لیکن ہجوم میں پیر حقیقی کو ڈھونڈنا پڑتا ہے کیونکہ جعل اور تصنع سے جہان بھرا پڑا ہے اور ہر چیز میں کھوٹا کھرا موجود ہے ــ اس آخری مرحلہ میں بھی کھوٹے کھرے موجود ہیں ــ اور بعض انسان اس غلط جذبے کا شکار ہیں جو ظاہر میں دینی نظر آتا ہے اور باطن میں دنیا ہے پیر حقیقی ڈھونڈنا ہو تو سلسلے کی نسبت اور حصول نسبت میں کامیاب لوگوں کو تلاش کریں۔

غوث زماں عاشق رسول فنافی اللہ حضرت پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فقر و تصوف یونیورسٹی کھولی ہوئی تھی ــ کامل کی نظر کتاب تھی، یہی نگاہ کیمیا اثر پروفیسر تھی اور یہی سامان تربیت تھی ــ اس خانقاہ معلیٰ سے تربیت پاکر جو صاحب کمال نکلے ان میں ــ عالی قدر سالکین کے راہبر ــ باطن کی توجہات کے مرکز ــ حضرت قطب عالم مولانا محمد عبداللہ عرف پیربارو رحمہ اللہ تعالیٰ تھے آپ کی نسبت بہت بلند تھی سالکوں کی تربیت میں ید طولیٰ رکھتے تھے فقر کے ساتھ شریعت مطہرہ سے ایک انچ ادھر ادھر نہ تھے ــ اس علم کے دور میں جگہ جگہ مدرسے ہیں ہر مسجد میں مولانا تشریف فرما ہیں الحمدللہ لیکن دل کی تربیت کے لئے ولی اللہ ڈھونڈنا ہو تو ضلعوں اور تحصیلوں میں کوئی ایک ملتا ہے۔ شہر تو بہت ہیں مگر "سرہند" ایک ہے "اجمیر" اور "پاکپتن" کا درجہ اور ہے۔ حضرت پیربارو رحمہ اللہ تعالیٰ نے فقر کے دستور کے مطابق خانقاہ بنائی اور فقر و تصوف کے سارے لوازمات پورے کئے موضع تاجہ شمالی فتح پور تحصیل لیہ ضلع

Marfat.com

مظفر گڑھ میں اپنے پیر و مرشد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح فقر کا درس کھولا ہوا تھا ـــــ آفتاب بڑھتا ہے نصف النہار پر جاتا ہے پھر کچھ وقت بعد غروب ہو جاتا ہے ـــــ علم کی بھی ضرورت ہے لیکن فقر کی ضرورت علم سے کہیں زیادہ ہے علم سے شریعت ملتی ہے یہ بھی ضروری ہے اور فقر سے خدا ملتا ہے یہ بہت ضروری ہے فقر ہی خودی اور فقر ہی جذبہ ہے۔

اک شرع مسلمانی اک جذب مسلمانی
ہے جذب مسلمانی سر فلک الافلاک
بے جذب مسلمانی اے رہبر فرزانہ
نے راہ عمل پیدا نے شاخ یقین نمناک

اس دور میں فقر کا نور ڈھونڈنے سے بھی مل جائے تو غنیمت ہے

در طلب کوش و مدہ دامن امید زدست
دولتے ہست کہ یابی سرراہے گاہے

کامل پیر کا ملنا بڑا دشوار اور محنت طلب ہے اندھیری دنیا میں جوں جوں وقت گزرتا ہے اندھیرا ہی بڑھتا ہے

ضرورت جتنی جتنی بڑھ رہی ہے صبح روشن کی
اندھیرا اور گہرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے

مجددی نسبت کے یہ آفتاب و مہتاب اور حضرت غوث زمانہ پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہ آخری خلیفہ ۳۰ رجب ۱۳۹۹ھ کو دنیا سے سفر کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(ماہنامہ سلسبیل اگست ۱۹۷۹ء)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

"باکمال اور صاحبِ حال ولی تھے"

از، حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری شیخ الحدیث،
جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور

حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور کے باکمال اور صاحب حال ولی تھے راقم الحروف حضرت کی زیارت سے مشرف نہ ہوسکا لیکن ان کا ذکر خیر متعدد حضرات سے بکثرت سنتا رہا۔ حضرت استاذ العلماء مولانا غلام محمد صاحب (لیہ) نے بیان کیا کہ حضرت پیر بارو صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو حلقہ ارادت میں داخل فرماتے تو اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ اسم ذات کی ضرب لگاتے تو اس کا قلب جاری ہو جاتا اور وہ بے ساختہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ان کا بیان تھا کہ خود میرا قلب بھی جاری ہو گیا تھا۔

حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا محمد شریف صاحب رضوی مدظلہ نے ایک مرتبہ بیان فرمایا کہ پیر بارو صاحب مسلک کی پختگی اور دین متین کی تبلیغ کا وہی جذبہ رکھتے تھے جو محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب قدس سرہ کا تھا۔ جہاں حضرت کو معلوم ہو جاتا کہ کہیں کسی وہابی۔ دیوبندی یا شیعہ نے جلسہ کیا ہے اور اہل سنت و جماعت کے خلاف تقریر کی ہے تو اپنے احباب اور مریدین کو لے کر خود وہاں پہنچ جاتے لنگر جاری فرما دیتے اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت پر تقاریر کا اہتمام فرماتے اگر طبیعت مبارکہ ناساز ہوتی تو احباب آپ کی چارپائی اٹھا کر لے جاتے اللہ اللہ! دین متین کی خدمت کا یہ جذبہ کس قدر قابل قدر اور لائق تقلید تھا۔

Marfat.com

حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ طریقت میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے مگر اور سلاسل طریقت کے بارے میں بہت معتدل انداز فکر رکھتے تھے جناب اشرف علی صاحب رفیق آباد ضلع لیہ نے حضرت کے چند ملفوظات قلمبند کئے ہیں ان میں حضرت کا یہ ملفوظ بھی ہے "قوالی ہمارے سلسلہ نقشبندیہ میں نہیں سنتے اور میرا بھی وہی اپنے بزرگوں والا طریقہ ہے حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

نہ ایں کارے کنم نہ انکارے کنم

چنانچہ میں بھی نہ تو یہ کام کرتا ہوں اور نہ ہی اس سے انکار کرتا ہوں ہندوستان کے بڑے بڑے اولیاء کا طریقہ کار رہا ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری جنہوں نے لاکھوں (نوے لاکھ) ہندو مسلمان کئے قوالی کراتے اور سنتے رہے اس لئے ہم قوالی کے متعلق خاموش ہیں ـــــ مقام مسرت ہے کہ صاحبزادہ صاحب (حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ) آپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی تبلیغ کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف فرما رہے ہیں آپ فاضل اور صالح نوجوان ہیں گذشتہ دنوں راقم کی ان سے ملاقات ہوئی ان میں حضرت بارو کریم کا واضح عکس دکھائی دیا۔

محمد عبدالحکیم شرف نقشبندی قادری
۱۴ جمادی الاخری ۱۴۰۵ھ ۷ مارچ ۱۹۸۵ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

شریعت و طریقت کے جامع اور

"مسلک حق اہل سنت و جماعت کے سچے پاسبان تھے"

از، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد شریف رضوی صاحب، مہتمم
جامعہ سراجیہ رضویہ بھکر و مظہر العلوم، ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت قبلہ پیر محمد عبداللہ صاحب قدس سرہ العزیز المعروف پیربارور رحمہ اللہ تعالیٰ ان اولیاء کاملین میں سے تھے۔ جن کا وجود دنیا کے لئے رحمت اور باعث بقا ہوتا ہے۔ وہ علم و عمل کا حسین امتزاج تھے شریعت و طریقت کے جامع اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کے سچے پاسبان تھے اگرچہ وہ پیدا تو ضلع لیہ کے علاقہ فتح پور میں ہوئے۔ مگر ان کا فیض دور دور تک پہنچا۔ ان کی زیارت کرتے ہی خدا یاد آ جاتا اور یہی ان کی ولایت کی دلیل ہے۔ متوسلین و مریدین کو ہمیشہ شریعت مطہرہ کی پابندی اور مسلک اہل سنت پر پختگی سے رہنے کا حکم فرماتے۔ بد مذہبوں سے دور رہنے اور ان سے میل جول نہ رکھنے کا سختی سے حکم فرماتے ــــ سادگی قناعت صبر اور سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے آپ کثیر الکرامات بزرگ تھے اپنے شیخ۔ قطب دوراں سید اولیاء عصر خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور بات بات کے ساتھ ان کا ذکر خیر فرماتے علماء اہل سنت پر بے حد شفقت فرماتے۔ کسی کی پرواہ کئے بغیر حق کہتے اور ہمیشہ حق کی تائید و حمایت فرماتے ــــ آپ فرماتے کہ میرا جو مرید کسی بد عقیدہ دیوبندی وہابی شیعہ رافضی وغیرہ سے تعلق رکھے وہ میرے پاس نہ آئے "وہ میرا مرید نہیں بابو!" جب محبت بھری زبان سے گفتگو فرماتے تو دل چاہتا کہ یہ گفتگو فرماتے رہیں ــــ آپ کی باتیں دلوں میں اتر

Marfat.com

جاتیں اور مٹھاس ایک عرصہ تک محسوس ہوتی رہتی ۔ گفتگو کیا ہوتی اللہ جل جلالہ اور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر اولیاء کرام کا تذکرہ اور شریعت مطہرہ کے مسائل ایسی سادگی پیار اور محبت سے بیان فرماتے کہ ہر سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس نے ان کی زیارت کی اور کچھ وقت آپ کی صحبت میں گزارا آج بھی ان کا ذکر کرتے وقت اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں ۔ راقم الحروف ناچیز کے لئے یہ بہت بڑا فخر ہے کہ ان کے لاکھوں مریدین اور سینکڑوں علماء و صوفیاء کی موجودگی میں آپ کی نماز جنازہ میں نے پڑھائی اس عمل کو میں اپنے لئے باعث بخشش اور ذریعہ نجات سمجھتا ہوں آپ کے بعد ان کے صحیح جانشین شریعت و طریقت کے جامع حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی ان کے کامل مظہر اور شیخ کی پوری پوری پیروی کرتے ہوئے شریعت و طریقت کی خدمت اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت میں دن رات مصروف ہیں اور حضرت قدس سرہ کی جانشینی کا حق ادا فرما رہے ہیں میری دعا ہے کہ قیام قیامت تک آپ کا فیض جاری رہے۔

فقیر محمد شریف غفرلہ، خادم جامعہ سراجیہ رضویہ بھکر و مظہر العلوم ملتان

Marfat.com

اکابرین علماء اہلسنت ان سے فیض حاصل کرتے تھے

از شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد صاحب چشتی گولڑوی ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عمدۃ السالکین شیخ طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم راہنما حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات جامع الصفات تھی آپ مرجع خلائق تھے اکابرین علماء اہل سنت ان سے فیض حاصل کرتے تھے آپ مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمان اور حق و صداقت کی شمع فروزاں تھے اور علم و فضل دیانت خدمت خلق خدا ترسی میں ایک ممتاز مقام پر فائز تھے دور حاضر میں مادیت کے مقابلے میں روحانیت کو بروئے کار لانے کی اشد ضرورت ہے مشائخ طریقت کے سوانح ملفوظات اور تعلیمات کے ذریعہ نئی نسل کو روحانیت سے روشناس کرانا ازحد ضروری ہے تاکہ جدید فلسفے اور الحادی نظریات کا مؤثر سدباب ہوسکے "فیوضات بارویہ" کے فاضل مرتب نے ایک عظیم المرتبت بزرگ کی سوانح ترتیب دے کر علمی اور دینی خدمات سرانجام دی ہیں اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول عام عطا فرمائے اور مسلمانان پاکستان کے لئے موجب اصلاح بنائے آمین۔

نیاز مند مشتاق احمد چشتی گولڑوی

۱۹ محرم ۱۴۰۷ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۶ء

Marfat.com

آپ فنافی اللہ وفنا الرسول کے مرتبہ پر فائز تھے

از: فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا علی احمد سندیلوی۔ لاہور

فنافی اللہ و فنافی الرسول کا نظارہ یوں تو ہر روز پانچ نمازوں رمضان المبارک کے روزوں عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کے تہواروں میں ہر جگہ ہوتا ہے مگر اس کا عام نظارہ ایام حج میں ہوتا ہے جبکہ تمام ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ایک لباس میں ملبوس بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ جمرات کو کنکریاں مارتے ہیں مزدلفہ کی رات کھلے آسمان کے نیچے گزارتے ہیں اور کنکریاں جمع کرتے ہیں۔ عرفات میں سخت گرمی و سردی میں کھڑے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں ـــــ بظاہر یہ سب کام بچوں دیوانوں اور مجنونوں کے ہیں یہی وجہ ہے کہ بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی مکان کا کوئی شخص طواف کرے یا جمرات کے علاوہ کسی اور ستون کو کنکریاں مارے مزدلفہ کے علاوہ کسی اور مکان میں رات گزارنے کو ضروری سمجھے ایسے شخص کو لوگ کہیں گے کہ اس نے بچوں اور دیوانوں جیسی حرکتیں شروع کر دی ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ فلاں دیوانہ پاگل اور مجنون ہوگیا ہے۔ لیکن یہاں کسی کو کوئی دیوانہ اور پاگل نہیں کہتا۔ بلکہ دیوانہ کہنے والے کو ہی دیوانہ و پاگل سمجھا جاتا ہے پھر یہ ایک دو نہیں ہزار دو ہزار نہیں لاکھوں کی تعداد میں ہوتے ہیں ان میں عالم و فاضل بھی ہوتے ہیں۔ وزیر و مشیر بھی ہوتے ہیں۔ فلسفی اور منطقی بھی ہوتے ہیں۔ مفکر و دانشور بھی ہوتے ہیں۔ شاہ و گدا بھی ہوتے ہیں۔ امیر و غریب بھی ہوتے ہیں ـــ اور غوث قطب ابدال بھی ہوتے ہیں۔ بیت اللہ شریف کے گرد چکر لگاتے ہیں صفا و مروہ کے درمیان دوڑتے ہیں جمرات کو کنکریاں مارتے ہیں اگر کوئی

Marfat.com

شخص نادانی میں ان سے پوچھ لے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ اور کیوں کر رہے ہو؟ تو وہ اس کے جواب میں لمبی چوڑی گفتگو یا دلائل کے انبار لگانے کی بجائے صرف ایک مختصر جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے ۔ ہمیں وجہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ۔ وجہ اسکو معلوم ہے جس کا حکم ہے ہم مامور ہیں اور مامور کا فرض حکم بجالانا ہے اس کی وجہ معلوم کرنا نہیں ۔ یہی فنافی اللہ و فنافی الرسول ہے! کہ جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا بلا تامل و بلا حیل و حجت اس پر عمل کرنا شروع کر دے ۔ بلکہ حقیقت میں مومن کہلانے کا وہی مستحق ہے جو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کیلئے بے تاب و بے قرار رہے ایسے جذبہ و ولولہ سے عمل کرے کہ دیکھنے والے اس کو دیوانہ کہیں جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے ہرگز کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسے دیوانہ نہ کہا جائے یہی وہ مقام ہے جہاں ملامت کرنے والے کی ملامت سے آدمی ۔ بے نیاز ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لایخافون لومتہ لائم" یعنی وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتے اسی کا دوسرا نام مقام تسلیم و رضا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے ۔ امت مسلمہ میں ہر دور میں ایسی سعید روحیں موجود رہی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گی جو فنافی اللہ و فنافی الرسول کے درجہ پر فائز ہوتی ہیں یعنی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کی سرمو خلاف ورزی نہیں کرتے ۔ ان نیک بخت شخصیات سے ایک سراج العارفین قدوۃ السالکین حضرت پیر محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کریم بھی ہے راقم نے اگرچہ آپ کی زیارت تو نہیں کی ۔ مگر چونکہ پھل سے درخت بیٹے سے باپ اور شاگرد سے استاذ کی پہچان ہوتی ہے کہتے ہیں کہ تمہارا بچہ آئینہ ہے! یعنی اگر کسی گھر کی

Marfat.com

اخلاقی مذہبی اور معاشرتی حالت کا اندازہ کرنا ہو تو بچوں سے کرو اگر بڑے تہذیب یافتہ ہوں تو بچے ان کی دیکھا دیکھی تہذیب کی ایک تصویر بن جاتے ہیں اگر بڑے نماز روزہ اور مذہب کے پابند ہوں تو بچوں میں بھی پابندی مذہب کی روح پیدا ہو جاتی ہے اگر بڑے خوش اخلاق و خوش مزاج ہوں تو یہ خوبی بچوں میں بھی پائی جاتی ہے اور اگر خدانخواستہ بڑوں میں کچھ برائیاں ہوں تو ان کی جھلک بھی یقینی طور پر ان بچوں میں پائی جائے گی اگر آپ کے گھر بھی بچے ہیں تو ہر وقت ان کا نہیں بلکہ اپنا خیال رکھیں ــ ہمیشہ اچھے اور نیک کام اختیار کریں تاکہ بچے بھی نیک کاموں کی طرف راغب ہوں اور بڑے ہو کر آپ کی شہرت اور عزت کا سبب بنیں ــ بچوں جیسی حالت مریدوں اور شاگردوں کی ہوتی ہے وہ بھی اپنے پیر اور استاذ کا آئینہ ہوتے ہیں۔ پیر اور استاذ سے جو سیکھتے ہیں وہی اپناتے ہیں۔ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیض یافتہ مریدوں میں جن حضرات کو میں نے دیکھا ان میں اکثر کو شریعت مطہرہ کا عامل پایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت صاحب متبع شریعت بزرگ تھے ــ اکثر کی قید میں نے اس لئے لگائی کہ ہزاروں میں چند دانے اگر گندے بھی نکل آئیں تو اس سے شیخ یا استاذ پر طعن نہیں کیا جاسکتا ــ ہاں صرف ایک ذات ایسی ہے جس کے تمام شاگرد فنافی اللہ و فنافی الرسول کے منصب پر فائز تھے ــ تمام ہی "اشد آء علیٰ الکفار" تھے۔ تمام ہی "رحماء بینھم" کا مصداق تھے۔ تمام ہی "لایخافون لومتہ لائم" کا پیکر تھے تمام کو بارگاہ رب العالمین سے "ولقد عفاعنکم" کی بشارت مل چکی ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ نے "عفی اللہ عنھم" کی سند عطا کر دی ہے سب کو بارگاہ الٰہی سے "رضی اللہ عنھم" کا تمغہ مل چکا ہے ان میں سے کسی پر طعن یا عیب جوئی وہی کرے گا جو ازلی بدبخت ہو گا ــ اور وہ ذات ہے حضور پرنور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محسن انسانیت باعث تکوین روزگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم۔ حضرت خواجہ محمد عبداللہ

Marfat.com

پیر بارو کی ــ باقیات الصالحات اور ان کی چلتی پھرتی نشانیاں (مریدین) اس بات پر کافی ووافی دلیل ہیں کہ وہ متبع سنت بزرگ تھے۔ بلکہ انہیں حق الیقین کا درجہ حاصل تھا کہ اتباع سنت میں نجات و کامیابی ہے اور ترک سنت میں ذلت وخواری ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"جو لوگ حدود شرعیہ کو توڑتے ہیں ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ غلط رسوم ڈھول باجے ناچ گانے بری باتیں اور ناجائز کام ہیں اور نکاح پر صرف ولیمہ حسب استطاعت کرنا سنت ہے۔ لوگوں کو سنت نبوی پر عمل کرنے سے ناک کی فکر لگ جاتی ہے ترک سنت میں ذلت ہے۔"

ان دلائل کی روشنی میں یہ کہنا بے محل نہ ہوگا نہ ہی جھوٹ اور مبالغہ آرائی ہے نہ ہی بے جا تعریف ہے کہ حضرت سراج السالکین قدوۃ العارفین پیر محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ فنافی اللہ و فنافی الرسول کے مرتبہ پر فائز تھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اور اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان کے درجات کو اور زیادہ بلند فرمائے اور ان کے صدقے میں اس عاصی کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ آمین

خویدم العلماء
علی احمد سندیلوی غفرلہ صدر مدرس شعبہ
درس نظامی جامعہ جماعتیہ حیات القرآن
پاپڑ منڈی لاہور
۳۰ صفر ۱۴۱۶ھ ۱۹ جولائی ۱۹۹۵ء

Marfat.com

آپ رُوحانیت کے شہسوار اور دُنیائے تصوف میں نُمایاں مقام کے حامل تھے

از :- پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، لاہور

قطب ربانی شہباز لامکانی حضرت پیر محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃُ اللہ علیہ سے میرا غائبانہ تعارف تھا میں ان کی زندگی میں شرف زیارت سے محروم رہا اتنا یاد ہے کہ میرے والد گرامی حضرت ڈاکٹر فرید الدین قادری رحمۃُ اللہ علیہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے اور ان کے حسب ارشاد ایک رات ان کی صحبت میں قیام فرمایا تھا گھر میں بڑی محبت و تکریم سے آپ کا ذکر خیر فرمایا کرتے تھے آپ بلاشک و شبہ روحانیت کے شہسوار اور دنیائے تصوف میں نمایاں مقام کے حامل تھے اور ان نفوس قدسیہ میں سے تھے جنہوں نے ریاضات و مجاہدات اور اپنے شیخ کامل کی پختہ نسبت و تعلق اور صحبت و خدمت کے ذریعے بہت بلند مقام پایا۔ آپ کی سب سے منفرد خوبی عشق و اتباع رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں فنائیت تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق عشق کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی کو اہانت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معمولی حد تک بھی مرتکب پاتے تو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے مظہر اتم ہونے کے ناطے اس شخص کو کبھی معاف نہ کرتے اور اس کے رد بلیغ کے لئے مقدور بھر جہاد فرماتے آپ نے عقائد اہلسنّت بالخصوص محبت و تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو اطراف واکناف میں فروغ دینے کے لئے عمر بھر مساعی فرمائی آپ ہمیشہ اپنے مریدین و متوسلین کو کتاب و سنت کے تمسک اور شریعت مطہرہ کی دائمی ملازمت کی تلقین فرماتے اور خود بھی سختی سے اس پر

Marfat.com

عامل رہتے آپ کی ذات مردان حق میں سے ایک ایسی ہستی تھی جس نے پوری ایک صدی تک حضرت خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرزمین پر عشق و معرفت الٰہی اور ربط و نسبت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چراغ روشن کئے۔ آپ اپنے مرشد کامل حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کے میخانہ معرفت کے ساقی تھے۔

یہ بھی انہیں کا فیض تربیت ہے کہ ان کے سجادہ نشین حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ العالی پابندی شریعت تبلیغ دین اور تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو اسی طرح آگے بڑھا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خانوادے اور خانقاہ کو ہمیشہ سلامت اور آباد رکھے اور اس مبارک خانوادے کے صاحبزادگان بھی اپنے سلسلہ عالیہ کا نام روشن کرتے رہیں آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

(پروفیسر ڈاکٹر) محمد طاہر القادری

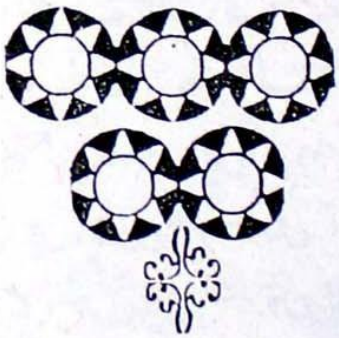

Marfat.com

آسمان ذکر اللہ کے نیر اعظم تھے

از مناظر اہلسنت محقق اعظم شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد فیضی
مہتمم دار العلوم جامعہ فیضیہ رضویہ۔ احمد پور شرقیہ

قیوم زمان قطب دوراں غریق بحور ذکر اللہ تعالیٰ، عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غیور مذہب سرپرست اہلسنت سراپا نیاز و سخاوت حضرت قبلہ پیر محمد عبداللہ صاحب بارو رحمہ اللہ علیہ آسمان ذکر اللہ کے نیر اعظم تھے معرفت خداوندی والے عرش کے مہر تابناک تھے، سالکین کیلئے سید الموصلین تھے، ہزاروں افراد ان کی توجہ سے ظلمت کفر سے نور ایمان کی طرف آئے اور نفس و شیطان کے پنجے سے نجات پاکر شمع رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے بنے اور حسن الوہیت کے دیوانے بنے، بداعمالی کی تاریکی سے نکل کر اعمال صالح کی ضوفشانی سے معمور و منور ہوئے، نگاہ بارو رحمہ اللہ نے انقلاب پیدا کیا۔ گم گشتگان بادیہ ضلالت کو ہدایت کا مینار بنایا۔ مردہ دلوں کو زندگی بخشی، صحبت پیر بارو رحمتہ اللہ علیہ سے دلوں کے زنگ دور ہوئے، حسن محمدی کی یاد میں ہزاروں آنکھیں اشک بار ہونے لگیں، پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ کے باقی خلفاء اگر ہدایت کے تارے ہیں تو آپ ماہتاب ہیں اگر دوسرے حضرات ماہتاب ہیں تو آپ آفتاب عالم تاب ہیں، مذہبی غیرت میں آپ فاروقی نظر آتے ہیں تصوف و سلوک و رحم دلی میں صدیقی ہیں، سینکڑوں میل دور سے بھی آپ نے غفلت کدہ قلوب کو اپنے ادنیٰ اشارے سے منور کر دیا، اور یاد مولیٰ سے معمور کر دیا ایک دفعہ فقیر اپنے گھر ضلع بہاولپور میں سو رہا تھا تو پیر بارو رحمتہ اللہ علیہ نے اشارہ کر کے فقیر کے دل کو یاد خدا سے آباد کر دیا، پیر بارو رحمہ تعالیٰ میرے مرشد کریم حضور سیدنا مولانا فیض محمد شاہ جمالی رحمہ اللہ علیہ کے خاص

Marfat.com

شاگردوں میں تھے ایک دفعہ میرے سامنے پیر بارور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے استاذ حضرت شاہ جمالی رحمہ اللہ نے یوں گوشمالی کی تھی، پھر آپ نے اپنے مریدوں کے سامنے اپنے ہاتھ سے اپنی گوشمالی کر کے اس عمل استاد کو دہرا کر عالم تصور میں خوب مزے لوٹے، کیا سادگی تھی اور کیا ادب تھا کئی دفعہ مجھے بدمذہبوں کے رد کے لئے بلایا اور دعائیں دیں۔

آپ کے سجادہ کی زیب و زینت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ بھی سراپا نیاز سراپا محبت و شفقت ہیں۔ اور اسلاف کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اپنے بزرگوں کی نعمتوں کے امین ہیں اور خلق خدا کو ہدایت سے نواز رہے ہیں اور فقیر نے ظاہری و باطنی طور پر مشاہدہ کیا کہ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی حاضری والے ہیں یعنی صاحب حضوری ہیں۔

گرچہ من ناپاک ہستم دل بپاکاں بستہ ام
شنیدم کہ در روز امید و بیم بداں را بہ نیکاں بہ بخشند کریم

محتاج کرم اولیاء ــــــ!

فقیر محمد منظور احمد فیضی عفی عنہ

سگ آستانہ شاہ جمالی قدس سرہ العالی

Marfat.com

آپ امام ربانی مجدد الف ثانی کی تعلیمات کے ترجمان اور نقیب تھے

از:- پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل صاحب الحسنی
شاہوالہ شریف خوشاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ عِنْدَہٗ۔

اولیاء کرام کی مبارک زندگیاں ایک ناپید اکنار سمندر ہیں۔ جس میں ہر ایک عقیدت کیش غوطہ زنی کر کے گوہر مقصود حاصل کر سکتا ہے ـــــ ان نفوس قدسیہ کی حیات طیبہ کا مطالعہ نہ صرف ہمارے لئے مینار نور کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ ان کے کارناموں کو منظر عام پر لانا دین اسلام کی ترویج کا ایک بہت بڑا سبب بھی ہے ـــــ یہ اسی مقدس گروہ کا فیض ہے کہ آج ہر سو توحید و رسالت کے ڈنکے بج رہے ہیں سلاطین اسلام نے اگر ممالک کو فتح کیا تو صوفیاء کرام نے دلوں کو مسخر کر لیا انہوں نے دور دراز گوشوں تک پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا ان عظیم المرتبت حضرات کی زندگی کا مقصد وحید نوع انسانی کے اخلاق و آداب کی اصلاح کر کے انہیں مقصد تخلیق سے آشنا کرنا ہے ـــــ کوئی زمانہ اور کوئی علاقہ ان مقدس ہستیوں کے وجود سے خالی نہیں گزرا۔ چنانچہ آفتاب ولایت مہتاب قطبیت گل سر سبد نقشبندیت شیخ المشائخ حضرت قبلہ خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کا شمار بھی ان قابل فخر ہستیوں میں ہے جنہیں قطب العصر اور سرگروہ اولیاء تسلیم کیا جاتا ہے ـــــ آپ اکابر اسلاف کے سچے جانشین اور عظمت دین متین کے صحیح امین تھے۔ حقیقت یہ ہے

Marfat.com

کہ آپ کی صحبت اور زیارت سے قرون اولیٰ کے بزرگوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی بلاشبہ آپ اس آخری زمانہ میں امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کے ترجمان اور نقیب تھے آپ کی محفل پاک میں ہر وقت شریعت مطہرہ کی گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا آپ قلندرانہ اداؤں اور سکندرانہ جلال کے مالک تھے۔ علماء امراء شعراء امیر فقیر تاجر معلم سادات اور مختلف آستانوں کے سجادہ نشین بے پناہ عقیدت سے آپکی محفل میں حاضری دیتے اور سب اپنے دامان دل کو گوہر مراد سے مالا مال کر کے لوٹتے۔ غریب پروری، مسافر نوازی اور مسکین پرستی آپ کا شعار تھا ہر ایک کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے علماء باعمل اور صوفیاء کرام کا احترام فرماتے۔

آپ ایک نقشبندی خانوادے کے چشم و چراغ تھے مگر تمام ارباب سلاسل کی عزت کرتے تھے۔ بلا مبالغہ آپ سخاوت کا دریا ایثار و ہمدری کا پیکر جمیل، لطف و عطا کا مرقع اور اخلاق نبوی کا خوبصورت نمونہ تھے۔ انتہائی مستجاب الدعوات، صاحب کرامات، مجمع الصفات اور منبع کمالات ہونے کے باوجود حد درجہ انکساری اور تواضع رکھتے تھے نہ دعوی پیری نہ اظہار راہبری تھا کہنے والے آپ کو غوث قطب ابدال کہتے تھے مگر وہ اپنے آپ کو حضرت خواجہ خواجگان غوث زمان حضرت پیر سواگ کا ادنیٰ غلام تصور کرتے تھے انداز تبلیغ من موہنا اور طرز تقریر عام فہم سادہ اور مثبت تھا سنت رسول کے مطابق شرعی چہرے کی تاکید کرتے تھے۔ اور اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ کے مصداق دلوں کی گہرائیوں اور خیالات کی پہنائیوں تک نظر رکھتے تھے طبیعت جوش پر ہوتی تو آنے والوں کے سوالوں کا جواب اشارے کنائے سے اور بعض اوقات صراحت سے بیان فرما دیتے واقفان حال جانتے ہیں کہ کتنے بگڑے ہوئے مقدر سنوارے کتنے اجڑے ہوئے گھروں کو آباد کیا کتنے ٹوٹے ہوئے دل جوڑے کتنے پھرے ہوئے رخ موڑے زمانے کے ٹھکرائے ہوؤں کو سینے سے لگایا غم کے

Marfat.com

مارے ہوؤں کو اپنا بنایا اور قعر مذلت میں گرے ہوؤں کو باوقار کر دیا۔ الحمد للہ حضرت پیر بارور حمہ اللہ تعالیٰ نے آج سے سالہا سال پہلے تھل کے اس علاقہ میں رشد وہدایت کے جس چراغ کو روشن کیا تھا وہ آج فخر المشائخ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صورت میں پوری آب و تاب کے ساتھ ظلمتوں کے پردے چاک کر کے پورے ماحول کو منور کر رہا ہے رب کعبہ کے حضور دعا ہے کہ یہ مرکز ہدایت ہمیشہ ہمیشہ آباد رہے اور تشنگان ہدایت تا ابد سیراب ہوتے رہیں۔ آمین

الراقم
فقیر محمد اسماعیل الحسنی
آستانہ عالیہ شاہ والہ شریف ضلع خوشاب

Marfat.com

میرے آقا روحانیت کے تاجدار اور اہلسنت کے پیشوا تھے

از:۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا الحافظ محمد شریف صاحب باروی ملتان

مناظر کائنات کی تمام تر رعنائیاں حسن و جمال ازلی کی نیرنگیوں سے ہی قائم ہیں یہ رعنائی حسن خالق نے موجودات کی ہر شے میں موجود رکھی ہے، چنانچہ کسی نے جمادات کے اندر مختلف قسم کے الوان و آثار میں سے حسن فطرت کو نمایاں پایا تو اس کی تعریف میں لب کشائی کی۔ کسی نے عالم نباتات کی روئیدگی اور بالیدگی میں تکوینی جمال کا جائزہ لیا تو اس کی تعریف میں منہمک ہو گیا۔ کسی نے سورج، چاند، ستارے اور گوناگوں ارضی و سماوی مناظر اور اس کی بوقلموں دلکشی و دل آویزی کی جانب نظر دوڑائی تو بے ساختہ تعریف کرنے پر مجبور ہوا، کسی نے حیوانات و طیور کے نطق، رفتار حرکات و سکنات اور اطوار میں حسن کی رنگینی ملاحظہ کی تو زبان سے مدحی کلمات نکالے کسی نے حسن و جمال کی مشاہدہ گاہ محض صنف نازک کی خوش اندامی، شیریں مقالی، قد و قامت، ناز و ادا، عارض و گیسو، لب و چشم، اور خوبصورتی و جمال کو خیال کیا۔

بظاہر حال ہر خطیب و ادیب، خطاط و نقاش، مفکر و مورخ، محقق و شاعر اور مقرر و مبلغ نے اپنے اپنے زاویہ فکر و نظر، وسعت علم اور بساط ذہنی کے مطابق دیکھا اور قلبی تاثرات کے ساتھ زبان سے اس کی ترجمانی کی۔ ادھر طالبان حق نے اہل اللہ کی زیارت میں حسن و جمال ازلی کو ملاحظہ کیا، اس کے جوہر جبلی میں انہیں معنویت نظر آئی۔ انوار معرفت جھلکتے دکھائی دیئے اور عرفان الٰہی کی ایک روحانی و نورانی دنیا آباد نظر آئی۔ وہ جس دائرہ فکر و نگاہ اور مرکز لقا و وصل کے متمنی ہوئے۔ انہیں صورت اولیاء میں جلوہ گر پا کر بے خودی اور محویت کے ساتھ خامہ فرسا و سخن آراء ہوئے۔ اس مؤخر الذکر طبقہ نے ہی

Marfat.com

حسن کی باریکیوں اور گہرائیوں کو سمجھنے کی لازوال کوشش کی اور بظاہر نہ صرف دیکھنے پر اکتفاء کیا بلکہ شمع حسن پر پروانہ دیوانہ کی مانند نثار ہوتے دیکھے گئے۔ بقول حضرت مرشد رومی، طاب اللہ ثراہ۔

کیف مداظل نقش اولیاء است　　کو دلیل نور خورشید خدا است
سایہ یزداں بود بندہ خدا　　مردہ داں این عالم و زندہ خدا
مظہر حق ست ذات پاک او　　زو بجو حق را ازو دیگر مجو

مگر یہ بات بھی یاد رہے کہ خاصان خدا کی زیارت کے لئے ایک قوی تر جذبہ ارادت کی ضرورت ہے جس میں نیاز مندی ہو۔ سوز و گداز ہو۔ صبر و رضا ہو۔ جذب و رقت ہو۔ عزم و ثبات ہو۔ موج عشق و محبت ہو۔ اور آرزوہائے فنا ہوں۔ ورنہ وہ حسن معنوی جو فی الحقیقت منشائے فطرت ہے کماحقہ، انسانی ذہن و ادراک میں ہرگز نہیں آسکتا۔ جن افراد کو یہ مواقع میسر ہوئے کہ انہوں نے اولیاء اللہ کی مقدس صورتوں میں سے تجلیات ربانی کا مشاہدہ کیا۔ انہیں اپنی ذات کا ہوش تک نہ رہا۔ ہوش رہا تو صرف اتنا ہی کہ قلم ہلا کر ظاہری علم کے ساتھ کچھ لکھ سکے یا زبان سے اس حسن کی تعریف میں دو چار لفظ کہہ سکے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ اس حسن کی تعریف کرنے سے وہ بھی قاصر رہے وہ لطف نظارہ جو ان کے قلوب نے دیکھا، اس کی ترجمانی ان کی اپنی زبان تک بھی نہ کر سکی، لکھنے بیٹھے تو لکھ نہ سکے، کہنے بیٹھے تو کہہ نہ سکے۔ یہی ہے مآل عقیدت اور کمال محبت۔ میرے آقا روحانیت کے تاجدار اور اہل سنت کے پیشوا، عصر حاضر کے وہ مقتدر بزرگ تھے جن کی نازنین صورت میں تمام مشتاقان دید نے بلاشبہ اسی پر تو حسن کی نورانی جھلکیاں دیکھیں آپ علم و عرفان کا ایک ایسا چشمہ تھے جس سے ہزاروں طالبان دینیہ اور طالبان معرفت الٰہیہ سیراب ہو کر علم و فضل کے آفتاب و مہتاب بن کر چمکے، آپ کی زندگی کا مقصد وحید احیائے سنت کا نفاذ اور مقام مصطفیٰ کا تحفظ تھا آپکو حق سبحانہ و تعالیٰ

Marfat.com

نے بے شمار ظاہری و باطنی نعمتوں سے نوازا تھا

وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً

اور آپ بذات خود ایک جہاں تھے

لیس علی اللہ بمستنکرٍ
ان یجمع العالم فی واحدٍ

اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ بعید نہیں کہ وہ سارے عالم کی خوبیاں ایک ذات میں جمع کر دے۔ قرب الٰہی ولایت، علم و عرفان، زہد و تقویٰ، جہاد و مجاہدات، تبلیغ دین و اصلاح مسلمین ان سارے فضائل و کمالات میں اگر اولیاء اللہ و مقربین دواصلین، علماء و عرفاء، زہاد و متقین، مجاہدین و مبلغین و مصلحین کو بنظر تحقیق دیکھیں گے تو سیدی مرشدی حضرت قبلہ غریب نواز قدس سرہ العزیز ہر طبقہ میں افضل و اعلیٰ وارفع نظر آئیں گے اور نہ صرف یہ بلکہ ہر صنف کمال میں اکمل ہونے کے ساتھ آپ بیک وقت ساری خوبیوں کے جامع تھے، حضرت قبلہ غریب نواز علیہ الرحمہ کا وجود گرامی خاک وطن کے لئے مایہ ناز و افتخار ہے

ایسے پر آشوب و پرفتن دور کے اندر اعلائے کلمتہ الحق کے لئے آپ نے شاندار خدمات نہایت بے باکی کے ساتھ سرانجام دیں، مخلوق خدا کے سامنے صراط مستقیم کے صحیح نقوش اجاگر کر کے رکھ دیئے عوام کو حلاوت ایمان کے ساتھ اسوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کا عادی بنایا، اتباع نبوی خود کر کے دکھائی اور دوسروں کو گرویدہ بنانے کی خاطر مدت العمر پوری پوری کوشش کی، ضلالت و بطالت کا قلع قمع کیا آپ کی مفارقت دائمی کے بعد آج بھی آپ کے نقوش حیات لاتعداد زندگیوں کو اپنی تابندہ روحانی شعاعوں کے ساتھ ضیائے حقیقی بخش رہے ہیں اور آپ کے مظہر کامل عمدہ عرفائے واصل، زبدۂ کملائے عامل، کاشف شریعت و طریقت، واقف دقائق معرفت و حقیقت

Marfat.com

سیدی مرشدی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فقیر محمد الباروی الحسنی دامت برکاتہم العالیہ حضرت غریب نواز علیہ الرحمہ کے روحانی و عرفانی چمنستان کی نگہبانی فرمارہے ہیں، آپ اولیاء اللہ کی صف اول میں ہیں اور عظیم و جلیل شخصیت ہیں علم و عمل میں حسن و جمال میں، عشق و محبت رسول میں فقر و درویشی اور مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت بریلوی کی تبلیغ و اشاعت میں آپ کی نظیر ناممکن ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت ثانی لاثانی کا سایہ اور فیوض و برکات تا ابد الاباد قائم رکھے۔ آمین۔

بجاہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

فقط

نیاز مند بارگاہ بارویہ

محمد شریف باروی نقشبندی عفی عنہ

۲۲ر محرم الحرام ۱۴۰۷ھ

۲۸ر ستمبر ۱۹۸۷ء

Marfat.com

علم و تقویٰ اور اخلاق کا پیکر تھے

از:۔ حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب نیر آستانہ عالیہ بھوت والا شریف جمن شاہ

سراج السالکین برہان الواصلین غواص دریائے یقین محبوب رب العالمین منظور رحمہ للعالمین رہبر دنیا و دین پیر طریقت حضرت خواجہ محمد عبداللہ بارو کریم کا جب میں تصور کرتا ہوں۔ تو حیران ہوتا ہوں کہ کیا لکھوں؟ نہ دماغ و ادراک کی اتنی بساط۔ نہ قلم میں اتنا زور! حقیقت یہ ہے کہ آپ اخلاقی زوال اور پستی و ادبار کے اس دور میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک نمونہ تھے۔ علم تقوی اور اخلاق کا پیکر تھے سرتاپا اللہ تعالیٰ کی رحمت تھے۔ سیدالاولیاء المتاخرین سند العلماء الراسخین شیخ الاسلام حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ کیمیا اثر نے حضرت بارو کریم کو ایک آفتاب عالم تاب بنا دیا تھا حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیات مبارکہ بھی کمال رابطہ کی عملی تفسیر اور محبت مرشد کی جیتی جاگتی تصویر تھی ــــ اس محبّ صادق کی رگ و پے میں اپنے مرشد کامل کی محبت ایسی رچ بس گئی تھی کہ آپ کی ہر ہر ادا میں اسی محبوب کی جلوہ گری تھی۔

ــــــ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا ثبوت زندگی
ــــــ میرے سارے جسم و جاں میں کار فرما آپ ہیں

حضرت بارو کریم رحمہ اللہ تعالیٰ ــ فرمایا کرتے تھے کہ سواگ جیسا سخی داتا جہاں میں نہیں دیکھا مرشد نے ہمیں ایسا غنی کر دیا ہے کہ کسی اور جانب دیکھنے سے ہم مستغنی ہوگئے

تیرا غرور سمایا ہے اس قدر دل میں
کہ آنکھ بھی نہ ملاؤں جو بادشاہ ملے

Marfat.com

حضرت اعلیٰ پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی فرمایا کرتے تھے کہ پیر بارو جیسا وسیع الظرف مرشد نہیں دیکھا میں فیض دیتا رہا وہ لیتا رہا اس نے کبھی نہ کہا کہ بس اتنا کافی ہے مرید ہو تو ایسا ہو۔

جتنا ساقی کا کرم ہوتا گیا
اتنے ہی ہم تشنہ لب ہوتے گئے

حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی تمام عمر مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت اور فرق ضالہ "وہابیہ" "نجدیہ" "مودودیہ" "رافضیہ" خارجیہ تبلیغیہ وغیرہ کے رد میں گزری آپ کو علماء اہلسنّت سے بے حد محبت تھی آپ علماء حقہ کو گمراہ فرقوں کی تردید کا سختی سے حکم دیتے تھے۔ اور خود بھی۔ خلوت و جلوت میں مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی بھرپور تائید اور فرق ضالہ کی تردید فرماتے تھے۔ اور فرماتے ہمارے مشائخ و اکابر نقشبندیہ اسی مسلک کے پابند تھے۔ اور اس مسلک حقہ اہل سنت بریلوی کے خلاف عقیدہ رکھنے والے نہ نقشبندی ہیں نہ چشتی نہ سہروردی ہیں نہ قادری۔ بلکہ یہ بد عقیدہ لوگ ان اکابر اولیاء اللہ کی تعلیمات و عقائد کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش میں مصروف ہیں۔ ان سے اجتناب انتہائی ضروری ہے جب میں پہلی مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس محفل میں ارشاد فرما رہے تھے کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوبات قدسی آیات میں اور حضرت شاہ احمد سعید دہلوی نے "تحقیق الحق المبین" میں حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجموعہ "فوائد عثمانی" میں اور حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے "تجلیات دوستیہ" میں ارشاد فرمایا ہے کہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد استقامت شریعت غراء اور اتباع سنت بیضاء پر رکھی گئی ہے اور ساتھ ہی عقائد اہل سنت و جماعت اپنانے پر ہی اس طریقہ کا دارومدار ہے۔ وہابی۔ نجدی غیر مقلد مودودی پرویزی چکڑالوی دیوبندی غلام خانی۔

Marfat.com

عقیدہ اہل سنت کے مخالف بد مذہب ہیں ان کی صحبت چھتے کتے (پاگل کتے) کی صحبت سے زیادہ مضر ہے۔ ان سے بچو آپ کے چند ارشادات جو میں نے جمع کئے ہیں پیش خدمت ہیں۔

ارشاد اول

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو علم غیب "ماکان وما یکون" عطا فرمایا۔ یہ عقیدہ ہرگز شرک و کفر نہیں ہے کیونکہ حضور پرنور کا یہ علم غیب ماکان ومایکون بالاستفاد، بالواسطہ، بالعرض، عطائی وہبی، ممکن حادث متناہی مخلوق جائز الفنا اور ممکن الزوال ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ــ ذاتی قدیم واجب، ازلی، ابدی سرمدی حقیقی غیر متناہی غیر ممکن الافنا اور ممتنع الزوال ہے اور تمام مشائخ نقشبندیہ کا یہی عقیدہ ہے۔

دلیل (۱) میرے دادا پیر حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مولوی حسین علی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "اولیاء ہمہ مے دانند ولیکن مامور باظہار نیستند" یعنی اولیاء اللہ سب کچھ جانتے ہیں مگر انہیں اظہار کی اجازت نہیں ہوتی ــ یعنی انہیں علم ظاہر کرنے کا خدا کی طرف سے حکم نہیں ہوتا ــ اور بے علم جاہل اور بے ادب انسان انہیں بے علم سمجھتا ہے ــ

(۲) حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی غریق بحور رحمانی کے دادا پیر حضرت خواجہ شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ وہابیہ کی تردید میں کتاب "تحقیق الحق المبین" تصنیف فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ آیت کریمہ "ما ادری مایفعل بی ولابکم" منسوخ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امور آئندہ جو قیامت تک ہونے والے ہیں سب کی خبر دے دی ہے۔ اس علم کا انکار کرنا بدترین قسم کی جہالت ہے۔

(۳) میرے پیرومرشد حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ لوگوں

Marfat.com

کو ڈانٹ کر فرماتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو "قاب قوسین" کے مقام تک پہنچ گئے غیب الغیب بھی ان سے نہیں چھپا اور تم آپ کے علم کا انکار کرتے ہو مولوی منور دین وہابی (مولوی حسین علی کا شاگرد) نے دوران تقریر سوال کیا کہ منافقین نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تو حضور علیہ السلام کو کچھ خبر نہ تھی (العیاذ باللہ) حضرت پیر سواگ نے جوش میں آکر فرمایا۔ اے عظمت رسول کے منکر تو مرتد ہو کر مرے گا۔ چنانچہ منور دین قادیانی دجال کی امت میں داخل ہو کر مرتد ہو گیا اور واصل جہنم ہوا۔ ازواج مطہرات کا عفت مآب اور پاک دامن ہونا لازمہ نبوت ہے جس طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی نبوت و رسالت کا علم یقینی تھا اسی طرح حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کا علم بھی یقینی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ نور کی آیات کے نزول سے قبل فرما دیا تھا۔

"واللہ ما علمت علیٰ اھلی الا خیراً" (بخاری شریف)

قسم ہے اللہ کی میں اپنے اہل پر سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھتا

ارشاد دوم درباره حاظر و ناظر و نور

میرے پاک مُرشد مجدد امام ربانی قیوم زمانی رحمہ اللہ تعالیٰ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔

"حضور علیہ السلام نے فرمایا سب سے اول خدا نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے پس یہی حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے اور حضور علیہ السلام کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا آپ تمام انبیاء مرسلین کے بھی نبی ہیں آپ کا تشریف لانا جہان کے لئے

Marfat.com

رحمت ہے۔"

(مکتوبات امام ربانی)

مکتوب شریف کا خلاصہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ چوک قریشی والے عبدالمالک (جو اس وقت زندہ تھے) چکوال والے غلام حبیب (جو اس وقت زندہ تھے) کوٹ ادو کے دوست محمد قریشی (جو اس وقت زندہ تھے) خانقاہ سراجیہ کے خان محمد واں بچراں کے حسین علی اور راولپنڈی کے غلام خان (جو اس وقت زندہ تھے) عجیب نقشبندی ہیں جو اپنے اکابرین نقشبندیہ کو مشرک اور کافر کہتے ہیں اگر وہ لوگ حقیقت محمدیہ کو نورالانوار حقیقتہ الحقائق۔ اصل کائنات روح العالمین اور ذرائر کائنات میں حاضر و موجود اور مخلوق کی عقل و فہم اور علم و ادراک سے بالاتر اور وراء الورا ماننے والوں کو کافر اور مشرک سمجھتے ہیں تو ان بدبختوں کے پاس فیض کہاں سے آئے گا جبکہ سارے اکابرین نقشبندیہ کا یہی عقیدہ ہے حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے پیر و مرشد اپنی مایہ ناز تصنیف "تحقیق الحق المبین" میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت نورانیہ کو ہر جگہ حاضر و ناظر مان کر نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہنے کا راز بھی یہی بتاتے ہیں ــ اور میرے حضرت مجدد الف ثانی مکتوبات شریف میں آپ کے بدن مبارک کو نور اور سارے جہان کی لطیف چیزوں سے زیادہ لطیف مان کر بے سایہ بتاتے ہیں اور شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضور کو بے سایہ ذاتی نور لکھا ہے اور جن عقل کے اندھوں نے حضور علیہ السلام کو محض ایک بشر کہا ــ حضرت مجدد الف ثانی نے انہیں منکر و کافر قرار دیا (مکتوب ۶۴ دفتر سوم) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ

جاننا چاہئے کہ حضور علیہ السلام کی پیدائش دیگر افراد کی طرح نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام (ظاہراً) باوجود عنصری پیدائش کے (حقیقتہ) اللہ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "خلقت من نور اللہ"

Marfat.com

— یعنی میری تخلیق اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوئی — کسی دوسرے کو یہ سعادت میسر نہیں۔ (مکتوب ۱۰۰ دفتر سوم)

حضرت خواجہ محمد عثمان کے دادا پیر شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "تحقیق الحق المبین" میں فرمایا کہ حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو فقط بشر کہنا طریقہ کفار ہے — جیسا کہ آج اس جدید بدعتی گروہ نے اسے اپنا شعار بنایا ہوا ہے کہ ہر جگہ اور ہر اسٹیج پر بشر بشر کہتے نہیں تھکتے۔

مولوی حسین علی کی نظر ثانی شدہ کتاب "مجموعہ فوائد عثمانی" میں ہے کہ حضرت خواجہ محمد عثمان علیہ الرحمہ پر حضور علیہ السلام کی محبت اس قدر غالب تھی کہ وہ ہر در و دیوار سے جلوہ محبوب کا مشاہدہ فرماتے تھے یہ اہل نظر کا مسئلہ ہے کور باطن اسے کیا سمجھیں گے — مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ بانی دیو بند نانوتوی صاحب تو "آب حیات" اور "تحذیر الناس" میں حضور علیہ السلام کو جان سے بھی زیادہ قریب مانتے ہیں — اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی شمائم امدادیہ میں حقیقت محمدیہ کو عالم امر کی مخلوق مان کر زمان و مکان کی قیود سے پاک بتاتے ہیں اور یہ لوگ ہم پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے بھی وہی کچھ کیا جو ان کے بڑوں نے کہا — فرمایا کہ مولانا جامی نقشبندی جو حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی کے مرید ہیں نے اپنی کتاب "شواہد النبوۃ" میں حضور علیہ السلام کو ذاتی نور حاظر و ناظر اور غیب دان مان کر آج کل کے جھوٹے نام نہاد اور بناوٹی نقشبندیوں کی ناپاک کوشش کو خاک میں ملا دیا ہے — میرے قبلہ عالم حضرت پیر سواگ لجپال اکثر یہ بیت پڑھتے تھے۔

آدم آھا وچ چکڑ پانی
ذات نیڑی اگیں رب کو بھانی (ملفوظات حسنیہ فارسی)

میرے پیر و مرشد قبلہ عالم حضرت پیر سواگ لجپال حضور علیہ السلام کو ذاتی نور اور آپ کی ذات کو حضرت آدم سے پہلے مانتے تھے۔

Marfat.com

ارشاد سوم اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ارشاد فرمایا کہ منکرین اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے باطل دعویٰ کی تائید میں جس قدر دلائل پیش کرتے ہیں ان کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ کائنات کا حقیقی مالک اور "علی کل شئی قدیر" صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ نفع ضرر اور ہدایت کا خالق اور موجد صرف اللہ تعالیٰ ہے بے ارادہ الٰہی کوئی کچھ نہیں کر سکتا ـــــ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ہمارے اکابر نقشبندیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ باعطاء الٰہی و باذن خداوندی ـــ خدائی کے مختار کل نافع ـــ مشکل کشا، دافع البلاء، حاجت روا، ہادی اور خدا کے خزانوں کے قاسم ہیں۔ خدا ان کی رضا کا طالب اور وہ خدا کی مرضی کے پابند ہیں ارشاد فرمایا کہ ہم "انک لاتھدی" میں صرف خدا ہی کو ہدایت کا خالق مان کر "انک لتھدی الی صراط مستقیم" میں حضور کو باذن خدا ہدایت کا قاسم مانتے ہیں ـــــ ارشاد فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے "یداللہ" قرار دیا تو کون سی ایسی شئے ہے جو "یداللہ" میں نہیں ہے اسی لئے ہم حضور کہ مختار کل مانتے ہیں فرمایا کہ خدا نے "انا اعطیناک الکوثر" فرما کر آپ کو ساری کثرت عطا فرما دی حضور کو غنی بلکہ "اغناہم اللہ ورسولہ" کہہ کر غنی بنانے والا فرمایا ارشاد فرمایا حضرت امام احمد صاوی نے حاشیہ جلالین میں ـــ "لیس لک من الامر" کے تحت فرمایا کہ اس میں "خلق" و "ایجاد" کی نفی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی ہیں ـــ پس جس شخص نے یہ گمان کیا کہ حضور علیہ السلام باقی لوگوں کی طرح کسی شئی کے مالک و مختار نہیں اور آپ کی ذات پاک سے ظاہری و باطنی کوئی نفع نہیں۔ تو ایسے گندے عقیدے والا شخص کافر ہے ـــ دنیا و آخرت کا زیاں کار ہے اور اس آیت "لیس لک من

Marfat.com

الامر" سے اس بدعقیدہ کا استدلال کرنا کھلی ہوئی گمراہی ہے ۔ شیخ محقق حضرت شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی "اشعۃ اللمعات" میں فرماتے ہیں۔

تمام کام حضور کے دست ہمت و کرامت میں ہیں۔ جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے رب کے اذن سے عطا فرماتے ہیں دنیا و آخرت آپ کی سخاوت سے ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے علم کا قطرہ ہے۔ اگر دنیا و عقبیٰ کی خیریت چاہتا ہے تو حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جو چاہے طلب کرلے۔ (اشعۃ اللمعات ص ۳۹۶ ج ۱)

نیز حضرت شیخ محقق نے فرمایا

کہ حضور علیہ السلام مملکت خدا کے امور کے متولی ہیں کون و مکان کے تمام امور اور کام حضور علیہ السلام کو سونپے گئے۔ (اشعۃ اللمعات ص ۶۴۴ ج ۱)

۔ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے منکرین اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہنما سے بھی یہ لکھوا دیا محمود الحسن دیو بندی اپنے رسالہ "ادلہ کاملہ" میں لکھتے ہیں کہ " آپ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں جمادات ہوں یا حیوانات بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم القصہ آپ اصل میں مالک ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عدل و مہر آپ کے ذمہ واجب الادا نہ تھا۔ "

ارشادِ چہارم استمداد نداء اور وسیلہ

آپ نے ارشاد فرمایا کہ محبوبان خدا کو واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر امداد ظاہری ان سے طلب کرنا ایاک نستعین کے خلاف نہیں ہے۔ مولوی حسین علی کی نظر ثانی شدہ کتاب مجموعہ "فوائد عثمانی" میں میرے دادا پیر حضرت خواجہ محمد عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے منکرین استمداد ارواح اولیاء کو لامذہب قرار دیا ہے ۔ اور حضرت خواجہ محمد عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے دادا پیر

Marfat.com

حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "تحقیق الحق المبین" میں منکرین استمداد اولیاء انبیاء اور نداء و وسیلہ کے منکرین کو گمراہ اور طائفہ ضالہ قرار دیا ــ ارشاد فرمایا کہ مدرسہ دیوبند کے صدر المدرسین مولوی حسین احمد نے "شہاب ثاقب" نامی کتاب میں اس فرقہ ضالہ کو یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا جو نداء یارسول اللہ کا منکر ہے اور توسل و نداء یارسول اللہ کے منکرین کو فرقہ وہابیہ خبیثہ کہا ہے ــ اب آپ لوگ خود سوچ لیں کہ دیوبند کے راہنمائے فتویٰ کی رو سے یہ لوگ کون ہیں ــ

ارشاد فرمایا حضرت مجدد الف ثانی مکتوب ۵۸ دفتر دوم میں فرماتے ہیں کہ اولیاء کے لطائف بشری شکل میں متشکل ہو کر مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور امداد کرتے ہیں حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمہ اللہ تعالیٰ فوائد عثمانی میں فرماتے ہیں کہ تمام حاجات پیران کبار کے وسیلہ سے مانگے نیز فرمایا کہ حضرت غوث پاک سے مدد مانگے اور ان کے وسیلہ سے دعا مانگے تیرہویں صدی کے مجدد حضرت شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے پکارا "یارسول اللہ" تو میں نے جواباً آواز سنی "لبیک" یعنی میں حاضر ہوں افسوس ہے ان لوگوں پر جو نقشبندی کہلاتے ہیں اور اپنے اکابر نقشبندیہ کو مشرک بھی کہتے ہیں۔

ارشاد پنجم دربارۂ نذر و نیاز اولیاء

ارشاد فرمایا کہ منکرین اس بارے میں جو دلائل پیش کرتے ہیں ان کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ نذر شرعی جو حقیقتہ عبادت ہے ــ اور کسی جانور کو قصد تقرب علے وجہ العبادۃ کسی کے نامزد کرنا۔ ناجائز اور شرک ہے ــ اس سے کسی کو انکار نہیں ــ لیکن بحث اس بات میں ہے کہ اولیاء کی نذر محض نذر لغوی یا عرفی. معنی ہدیہ و نذرانہ ہے یا وصال یافتہ بزرگ کے لئے. قصد ایصال

Marfat.com

ثواب کوئی جانور یا مٹھائی یا کسی طعام وغیرہ کو نامزد کر دیا اور شرعی اللہ تعالیٰ کے لئے ہو تو یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہ؟ ہمارے جمیع اکابرین نقشبندیہ اور جمیع علماء اہل سنت اور منکرین کے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے نزدیک یہ فعل شرعاً جائز ہے بلکہ باعث خیر و برکت ہے۔ ہمارے حضرت شاہ رؤف احمد نقشبندی جو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد بھی ہیں تفسیر رؤفی میں۔ تفسیر عزیزی کی عبارت دربارۂ "وما اہل بہ غیر اللہ" کو الحاقی اور مخالفین کی شرارت قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ محدث دہلوی کا قطعاً یہ عقیدہ نہیں تھا۔

ارشاد ششم دربارۂ حیات انبیاء

ارشاد فرمایا "حیات النبی" پر پوری امت کا اجماع ہے شیخ محقق حضرت شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی نے مسئلہ حیات النبی پر پوری امت کا اجماع نقل کیا ہے اس کا انکار کرنے والا امت سے خارج ہو سکتا ہے مگر یہ مسئلہ غلط نہیں ہو سکتا مکتوبات قدسی آیات میں امام ربانی مجدد الف ثانی تمام انبیاء علیہم السلام کو زندہ مانتے ہیں۔

ساتواں ارشاد عرس کے بارے میں

ارشاد فرمایا کہ مکتوبات شریف امام ربانی مجدد الف ثانی میں اور شاہ غلام علی دہلوی کے ملفوظات "درالمعارف" اور خواجہ محمد عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح حیات "فوائد عثمانی" میں عرس کو جائز قرار دیا گیا ہے اور دیوبندیوں کے پیرو مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ "فیصلہ ہفت مسائل" میں عرس میلاد قیام فاتحہ گیارہویں وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اب یہ انکار کرنے والے کس زمرہ میں ہیں؟

Marfat.com

آٹھواں اہم ارشاد

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے نجات پانے والا صرف ایک ہی گروہ ہو گا وہی سواد اعظم ہو گا وہی صراط مستقیم پر ہو گا اور ان کا عقیدہ انبیاء صدیقین شہداء و صالحین کی جماعت والا عقیدہ ہو گا۔ "ماانا علیہ واصحابی" کی رو سے صحابہ کرام معیار حق ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ در رسول پر لے جانا اگر روضہ مبارک کا دروازہ خود بخود کھل جائے تو مجھے روضہ مبارک میں دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ "حیات النبی" صحابہ کرام کا عقیدہ ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی گھر میں خدا کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ یہی حاضر و ناظر کا مفہوم ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ (طحطاوی شریف و موضوعات کبیر)

صحابہ کرام نے مل کر یارسول اللہ کا نعرہ لگایا (صحیح مسلم) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ مرنے کے بعد قبر میں میری آنکھوں پر حضور علیہ السلام کے ناخن مبارک رکھے جائیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کے وضو کے پانی کو زمین پر نہیں جانے دیا صحابہ کرام نے آپ کا خون مبارک پی لیا۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس کے مرید "احتشام الحسن کاندھلوی" اپنی کتاب غوث اعظم ص ۳۳ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو کہتے تھے "اعینی یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام" اور اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا۔ آپ اپنے مریدین کو بھی آفت اور

Marfat.com

مصیبت کے وقت اسی عمل کی تلقین فرماتے تھے ـــــ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے غوث زماں حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمہ اللہ تعالیٰ نماز مغرب اور نماز تہجد کے بعد گلے میں کپڑا ڈال کر مہار شریف کی طرف سر جھکا کر فریاد کرتے تھے " یاخواجہ نور محمد مہاروی المدد " (نافع السالکین) انبیاء و صالحین کو ماننے والے عرس فاتحہ میلاد نذر و نیاز کو تسلیم کرنے والے نعرۂ رسالت لگانے والے حضور علیہ السلام کے اختیارات کمالات علم غیب حاضر و ناظر اور آپ کو نور ماننے والے ہی ـــ صراط مستقیم پر ہیں اور یہی نجات پانے والے لوگ ہیں میرے تمام متعلقین و مریدین کو اسی جماعت کے ساتھ رہنا چاہیے۔

نواں ارشاد درباره یزید پلید

فرمایا تنظیم اہل سنت والے (وہابیوں) نے پہلے ناموس صحابہ کو اپنا نصب العین بتایا ابتداء میں یہ لوگ نعرۂ رسالت یارسول اللہ بھی لگاتے تھے اس جماعت کا صدر مولوی عبدالستار تونسوی ابتداء میں قیام بھی کرتا تھا اور سلام بھی پڑھتا تھا ان کے ظاہری حال کو دیکھ کر میں ان کی عزت کرتا تھا۔ انہیں بکرے بھون کر کھلاتا تھا لیکن مجھے ان سے بدبو آتی تھی جب انہوں نے محسوس کیا کہ میدان اب ہمارے ہاتھ میں ہے تو اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہونے لگے ـــ نجد کے گدھوں کے اوپر نقلی شیر کی کھال تھی ان کی گستاخانہ تحریروں اور مفسدانہ تقریروں سے وہ کھال اتر گئی ـــ ان بدبختوں نے یزید پلید کو جنتی ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی اور یزید خبیث کی شان میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔ ان لوگوں نے محمود عباسی کی کتاب " خلافت معاویہ و یزید " کی تصدیق کی۔

Marfat.com

آپ نے لاکھوں گمراہ آدمیوں کو دیندار بنا دیا

از:۔ حضرت علامہ مولانا محمد ہاشم قریشی صاحب مہتمم مدرسہ بادیہ خان گڑھ

سراج العارفین، قدوۃ السالکین، حضرت قبلہ، پیر بارو رحمتہ اللہ علیہ وقت کے مجدد تھے۔ آپ نے تجدید احیاء دین و سنت کیلئے رات دن، بے انتہا کوشش کی ہے۔ اور لاکھوں گمراہ آدمیوں کو آپ نے دین دار بنا دیا۔

آپ رد رافضیت، خارجیت و نجدیت کیلئے تیغ بے نیام تھے۔ میدان حق گوئی میں آپ نے کبھی مدانیت نہیں کی۔ اور نہ کسی ظالم سے آپ کبھی خوف زدہ ہوئے۔

بزرگوں کے حالات پڑھنے سے اس طرح فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جس طرح ان کی صحبت میں بیٹھنے سے ہوتا ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔ "لا یشقی جلسیھم" اولیا کا ہم نشین بدبخت نہیں ہو سکتا۔ اور ایک حدیث پاک میں آتا ہے۔ "الابدال فی امتی ثلاثون و بہم ترزقون و بہم تمطرون و بہم تنصرون، ترجمہ، میری امت میں تیس ابدال ہونگے۔ اور انہیں کا صدقہ تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا صدقہ بارش برسائی جاتی ہے۔ اور انہیں کا صدقہ تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ بعض حدیثوں میں چالیس کا ذکر بھی آتا ہے۔

دفی روایتہ:۔ اخری انکم ترزقون بضعفاء کم و فقرائکم) ترجمہ:۔ بے شک تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔ ضعیفوں اور فقراء کا صدقہ۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی" فرماتے ہیں اے بابرکت فقراء ثابت ہوا، اولیاء کرام کا وجود مسعود افراد عالم کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔

دفی روایتہ:۔ اخری و اذامررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا یا رسول اللہ ما

Marfat.com

ریاض الجنہ قال حلق الذکر، ترجمہ:۔ جب تم ریاض الجنہ سے گزرو۔ پس تم چگو! صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ریاض الجنہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا! جہاں اللہ کا ولی اللہ کا ذکر سکھاتا ہے۔ وہ جگہ ریاض الجنہ بن جاتی ہے۔ اور جہاں اولیاء کرامؒ نوافل پڑھتے ہیں، اٹھتے، بیٹھتے ہیں، جن راہوں سے گزر جاتے ہیں۔ وہ زمین، وہ جگہ وہ راہ قیامت تک فیض دیتے رہیں گے۔ اولیاء کرامؒ کا لباس اور ان کا سایہ ان کے جسم کے بال بھی فیض دیتے ہیں۔ اولیاء کرامؒ کے آستانے قیامت تک فیض دیتے رہیں گے۔ اور برکات سے خالی نہیں ہیں۔ لہٰذا اس پرفتن دور میں اولیاء کرام کے حالات اور عقائد کو شائع کیا جائے۔ تاکہ لوگ بدمذہبی کے سیلاب سے بچ جائیں۔

اس پر آشوب دور میں بغیر اسلاف کا دامن پکڑے کامیابی ناممکن ہے۔ راہ سلوک میں کامیابی بغیر ادب کے نصیب نہیں ہوتی ایں راہ سراسر ادب است۔ رومی صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں! "بے ادب تنہا نہ خود راہ داشت۔ مدبد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد۔ جب تک آدمی جبین نیاز اللہ والوں کے سامنے نہ جھکائے۔ تب تک فیوض و برکات حاصل نہیں ہوتے۔ اللہ و رسول کے فیض کا ذریعہ اولیاء کرامؒ ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے؟ ؎

کیمیا پیدا کن از مشت گلے　　بوسہ زن بر آستان کاملے

"خاکپائے آستانہ عالیہ"

فقیر محمد ہاشم قریشی باروی، نقشبندی، مجددی

مہتمم مدرسہ، رضویہ، بارویہ بحر العلوم علاقہ، خان گڑھ۔

Marfat.com

شریعت و طریقت کے مینارہ نور تھے

از حضرت مولانا مفتی ہدایت اللہ صاحب پسروری ، مہتمم
مدرسہ ہدایت القرآن ، ممتاز آباد۔ ملتان

تخلیق انسانی کی غرض و غایت معرفت خداوندی ہے اور معرفت خداوندی کا حصول نہ حواس سے ہو سکتا ہے اور نہ محض علم ادراک سے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو دنیا میں فلاسفر سائنس دان اور ارباب علم و حکمت سب سے بڑے عارف ہوتے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ جن ارباب دانش و بینش اور اصحاب فکر و نظر نے اپنے علم و حکمت اور اپنی عقل و خرد کو منزل کے حصول کے لئے اپنا امام اور راہنما بنایا وہ کبھی ساحل مراد تک نہیں پہنچ سکتے۔ معرفت ربانی کی منزل صرف اور صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ انسان دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو کر عرفان نبوت کو حاصل کرے اور عرفان رسالت ولایت کے وسیلہ کے بغیر ممکن نہیں۔ الغرض انسان اپنے مقصد تخلیق کو اولیاء کرام کے طفیل ہی حاصل کر سکتا ہے اور انہیں سے وابستہ ہو کر اللہ و رسول سے تعلق استوار کر سکتا ہے۔ اولیاء کاملین میں ماضی قریب کے قطب دوراں پیکر زہد و تقویٰ شریعت و طریقت کے مینارہ نور اور عنایت الٰہیہ کا چشمہ رحمت تھے حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات گرامی سے بلاواسطہ اور بالواسطہ لاکھوں فرزندان آدم میں روحانی انقلاب برپا ہوا۔ آپ کی باطنی توجہ اور فیضان نظر سے لاکھوں انسانوں کو ایمان و سلامتی۔ معرفت خداوندی اور عشق رسول کے انمول موتی نصیب ہوئے۔ آپ کا فیضان آج بھی جاری ہے تا ابد جاری رہے گا۔ عالم رنگ و بو میں باروی روایت کے امیں پیکر شریعت و طریقت حضرت قبلہ خواجہ فقیر محمد صاحب دامت

Marfat.com

برکاتہم العالیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ بارویہ بارو شریف اس بار وی مئے خانہ معرفت کے ساقی اور قاسم بنے ہوئے ہیں۔ جو عشق و محبت کے لاثانی انوار کو تقسیم فرمارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے فیوض و برکات کو عام فرمائے۔ آمین ثم آمین، بحرمت طہ و یٰسین،

مفتی ہدایت اللہ پسروری

Marfat.com

اپنے وقت کے عظیم مبلّغ اِسلام تھے

از حضرت مولانا صاحبزادہ محمد محفوظ الحق شاہ صاحب
خطیب اعظم غلّہ منڈی، بورے والہ

پیر طریقت داعی شریعت خواجہ مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف پیر بارو اپنے وقت کے عظیم مبلغ اسلام، داعی مسلک حق اہل سنت و جماعت اور حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا مینارۂ نور تھے جہاں آپ سجدہ ہائے نیم شبی کے سوز و گداز سے معمور تھے۔ وہاں آپ عظمت اسلام اور ناموس رسالت علی صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات کے تحفظ کے لئے سربکف مرد میدان بھی تھے۔ اپنی حیات ظاہری میں وقت کے ہر جابر حاکم کے سامنے خم ٹھونک کر آبروئے دین اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کا تحفظ فرمایا۔ دیو استبداد کبھی بھی آپ کے پائے استقامت کو متزلزل نہ کر سکا۔ یہی وجہ ہے کہ الولد سر لابیہ کے مطابق آپ کی معنوی اولاد اپنے شیخ کامل کی جلائی ہوئی عزم و ہمت کی شمع کی روشنی میں کامیابی سے ہر نشیب و فراز سے گزر کر اپنی ایمانی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہے بلکہ ان کے وابستگان عقیدت میں سے ہر فرد مسلک حق کا بے باک نقیب ہے، مولا کریم اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے سب کو استقامت کا شرف بخشے اور فیض و برکت کے اس عظیم مرکز سے ایک جہان بہرہ ور ہوتا رہے۔ آمین۔

Marfat.com

ایک مردِ کامل تھے!

حضرت علامہ مولانا محمد بشیر احمد صاحب رضوی خطیب اعظم مدینہ مسجد، ساہیوال

نحمدہ و نصلی و سلم علی رسولہ الکریم

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو قدس سرہ سلسلہ نقشبندیہ کے مہر درخشاں تھے، آپ کی ساری زندگی اتباع رسول اور عشق رسول کا پیکر تھی اس بارے میں آپ کا رویہ اور آنکھوں دیکھا ایک واقعہ مجھے یاد ہے، ایک مرتبہ ایک جلسہ کے موقع پر آپ تشریف فرما تھے ایک سید صاحب تشریف لائے تو حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کھڑے ہوگئے، سید صاحب کافی دیر تک کھڑے رہے سید صاحب کے کھڑے ہونے تک آپ بھی کھڑے رہے۔

آپ کا وجود مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت (بریلوی) کی عزت و سلامتی کا ضامن تھا، محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ کی طرح جس شخص کو مرید کرتے تو بدمذہبوں کی کفری عبارتوں سے آگاہ فرماتے اور ان (بدمذہبوں) سے اجتناب کرنے اور علماء اہلسنّت (بریلوی) کی صحبت میں رہنے اور ان کی تقاریر سننے کا حکم فرماتے تھے، یہ انتہائی مسرت کی بات ہے کہ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کے جانشین حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ آپ کی تعلیمات کے مطابق مریدین و متوسلین کی اصلاح فرمارہے ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت صاحب علیہ الرحمہ کے فیوضات برکات کو ہمیشہ کیلئے جاری و ساری رکھے۔ آمین!

محمد فتح الدین چشتی مہروی گولڑوی
۲۰ محرم ۱۴۰۷ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۶ء

Marfat.com

ذکرِ خفی کے شہباز تھے :

از حضرت مولانا فیض رسول نظامی ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو کے دربار گوہر بار پر یہ ناچیز حاضر ہوا۔ آستانہ عالیہ کو دیکھ کر میری طبیعت وجدانی ہوگئی کہ وہ ایک مرد کامل کا دربار ہے جس نے فرش محمدی پر بیٹھ کر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کی اصلاح فرمائی جو آپ کے دربار میں بد کار آیا وہ نیکو کار بن گیا جو راہزن آیا وہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاسبان بن گیا۔ جو اپنے گناہوں میں ملوث تھے انکو آپ کی نظر کیمیا اثر نے انسان کامل بنا دیا۔ آج بھی دربار پر آپ کی روحانیت باطنی آنکھ سے نظر آتی ہے اللہ تعالیٰ اس آستانہ عالیہ کو قیامت تک آباد و شاد رکھے اور پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کا سایہ سنیوں کے سر پر تادیر قائم دائم رکھے اور آپ کے فیوض و برکات کو عام فرمائے آمین، یارب العالمین۔

الفقیر محمد بشیر احمد رضوی الخطیب مدینہ مسجد

ساہیوال ۲۴/۲/۸۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وَاللّٰہِ ھُوَ وَلِیُّ اللّٰہِ ؕ

ترجمہ: اللہ کی قسم وہ اللہ کے ولی تھے۔

خادمِ مسجدِ نبوی کی بشارت

الحاج جناب جام محمد ظفر اللہ صاحب باروی کا بیان ہے بندہ حرمین شریفین کی حاضری کے دوران مسجد نبوی کے درمیانی حصہ میں جھاڑو دے رہا تھا۔ تو اچانک حضرت غریب نواز علیہ الرحمہ جلوہ افروز ہوئے۔ اور فرمایا۔ جام صاحب جھاڑو دے رہے ہو۔ میں نے عرض کیا حضرت یہ آپ کی عنایت اور حضور کی رحمت اور اللہ کا فضل ہے کہ اس عاجز کو یہ سعادت ہر سال نصیب ہوتی ہے۔ پھر فرمایا: جام صاحب، میرے خاص تو میرے خاص ہیں عام ساتھیوں پر بھی سرکار کی کرم نوازی ہے۔ باتیں فرمانے کے بعد آپ غائب ہوگئے ـــــ مسجد نبوی میں جھاڑو دینے والے عبدالکریم نامی (ساکن مدینہ منورہ) نے پوچھا، یہ کون تھے۔ بندہ نے عرض کیا ہمارے علاقے کے بزرگ تھے۔ حج پہ تشریف لائے ہوں گے اور زیارت سے مشرف فرمایا۔ اس نے کہا "واللہ ھو ولی اللہ"۔ اللہ کی قسم وہ اللہ کے ولی تھے۔ بندہ نے کہا: "کیف انت عرفت" اس نے جواباً کہا: "ھو غائب من الرمل" وہ کنکریوں والے پلاٹ سے غائب ہوگئے۔

Marfat.com

تعارف

ابوالانوار محمد عبدالرحمن حسنی

آستانہ عالیہ شاہ والا شریف (خوشاب)

Marfat.com

نذرانہ عقیدت

از نتیجہ فکر پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل

حضور مرشد قلب و نظر کی تنویریں
بدل رہی ہیں زمانے کی آج تقدیریں

وہ خوش نصیب نہ بھٹکے گا راہ الفت سے
پڑھی ہیں آپ کے چہرے کی جس نے تحریریں

نہ بجھ سکے گا چراغ آپ کا قیامت تک
کہ اس کو مہر رسالت نے. دی ہیں تنویریں

جو فیض خواجہ غلام حسن نے بخشا تھا
تمام دہر میں کی ہیں اسی کی تشہیریں

جناب بارو کی لطف نگہ کے پروردہ
کتاب رشد و ہدایت کی زندہ تفسیریں

یہ "جانشین" "مدرسہ" یہ "خانقاہ شہیر"
حضور! آپ کے خواب حسین کی تعبیریں

اک ایسی نظر شفاعت سے سرفراز کریں
کہ ہوں معاف فقیر حزیں کی تقصیریں

Marfat.com

(۱)

اللہ رب العزت نے انسانیت کی
فوز و فلاح ـــــ
نجات و اصلاح ـــــ
اور رشد و ہدایت کے لئے
انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا ـــــ ان پر الہامی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے سب سے آخر میں حضور پرنور ـــــ شافع یوم النشور، خاتم النبیین، امام الاولین والاخرین، محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ تشریف لائے۔
آپ کی تعلیمات قیامت تک کیلئے
ہدایت و نور کا سرچشمہ! اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ کی راہنمائی کے لئے مکمل نمونہ ہیں۔ حضور رحمت کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے وصال کے بعد اسلام کی
اشاعت کا پاکیزہ مشن
صحابہ کرام
تابعین
تبع تابعین
اولیاء کاملین
اور بزرگان دین

Marfat.com

کے سپرد ہوا ـــــ اسلام کے آغاز سے لے کر آج تک ـــــ "ولتکن منکم اُمَّۃٌ یدعون الی الخیر"[1] کے مطابق ہمیشہ ایسی جماعت موجود رہی ـــ جس نے اسلام کی ـــــ عظمت و سربلندی ـــــ اور کلمہ حق کی ـــــ اشاعت و حفاظت کے لئے طوفانوں کا منہ موڑ دیا ـــــ ان پاکباز افراد نے اس راہ میں ہر تکلیف و مصیبت کا مقابلہ کیا ـــــ راحت و آرام کو قربان کیا نہایت جرات و استقامت اور پامردی و ہمت ـــــ سے لادینیت کا مقابلہ کیا ـــــ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو قربان کر کے جان و مال اور عزت و آبرو ـــــ تک کی بازی لگادی ـــــ رب کعبہ نے ان پاک ہستیوں کو ـــــ علم و عمل ـــــ تقوی و طہارت،

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم کریں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے (آل عمران)

بخاری شریف کی حدیث ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ راوی ہیں کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَا تَزَالُ طَآئِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ .

یعنی میری امت سے ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا حتیٰ کہ ان پر اللہ کا امر (قیامت) آجائے اور وہ غالب رہیں گے اسی مضمون کی ایک دوسری حدیث پاک مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

لَا تَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ

میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی ان کو رسوا کرنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے حتیٰ کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گروہ قرب قیامت تک حق پر قائم رہے گا اور وہی غالب بھی رہیں گے۔ نہ تو کسی کی مخالفت اور دشمنی انہیں کلمہ حق سے باز رکھ سکے گی اور نہ ہی کوئی طاقت اور حکومت ان کے پائے استقلال میں جنبش پیدا کر سکے گی نہ وہ صراط

Marfat.com

زہد وورع، بصیرت وفراست، علم وحکمت ـــــ اور طہارت قلب ونظر جیسے اعلیٰ اوصاف سے مزین فرمایا ـــــ اللہ کے ان محبوب بندوں نے آیات قرآن و احادیث رسول کا علم ہاتھ میں لے کر ـــــ جنگلوں ـــــ بیابانوں صحراؤں اور میدانوں میں جاکر صدائے حق کو بلند کیا ـــــ اللہ کی وحدانیت اور انبیاء رسل کی نبوت ورسالت کا پیغام اس شان سے پہنچایا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اسلام اقصائے عالم میں پھیل گیا ـــــ

اور دین حق ـــــ آفاق پہ چھا گیا ـــــ

ان کی باطنی توجہ سے لاکھوں انسان اسلام کے چشمۂ شیریں سے سیراب ہوئے ـــ اور ہزارہا دل نبیٔ رحمت کے عشق و محبت کی لازوال دولت سے مالا مستقیم سے ہٹیں گے اور نہ ہی جھکیں گے ـــــ حدیث پاک میں جس گروہ کے قیامت تک باقی رہنے کی خبر دی گئی بالاتفاق یہ علماء حقہ اور اولیاء کرام کا گروہ ہے جو ہر دور میں تبلیغ دین اور اعلاء کلمتہ الحق کے مشن میں کامیاب و کامران رہا اور انشاء اللہ قیامت تک رہے گا تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں تو ایسے اولیاء کاملین اور مجاہدین اسلام کی ایک طویل فہرست نظر آئے گی جن میں لاکھوں مردان مومن عزیمت واستقلال کا پیکر بن کر باطل سے ٹکرائے اور بالآخر غالب رہے ـــــ خلفاء راشدین کے مبارک زمانے کے بعد پہلے ہزار سال میں حضرت حسین ابن علی عبداللہ ابن زبیر امام مالک امام اعظم امام احمد بن حنبل سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت بہاؤ الدین نقشبندی بخاری حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے ارباب ہمت و عزیمت اور پیکران حریت واستقامت نظر آتے ہیں جن کی شان استغناء تاج شاہی کو پاؤں کی ٹھوکر سے پامال کرتی ہے ـــــ تو دوسرے ہزار سال میں سلسلہ نقشبندیہ کے آفتاب و ماہتاب گلشن فاروقی کے مہکتے ہوئے پھول امام ربانی مجدد الف ثانی جیسا اولوالعزم ولی کامل اور کوہ عزیمت واستقامت نظر آتا ہے۔ جو جابر بادشاہوں کی بے راہ روی کو چیلنج کرتا ہے اور جہانگیر کے آگے جھکنے کی بجائے اپنی شان فقر کے سامنے اقتدار کی اکڑی ہوئی گردن کو جھکنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

ابو الانوار محمد عبدالرحمٰن حسنی

Marfat.com

مال ہوئے ـــــ یہ مردان باوفا! جس طرف بھی گئے ـــــ رحمت کی بارش اور کرم کا نور برساتے چلے گئے ـــ ان کی سادہ پر اثر اور اتباع کتاب و سنت سے معمور زندگی گمراہوں کے لئے نجات کا پیغام بن گئی ـــــ جو بھی ان کے حلقہ اثر میں آیا اسلام کا سچا شیدائی بن گیا ان کی صحبت کے فیض سے جبینیں خالق حقیقی کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئیں ـــــ اور تاریک سینے اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے ـــ

اولیاء اللہ بزم انسانیت کا وہ روشن چراغ ہیں کہ نہ آندھیاں اور طوفان ان کو بجھا سکتے ہیں ـــــ اور نہ تاریکیاں ان کی روشنی کو ماند کر سکتی ہیں ـــــ وہ ایسے سدا بہار پھول ہیں کہ خزاں کا ہاتھ ـــــ ان کی رنگت و رعنائی کم نہیں کر سکتا۔ وہ ایسے چاند ہیں جن کی چاندنی ہمیشہ نکھرتی چلی جائے گی۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

اولیاء اللہ کی موت رشک صد حیات ہوتی ہے ـــــ وصال کے بعد بھی ان کے ارشادات و افکار مردہ دلوں کو حیات کا پیغام اور زندگی کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں ـــــ

ـــــ اولیاء اللہ کے فیوض و برکات اور ان کے انفاس پاک کی برکت ہے کہ برصغیر ہندو پاک میں کروڑوں فرزندان توحید ـــــ عشق رسالت کی دولت سے مالا مال ہیں ـــ

یہ اولیاء کے فیضان کا نتیجہ ہے کہ اس خِطّۂ زمین پر پاکستان جیسی اسلامی ریاست معرض وجود میں آئی ـــــ اولیاء اللہ کے حالات زندگی ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انسان دوستی اور منزل تک پہنچنے کی لگن بھی دیتے ہیں اور تاریخ کے دھاروں کو موڑ دینے کا جذبہ بھی عطا کرتے ہیں۔

گزشتہ صدی میں جن فخر روزگار ہستیوں نے ـــــ رشد و ہدایت کا فریضہ سر

Marfat.com

انجام دینے میں نام پیدا کیا ان میں ایک ہستی ـــــ قدوۃ الاولیاء زبدۃ الاصفیاء ـــ غوث زماں، دستگیر بیکساں حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے ـــــ اس عظیم ہستی کے دینی و ملی کارناموں کے سامنے پوری قوم کی گردن جھکی ہوئی ہے

ـــ آپ کی پوری زندگی تبلیغ دین، اشاعت کلمہ حق، ذکر و فکر، یاد الٰہی نظام مصطفیٰ کے نفاذ، مقام مصطفیٰ کے تحفظ ـــــ اور گستاخان رسول و دشمنان دین کے خلاف جنگ کرنے میں بسر ہوئی ـــــ

علم و معرفت کے افق پہ ابھرنے والا یہ آفتاب عالم تاب پورے سو سال تک اہل جہاں کی تاریک زندگیوں کو علم و عرفان کے نور سے روشن کرتا رہا ـــــ ـــــ اخلاقی ابتری اور زبوں حالی کے دور میں آپ نے اصلاح و تربیت کا وہ نظام قائم کیا ـــــ جس سے دور اول کا نقشہ سامنے آجاتا تھا ـــــ آپ نے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی نشر و اشاعت میں بے پناہ جدوجہد کی جب تک زندہ رہے احیاء سنت کیلئے کوشاں رہے ـــــ آپ نے ذکر الٰہی اسم ذات اور تزکیۂ باطن کے ذریعے فضاؤں اور ہواؤں کو بھی پرنور کر دیا۔

ہیں خاک ہند میں کچھ نقش پا ان رہ نوردوں کے
ادب سے چومتے ہیں جن کو دشت و کوہسار اب تک
کوئی تھا گنج بخش ان میں کوئی گنج شکر ان میں
خزانے معرفت کے ہیں نہاں زیر مزار اب تک

(۲)

آپ کا سن پیدائش تحقیقی طور پر معلوم نہیں ہوسکا ـــــ البتہ آپ نے ۱۹۷۷ء میں اپنی عمر شریف ایک سو اٹھائیس سال بیان فرمائی تھی ـــــ اس

Marfat.com

طرح ۱۹۷۹ء، ۱۳۹۹ھ میں آپ کی عمر مبارک ایک سو تیس سال بنتی ہے۔ اس حساب سے آپ کا سن پیدائش تقریباً ۱۲۶۹ھ بنتا ہے (واللہ اعلم بالصواب) آپ کے والد گرامی کا نام اللہ دتہ بن موسیٰ قوم جوتہ ہے والد ماجد نے آپ کا نام "محمد عبداللہ" تجویز فرمایا بعد میں آپ "بارو" کے لقب سے مشہور ہوئے ـــــ آسمان ولایت کے اس مہرتاباں اور گلشن نقشبندیت کے اس گل سرسبد کا مقام ولادت موضع نوشہرہ ـــــ تاجہ شمالی نزد فتح پور ضلع لیہ ہے ـــــ یہ مقام حضرت پیر سید عنایت شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خانقاہ شریف سے شمال کی جانب ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے ـــــ اس وقت یہ علاقہ غیر آباد اور بنجر ہونے کی وجہ سے ایک بیابان جنگل کی صورت اختیار کئے ہوئے تھا ـــــ دور دور تک ریت کے ٹیلوں کا نہ ختم ہونے والا ایک دراز سلسلہ تھا ـــــ اس علاقہ میں کوئی نہر نہیں تھی اور نہ ہی کوئی سڑک تھی ـــــ کہیں کہیں پانی کے جوہڑ یا تالاب تھے ان کے قریب ہی کوئی بستی آباد ہو جاتی ـــــ ورنہ اکثر علاقہ غیر آباد تھا اور جنگلی درندوں کا بسیرا تھا۔

ـــــ مگر اک مرد کامل کے قدوم میمنت لزوم۔ اس کے انفاس پاک اور ذکر الٰہی کے فیوض و انوار کی برکت ہے کہ آج اس خانقاہ عالیہ میں ـــــ باطنی اور روحانی بہار کے ساتھ ساتھ ظاہری طور پر بھی ایک پر فضا اور خوشنما گلشن مہکتا ہوا محسوس ہوتا ہے ـــــ پختہ سڑک دربار شریف تک پہنچ چکی ہے بجلی اور ٹیلیفون کی سہولت موجود ہے ـــــ دربار میں ایک عظیم الشان خوبصورت اور حسین و جمیل مسجد شریف کے ساتھ ساتھ ایک دینی مدرسہ قرآن پاک اور درس نظامی کی تعلیم و تدریس میں مصروف عمل ہے۔

حضرت پیر بارو قدس سرہ العزیز کے مزار پاک کا بلند و بالا گنبد شریف دور دور تک نور و سرور پھیلا رہا ہے ـــــ عرس مبارک اور عیدین کے موقعہ پر محسوس

Marfat.com

ہوتا ہے کہ تمام رونقیں اور آبادیاں اسی طرف چلی آ رہی ہیں۔ (۲)

جہاں جہاں سے وہ گزرے جہاں جہاں ٹھہرے
وہی مقام محبت کی جلوہ گاہ بنے

سچ یہ ہے کہ جو دنیا سے منہ موڑ کر ایک خدا کا ہو کے رہ جاتا ہے —— ساری کائنات پھر اسی کی ہو جاتی ہے اللہ کے محبوب بندوں نے اپنے خالق سے کتنا سچا اور کامیاب سودا کیا ہے۔

آلام روزگار کو آساں بنا لیا
سب غم بھلا کے اک غم جاناں بنا لیا

---

[۲] خلق خدا کا اولیاء اللہ کی طرف رجوع کرنا لوگوں کا کثیر تعداد میں اولیاء کے حضور حاضر ہونا دراصل خدائی وعدہ ہے جو ہر زمانے میں پورا ہو رہا ہے ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے پیدا فرما دے گا خدائے مہربان ان کے لئے دلوں میں محبت۔

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ (الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو پس جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت

Marfat.com

(۳)

آپ کے والد گرامی ذریعۂ معاش کے لئے مزدوری کرتے تھے اور مال مویشی چراتے تھے آپ نے بھی جب ہوش سنبھالا تو مویشی چرانے شروع کئے ـــــ جب حصول علم کی عمر کو پہنچے تو علم حاصل کرنے کا شوق دامن گیر ہوا ـــــ آپ اپنے چچازاد بھائی کے ہمراہ آبائی مرشد خانہ "بستی مائی روشن" پنج گرائیں ضلع بھکر پہنچے ـــــ پیر صاحب آستانہ عالیہ پر موجود نہ تھے ـــــ جب واپس ہوئے تو "گرہ سواگ" کے مقام پر شہباز ولایت امیر شریعت شیخ الاسلام خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی ـــــ حضرت اس وقت گم گشتگان راہ کے لئے مرکز ہدایت تھے نقشبندی انوار اور مجددی فیوض و برکات سے ہزاروں سینوں کو منور ـــــ اور مردہ دلوں کو زندگی عطا کر رہے تھے۔ آپ نے حضرت پیر سواگ کی بارگاہ میں

کرتے ہیں پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم سب اس سے محبت کرو سو آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر اس کیلئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

اولیاء اللہ کی محبت کا اعلان آسمان میں اس لئے کرایا جاتا ہے تاکہ فرشتے ان سے محبت کریں اور ان کیلئے دعائیں مانگیں اور زمین میں قبولیت رکھ دینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے دل ان کی طرف کھنچنے لگتے ہیں وہ دلوں کے لئے مقناطیس بن جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اہل حق اگرچہ ابتداءً مخالفتوں اور مزاحمتوں کا مقابلہ کرتے ہیں مگر بالآخر ان کی بے داغ سیرت اور پرکشش شخصیت دلوں کو مسخر کر لیتی ہے ان کی گستاخی کرنے والی زبانیں آخر کار ان کی تعریف کے زمزمے گانے لگتی ہیں تخت و تاج کے وارثوں نے ملک فتح کئے انسانی گردنیں ان کے آگے جھک گئیں۔ مگر دل کی دنیا میں جن عظیم ہستیوں نے قدم رکھا وہ اولیاء اللہ ہیں یہ اعزاز رب العالمین نے صرف اپنے محبوب بندوں کو عطا کیا ہے۔

محمد عبدالرحمٰن حسنی

Marfat.com

علم پڑھنے کا ارادہ ظاہر کیا ـــــ حضرت پیر سواگ قدس سرہ العزیز نے منظور فرمایا اور مدرسہ میں داخل فرمالیا ـــــ حضرت موصوف نے یہاں قرآن مجید کے تین پارے پڑھے ـــــ بقیہ پارے آپ نے بستی "ودھے والی" میں مولانا نور محمد صاحب سے مکمل کئے ـــــ اور فارسی کی ابتدائی کتابیں بھی یہاں پڑھیں کچھ عرصہ کے بعد اپنے استاذ مکرم سے اجازت لے کر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے "ٹھٹھہ گورمانی" پہنچے۔ مگر وہاں مطمئن نہ ہوئے ـــــ اور شوق علم آپ کو کشاں کشاں مظفر گڑھ کے جنوب مشرق میں "دو آبہ" کے مقام پر مولانا محمد عظیم صاحب کی خدمت میں لایا ـــــ ایک مدت تک آپ مولانا موصوف سے علم حاصل کرتے رہے ـــــ پھر یہاں سے روانہ ہوئے اور "جام پور" کے علاقہ میں مولانا فیض محمد شاہ جمالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے درس میں داخل ہوئے۔ علم ظاہر کی تحصیل کے سلسلہ میں یہ آپ کی آخری درسگاہ تھی۔ اس مقام پر آپ نے کتابیں مکمل کیں ـــ اور درس نظامی کی تکمیل فرمائی ـــ مخشیٔ "نبراس" حضرت علامہ برخوردار ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی آپ نے استفادہ فرمایا اور کچھ کتابیں ان سے بھی پڑھیں ـــــ تحصیل علم کے دوران آپ جہاں بھی رہے اپنے اساتذہ کی نظر شفقت و محبت کا مرکز رہے

آپ کے دل میں اپنے مشفق اساتذہ کا کتنا احترام تھا؟
اور آپ نے حصول علم دین کے سلسلہ میں کس قدر تکالیف و مشکلات کا سامنا کیا؟

اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے ـــ کہ جب آپ بستی "ودھے والی" میں تعلیم حاصل کرتے تھے ـــــ ایک رات چارپائی پر سوئے ہوئے تھے کہ سیلاب کا پانی چارپائی کے نیچے سے آپ کے جوتے بہا کر لے گیا ـــــ آپ ننگے پاؤں وقت بسر کرتے رہے سبق یاد کرنے کے ساتھ ساتھ ـــــ اپنے

Marfat.com

استاذ کے مویشیوں کے لئے چارہ لانا بھی آپ کی ذمہ داری تھی ــ انتہائی صبر و تحمل سے آپ نے ان تمام مشکلات کو برداشت کیا حقیقت یہ ہے کہ جب طلباء دین میں محنت و مشقت اور احترام استاذ کا جذبہ موجود تھا اس وقت وہ ایک عالم کو اپنے علم و عمل کے نور سے منور کرتے تھے اور جب سے محنت اور ادب استاذ کا جذبہ مفقود ہوا طلباء کرام علم کے حقیقی نور سے محروم ہوگئے۔

غالب نماز عشق کی مقبولیت محال
جب تک کہ اپنے خون جگر سے وضو نہ ہو

(۴)

طالب علمی کے دوران ہی آپ نے حضرت اعلیٰ پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف بیعت حاصل کر لیا تھا ــــ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ نے باقاعدہ طور پر پیر و مرشد کی صحبت کیمیا اثر سے فیض یاب ہونا شروع کیا ــــ حضرت پیر سواگ نے بھی اس جوہر قابل کو پہلی نظر میں پہچان لیا تھا چنانچہ حضرت نے آپ کے حال پر خصوصی توجہ فرمائی اور تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کو منازل سلوک طے کرا کے خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

کہتے ہیں کہ معرفت کی بلندیوں تک پہنچنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ انسان کسی مرد کامل کے سامنے پامال ہو جائے۔

حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ پر اس طرح فدا ہوئے کہ جان و مال آرام و آرائش حتیٰ کہ سب کچھ پیر و مرشد پر قربان کر دیا۔ آپ نے اس راز کو پا لیا تھا کہ ذکر و فکر اور ریاضت و مجاہدے سے جو چیز حاصل نہ ہو سکے وہ خدمت سے حاصل ہو جاتی ہے ــــ حقیقت یہ ہے کہ حضرت پیر بارو رحمتہ اللہ تعالیٰ کی یہ شہرت و بلندی اور یہ عظمت و رفعت صرف خدمت کا نتیجہ ہے! اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہو گا کہ خدمت کے معاملہ میں

Marfat.com

حضرت پیربارو رحمہ اللہ تمام خلفاء پیر سواگ سے بازی لے گئے آپ نے ساٹھ سال کا عرصہ حضرت پیر سواگ کے لنگر کی خدمت کی تقریباً پچیس سال حضرت کی ظاہری حیات میں اور پینتیس سال آپ کے وصال کے بعد دربار عالیہ پیر سواگ کی خدمت میں صرف کئے ـــــ مگر اس کے باوجود عموماً فرماتے تھے کہ میں حقیر کب اس قابل تھا کہ حضرت پیر سواگ کی خدمت کا شرف حاصل کرتا یہ ان کا کرم ہے کہ مجھ جیسے کو اپنی غلامی کا موقع عطا کیا گویا آپ حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ علیہ کے اس شعر کی عملی تصویر تھے۔

منت منہ کی خدمت سلطان ہمیکنی
منت شناس ازوکہ بخدمت گذاشت

آپ اکثر ارشاد فرماتے تھے کہ دربار عالیہ حضرت پیر سواگ کا کوئی ایسا مکان یا حجرہ نہیں جس پر اس فقیر نے اپنے ہاتھ سے مٹی گارا نہ لگایا ہو ـــــ حضرت ثانیٔ لاثانی پیر طریقت فخر المشائخ خواجہ غلام محمد سواگوی قدس سرہ العزیز کے وصال شریف کے بعد ـــــ آپ نے پرانی مسجد کو شہید کرا کے نئی مسجد تعمیر کروائی روضہ شریف کی مرمت کروائی اور بر آمدہ تعمیر کیا ـــــ ضعف و پیری کے باوجود خود اینٹیں اٹھا کر لاتے اور مستریوں کے ساتھ کام میں مصروف رہتے ـــــ پیر طریقت رہبر شریعت مظہر اسرار خفی و جلی حضرت خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ "ایک مرتبہ دربار عالیہ حضرت پیر سواگ پر لپائی یا تعمیر کا کام شروع تھا ـــــ حضرت پیربارو رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اور میں بھی دیگر مریدین کے ساتھ مٹی کی تغاریاں بھر بھر کر لا رہے تھے میں اس وقت جوان تھا اور پیربارو صاحب ضعیف تھے ظہر تک ہم سب نے نہایت ذوق و شوق سے کام میں حصہ لیا ظہر کے بعد ہم تھک گئے مگر حضرت پیربارو رحمہ اللہ تعالیٰ مغرب تک اسی جوش و خروش سے کام میں مصروف رہے۔" حضرت پیر سواگ کے عرس مبارک پر تاحیات تمام

Marfat.com

انتظامات خود سنبھالتے رہے۔ لنگر شریف پکوانا اور اسے تقسیم کرنا آپ کی ذمہ داری تھی آپ اپنی طرف سے کثیر تعداد میں مویشی ذبح کرنے کیلئے لنگر شریف میں پیش کرتے تھے۔ دربار شریف پر ادب کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ دربار کے احاطہ میں ننگے پاؤں چلتے تھے۔ کبھی کسی شخص کو آپ نے دربار شریف پر بیعت نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو دم کرتے تھے اور نہ تعویذات دیتے تھے۔ اگرچہ آپ اپنے آستانہ عالیہ پر ہمیشہ تسبیح بدست رہتے اور ذکر و فکر میں ہمہ وقت مشغول مگر دربار عالیہ حضرت پیر سواگ پر کبھی کسی شخص نے آپ کو تسبیح ہاتھ میں لئے نہیں دیکھا۔ آپ کا یہ فرمان تھا کہ پیر کے دربار پر تمام اوراد و وظائف کو چھوڑ کر لنگر کی خدمت کی جائے عرس مبارک حضرت پیر سواگ رحمہ اللہ کے موقعہ پر جتنے بھی مریدین حضرت پیر بارو صاحب کو نذرانہ یا نقدی پیش کرتے آپ انہیں ایک علیحدہ لفافے میں جمع کرتے رہتے تھے اور آخر میں وہ سب حضرت پیر سواگ کی بارگاہ میں پیش کر دیا کرتے تھے۔ آپ اپنی ہر محفل میں اپنے پیر و مرشد کا ذکر خیر ضرور فرماتے تھے اور اکثر مرشد گرامی کے ذکر پر آبدیدہ ہو جاتے اور فرماتے تھے۔ ہم نے جب سے پیر سواگ کو دیکھا ہے پھر کسی کو دیکھنے کی حاجت نہیں رہی۔ ؎

صرف اک بار ہی دیکھا تھا نظر بھر کے انہیں
زندگی بھر میری آنکھوں کا اجالا نہ گیا

جب بھی کبھی آپ کی دعا سے مریدین و متوسلین کی کوئی مشکل حل ہوئی یا کوئی امر بطور کرامت کے ظاہر ہوا تو آپ بڑی خوبصورتی سے اسے اپنے پیر و مرشد کی طرف منسوب فرما دیتے۔

حضرت پیر سواگ کے خاندان سے آپ کی عقیدت و ارادت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت اعلیٰ پیر سواگ کے وصال کے بعد آپ نے

Marfat.com

حضرت ثانیٔ لاثانی فخر المشائخ زیب سجادہ خواجہ غلام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کی اور حضرت ثانی کے انتقال کے بعد ـــــ موجودہ سجادہ نشین چشم و چراغ پیر سواگ جگر گوشۂ حضرت ثانیٔ لاثانی حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے پہلے دن جب مسند طریقت کو سنبھالا جبکہ اس وقت آپ نو عمر تھے ـــــ تو سب سے پہلے حضرت پیر بارو صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے دست حق پرست پر تجدید بیعت فرمائی ـــــ اور حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی (موجودہ سجادہ نشین دربار عالیہ پیر بارو شریف) کو بھی حکم فرمایا کہ آپ بھی صاحبزادہ صاحب کی بیعت کریں چنانچہ خواجہ صاحب نے بھی بیعت کی۔

دربار عالیہ پیر سواگ کی خدمت کا سلسلہ صرف حضرت پیر بارو رحمہ اللہ کی ذات تک محدود نہیں بلکہ آپ کی حسن تربیت اور پاکیزہ صحبت کا نتیجہ ہے کہ آج بھی وہی منظر دیکھنے میں آرہا ہے ـــــ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نہ صرف حضرت پیر بارو علیہ الرحمت کی ان روایات کو قائم رکھا ہے بلکہ اسے مزید آگے بڑھا کر ایک ممتاز مقام حاصل کر لیا ہے ـــــ جب بھی دربار عالیہ پیر سواگ پر خدمت کا معاملہ درپیش ہو تو یہ مرد مجاہد صف اول میں نظر آتا ہے ـــــ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفا قربانی اور ایثار و محبت کی لذیذ داستان کو رنگینی و چاشنی عطا کرنے میں حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی بجا طور پر حصہ دار ہیں۔

داستان ان کی اداؤں کی ہے رنگین لیکن
اس میں کچھ خون تمنا بھی ہے شامل میرا

(۵)

آپ نے خود علم دین حاصل کرنے میں سخت تکالیف و مصائب اور

Marfat.com

مشقتوں کو برداشت کیا تھا ـــــ اس لئے آپ کو علوم اسلامیہ کی بے پناہ قدر اور علم دین سے شدید محبت تھی ـــــ ابتدائی ایام میں آپ اپنی خانقاہ شریف میں خود درس نظامی کی تعلیم دیتے رہے ـــــ اور بہت سے مسافر طلباء نے آپ سے کسب علوم کیا ـــــ جب آپ کی مصروفیات زیادہ ہوئیں تو مولانا محمد بخش صاحب قیصرانی کو تدریسی فرائض سرانجام دینے پر مامور کیا گیا ان کے بعد کچھ عرصہ تک مولانا صالح محمد صاحب باروی خانقاہ شریف پر درس نظامی پڑھاتے رہے اور اس وقت مولانا محمد شریف صاحب باروی اور صاحبزادہ محمد حسن صاحب درس نظامی کی تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں حضرت پیر بارو علیہ الرحمتہ نے اپنے پورے علاقہ میں مدارس دینیہ کے قیام کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور آخر دم تک ان مدارس کی سرپرستی اور نگرانی فرمائی لیہ، چوبارہ، مظفر گڑھ، خان گڑھ، جمن شاہ اور بھکر جیسے شہروں میں متعدد مدارس اہل سنت کو قائم کیا اور ان کی ترقی میں تعاون فرمایا۔ بہت سے مدارس ایسے ہیں جن کا سنگ بنیاد آپ نے اپنے دست مبارک سے رکھا چنانچہ شیخ الحدیث والتفسیر شارح روح البیان مفسر قرآن صاحب تصانیف کثیرہ مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج حافظ ابو الصالح محمد فیض احمد صاحب اویسی دامت برکاتہم العالیہ بانی و مہتمم جامعہ اویسیہ بہاولپور کے مدرسہ اویسیہ اور مسجد سیرانی کا سنگ بنیاد بھی حضرت پیر بارو صاحب قدس سرہ العزیز نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا ـــــ

آپ علماء دین کی بہت قدر فرماتے ـــ سادات کرام، طلباء دین اور علماء حقہ کی نہ صرف آپ نے عزت افزائی فرمائی۔ بلکہ اپنی طرف سے ان کی امداد و اعانت بھی فرمائی ـــــ طلباء دینیہ کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ انہیں رضاء الٰہی کیلئے علم دین حاصل کرنے کی تاکید کرتے جب بھی کوئی عالم دین حاضر ہوتا تو فرماتے اللہ کی توکل پر کام شروع کر دو اسباب اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا چنانچہ جن لوگوں نے آپ کے حکم پر مدارس قائم کئے اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی و

Marfat.com

کامرانی کے ساتھ وسائل و اسباب بھی عطا کر دیئے۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب جو اس وقت دربار عالیہ پیر بارو شریف پر درس نظامی کے مدرس ہیں نے راقم الحروف کو بتایا ـــــ کہ میں ملتان شریف میں دینی علوم حاصل کر رہا تھا میرے دل میں حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور بیعت کی خواہش پیدا ہوئی ـــــ میں اپنے ایک طالبعلم ساتھی کو لے کر ملتان شریف سے چل پڑا اور دربار عالیہ حضرت پیر بارو شریف پر حاضر ہوا ـــــ آپ سے ملاقات ہوئی ـــــ حضرت غریب نواز نے لانگری سے فرمایا کہ یہ مولانا بہت تھکے ہوئے ہیں ان کا خاص خیال رکھنا۔ ہمیں تین دن تک دربار شریف میں ٹھہرایا ـــــ میں نے جب آپ سے بیعت کا شرف حاصل کیا ـــــ تو عرض کی کہ حضور مجھے بھی سلوک سکھائیں اور اوراد و وظائف بھی پوچھے مگر آپ نے وظیفہ بتانے سے انکار فرما دیا اور فرمایا۔ "تمہارے لئے سب سے بڑا وظیفہ یہی ہے کہ محنت سے علم دین حاصل کرو"

فخر المدرسین سند المحققین ماہر التدریس حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب تونسوی دامت برکاتہم العالمیہ صدر مدرس مدرسہ گیلانیہ قادریہ ٹنچ بھاٹہ راولپنڈی ـــــ نے ایک مرتبہ راقم سے ذکر فرمایا کہ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ دربار عالیہ پیر سواگ میں رہ کر آپ میرے پیر کے صاحبزادگان کو درس نظامی پڑھائیں چنانچہ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں دربار عالیہ پیر سواگ پر پڑھانا شروع کر دیا ـــــ جب صاحبزادگان نے درس نظامی مکمل کیا اور فارغ التحصیل ہوئے تو حضرت پیر بارو صاحب کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ تھی ـــــ آپ بے حد مسرور نظر آ رہے تھے ـــــ اور مجھے بے پناہ دعاؤں سے نوازا ـــــ بار بار فرماتے تھے "جتھے پیر ہووی اتھے خیر ہووی" جہاں تمہارا قدم وہاں سلامتی اور خیر ہو ـــــ

مولانا موصوف ہی نے ذکر فرمایا کہ میں ابتداء میں دیوبندیت کی طرف مائل

Marfat.com

تھا اور میرے ذہن میں یہ بات بٹھائی گئی تھی کہ اہل علم صرف یہی لوگ ہیں ـــــ مگر صنم خانہ دیوبند سے نکلنے اور اہل حق کے حصن حصین میں میرے داخل ہونے کا باعث اہل سنت و جماعت کی دو عظیم شخصیتیں ہیں ـــــ ایک استاذ العرب والعجم ملک المدرسین استاذ العلماء رشک رازی و غزالی جامع معقول و منقول امام اہل سنت حضرت علامہ حافظ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ جن کے تبحر علمی اور قوت استدلال کے آگے میری گردن جھک گئی ـــــ اور دوسری عظیم شخصیت جس نے عملی اور روحانی اعتبار سے مجھے متاثر و قائل کیا وہ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے ـــــ

حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب الباروی مدظلہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ بارویہ کے فرزند اکبر صاحبزادہ محمد حسن صاحب کو خود حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیہ کے ایک مدرسہ میں داخل فرمایا ـــــ اور قرآن مجید حفظ کرنے کا حکم دیا ـــــ کچھ وقت تک تو صاحبزادہ صاحب پڑھتے رہے مگر اچانک ان کا دل اکتا گیا اور وہ مدرسہ کو خیرباد کہہ کر واپس گھر آگئے ـــــ اور پڑھنے سے انکار کر دیا ـــــ حضرت نے انہیں اپنے پاس بلایا ـــ اور اپنی طالبعلمی کے واقعات مشکلات اور مصائب کو تفصیل سے بیان کیا ـــــ فرمایا دیکھو تمہیں ضرورت کی ہر چیز مہیا ہے تمہارا بھائی پہلے ہی وہاں زیر تعلیم ہے ـــــ میں صرف تمہیں ملنے کے لئے مدرسہ میں جاتا ہوں تمہارے والد صاحب تمہاری خبر گیری کے لئے وہاں جاتے ہیں ـــــ تمہیں کوئی تکلیف نہیں ـــــ علم حاصل نہیں کرو گے تو اور کیا کرو گے حضرت کے نصیحت آمیز کلمات اور اثر انگیز ارشادات سن کر صاحبزادہ صاحب بخوشی مدرسہ میں واپس آگئے۔ آپ کے ارشادات طیبات کی برکت ہے کہ صاحبزادہ صاحب نہ صرف بہترین حافظ قرآن ہیں بلکہ درس نظامی مکمل کر چکے ہیں ماشاء اللہ عالم باعمل ہیں اور اس وقت دربار شریف پر تدریس کے منصب پر فائز ہیں خانقاہ شریف کی مسجد میں امامت و

Marfat.com

خطابت بھی فرماتے ہیں۔

(۶)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام اکابر احترام شریعت عمل بر عزیمت اور اتباع سنت ہی کو معیار عظمت قرار دیتے ہیں ـــــ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیر و مرشد شیخ الاسلام حضرت پیر سواگ قدس سرہٗ العزیز کی طرح ساری زندگی شریعت کے جھنڈے کو بلند رکھا ـــــ اور قرآن و حدیث کا پرچم تھامے رہے ـــــ آپ کی سوانح حیات میں متعدد واقعات قارئین ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ حضرت غریب نواز نے کرامات کے شائقین کو فرمایا کہ شریعت کی پابندی اور سنت نبویہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی رعایت ہی سب سے بڑی کرامت ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی اور خوشنودی کو دین و دنیا کی حقیقی کامیابی قرار دیا ـــــ ایک شخص آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا دل میں ارادہ کیا کہ کسی شخص سے حضرت کی کوئی کرامت پوچھوں گا جب آپ کی محفل میں پہنچا تو حضرت غریب نواز نے دل کے ارادے پر مطلع ہو کر فرمایا ـــــ

ـــــ "بابو فقیر کی کرامت یہ ہے کہ سارا دن فقیر شریعت مطہرہ پر عمل پیرا رہتا ہے ـــــ اور خلاف شرع کام کو برداشت نہیں کرتا" ـــــ

اسی طرح اس سوانح حیات کے صفحات پر آپ ملاحظہ کریں گے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوا ـــــ بیعت سے مشرف ہونے کے بعد دل میں خیال آیا کہ بہت زیادہ سفر کیا ہے اور راستہ کی مشکلات اور صعوبتوں کو برداشت کیا ہے مگر کوئی کرامت نہیں دیکھی نماز ظہر کے بعد آپ محفل میں تشریف لائے اسی شخص سے مخاطب ہو کر فرمایا ـــــ

ـــــ "بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مرید ہونے کے بعد کرامت دیکھنی چاہئے

Marfat.com

خلاف شرع پیر اگر ہوا میں بھی اڑتا ہوا آئے تو ہم اسے پیر نہیں مانتے۔"

ایک صوفی صاحب کے دل میں خیال آیا کہ فلاں مزار پر جانے سے قلب ذاکر ہو جاتا ہے لہٰذا قسمت آزمائی کی جائے جب آپ کے آستانہ پر حاضر ہوا تو حضرت نے ارشاد فرمایا ــــ

"لوگوں کا خیال ہے کہ فلاں مزار شریف پر قلب ذاکر ہو جاتا ہے ــــ فقیر کے پاس آنے سے شریعت مصطفیٰ کی پابندی اور اللہ کا ذکر نصیب ہوتا ہے۔ ــــ

حقیقت یہ ہے کہ فقیر احکام شریعت کا پابند اور سنت رسول کا پیکر تھا ــــ خلاف شرع امور کو برداشت نہ کرنا ــــ شریعت کی مخالفت پر برملا ڈانٹنا اور منکرین شریعت کا اعلانیہ مقابلہ کرنا حضرت پیر بارو رحمہ اللہ کا امتیازی وصف تھا ــــ آپ اپنی ہر محفل میں شرعی مسائل کو بیان فرمایا کرتے تھے ــــ ہر موقعہ

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔

"پس معرفت بے پذیرفت شریعت درست نیاید"

ایسی معرفت جسے شریعت قبول نہ کرے درست نہیں ہے

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كُلُّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهَا شَرِيعَةٌ فَهِيَ زِنْدَقَةٌ

ہر وہ حقیقت جسے شریعت رد کر دے بے دینی ہے

حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

یک فعل غیر مشروع بندہ را از مرتبہ ولایت بیفگند

خلاف شرع ایک معمولی کام بھی بندے کو رتبہ ولایت سے گرا دیتا ہے

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی فرماتے ہیں

خلاف پیمبر کسے راہ گزید ــــ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

"منہ"

Marfat.com

پر خواہ وہ خوشی کا ہو یا غمی کا نماز جنازہ ہو یا شادی بیاہ احکام شریعت پر عمل کا حکم دیا جاتا ـــــ جو لوگ عدالت سے تنسیخ نکاح کرانے کے بعد دوسرے نکاح کی کوشش کرتے آپ ان کے خلاف پورے علاقہ میں عدم برتاؤ اور سوشل بائیکاٹ کا اعلان فرما دیتے ـــ حتیٰ کہ ان کا زندہ رہنا مشکل ہو جاتا ـــــ آپ کی ہیبت و جلال اور شریعت کے رعب کا یہ عالم تھا کہ لوگ آپ کی گرفت کے خوف سے خلاف شرع کام سے گھبراتے ـــــ آپ نے پوری زندگی امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بسر کی ـــــ خلق خدا کی کثیر تعداد کو صراط مستقیم پہ گامزن کیا ـــ دین سے نا آشنا اور شریعت سے باغی لوگوں کی اصلاح فرما کر انہیں شریعت کا پابند اور سنت کا شیدائی بنا دیا غیر اسلامی عادات و اطوار ـــــ اور غیر شرعی شکل و صورت والے لوگ جب آپ کی زیارت و ملاقات کر کے واپس آتے تو اسلامی وضع قطع ـــــ اسلامی لباس اور چہرے پر سنت مصطفیٰ کا نور لے کے واپس آتے۔

درد فراق زخم جگر داغ ہائے دل
آیا ہوں ان کی بزم سے کیا کیا لئے ہوئے

ـــــ تواضع و انکساری کے باوجود جب بھی کسی جابر یا دنیا دار یا بے دین سے مقابلہ ہوا تو نیاز مندی کا یہی مجسمہ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط و بے نیاز بن گیا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے خوف زدہ نہ کر سکی۔

کسی کی سرکشی تیرے مقابل چل نہیں سکتی
رہے گا آسمان بھی تیرے کوچہ کی زمیں ہو کر

(۷)

اپنے مریدین کو حکم دیا جاتا تھا کہ فتنہ و فساد کے اس دور میں جبکہ دین کے ڈاکو مختلف بھیس بدل کر دلوں سے عشق رسول کی دولت لوٹ لینا چاہتے ہیں

Marfat.com

ان چوروں سے خبردار رہو۔ فرماتے کہ خارجی اور رافضی دین وایمان کے چور ہیں ـــــ وہابیوں نجدیوں دیو بندیوں اور غیر مقلدوں کو خارجی کے لفظ سے تعبیر کرتے تھے اور شیعہ کو رافضی کے نام سے یاد کرتے۔ آپ فرماتے کہ بد عقیدہ اور گستاخ رسول کا کوئی عمل قابل قبول نہیں مسلک حَقّہ اہل سنت و جماعت ہی نجات کی ضمانت اور قبولیت کی شرط ہے (۴)

۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکتوبات قدسی آیات میں تحریر فرمایا کہ نجات صرف اور صرف اہل سنت و جماعت کے عقائد اور ان کے طریقے پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے چنانچہ فرماتے۔

" نخستیں ضروریات بر ارباب تکلیف تصحیح عقائد است بروفق آراء علماء اہل سنت و جماعت شکر اللہ سعیہم۔ کہ نجات اخروی وابستہ باتباع آراء وصواب نمائی این بزرگواران است وفرقہ ناجیہ ہم ایشاں اند وایشانند کہ بر طریقہ سرور واصحاب آں سرور اند صلوات اللہ وتسلیماتہٗ علیہ وعلیہم اجمعین واز علومیکہ از کتاب وسنت مستفاد اند ہماں معتبر اند کہ این بزرگواران از کتاب وسنت اخذ کردہ اند وفہمیدہ زیرا کہ ہر مبتدع وضال عقائد فاسدہ خود از کتاب وسنت اخذ میکند پس ہر معنی از معانیٔ مفہومہ از بینما معتبر نہ باشد " (دفتر اول مکتوب ۱۹۳)

یعنی ہر عاقل و بالغ پر سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اپنے عقیدے کو علماء اہل سنت و جماعت کے بیان کردہ عقیدوں کے مطابق رکھے (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے) کیونکہ آخرت میں نجات انہی بزرگوں کے بیان کردہ عقیدوں کی پیروی میں ہے اس روز نجات انہی بزرگوں کے پیروکاروں کو نصیب ہوگی اور صرف اہل سنت ہی وہ گروہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے طریقہ پر قائم ہے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے اخذ کردہ صرف وہی عقائد و علوم قابل اعتبار و اعتماد ہیں جو ان علماء حقہ نے بیان کئے اور سمجھے ـــــ ورنہ ہر بد عقیدہ و گمراہ شخص اپنے عقائد فاسدہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے ہی ثابت کرتا ہے لہٰذا ہر شخص کے بیان کردہ معنی لائق اعتبار نہیں ہو سکتے۔

ـــــ حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ اسی مکتوب میں آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں۔

"از خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ منقول است کہ اگر تمام احوال و مواجید را بما دہند و حقیقت مارا بعقائد اہل سنت متحلی نہ سازند جز خرابی ہیچ نمیدانم واگر تمام خرابیہا را بر ما جمع کنند و

Marfat.com

آپ کے علاقہ میں جہاں کہیں کوئی بے دین بد عقیدہ یا گستاخ وہابی نجدی یا شیعہ کوئی جلسہ یا اجتماع کرتا تو آپ فی الفور اسی دن علماء حقہ اور اپنے مریدین کی جماعت لے کر وہاں پہنچ جاتے اور گستاخوں کو مقابلے کا چیلنج کرتے ـــــ لیکن باطل کا کام ہی مغلوب ہونا ہے اس لئے مخالفین کو ہمیشہ سوائے فرار کے کبھی نجات کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آپ وہاں مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کو بیان کر کے عقائد باطلہ کی پرزور تردید فرما کر واپس آتے چنانچہ لیہ کے مضافات میں چک ۱۲۰ کا حاجی خدا بخش ڈنہ وہابی مولویوں کو بلا کر ہمیشہ جلسہ کراتا تھا۔ حضرت پیر بارور رحمۃ اللہ تعالیٰ اسی روز علماء اہل سنت اور مریدین کے جم غفیر کے ساتھ شان رسالت کے موضوع پر عظیم جلسہ منعقد کرتے ـــــ ایک سال وہابی مذہب کے ایک مولوی نے اپنی تقریر میں یہ دعویٰ کیا کہ اگر ہم

حقیقت مارا بعقائد اہل سنت و جماعت بنوازند۔ ہیچ باکے نہ دارم "

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ سے منقول ہے کہ اگر صوفیوں کے وجد و حال کی تمام کیفیتیں ہم کو دے دی جائیں اور ہماری حقیقت کو اہل سنت و جماعت کے عقائد کے ساتھ زینت نہ بخشیں تو سوائے بہت بڑی خرابی کے اور کچھ بھی نہیں۔

اور اگر تمام برائیاں ہم پر جمع کر دی جائیں لیکن ہماری حقیقت اہل سنت و جماعت کے عقائد کے ساتھ مزین و آراستہ ہو تو کچھ پروا نہیں ـــــ

ان ایمان افروز ارشادات سے واضح ہوا کہ اہل سنت و جماعت کے عقائد کو اپنائے بغیر نجات کا حصول ناممکن ہے اور پھر حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت خطرناک فتنے سے خبردار کیا ہے ـــــ کہ اے سادہ لوح مسلمانو! تمہارے سامنے ہر بد عقیدہ اور ہر بد مذہب قرآن و حدیث ہاتھ میں لے کر آئے گا اور صراط مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کرے گا مگر خوب یاد رکھو! کہ قرآن و حدیث کا وہی معنی و مفہوم اور وہی تفسیر و تعبیر درست ہے جو علماء اہلسنت نے بیان کی ہے۔ اسی مفہوم کو ترجمان حقیقت علامہ اقبال نے اس شعر میں بیان کیا۔

زاجتہاد عالمان کم نظر
اقتداء بر رفتگاں محفوظ تر

Marfat.com

حق پر ہیں تو آئندہ سال کے جلسہ سے پہلے پیر بارو صاحب فوت ہو جائیں گے اور اگر وہ حق پر ہیں تو جلسہ سے پہلے میں مرجاؤں گا۔ چنانچہ اس علاقہ کے تمام لوگ شاہد ہیں کہ آئندہ سال کے جلسہ سے پہلے مولوی دوست محمد قریشی مر گیا اور یوں رب العالمین نے اہل حق کو عزت و سربلندی عطا فرمائی۔

اختلافی مسائل میں امام اہل سنت مجدد ملت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیقات کو حضرت موصوف قرآن و سنت کے عین مطابق اور مسلک اولیاء کے موافق قرار دیا کرتے تھے لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی تصنیفات کا مطالعہ کیا جائے ـــــ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے کیلئے لوگوں کو حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کتاب شان حبیب الرحمٰن اور جاء الحق کے مطالعہ ـــــ کا امر بھی کیا جاتا۔

آپ ہمیشہ دشمنان دین اور گستاخان رسول کے خلاف برسرپیکار رہے حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا یہ محبوب بندہ نہ تخت و تاج کا طلبگار تھا نہ حکومت اقتدار کا خواہش مند ـــــ اگر طلبگار تھا ـــــ تو امت رسول کی نجات کا طلبگار تھا اور اگر خواہش مند تھا ـــــ تو خلق خدا کی ہدایت کا خواہش مند۔

نہ سنبل و گل و لالہ نہ نسترن کیلئے
جو سوچنا ہے تو سوچو بھرے چمن کیلئے

صرف یہ چاہتے تھے کہ مخلوق خالق کو پہچان لے اور غلام اپنے آقا کی ذات سے عشق و محبت کا رابطہ استوار رکھیں۔

وہ ہمارے ہم ان کے ہو جائیں
بات اتنی ہے اور کچھ بھی نہیں

Marfat.com

(۸)

آپ کی حیات مبارکہ سادگی بے تکلفی تواضع وانکساری شفقت و محبت اور صبر و تحمل سے عبارت تھی آپ نے لباس، طعام، انداز کلام اور نشست و برخاست غرض ہر چیز میں سادگی اختیار فرمائی آپ کا قد مبارک میانہ، قامت کشیدہ اور رنگ گندمی تھا ہمیشہ سفید لباس میں ملبوس رہے ــ پیشانی پر شریعت کا وقار۔ چہرے پہ سنت کے انوار اور شب بیداری کے آثار کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کی معصومیت کا اظہار بھی تھا ــــ حقیقت میں آپ اس حدیث پاک کا مصداق تھے کہ

"بندگان خدا کی علامت یہ ہے کہ انہیں دیکھ کر خدا یاد آجائے۔" (۵)

۵۔ حدیث پاک کے الفاظ ہیں

خِيَارُ عِبَادِ اللهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهِ

اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب دیکھے جائیں تو خدا یاد آجائے۔ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی ان کے چہروں پر انوار اور آثار عبادت ایسے ہوں گے کہ انہیں دیکھتے ہی رب یاد آجائے گا گویا ان کے چہرے آئینہ خدا نما ہوں گے حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں جن کے پاس بیٹھنے سے قلب جاری ہو جاتا ہے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ کے بازار سے گزر رہا تھا اچانک ایک شخص پر میری نظر پڑی تو میرے منہ سے فوراً نکلا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

صاحب "حضرات القدس" فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو جو شخص کبھی دیکھتا تو بے ساختہ اس کی زبان سے نکلتا۔ "سبحان اللہ!" ایک ہندو نے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمتہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھ کر کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گیا۔

(ابوالانوار محمد عبدالرحمٰن حسنی)

Marfat.com

کھدر کا کرتہ اور تہبند، سادہ کپڑے کی صدری، سر مبارک پر عمامہ اس کے نیچے کپڑے کی ٹوپی، اور پگڑی کے اوپر چادر کا استعمال معمول تھا سادہ جوتا پہنتے اور سنت کے مطابق عصا ہاتھ میں رکھتے۔ خوراک ہمیشہ سادہ اور قلیل تناول فرمائی۔ اپنی مبارک زندگی کے آخری سال تو آپ نے تین تین دن تک کوئی چیز تناول نہیں فرمائی سوائے پانی یا دودھ کے چند گھونٹ کے ـــــ یا کبھی میٹھے کدو شریف کے ایک یا دو چمچ شوق فرماتے۔

آپ کا طرز کلام شیریں اور انداز گفتگو مشفقانہ تھا اپنی گفتگو سے حاضرین کو رلا دیتے، زنگ آلود قلوب کو دھو ڈالتے اور پتھر کی طرح سخت دل آپ کی محفل میں موم ہو جاتے ـــــ گفتگو کرتے تو محسوس ہوتا کہ پھولوں پر شبنم کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ مہر و محبت، عجز و انکسار، ہمدردی و خلوص اور ایثار و وفا کا پیکر تھے ـــــ آپ کی زندگی انسانیت کی خدمت اور انسانیت سے محبت کی زندگی تھی۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھتے تو اس کے دل کو قرار آ جاتا دو میٹھے بول فرماتے تو رنج و غم دور ہو جاتے۔ مجبوروں اور مظلوموں کو آپ نے محبت و پیار کا درس دیا۔ ٹوٹے ہوئے دلوں کو سکون و سرور کا مرہم عطا کیا۔

ہر مرحلۂ غم میں ملی تجھ سے تسلی
ہر موڑ پہ گھبرا کے تیرا نام لیا ہے

(۹)

حضرت پیر بارو رحمۂ اللہ تعالیٰ نے علم و عرفان اور رشد و ہدایت کے جس چراغ کو ـــــ روشن کیا تھا بحمدہ تعالیٰ وہ چراغ بجھا نہیں بلکہ آج بھی پوری نورانیت کے ساتھ ضوفشانی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے ـــــ اللہ والوں کی خانقاہیں تربیت گاہیں ہیں ـــــ جہاں انسانی ضمیر و ذہن کو بدلا جاتا ہے جہاں سیرت و کردار کی تعمیر ہوتی ہے جہاں انسان انسان کامل اور اکسیر اعظم بن جاتا ہے۔

Marfat.com

ان کے کوچہ کی خاک ہے اکسیر
چومئے پھر کلاہ میں رکھئے
جو خدا کی پناہ میں ہیں نصیر
خود کو ان کی پناہ میں رکھئے

حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی ظاہری حیات میں جس شخصیت کو اپنا جانشین منتخب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب علیہ السلام کی نگاہ فیض کے طفیل وہ شخصیت اپنے عظیم پیش رو اور مربی کے روحانی و باطنی کمالات، حسن اخلاق، تواضع و انکساری اور قول و فعل کی سچی تصویر اور محاسن و محامد کا عکس جمیل ہے ـــــ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ وہی پیغام محبت دے رہے ہیں جو حضرت بارو علیہ الرحمتہ نے دیا ـــــ اسی طرح زخمی دلوں پر مرہم رکھی جاتی ہے ـــــ شکستہ دلوں کی حوصلہ افزائی آج بھی ہو رہی ہے وہی سادہ و دلنشین مگر دل میں اترنے والا انداز گفتگو ہے ـــــ طلباء دین سے محبت ہے ـــــ علماء کا احترام بھی ہے ـــــ کشف و کرامات کی بجائے اتباع سنت و احترام شریعت کا سبق دیا جا رہا ہے ظاہری و باطنی کمال سے مزین ہونے کے باوجود ـــــ اظہار تواضع و انکساری ہے مہمان نوازی اور خوش اخلاقی مثالی و نرالی ہے ـــــ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی ایک حجرہ نشین عابد ہی نہیں میدان عمل کے مجاہد بھی ہیں ـــــ خانقاہ سے نکل کر رسم شبیری ادا کرنا جانتے ہیں ـــــ عالم اسلام کے مصائب پر ہمیشہ بے چین و بے تاب رہتے ہیں ـــــ مروجہ سیاست سے متنفر اور کنارہ کش ہونے کے باوجود دینی و ملی تحریکوں میں پیش پیش رہتے ہیں ـــــ اور جانی و مالی قربانی سے دریغ نہیں کرتے ـــــ اہل سنت کے اتحاد کے لئے ملک گیر سطح پر عظیم الشان کانفرنسیں منعقد کرا کے لاکھوں روپیہ اپنے جیب سے خرچ کر چکے ہیں۔

Marfat.com

عطا ہوئی ہے تجھے روز و شب کی بے تابی
خبر نہیں کہ تو خاکی ہے یا کہ سیمابی

سچ یہ ہے کہ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم اپنے کردار و عمل اور اپنے مجاہدانہ کارناموں کے لحاظ سے اس وقت مشائخ کی آبرو ہیں اور سجادہ نشین حضرات کیلئے ایک قابل تقلید نمونہ ہیں ـــــ مزید یہ بات بھی باعث مسرت ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کے چچازاد بھائی اور ان کے تمام صاحبزادگان، متشرع دیندار صاحب علم، خوش اخلاق، مہمان نواز، اور متواضع و منکسر ہونے کے ساتھ حسن سیرت و صورت کا مجموعہ اور اپنے بزرگوں کی تعلیمات کا نمونہ ہیں۔ رب کعبہ کے حضور دست بدعا ہوں کہ
الہ العالمین!

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن سواگ قدس سرہٗ العزیز کا لگایا ہوا گلشن ہمیشہ بہاروں سے آشنا رہے اور اس میں خوش رنگ و خوشنما پھول ہمیشہ مہکتے رہیں۔
اس خمخانۂ معرفت میں بادہ کشوں کا ہجوم رہے یہ مشعل تا ابد فروزاں رہے اور یہ نور و سرور کے مناظر تا قیامت نظر نواز ہوتے رہیں۔

اٰمین بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَکْرَمِ الصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ
الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ۔

ابوالانوار محمدؐ عبدالرحمٰن حسنی آستانہ عالیہ
شاہ والا شریف ضلع خوشاب
۲۶/ جولائی ۱۹۹۵ء
۲۷ / صفر ۱۴۱۵ھ

Marfat.com

حیاتِ عظمت نشان

Marfat.com

مظفر گڑھ کے مردم خیز خطہ میں روحانیت کے آسمان پر بہت سے آفتاب و ماہتاب چمکے ہیں جنہوں نے قلب و ذہن کو منور کرنے اور انسان کو فلاح و نجات عطا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ـــــ ان نابغۂ روزگار ہستیوں میں ایک نیّرِ تاباں حضرت خواجہ مولانا محمد عبداللہ المعروف حضرت پیر بارو قدس سرہٗ العزیز کی ذات والا صفات ہے ـــــ

عظیم شخصیات کے حالات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ ان کی نشوونما تعلیم و تربیت اور اعلیٰ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں۔ سادہ ماحول ، کھلی فضا ، صحرا بیابان اور میدان وکوہستان ، کی آب وہوا کو بڑا دخل ہے ۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مرد کہستانی
(اقبال)

اس اصول فطرت کے مطابق حضرت موصوف کی ولادت جس مقام پر ہوئی وہ موضع نوشہرہ تاجہ شمالی (فتح پور ضلع لیہ) کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ایک لق و دق صحرا اور بے آب و گیاہ میدان تھا اس ریگزارِ تھل میں پہاڑوں کی طرح ریت کے ٹیلوں کا ایک طویل سلسلہ اور ریگ کا بحر رواں دن میں بھی اتنا خوفناک منظر پیش کرتا کہ لوگ اسے "تھل مارو" کے نام سے یاد کرتے اس علاقہ کے باسیوں کی آبادی کوسوں دور منتشر کنوؤں اور چاہوں پر مشتمل تھی اکثر لوگوں کا ذریعہ معاش مال مویشی تھا۔ بھیڑ بکریاں پال کر گزر اوقات

Marfat.com

کرتے ـــــ اس لئے بسا اوقات چراگاہوں کی تلاش میں دریائے سندھ کے نشیبی علاقوں کی طرف نقل مکانی کر جاتے ـــــ بظاہر یہ علاقہ تعلیم و تعلّم اور تہذیب و تمدن سے دور تھا اور عموماً خشک سالی و ویرانی کا شکار رہتا تھا ـــــ مگر اسے آب و ہوا کی تاثیر کہیئے یا اس سرزمین کی برکت! کہ اکثر لوگ صبر و قناعت، تحمل مزاجی و بردباری اور ہمدردی و اخوت کا پیکر تھے۔

اس علاقہ میں دوسری اقوام کے علاوہ ایک نہایت ہی معزز قوم "جوتہ" آباد تھی اس کے افراد کی اکثریت اعلیٰ انسانی اوصاف کی حامل تھی ـــــ مہمان نوازی، خوش اخلاقی خندہ پیشانی اور تسلیم و رضا میں یہ قوم اپنی مثال آپ تھی اسی قوم میں ایک فرد ملک اللہ دتہ بن موسیٰ کا گھرانہ بھی آباد تھا گزر اوقات کیلئے بھیڑ بکریاں پالنا ان کا مشغلہ تھا اور موسمی حالات کے مطابق یہ کنبہ بھی وقتاً فوقتاً دریائے سندھ کے نشیبی علاقہ کی طرف چلا جاتا ـــــ رحمت خداوندی نے جب اس علاقہ کو جسمانی و روحانی طور پر سیراب کرنے کا ارادہ فرمایا تو فضل باری اور کرم ایزدی کی برسات نے ملک اللہ دتہ موصوف کے گھر کا انتخاب کیا ـــــ رب ذوالجلال والاکرام نے اللہ دتہ موصوف کو ایک فرزند ارجمند عطا فرمایا جس کا نام نامی اسم گرامی "محمد عبداللہ" تجویز ہوا۔ مگر بعد میں مرشد کریم نے محبت و پیار سے اس کو "بارو" کا لقب عطا فرمایا ـــــ پیر روشن ضمیر کا عطا کردہ نام اس قدر مقبول ہوا اور چار دانگ عالم میں "بارو" کو وہ چرچا اور شہرہ حاصل ہوا کہ اکثر لوگ آپ کے اصل نام تک سے ناآشنا رہے۔ آپ کی پیدائش صرف والدین اور لواحقین و اقرباء کیلئے ہی خوشی و مسرت کا باعث نہ ہوئی بلکہ اس نومولود کی ولادت پورے علاقہ کیلئے رحمت و بہار کا پیغام ثابت ہوئی ہر طرف سبزی و ہریالی اور سرور و انبساط کے ترانے گونجنے لگے ـــــ

Marfat.com

سن پیدائش

آپ کی ولادت باسعادت کی حتمی و یقینی تاریخ معلوم نہیں ہو سکی صرف اس قدر معلوم ہوا کہ جب ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوروں پر تھی اس وقت آپ نے اپنی عمر شریف ۱۲۸ سال بیان فرمائی تھی اس حساب سے ۱۹۷۹ء (۱۳۹۹ھ) تک آپ کی عمر شریف ایک سو تیس سال بنتی ہے اور ۱۳۹۹ھ سے ۱۳۰ تفریق کئے جائیں۔ تو ۱۲۶۹ھ حاصل آتا ہے تو گویا آپ کا سال پیدائش اس اندازے سے ۱۲۶۹ھ ہے۔ (واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم بالصواب)

عہدِ طفولیت

دنیا میں انسانی تربیت کیلئے سب سے پہلی درسگاہ آغوش مادر کو مانا گیا ہے۔ ماں کی فرحت بخش محبت افروز، الفت انگیز اور پرسکون گود بچے کیلئے فردوس بریں سے کم نہیں۔ ماں شفقت و محبت درد و سوز اور رقت و روحانیت کا پیکر ہے اپنی شفیق ماں کی گود میں شیر خوارگی کے ایام مکمل کرنے کے بعد حضرت موصوف جب اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے قابل ہوئے تو اپنے والد گرامی ـــــ کے ساتھ چلنے پھرنے کی کوشش کرنے لگے آپ کے والد ایک نیک اور متورع انسان تھے بھیڑ بکریاں پالنا ہی ان کی گزر اوقات تھی آپ بھی ان کے ساتھ ہاتھ بٹانے کی کوشش کرتے اور اپنے ریوڑ کی نگہبانی میں مصروف ہوگئے اتفاقاً بارش نہ ہونے کے سبب مال مویشیوں کا چارہ ختم ہو گیا ـــــ قحط سالی کے باعث تمام جوہڑ اور تالاب خشک ہوگئے۔ مجبوراً یہاں کے باشندے رخت سفر باندھ کر آب و گیاہ کی تلاش میں دریائے سندھ کے نشیب میں منتقل ہوگئے۔ آپ کا کنبہ بھی موسمی حالات کے پیش نظر سندھ کے نشیبی علاقہ کی طرف کوچ کر گیا ـــــ

Marfat.com

والد گرامی کا خواب

اسی دوران ایک مرتبہ آپ کے والد گرامی حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مزار پرانوار پر زیارت کیلئے تشریف لے گئے ـــــ مشہور یہ تھا کہ جو شخص بھی کوئی آرزو لے کر حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مزار پر جاتا تو خواب میں اسے اس کی آرزو کے مطابق راہنمائی کر دی جاتی ـــــ واپسی پر آپ نے اپنے والد محترم سے سفر کا حال دریافت فرمایا اور عرض کیا ابا جان آپ نے مزار مبارک پر کوئی خواب بھی دیکھا ہے؟ انہوں نے جواباً فرمایا ہاں میں نے دو خواب دیکھے ہیں ایک خواب یہ تھا ـــــ کہ میں کسی چیز کا بیج لایا ہوں اور وہ تمہاری والدہ کو دیتا ہوں کہ اسے سنبھال کے رکھنا کاشت کریں گے دوسرا خواب یہ تھا کہ میں نے دیکھا آپ رو رہے ہیں میں نے خیال کیا شاید استاذ صاحب نے مارا ہوگا ـــــ دونوں خوابوں سے میں نے یقین کر لیا کہ وسائل نہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور علم عطا فرمائے گا اور ہمارا غیر آباد رقبہ اور علاقہ آباد ہوگا۔

ابتدائی تعلیم

آپ کو بچپن ہی سے حصول علم کا شوق تھا ـــــ اشتیاق علم جب زیادہ ہوا تو آپ اس کے حصول کے لئے بے چین رہنے لگے آپ کا آبائی موضع نوشہرہ شہر سے بہت دور تھا ـــــ اور وہاں تعلیم کا کوئی انتظام بھی نہ تھا۔ تائید غیبی سے آپ کا چچازاد بھائی ملک "کٹو" خضر راہ ثابت ہوا اس نے آپ کو تحصیل علم کیلئے سفر کرنے کا مشورہ دیا آپ آمادہ ہوگئے چنانچہ دونوں بھائی اپنے آبائی مرشد کے آستانہ شریف پر "پنج گرائیں" ضلع بھکر پہنچے مگر شرف زیارت حاصل نہ ہو سکا۔ واپس لوٹتے ہوئے "گرہ سواگ" کے مقام پر شہباز ولایت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگئی ـــــ حضرت پیر

Marfat.com

سواگ نے آنے کا مدعا دریافت فرمایا تو آپ کے چچازاد نے عرض کیا کہ حضور میں اپنے ساتھی کو مدرسہ میں داخل کرانے آیا ہوں ملک کٹو آپ کو درس میں داخل کرانے کے بعد گھر واپس آگیا ــــ

حضرت پیر سواگ کی خانقاہ میں مسافر طلباء کے قیام اور طعام کا انتظام تھا نیز ظاہری تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت پر بھی توجہ دی جاتی تھی مرد کامل کی عقابی نگاہوں نے اس جوہر قابل کو پہچانتے ہوئے محبت پدری سے نوازا اور خصوصی توجہ سے ان کی تعلیم کا آغاز فرمایا ــــ قرآن پاک کے تین پارے ختم کرنے کے بعد آپ بستی "ودھے والی" میں حضرت مولانا نور محمد صاحب کے پاس چلے گئے۔ ان کے پاس قرآن مجید ناظرہ ختم کیا اور ابتدائی کتب کی تعلیم شروع فرمائی۔

سبق آموز واقعہ

حضرت موصوف اپنی زبان درفشاں سے یہ واقعہ بیان فرماتے تھے کہ "ودھے والی" چونکہ نشیبی علاقہ تھا ایک رات گرمیوں کے موسم میں اچانک دریا میں طغیانی آگئی اور دریا کا پانی چار پائی کے نیچے سے میرے جوتے بہا کر لے گیا اور بہت سا عرصہ مجھے ننگے پاؤں رہنا پڑا ــــ حضرت استاذ محترم کے مویشیوں کیلئے دور کھیتوں سے گھاس اور چارہ لانا بھی میری ذمہ داری تھی ــــ گرمیوں میں ننگے پاؤں چلنا اور خاردار مقامات سے گھاس لاتا اس کے باوجود صبر و استقامت کو اختیار کئے رکھا اور حرف شکایت زبان تک نہ آیا ــــ

آپ نے حصول تعلیم اور دین حق کی معرفت حاصل کرنے کیلئے صبر آزما مصائب اور عسرت و غربت کی زندگی کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا ــــ

دین حق کا شیدائی ہر قسم کی رکاوٹوں کو اپنے قدموں سے پامال کرتا ہوا اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا ــــ

Marfat.com

مزید تعلیم حاصل کرنے کی خاطر آپ "ٹھٹھہ گورمانی" پہنچے مگر وہاں سکون قلب نہ مل سکا۔ وہاں سے مظفر گڑھ کی مشرقی جانب مولانا محمد عظیم صاحب کے درس کی شہرت سن کر یہ تشنۂ آب علم اس چشمۂ علم و کمال تک پہنچا جب پہنچے تو رات ہو چکی تھی صبح حاضر ہو کر آنے کا مقصد عرض کیا مولانا موصوف ایک صاحب بصیرت شخصیت تھے آپ نے پہلی نظر میں دیکھ کر آپ کو درس میں داخل کر لیا ایک عرصہ تک یہاں قیام پذیر رہے اور علم حاصل کیا اپنے شوق کی تکمیل کیلئے آخری منزل کے طور پر نگاہ انتخاب جس مقام پر پڑی۔ وہ بحر العلوم استاذ العلماء حضرت مولانا فیض محمد شاہ جمالی رحمہ اللہ تعالیٰ کا دربار تھا اس بارگاہ عالی میں پہنچ کر نہایت ہی انہماک اور جوش و جذبہ کے ساتھ حصول علم میں مصروف ہو گئے رات دن کی محنت کے بعد یہاں پر ہی آپ نے درس نظامی کی تکمیل فرمائی۔ جس اعلیٰ مقصد کے حصول کی خاطر دربدر کاسۂ شوق پھیلایا تھا اور جس کیلئے آزمائشوں اور تکلیفوں کو استقامت کے ساتھ برداشت کیا تھا آج وہ گوہر مقصود آپ کو حاصل ہو چکا تھا اور یہ مسافر اپنی گم گشتہ منزل کو پا چکا تھا اپنے والد گرامی کے خواب کی تعبیر عملی طور پر سامنے آ چکی تھی چنانچہ پوری سرخروئی اور کامیابی کے ساتھ آپ اپنے وطن مالوف کی طرف واپس لوٹے۔

"پیر سواگ کی بارگاہ میں"

پیر سواگ کی بارگاہ میں علوم ظاہری کی تکمیل علوم باطن کے حصول کا وسیلہ ہے۔ علم ظاہر چراغ راہ ہے تو علم باطن منزل مقصود ہے حضرت پیر بارو رحمۂ اللہ تعالیٰ کے دل میں دوران تعلیم ہی علم باطن کو حاصل کرنے کا شدید شوق پیدا ہو چکا تھا اور اس سے پہلے آپ کی نگاہیں قدوۃ الساکین غوث زمان حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمۂ اللہ تعالیٰ کے انوار سے ضیاء بار ہو چکی تھیں۔ مرغ دل گیسوئے مرشد روشن ضمیر کا اسیر ہو چکا تھا اس لئے آپ ظاہری علوم

Marfat.com

سے فراغت کے بعد سیدھے خانقاہ سراجیہ عالیہ گرہ سواگ پہنچ کر حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ـــــ پھر دنیا نے دیکھا کہ جس عقیدت و عشق اور اخلاص و نیاز سے مرید صادق حاضر ہوا تھا اس سے بھی بڑھ کر مرشد کامل نے اس کے ظرف کو انوار الٰہی سے مالا مال کیا ـــــ پیر بارو صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مرشد کے آستانے کی غلامی اور خدمت کو اس طرح شعار بنایا کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ حضرت پیر بارو نے اپنا سب کچھ مرشد کے گھرانے پر قربان کر دیا تو مبالغہ نہ ہوگا۔ اور حیرت یہ ہے کہ آخری دم تک اس غلامی میں کمی نہ آنے دی حضرت پیر سواگ نے حضرت پیر بارو کو کتنا فیض عطا کیا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود حضرت سید الاولیاء المتاخرین پیر سواگ نے اپنی زبان مبارک سے بارہا فرمایا کہ میں نے اپنی مرضی کے مطابق جب فیض دینے کی کوشش کی ہے تو کوئی نہیں لے سکا سوائے مولوی بارو کے۔ کہ میں جتنا دیتا گیا یہ لیتا گیا یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔ جس مرید کے متعلق پیر کامل کے یہ الفاظ ہوں تو اس کی رفعت پرواز کا کیا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

مے پرستی کا مزا تب ہے کہ ساقی خود کہے
مے میں وہ مستی کہاں جو میرے مستانے میں ہے

مراجعت

تکمیل علوم کے بعد آپ اپنے وطن موضع نوشہرہ تاجہ شمالی واپس تشریف لائے اور اپنے والد گرامی کے ساتھ اپنی زمین میں کھیتی باڑی مال مویشی کی رکھوالی اور نگہداشت میں معاونت فرمانے لگے اس دوران بھی آپ مرشد کریم کے حضور حاضری کیلئے ہر وقت بے چین رہتے ـــــ چنانچہ اکثر و بیشتر آپ خانقاہ عالیہ میں حاضر ہو کر لنگر شریف کی خدمت بجالانے اور لنگر شریف کے کام

Marfat.com

سرانجام دینے میں مصروف رہنے لگے اور منازل سلوک بھی طے فرماتے رہے۔

ازدواجی زندگی

آپ کے والدین نے آپ کی شادی اپنے ہی خاندان کی ایک عورت سے کی جس سے دو بچے پیدا ہوئے۔ اور دونوں ہی بچپن میں فوت ہوگئے اور اس کے بعد آپ کی رفیقۂ حیات بھی اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں ـــــ آپ کی دوسری شادی بھی خاندان ہی میں ایک صالحہ خاتون سے ہوئی جس کے بطن سے ایک صاحبزادہ جناب فقیر محمد صاحب پیدا ہوئے۔ اور وہ بھی اس گلزار ہستی کی صرف سات بہاریں دیکھ کر دنیائے فانی سے رخصت ہوئے ـــــ ان کی والدہ صاحبہ بھی یہ جدائی برداشت نہ کر سکیں۔ اورانہوں نے بھی داعئ اجل کو لبیک کہا ـــــ

ـــــ آپ کی تیسری شادی ایک عفت مآب خاتون سے ہوئی جس کے دامن مراد میں تین پھول کھلے مگر رضائے ایزدی کے مطابق یہ تینوں صاحبزادگان بھی ایام رضاعت ہی میں وصال فرما گئے۔

خلافت و اجازت

آپ کا زیادہ تر مسکن مرشد کا آستانہ عالیہ ہی رہا مرشد کریم کی صحبت کیمیا اثر سے ہر لمحہ مستفیض ہوتے خدمت و محبت ایثار و قربانی اور مسلسل حاضری کی بناء پر بارگاہ سواگی میں آپ کو خصوصی مقام حاصل تھا حضرت پیر سواگ رحمۂ اللہ تعالیٰ نے بے انتہا الطاف اور توجہات سے آپ کو نوازا ایک دن بہت سے متوسلین و مریدین خانقاہ عالیہ حسن آباد شریف میں اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کرنے اور لنگر کے کام سرانجام دینے کے بعد آم کے درخت کے نیچے دوپہر کو سو رہے تھے کہ اس وقت حضرت پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور مریدین کی موجودگی میں قاضی عطا محمد صاحب قادر پور راں والے اور حضرت پیر بارو رحمۂ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو اشاعت سلسلہ کی اجازت اور خلافت عطا فرمائی۔ آپ نے چونکہ تفصیلی سیر کے ذریعے سلوک طے کیا اس لئے خلافت دیر سے پائی اور گمنامی کو اپنا شعار بنایا۔

محبت شیخ

حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے مرشد ذی وقار کے ساتھ جس رشتۂ الفت و غلامی اور سلسلۂ عقیدت و محبت کو استوار کیا تھا پوری استقامت کے ساتھ تادم واپسیں اس پر کار بند رہے اور سرمو فرق نہ آنے دیا خدمت کیلئے ہر وقت حاضر ہر لمحہ مستعد اور ہر لحظہ تعمیل حکم کیلئے کمربستہ ایک جذبہ عشق تھا ایک لگن تھی ایک ذوق تھا جو آپ کو سکون نہ لینے دیتا طوفان بادوباراں ہو یا موسم کی خرابی دن ہو یا رات صبح ہو یا شام یہ عاشق صادق اپنے خیالوں میں ایسا گم اور لنگر کے کاموں میں ایسا مصروف کہ گویا کسی سے کوئی واسطہ ہی نہیں گو خدمت مرشد انتہائی مشکل ترین مرحلہ ہے مگر حضرت بارو علیہ الرحمتہ نے خدمت شیخ کا حق ادا کیا خدمت لنگر کے ساتھ ساتھ مرشد کا دیدار بھی صحبت شیخ بھی اور ذکر و فکر بھی اس قدر جی بھر کے کیا کہ راہ عشق و مستی کا یہ راہروِ فرزانہ شرح صدر کی دولت سے بہرہ ور ہو کر اپنی منزل کو پا گیا۔

خدمت مرشد

حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تکمیل سلوک کے دوران اور تکمیل سلوک کے بعد بھی خدمت مرشد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہ جذبہ روز بروز ترقی کرتا رہا سخنے قدمے درہمے ہر لحاظ سے اپنے آپ کو خدمت مرشد کیلئے مصروف رکھا آپ اپنی زبان مبارک سے بیان فرماتے تھے کہ حضرت سیدی و مرشدی پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے لنگر شریف کا کوئی مکان ایسا نہیں جس پر فقیر کے ہاتھ سے اینٹ گارا نہ لگا ہو ——

Marfat.com

حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب سواگوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر جہاں کہیں بھی لنگر شریف کی زمین تھی مکانات تعمیر کروائے جن میں اکثر اخراجات حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے برداشت کئے ایک مرتبہ بھکر میں حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے مرشد کریم کے مکانات کی تعمیر میں مصروف تھے ـــــ حضرت ثانی رحمۃ اللہ کا وصال ہو چکا تھا موجودہ صاحبزادگان اس وقت بچے تھے ـــــ تشریف لائے حضرت پیر بارو غریب نواز حضرات صاحبزادگان کو دیکھتے ہی گھٹنوں کے بل جھک کر قدم بوس ہوئے ـــــ اور تعمیر کردہ مکانات دکھانے کی خاطر صاحبزادگان ذی وقار کو ساتھ لے کر عرض کرتے تھے حضرت یہ مکان بھی آپ کا ہے یہ مکان بھی آپ کا ہے مکانات دکھانے کے بعد صحن میں بیٹھ گئے اور بہت سی رقم حضرات صاحبزادگان کو بطور نذرانہ پیش کی صاحبزادگان گرامی قدر نے فرمایا کہ آپ ہزاروں روپے خرچ کر رہے ہیں کہ رقم دینے کی ضرورت نہیں ـــــ آپ نے دست بستہ عرض کی حضور ـــــ یہ مکانات بھی آپ کے ہیں ـــــ یہ نوٹ بھی آپ کے ہیں یہ غلام بھی آپ کا ہے ـــــ اس کے علاوہ کروڑ اسٹیشن اور راجن شاہ ریلوے اسٹیشن پر مکانات اور دکانیں تعمیر کروائیں تاکہ لنگر شریف کی جائیداد محفوظ رہے۔

روضہ شریف کی تعمیر

حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد روضہ شریف سیم کی وجہ سے مرمت طلب تھا اور روضہ شریف کے سامنے سائے کا کوئی انتظام نہ تھا ـــــ پرانی مسجد شکستہ ہو چکی تھی۔ آپ مع متوسلین دربار عالیہ کی تعمیر و مرمت کیلئے تشریف لے گئے ـــــ دربار شریف پہنچ کر آپ نے مسجد شریف اور روضہ شریف کی مرمت کرانے کے علاوہ نیا برآمدہ بھی تیار

Marfat.com

کرایا آپ اس بارے میں فرماتے تھے کہ میں تو آٹھ آنے چھوڑ کر گیا تھا ـــــ یہ میرے مرشد کا کرم ہے کہ لنگر بھی چلتا رہا اور ہم بھی چلتے رہے اور اسی ہزار روپیہ نقد جیب سے خرچ ہوا تعمیر روضہ کے وقت آپ کمال ضعف اور پیرانہ سالی کے باوجود اپنے دست مبارک سے مستریوں کو اینٹیں اٹھا کے دیتے تھے حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت سواگ کریم کے عرس مبارک پر تمام انتظام خود سنبھالتے تھے اور بہ نفس نفیس اپنے دست مبارک سے کام کرتے تھے۔ کثیر تعداد میں اونٹ گائے بیل بھینس بھیڑ اور بکری اور دنبے اور کثیر رقم لنگر شریف میں پیش فرماتے تھے۔

اشاعت سلسلہ

بارگاہ حضرت پیر سواگ سے خلافت و اجازت حاصل کرنے کے بعد آپ ایک عرصہ تک اپنے آبائی موضع تاجہ شمالی میں خاموشی و عزلت نشینی کے ساتھ ریاضت و مجاہدہ مراقبہ اور ذکر و فکر میں مشغول رہے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی ـــــ مگر حسن کامل کو کب تک پردہ اخفا میں رکھا جاسکتا ہے عطار کی دوکان فضاؤں کو اس طرح مقطر و معنبر کر دیتی ہے کہ راہ چلنے والا مسافر خود بخود اس کی جانب کھنچا چلا آتا ہے اللہ والے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کریں بھی تو خاموش فضائیں اور ساکت ہوائیں ان کی ولایت کا چرچا دور دور تک پہنچا دیتی ہیں ـــــ حاجی امیر محمد کوٹ سلطانی وہ سعادت مند اور صالح مرد ہے جس نے اس حسن مستور کو سب سے پہلے بے نقاب کیا ـــــ حاجی صاحب موصوف کے دل میں حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور بیعت کی شدید خواہش پیدا ہوئی یہی محبت اس پروانے کو کشاں کشاں حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کے آستانے تک لائی ـــــ آپ انتہائی شفقت و محبت سے پیش

Marfat.com

آئے حاجی صاحب نے بیعت کی درخواست پیش کی ــ آپ فوراً کسر نفسی پر اتر آئے اور فرمایا

"میں کون سا پیر ہوں کہ تم میری بیعت کیلئے آئے ہو" ـــــ حاجی صاحب اس وقت تو بطور ادب خاموش ہو گئے مگر چونکہ ان کی بیعت کی درخواست قبول نہ ہوئی تھی اس لئے وہ سیدھے آستانہ عالیہ حضرت پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضر ہوئے اس وقت سجادہ نشین حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مسند آراء محفل تھے ـــــ چائے تقسیم ہو رہی تھی حاجی صاحب نے چائے پینے کے بعد حضرت ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور! "میں آپ کے خلیفہ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کا مرید ہونا چاہتا ہوں مگر انہوں نے مجھے بیعت میں قبول نہیں کیا بلکہ صاف انکار کیا ہے۔" ـــــ

حضرت ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ سن کر جلال میں آگئے اور حضرت پیر بارو صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا اور لکھا "کہ جب مرشد کریم نے آپ کو اشاعت سلسلہ کی اجازت دے رکھی ہے اور خلافت سے نوازا ہے تو وہ آپ کی صلاحیت و قابلیت سے واقف تھے ــ آپ اس شخص کو مرید کیوں نہیں کرتے خدانخواستہ یہ شخص اگر کسی رافضی کا مرید ہو جائے تو اس کی گمراہی کا ذمہ دار کون ہو گا؟ ـــــ امیر محمد مذکور دوسرے دن دوپہر کے وقت پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ثانی کا مکتوب گرامی پیش کیا آپ اپنے پیر کا مکتوب بھی پڑھتے رہے اور آنکھوں سے گوہر اشک بھی بہاتے رہے اس کے بعد آپ نے امیر محمد کو بیعت کیا ـــــ گویا حضرت پیر بارو رحمتہ اللہ تعالیٰ کا پہلا مرید حاجی امیر محمد ساکن کوٹ سلطان ہے اس کے بعد پروانہ وار لوگ آنے لگے اور متاع جان و دل نچھاور کرنے لگے ـــــ

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگ کے فیوض و برکات اور سلسلہ

Marfat.com

عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے انوار و تجلیات حضرت پیر بارو رحمتہ اللہ کے ذریعے اس قدر عام ہوئے کہ آپ سے مستفیض ہونے والوں کا سلسلہ غیر ممالک تک جا پہنچا ـــــ تھل کے دور افتادہ ریگزاروں میں روشن ہونے والی اس شمع کا نور دور دور تک پھیلنے لگا ـــــ ایک کچے اور بوسیدہ حجرے میں بیٹھنے والا سادہ سا مرد درویش ـــــ شکوک و شبہات کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو یقین اور سکون قلب کی دولت عطا کرنے لگا ـــــ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت تقسیم ہوئی ـــــ شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور بانٹا گیا ریت کے ذرے ذکر و فکر کی ضربوں اور اسم ذات کی صداؤں سے گونجنے لگے آپ کے چہرہ سے نور برستا تھا۔ دیکھنے والا آپ کی زیارت کرتے ہی پکار اٹھتا یہ "اللہ کا ولی ہے" آپ تصرف کامل رکھتے تھے ہر شخص امیر ہو یا غریب آپ کو دیکھتے ہی جھک جاتا ـــــ آپ کی سادہ مگر حقائق و معارف سے بھرپور گفتگو سن کر علماء حیران رہ جاتے تھے۔

انداز تربیت

حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ بصورت مصافحہ مرید کا ہاتھ پکڑ کر اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان اپنا بایاں ہاتھ اور دایاں ہاتھ اس کے ہاتھوں کے اوپر رکھ کر کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت پڑھاتے تین بار استغفار "استغفر اللہ تعالیٰ ربّی من کل ذنب واتوب الیہ" پڑھا کرا جمالی توبہ کراتے اس کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہ کر باطنی طور پر توجہ فرماتے مرد کے سینہ پر قلب کے مقام پر تین انگلیاں رکھ کر اسم ذات "اللہ" کی تلقین فرماتے ـــــ عورتوں کیلئے کپڑا بچھا دیتے جسے عورتیں پس پردہ تھام لیتیں پھر مندرجہ بالا طریقہ سے تلقین فرماتے اور اشارے سے اسم ذات قلب میں پیوست فرماتے بیعت کرنے کے بعد مریدین کو نماز پنج گانہ کی پابندی اور نماز تہجد کی ادائیگی کی تاکید فرماتے اور ہر نماز کے بعد

Marfat.com

ایک تسبیح درود شریف نہایت ہی ادب اور حضوریٔ قلب کے ساتھ پڑھنے کی ہدایت فرماتے ـــــ صدق مقال اور اکل حلال پر زور دیتے صحبت و محبت شیخ کیلئے رابطہ قائم کرنے کی ہدایت فرماتے۔ آپ کے ہاں تربیت مریدین کیلئے ایک خاص نظام جاری تھا۔ مریدین کی اصلاح و تربیت میں آپ خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ فرماتے ـــــ ہر مرید کو اس کی استعداد اور صلاحیت کے مطابق منازل سلوک طے کراتے ـــــ درستی اخلاق اور اتباع شریعت کا درس دیتے ـــــ محبت الٰہی۔ تقویٰ۔ برائی سے بچنے۔ محبت شیخ اور خدمت خلق کی ہمت پیدا کرنے کی تلقین فرماتے آپ فرماتے تھے۔

(۱) ادب و احترام پیدا کیا جائے۔

(۲) احیاء سنت و اجتناب بدعات کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

(۳) اشاعت سلسلہ میں سعی و جدوجہد سے کام لیا جائے۔

(۴) مرشد کی صحبت سے فائدہ حاصل کیا جائے۔

(۵) مسلک حقہ اہل سنت و جماعت "بریلوی" کی ترویج اور مذاہب باطلہ دہریت خارجیت رافضیت سے قطع تعلق کیا جائے۔

سیرت مبارکہ

حلیہ مبارک

قد مبارک متوسط رنگ گندمی مائل ابرو کشادہ اور آنکھیں سرمگیں چہرۂ انور حامل متانت و سنجیدگی۔ ریش مبارک سفید ـــ لمبی ناک لب پھول کی طرح نازک انداز گفتگو سادہ اور محبوبانہ اور تبسم آمیز گفتار ـــــ

سجادہ

ابتداءً آپ کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی چٹائی پر تشریف رکھتے اور ریت سے بھرا ہوا لوٹا تھوک دان کے طور پر استعمال فرماتے بعد میں خدام چٹائی پر دری

Marfat.com

ڈالنے لگے اور جست کا تھوک دان استعمال ہونے لگا ـــــ بوجہ پیری گاؤ تکیہ کا سہارا بھی لے لیتے عام طور پر دن کے وقت سردیوں میں مسجد سے ملحق جنوب کی طرف اور گرمیوں میں چھپر کے نیچے اور رات کے وقت گرمیوں میں مسجد شریف کے سامنے کھلے میدان میں اور سردیوں میں حجرہ شریف کے اندر تشریف فرما ہوتے ـــــ عموماً وعظ و نصیحت میں مصروف رہتے مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی ترویج میں کوشاں مذاہب باطلہ "مرزائیت" "خارجیت" "رافضیت" کا انتہائی شدت سے رد فرماتے آپ کی زبان مبارک سے نکلنے والے کلمات قدسیہ دل کی گہرائیوں میں اترتے چلے جاتے مریدین و متوسلین آپ کے گرد حلقہ کی صورت میں ہمہ تن گوش رہتے لوگ آپ کی باتیں پوری توجہ سے سنتے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے آپ کی صحبت کیمیا اثر کا نتیجہ ہے کہ آپ کا ہر غلام مسلک حقہ اہل سنت کا سپاہی اور نظام مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم و مقام مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی ہے۔

خوراک

آپ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کی بے حد قدر فرماتے تھے آپ کی غذا انتہائی سادہ گنے چنے چند لقموں پر مشتمل تھی خوراک بہت سادہ اور قلیل ـــــ سر ڈھانپ کر داہنے ہاتھ سے تناول فرماتے عمر شریف کے آخری تین سالوں میں تو آپ نے کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا بڑی کوشش کے بعد چند گھونٹ دودھ کے نوش فرماتے بار بار عرض کرنے پر فرماتے "بابو تنگ نہ کرو کیا کروں دودھ اندر نہیں جاتا" اور فرماتے کہ کھانے سے زیادہ کھلانے سے تقویت ملتی ہے۔

لباس

اپنے مرشد کریم کی ہر ہر ادا آپ کے رگ و پے میں رچ بس چکی تھی اس

Marfat.com

لئے ساری زندگی اپنے شیخ کے لباس کے علاوہ کوئی لباس آنکھوں میں نہ جچا۔ دیسی کھدر کے کپڑے کی موٹی دستار اور کھدر ہی کا کرتا اور تہبند استعمال فرماتے نیلے رنگ کا تہبند بھی استعمال کرتے۔ ظاہری نمود و نمائش کو پسند نہیں فرماتے تھے اس لئے کپڑوں میں سادگی تا دم آخر مرغوب خاطر رہی ـــــ کرتے پہ صدری مختلف رنگ کے کپڑوں کی استعمال فرمائی دستار مبارک کی بندش اس قدر سادہ کہ اس سے ایک خاص قسم کی معصومیت اور بھولپن جھلکتا تھا ـــــ جوتا ہمیشہ سادہ چمڑے کا مگر نفیس اور ہلکا استعمال فرماتے لباس پہنتے وقت دائیں جانب اور اتارتے وقت بائیں جانب کا خیال فرماتے تھے۔ عصا مبارک ہمیشہ ہاتھ میں رہتا ـــــ

سادات و علماء کی خدمت

سادات عظام علماء و مشائخ اور فقراء کے ساتھ نہایت ہی تواضع سے پیش آتے ان کی رہائش اور کھانے پر خصوصی توجہ دیتے اور مالی مدد بھی فرماتے علماء کرام کی حوصلہ افزائی فرماتے مطالعہ کتب اور تبلیغ دین متین و اعلاء کلمۃ الحق کا شوق دلاتے۔

طلباء کی حوصلہ افزائی

جب کوئی طالبعلم حاضر خدمت ہوتا تو نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے اسباق کا حال پوچھتے اور کبھی کبھی کوئی سوال بھی فرما دیتے اور ساتھ ہی اس کی وضاحت بھی کرتے طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ان میں حصول علم کا جذبہ اور شوق پیدا کرتے اور فرماتے کہ علم ہمیشہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہ اور اس کے حبیب برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کیلئے حاصل کرنا چاہئے۔ علم پر عمل کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے کہ علم بغیر عمل بے کار ہے اگر کوئی طالب علم وظیفہ

Marfat.com

پوچھتا تو فرماتے کہ تمہارا علم حاصل کرنا اور اس پہ عمل کرنا یہی وظیفہ ہے۔

احترام شریعت

آپ کے آستانہ عالیہ پر بود و باش نشست و برخاست خورد و نوش اقوال و افعال خلوت و جلوت گفتار و کردار لباس و اطوار حتیٰ کہ تمام معاملات میں شریعت مطہرہ کی پابندی کا خصوصی لحاظ رکھا جاتا تھا اور اس معاملہ میں ادنیٰ و اعلیٰ چھوٹے بڑے میں کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی تھی ـــــ کلمہ حق کی ادائیگی حق گوئی و بے باکی کے سلسلہ میں کسی ظالم و جابر اور امیر و صاحبِ جاگیر کی ہرگز پرواہ نہ کی جاتی کمزوروں غریبوں اور مسکینوں کو حق دلانے کے معاملہ میں کسی کا دنیاوی رعب یا ظاہری جاہ و جلال ہرگز رکاوٹ نہ بن سکا اس سلسلہ میں آپ نے مصائب و آلام کو بھی خندہ پیشانی سے قبول کیا مگر شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی کو ہرگز برداشت نہ کیا ـــــ اگر کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہوتا تو جید علماء کرام سے تحقیق کروانے کے بعد فیصلہ صادر فرماتے ـــــ ایک مرتبہ علاقہ کے ایک زمیندار نے آپ سے پوچھا کہ جناب کیا وجہ ہے "جوتہ" قوم اگر بھوک سے مر رہی ہو تو پھر بھی وہ کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتی آپ نے فرمایا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس قوم میں ہر دور میں علم شریعت کسی نہ کسی ذریعہ سے موجود رہا اس علم کی برکت اور فیض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کمال مہربانی سے اس قوم کو سوال سے محفوظ رکھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ قوم ہر دور میں مہمان نوازی کی عادی ہونے کے علاوہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خصوصی طور پر خیال رکھتی تھی اس لئے اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم سے اس قوم کو اس عیب سے محفوظ رکھا۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی آپ کو اپنے مرشد کریم اور اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی

Marfat.com

تھی آپ مہمان کو باعث رحمت خیال کرتے تھے اور اکثر فرماتے کہ مہمان کے آنے سے دل خوش ہو تو یہ ایمان کے کامل ہونے کی نشانی ہے جب بھی کوئی مہمان آتا تو اسی وقت کھانے کے متعلق دریافت کیا جاتا پھر فوراً انتظام کیا جاتا آپ فرماتے تھے "بابو کھانا کھلانا سیکھو کھانے پر اکتفانہ کرو" آپ کی عادت مبارک تھی کہ رات کو مسجد کے مینار پر چراغ روشن کروا دیا کرتے تھے تاکہ بھولا بھٹکا مسافر روشنی دیکھ کر آجائے اور رات سکون سے بسر کرے۔

جب کھانے کا وقت ہوتا تو زمین پر چٹائیاں بچھادی جاتیں۔ حاضرین چار چار کا گروپ بنا کر بیٹھ جاتے مہمانوں میں کھانا تقسیم کیا جاتا ـــــ اور آپ بھی مہمانوں کے ساتھ سنت کے مطابق دایاں گھٹنا کھڑا کر کے بایاں گھٹنا بچھا کر بسم اللہ شریف پڑھتے ہوئے کھانا تناول فرماتے پانی یا کوئی اور مشروب ہوتا تو آپ ہمیشہ تین سانسوں میں نوش فرماتے گاہ گاہ روٹی کے ٹکڑے شوربے میں ڈالتے اور ثرید بنا کر بھی تناول کرتے۔

عادات و خصائل

آپ کی پوری زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فقر محمدی کی تصویر تھی تقویٰ و طہارت ورع و پرہیزگاری اور پابندی شریعت کا مجسمہ تھے۔ اپنے ہر قول و فعل میں احکام شریعت کا لحاظ رکھتے اور جہاں کہیں بھی خلاف شرع بات دیکھی بلا خوف لومۃ لائم اسے ٹوک دیا۔

لوگوں پہ بے حد مہربان خلق خدا پر شفیق اور ہر ایک کے غمگسار تھے ہر ملنے والا یہ خیال کرتا کہ سب سے زیادہ مہربان مجھ پر ہیں ـــــ ہر آنے والے کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتے ـــــ اور جانے والے کو دعائیں دے کر واپس کرتے اور بعض اوقات آگے چل کر الوداع کرتے جو شخص جس مقصد کیلئے حاضر ہوا دامن مراد بھر کے لوٹا ـــــ یتیموں بیواؤں اور مسکینوں کی دلجوئی

Marfat.com

فرماتے اور امداد بھی کرتے ـــــ کسی شخص کو بغیر کھانا کھلائے واپس نہیں ہونے دیتے تھے مریدین و متوسلین کی اصلاح احوال، تزکیہ نفس اور اخلاق حمیدہ کی طرف بہت توجہ دیتے حفظ مراتب کا بہت خیال کرتے ہر مرید کیلئے ابر رحمت تھے انتہائی بگڑے ہوئے انسانوں کو نگاہ رحمت سے سنوارا اور فیوض و برکات سے مالا مال کیا خلاف مزاج باتوں پر صبر و تحمل سے درگزر فرمایا اور ضبط و اعتدال سے اصلاح احوال فرمائی ایثار و قربانی خلوص و محبت عاجزی و انکساری حق گوئی و بیباکی سادگی بے تکلفی اور حسن اخلاق کا پیکر تھے ـــــ آپ کے آئینۂ اخلاق سے حوصلہ مندی۔ قناعت اور توکل کا عکس صاف طور پر نظر آتا تھا۔

اندازِ گفتار

آپ کا انداز گفتگو دھیما میٹھا پرکشش باوقار اور نرالا تھا گفتگو جامع اور مختصر فرماتے اکثر ایسا ہوا کہ لوگ سوال دل میں لے کر بیٹھے مگر پوچھنے سے پہلے آپ نے اپنی گفتگو میں اس کا جواب عطا فرما دیا ـــــ آپ کی گفتگو سے سامعین کے دل و دماغ سے شکوک و شبہات کی تمام گرد چھٹ جاتی ـــــ کوئی فرد بھی ایسا نہیں جو آپ کی محفل میں شریک ہوا ہو اور آپ کے حسن تکلم کا گرویدہ نہ ہوا ہو ـــ آپ کی کوئی محفل بھی ایسی نہ تھی جس میں آپ نے اپنے مرشد کریم خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی شفقت کریمانہ کا ذکرِ خیر نہ فرمایا ہو۔

آپ فرماتے اس فقیر کے پاس جو کچھ ہے اپنے پیر کی نظر محبت کا نتیجہ ہے یہ لنگر شریف اور سب کچھ حضرت سواگ کا ہے ہم تو آپ کے لنگر کے لانگری ہیں اور آپ کے لنگر پر پل رہے ہیں اور آپ کے پس خوردہ پر بسر اوقات کر

Marfat.com

رہے ہیں۔ اور فرمایا کہ فقیری اور ولایت میرے مرشد کریم پر بس ہوئی ـــــ غرض آپ انتہائی دلکش انداز میں اپنے پیر و مرشد کے ذکر خیر سے اپنی محفل کو چمن زار بنا دیتے تھے۔

لنگر شریف

آپ کا لنگر شریف نہایت وسیع تھا ہر خاص و عام کو حسب مرتبہ کھانا ملتا۔ ابتداءً چند مسافر طلبہ آپ کے ہاں رہائش پذیر تھے جن کے قیام و طعام کا بندوبست آپ خود فرماتے تھے پھر جب اشاعتِ سلسلہ کا کام جاری ہوا اور آمدورفت بڑھ گئی تو مستقل لنگر کا انتظام ہوا صوفی محمد نواز صاحب لانگری مقرر ہوئے لنگر کا کام پورے نظم و ضبط سے چلایا جاتا ہے۔ لانگری حجام باورچی سب لوگ خدمت لنگر شریف کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں لنگر شریف کا معمول ہے کہ اشراق کے بعد ہر مہمان کو چائے اور ڈبل روٹی ناشتے کے طور پر ملتی اس کے بعد کھانا دیا جاتا کھانے کی تقسیم کا انداز بہت دل پذیر ہے مہمان چار چار کی ٹولیاں بنا کر بیٹھ جاتے ہیں مٹی کے پیالوں میں سالن اور روٹیاں ان میں تقسیم کر دی جاتی ہیں تمام مہمان اجتماعی طریقے سے باہم مل کے کھانا کھاتے ہیں۔ لنگر شریف میں عام طور پر گوشت سبزی اور دال کا سالن پکایا جاتا ہے جو سادہ ہونے کے باوجود بہت پر لطف اور لذیذ ہوتا ہے ہر شخص سیر ہو کے اٹھتا ہے ـــــ ظہر کی نماز کے بعد چائے تقسیم ہوتی ہے اور نماز مغرب کے بعد کھانا دیا جاتا ہے جو رات گئے تک جاری رہتا ہے ـــــ علماء کرام مشائخ عظام اور سادات کیلئے لنگر شریف میں خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا اور ان حضرات کو روانگی کے وقت حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ زاد راہ کے طور پر نقدی بھی عنایت فرماتے تھے ـــــ رہائش کیلئے مہمانوں کو موسم کے مطابق بستر اور چارپائیاں مہیّا کر دی جاتی ہیں ـــــ بحمدہ تعالیٰ حضرت ثانی

Marfat.com

خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی لنگر شریف کے انتظام کو خوب سے خوب تر بنا دیا ہے اور نہایت احسن طریق سے نظام چل رہا ہے

عسرت کی زندگی

حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنا ابتدائی زمانہ بہت عسرت اور تنگی میں بسر فرمایا ـــــ مگر تسلیم و رضا کا یہ عالم کہ فاقوں پہ فاقے گزرتے رہے لیکن کسی کو خبر نہ ہوئی ـــــ اور نہ ہی تمام عمر آپ نے دستِ سوال دراز کیا آپ نے فرمایا "بابو ہم نے ڈیلے (کریر کے درخت کا پھل) بیروں اور ساگ پر گزارہ کیا ہے اور وہ بھی پیٹ بھر کر نصیب نہ ہوتا تھا" فرمایا ایک مرتبہ گھر میں کافی دنوں سے فاقہ تھا بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کو باہر رقبہ میں بٹھا کر آدھی رات کے وقت گھر آکر دریافت کیا کہ کھانے کی کوئی چیز موجود ہے تو جواب ملا کہ آپ کا حصہ پیالے میں موجود ہے ـــ میں نے دیکھا تو ایک لقمہ سے بھی کم تھا چند اجناس کی اشیاء کو ملا کر کوٹ کے ان کا دلیہ تیار کیا گیا تھا ـــــ کنبہ کی کفالت میرے ذمہ تھی نامعلوم گھر والوں نے بھی کچھ کھایا یا اسی طرح فاقہ سے تھے ـــــ میں نے اسی ایک لقمہ کو کھایا اور بارگاہ رب العالمین میں شکریہ ادا کیا ـــــ کہ الٰہی ہم تو ناشکرے بندے ہیں اس وقت تک تیری نعمتوں کی قدر کا اندازہ نہیں کر سکتے جب تک اس سے محروم نہ ہوں ـــــ پھر فرمایا کہ اس لقمہ سے پہلے اور بعد انواع و اقسام کے کھانوں میں وہ لطف نہیں آیا جتنا کہ فاقوں کے بعد ملنے والے اس ایک لقمہ میں آیا تھا ـــــ کچھ عرصہ کے بعد فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو دنیا کی ہر نعمت آپ کے قدموں میں آئی ـــــ مگر جو کچھ آیا فوراً تقسیم کر دیا گیا۔

رہائش

آپ کے سکونتی مکانات پرانی دیہاتی وضع کی کچی دیواروں پر سادہ چھپر پر

Marfat.com

مشتمل تھے بعد ازاں بتدریج ان کی مرمت ہوتی رہی ـــــ پھر ضرورت کے مطابق متعدد حجرے اور مکانات تعمیر کئے گئے جو مہمانوں اور طلباء کے لئے مختص ہیں عموماً متوسلین و معتقدین گرمی اور سردی میں چٹائیوں پر سوتے ہیں ـــــ

توکل اور تواضع

آپ تواضع اور انکساری کا پیکر تھے ـــــ تمام کام خود کر لیتے تھے ـــــ مزاج مبارک اخفاء اور گمنامی کی طرف راغب تھا ہمیشہ احتیاط رہی کہ خلوت میں بھی کوئی ایسا کام نہ ہو جو شہرت یا نمود و نمائش کا باعث بنے طبیعت فروتنی اور عاجزی کی طرف مائل تھی اثنائے گفتگو میں کسی بھی اچھے قول و فعل کا ذکر ہوتا تو نہایت خوبصورت انداز میں اسے اپنے پیر طریقت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۂ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے میرے آقائے کریم اس طرح فرمایا کرتے تھے ـــــ اس کے ساتھ ہی آپ اعلیٰ درجہ کے متوکل تھے فرماتے کہ اسم ذات "اللہ" جمیع مشکلات و آفات کا مداوا ہے ـــــ وسیع لنگر شریف کا اہتمام فقراء و غرباء میں نقد رقوم کی تقسیم پیر و مرشد کے حضور بیش بہا نذرانوں کا پیش کرنا اور تمام فتوحات توکّل کی مرہونِ منّت تھیں ـــــ وصال سے پہلے حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہٗ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بارویہ کو فرمایا "فقیرو! توکّل ـــ مصلّی اور اتباع سنت رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لازم پکڑنا جہاں سرنگوں ہو گا ـــــ

صبر و تحمّل

صبر و قناعت تسلیم و رضا ـــ ایثار و وفا اور تحمل و استقامت کا یہ عالم کہ سخت بیماری اور تکلیف میں بھی کسی پریشانی یا گھبراہٹ کا اظہار نہیں فرمایا ـــــ خدام صرف آپ کے انداز سے پہچان لیتے تھے کہ تکلیف یا بیماری ہے ورنہ

Marfat.com

پوری زندگی آپ کی زبان حرف شکایت سے آشنا نہ ہوئی۔ ہمیشہ راضی برضائے مطلوب حقیقی رہے ـــــ اسباب دنیا سے نفور جملہ تعلقات سے دور مرادات و خواہشات سے تجرید و انقطاع اور پورے عالم سے بے نیاز و مستغنی رہنا آپ کی عادت بن چکی تھی ـــــ اسی سال کی زندگی فاقوں اور فقر و افلاس میں بسر فرمائی مگر استغنا کی کیفیت یہ تھی کہ نہ تو کسی کے آگے دست سوال دراز کیا اور نہ ہی اپنے پیرو و مرشد سے اس کی شکایت کی ـــــ ادھر اس بادشاہ ولایت نے بھی کبھی آپ سے گھریلو حالات نہ پوچھے بلکہ ہمیشہ نماز با جماعت طلباء اور درس کے حالات دریافت فرمائے ـــــ ایک مرتبہ پوچھنے پر آپ نے عرض کیا! "حضور طلباء کے ساتھ مل کر ـــــ روکھی سوکھی کھا کے گزارہ کر لیتے ہیں" آپ نے فرمایا ـــــ "بابو جیکر تیکوں جو دی روٹی رکھی سکھی مل جاوے اتے پنج وقت دی نماز وی مل جاوے اتے گدڑی پا کے سم و نجیں بیا خدا کولوں کیا منگدیں" ـــــ یعنی اگر تجھے جو کی خشک روٹی مل جائے اور پانچ وقت کی نماز با جماعت مل جائے اور تو صدری پہن کے سو جائے تو پھر اور خدا سے کیا مانگتا ہے ـــــ پھر آپ یہ اشعار پڑھتے تھے ـــــ

پیر سکھائی ایہاریت ـــــ بہہ وچہ حجرے یا مسیت
بہا پروتھہ ٹکڑا کھا ـــــ پھٹا پُرانا کپڑا پا
غیر دے در تے مول نہ جا

اپنے مرشد کا یہ کلام ہمیشہ آپ کے ورد زبان رہا اور ساری زندگی اس پر عمل کیا مصائب و آلام ـــــ فقر و فاقہ تکلیف اور دکھ سب کچھ برداشت کیا مگر غیر کے در پر نہ گئے ـــــ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رب ذوالجلال نے آپ کو وہ مقام عطا کیا کہ سینکڑوں بھوکے پیاسے آپ کے دربار پہ آئے اور جسمانی و روحانی طور پر سیر ہو کے واپس گئے ـــ

آپ فرماتے تھے کہ میرا دل چاہتا ہے اپنے پیر کے ان مبارک الفاظ کو

Marfat.com

سنہری حروف سے لکھ کر گلے میں ڈال لوں ـــــ اور قبر میں بھی ساتھ لے جاؤں ـــــ

تبلیغ و تاثیر ـــــ رعب و جلال

آپ کی پوری زندگی تبلیغ احکامِ اسلام اور ترویج مسلکِ حقّہ اہل سنت و جماعت میں بسر ہوئی ـــــ آپ جہاں بھی تشریف لے گئے ہزاروں لوگ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر تائب ہوئے اور خلاف شرع رسم وعادات کو چھوڑ کر احکام شریعت مطہرہ پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ آپ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تحقیق کے مطابق عقائد پر کار بند رہنے کی تاکید فرماتے تھے ـــــ گروہ بندی اور فرقہ پرستی سے متنفّر تھے امام اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اپنا پیشوا اور امام و مقتداء مانتے تھے اور اختلافی مسائل میں آپ کی سوچ اور فکر بعینہ وہی تھی جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تھی ـــــ آپ محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس بزرگان دین میں خود بھی شرکت فرماتے اور معتقدین کو بھی شریک ہونے کی تلقین فرماتے ـــــ آپ اپنے دربار شریف پر روزانہ قرآن و حدیث کے اسرار پر مشتمل نہایت ہی سوز و گداز اور عشق و محبت سے لبریز وعظ فرماتے تھے ـــــ آپ کی زبان مبارک میں بے پناہ تاثیر تھی ملک کے کونے کونے بلکہ غیر ممالک سے بھی لوگ آپ کی محفل پاک میں شریک ہوتے ـــــ محفل پاک میں آنے والے ہمیشہ سکون قلب اور جمعیت خاطر کا سامان لے کر اٹھے ـــــ بے نماز آئے تو نمازی بن کے گئے فاسق و فاجر آئے تو نہ صرف تائب ہوئے بلکہ اخوت و مساوات درد و سوز جذب و مستی عشق و محبت سرور و کیف اور اتباع واطاعت کی دولت نصیب ہوئی آپ اگرچہ انتہائی درجہ شفیق و ملنسار اور مہربان تھے مگر حق گوئی کے معاملہ میں آپ کی جرات

Marfat.com

قابل دید تھی ـــــ بڑے بڑے رؤسا و امراء کا کلیجہ کانپ اٹھتا آپ کے رعب و جلال کی وجہ سے محفل پہ سناٹا چھا جاتا آپ کی تقریر کے دوران کسی کو ہمت نہ پڑتی کہ آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے ـــــ سامعین گوش بر آواز رہتے اور آنکھوں سے اشک ندامت رواں رہتے ـــــ آپ نے مختلف مقامات پر رافضیوں اور خارجیوں کے مقابلے میں جلسے منعقد کرائے اور بدمذہبوں کو شکست فاش دی حاجی خدا بخش ڈنہ وہابی ہر سال چندہ اکٹھا کر کے دور دور سے لوگوں کو مدعو کر کے دعوت کے بہانہ جلسہ میں شامل کرنے کی کوشش کرتا حضرت پیر بارو غریب نواز نے اس کے مقابلے میں جلسوں کا انتظام فرمایا لوگ شاہد ہیں کہ آپ کے جلسہ میں ہزاروں کا اجتماع ہوتا جبکہ حاجی خدا بخش کے جلسے میں گنتی کے چند افراد وہ بھی باہر سے منگوائے ہوئے ہوتے کئی سال تک مقابلہ کرتا رہا بالاخر ناکام و شرمسار ہوا اور شکست فاش سے دو چار ہو کر مقابلہ سے باز آیا ـــــ

مدرسہ کا قیام

آپ نے سلسلہ عالیہ کی اشاعت کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی ترویج و درس و تدریس کے لئے مدرسہ بھی قائم فرمایا ابتدائی ایام میں تدریس کے فرائض خود سرانجام دیتے تھے اس دور میں حضرت سے جو لوگ مستفید ہوئے ان میں حاجی محمود صاحب "کویرا" مولوی عبدالحکیم صاحب جوتہ مولوی محمد بخش صاحب چاہ ماہی والا مولوی صدیق صاحب اور مولوی محمد رمضان صاحب نواں کوٹ کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس کے بعد یہ فرائض شیخ محمد رمضان اور مولانا محمد بخش قیصرانی کے سپرد فرمائے جب طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوا تو حفظ و ناظرہ اور درس نظامی کے شعبوں کو الگ الگ کر دیا گیا ـــــ حفظ و ناظرہ کیلئے حافظ لعل دین محمد باروی اور حافظ قاری محمد زمان صاحب کوٹ سلطان والے حضرت کی

Marfat.com

موجودگی میں پڑھاتے رہے اس وقت دربار شریف کے مدرسہ قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تدریس صاحبزادہ خواجہ عبدالحکیم صاحب فرما رہے ہیں آپ خواجہ غلام حسین صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور خواجہ غلام یٰسین صاحب کے بھائی ہیں حافظ قرآن ہیں دینی تعلیم و اخلاق سے مزین ہیں شعبہ درس نظامی حضرت مولانا صالح محمد صاحب کے سپرد کیا گیا جب مولانا صالح محمد صاحب "چوبارہ" چلے گئے تو ان کی جگہ مولانا محمد شریف صاحب شعبہ درس نظامی کے انچارج مقرر ہوئے ـــــ مگر دو سال کے بعد دوبارہ مولانا صالح محمد صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں ان کے ساتھ معاون کے طور پر صاحبزادہ محمد حسن صاحب زید مجدہٗ شعبۂ درس نظامی میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مدرسہ کا انتظام و انصرام طلباء کے قیام و طعام اور اساتذہ کے اخراجات وغیرہ لنگر شریف سے پورے کئے جاتے ہیں اس وقت مولانا محمد شریف صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ خوش اخلاق مہمان نواز سادہ اور بے تکلف ہیں پوری مہارت سے تدریسی امور سرانجام دیتے ہیں اور ادب و احترام دربار کو ملحوظ رکھنا خوب جانتے ہیں چونکہ صاحب علم ہیں اس لئے علماء کے قدر دان ہیں۔

غیر مسلموں کا قبول اسلام

آپ دن رات صبح و شام اور سفر و حضر میں تبلیغ دین، وعظ و نصیحت ـــــ اور مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی حقانیت کو بیان کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے تھے ـــــ اس کے نتیجے میں ہزارہا فاسق و فاجر ـــــ اور گم گشتگان راہ آپ کے دست حق پرست پر تائب ہوئے اور تقویٰ و طہارت کی زندگی اختیار کی ـــــ اس کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم اور عیسائیوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین اسلام کو قبول کیا اور آپ کی بیعت ہوئے اور پوری زندگی استقامت کے ساتھ دین حق پر عمل پیرا رہے ان میں سے ایک کنبہ کوٹ سلطان میں مقیم ہے

Marfat.com

جنہوں نے دیگر مسلمانوں سے رشتہ داریاں قائم کرلی ہیں ـــــ اور خوشی و خرمی میں بسر اوقات کر رہے ہیں۔

خلاف شرع رسوم کا خاتمہ

حضرت پیر بارو غریب نواز نے جب اپنے علاقہ میں سلسلہ کی اشاعت کا آغاز فرمایا تو اس وقت علاقہ تھل میں جہالت کی وجہ سے خلاف شرع رسومات عام ہو چکی تھیں ـــــ ان میں سب سے زیادہ گمراہ کن رسم شجر پرستی کی تھی لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ فلاں فلاں درخت پر جنات کا ڈیرہ ہے ـــــ لوگوں نے درخت مقرر کر رکھے تھے وہ ان درختوں پر جاتے وہاں مرادیں مانگتے اور نذریں مانتے ـــــ آپ کو ان تمام خلاف شرع امور سے سخت نفرت تھی چنانچہ آپ نے ان تمام رسومات بد کے قلع قمع کیلئے بھرپور قدم اٹھایا اور حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بارویہ کی سرپرستی میں چند متوسلین کو مقرر کیا ان حضرات نے آپ کی توجہ سے چند دنوں کی محنت شاقہ کے ساتھ دور دور علاقوں میں جاکر اس رسم قبیح کو ختم کیا اس سلسلہ میں جھلاء کی مخالفت کے باوجود کارکنوں نے انتہائی ثابت قدمی کا ثبوت دیا اور کامیاب ہوئے۔ جن علاقوں میں یہ کارروائی کی گئی ان میں تاجہ شمالی۔ گردونواح ـــــ نہر حیات نزد بہل اڈا ـــ ٹرکو اڈا ـــ چوبارہ جت باڑہ ـــ بنگلہ یاسمین اور چاہ تاجہ نزد گولے والا وغیرہ شامل ہیں ـــــ غرض جہاں کہیں خلاف شرع رسوم و عادات کی اطلاع ملی آپ نے وہاں پہنچ کر ان رسوم کا خاتمہ کیا **حضرت قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زندگی احیائے سنت پر زور دیا خصوصاً داڑھی کے متعلق آپ کا نظریہ بڑا سخت تھا چنانچہ اس سلسلہ میں آپ کے استفتاء کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں۔**

Marfat.com

الاستفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ داڑھی رکھنا سنت ہے یا واجب یا فرض

(۲) اگر ان تین میں سے کوئی متعین ہو تو حد شرعی کا تعین کتنے تک ہے

(۳) اگر کوئی اس حد شرعی کے خلاف کرے تو اس پر کوئی وعید ہے یا نہیں

(۴) اور ایسے خلاف حد شرعی کرنیوالے کی امامت جائز ہے یا نہ جیسا کہ آج کل کے بعض حفاظ صاحبان کا طریقہ ہے

بینوا توجروا، السائل فقیر محمد عبداللہ بقلم خود (المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ)

الجواب ھو الموفق للصواب

(۱) داڑھی بقدر قبضہ رکھنی واجب ہے جس کا وجوب نصوص قرآنی سے مستنبط ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنه فانتھوا واتقو الله ان الله شدید العقاب یعنی جو بات رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی اس کو قبول کرو اور جس

Marfat.com

سے تمہیں روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو کہ بے شک اللہ تعالی سخت عذاب دینے والا ہے یہاں شدید عذاب کے مستحق اس لئے ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک کا خلاف کیا اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا من یشا قق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المو منین نو له ما تولی ونصله جهنم وساء ت مصیرا یعنی جو راہ ہدایت کے واضح ہونے کے بعد رسول اکرم ﷺ کا خلاف کرے اور مومنین کے راہ کے خلاف اتباع کرے ہم اس کو اس طرف رکھیں گے جہاں جارہا ہے اور آخرت میں جہنم میں داخل کریں گے اور یہ برا ٹھکانہ ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ اور مومنین کے خلاف کرنیوالے کو جہنم کا مستحق قرار دیا اس سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالی نے حضور اکرم ﷺ اور مومنین کے خلاف راہ اختیار کرنے والے پر وعیدیں فرمائی ہیں ان کے خلاف راہوں میں سے ایک خلاف راہ یہ بھی ہے کہ قبضہ سے داڑھی کا کم کرانا جس خلاف راہ پر وعیدیں آئی ہیں اس راہ سے بچنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے تو معلوم ہوا کہ داڑھی کا قبضہ تک رکھنا واجب ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خالفو الیهود والنصاری قصو الشوارب واعفوا اللحی یعنی تم مسلمان یہود اور نصاری کا خلاف کرو

Marfat.com

مونچھیں کٹاؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ اس میں حضور نے داڑھی بڑھانے کا امر فرمایا تو مطلق امر کا قاعدہ مستمرہ ہے کہ والو جوب لایثبت الا بالا مر یعنی امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور وجوب امر سے ثابت ہوتا ہے قرینہ داڑھی کے وجوب کا یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر نبی اکرم ﷺ تک کسی نبی علیہ السلام نے قبضہ سے کم داڑھی نہ کٹوائی اور نبی اکرم ﷺ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین یا کم بیش اور آئمہ اربعہ میں سے کسی نے قبضہ سے کم نہ کٹائی تو معلوم ہوا کہ داڑھی کا قبضہ بھر رکھنا واجب ہے

(۲) نہایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ کان عبد الله بن عمر یقبض عن لحیته ویقطع ماوراء القبضة یعنی حضور ﷺ کے صحابی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی مبارک قبضہ میں پکڑتے اور قبضہ کے ماوراء قطع کراتے تھے اور ملا علی قاری فرماتے ہیں

یستحب اخذ اللحیة طولا وعرضا لکنه مقیدة بما زاد علی القبضة

(۳) حضرت امام محمد بن ابی المحسن علی مکی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون لحاهم اولئك لاخلاق لهم یعنی آخر زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو اپنی

Marfat.com

داڑھیوں کو کٹوائیں گے ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور امام محقق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق میں علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار شرنبلائی غنیۃ میں پھر علامہ مدقق محمد بن علی دمشقی در مختار، پھر علامہ سیدی مصری حاشیہ مراقی الفلاح، سب علماء کرام فرماتے ہیں (المعنی للکل واللفظة لحاشیة الدر دوالغرر الا خذ من اللحیة وھی دون القبضة کما یفعله بعض المغاربة الی آخرہ یعنی ان تمام علماء محققین نے فرمایا کہ داڑھی کو قبضہ سے کم کٹوانا جیسے کہ بعض مغاربہ اور مخنث (ہیجڑے) کرتے ہیں اس کو کسی نے جائز نہیں کہا اور باقی ساری منڈوانا یہ عجمی مجوسیوں کا اور یہود و ہنود اور بعض فرنگیوں کا کام ہے

(۴) ان روایات اور نصوص سے واضح ہو گیا کہ ایسا شخص اگر امام بنے اس کی امامت بالکل جائز نہیں اگر کسی نے بنایا خواہ نماز نفل ہو یا فرض وہ بالکل جائز نہ ہو گی اس کا اعادہ واجب ہے۔ نیز امام طحاوی رحمتہ اللہ علیہ نے حدیث نقل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے جس نے اپنی داڑھی کا بال کٹوایا اس کی دعا قبول نہ ہو گی اس پر خدا کی رحمت نازل ہر گز ہر گز نہیں غنیۃ شرح منیہ میں ان من حلق لحیته او قصر لحیته لا تجوز امامته یعنی جس نے داڑھی منڈوائی یا کٹوائی اس کی امامت جائز نہیں ہے ایسے

Marfat.com

ہی علماء بریلوی اور دیوبندی کا متفقہ مسئلہ ہے کہ جو شخص داڑھی کٹوائے یا منڈوائے اس کی امامت حرام ہے (فتاوی رشیدیہ)

لہذا تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ (ایسے حفاظ جو سال بھر داڑھی کا صفایا کرتے ہیں اور رمضان شریف کے موقعہ پر کبوتروں کی طرح حسی رکھا کر مصلے کے لئے شہروں میں چکر کاٹتے ہیں) ان سے بچیں اور اپنی نمازیں ضائع نہ کریں۔

المجیب فقیر حامد علی صدر مدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ رجسٹر حامد آباد لیہ ، ضلع مظفر گڑھ

معمولات

آپ نماز تہجّد کیلئے بیدار ہوتے ـــــ تہجّد ادا فرمانے کے بعد تلاوت قرآن پاک و دیگر اوراد میں مشغول ہو جاتے ـــــ فجر کی اذان کے بعد سنتیں گھر پر ادا فرماتے اور نماز فجر مسجد میں با جماعت ادا فرما کر ختم خواجگان پڑھا جاتا اس کے بعد آپ مراقبہ فرماتے اور جو متوسلین اس مراقبہ میں شامل ہوتے تھے ان کو خصوصی توجہ سے نوازتے نوافل اشراق ادا کرنے کے بعد عام محفل میں تشریف لاتے ـــــ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع ہوتا اس دوران لوگوں کے مسائل و حاجات کو بھی حل فرماتے ـــــ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہتا ـــــ دوپہر کو قیلولہ فرماتے بیدار ہو کر نماز ظہر با جماعت ادا فرماتے اس کے بعد ختم خواجگان پڑھا جاتا ـــــ اس کے بعد دوبارہ وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع ہو جاتا پند و نصائح کا یہ سلسلہ عشاء کی نماز

Marfat.com

کے بعد تک جاری رہتا اس دوران مغرب و عصر اپنے اپنے وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کی جاتیں ـــــ نماز عشاء ادا فرمانے کے بعد آرام کرتے تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد حسب دستور بیدار ہو کر عبادت و ریاضت میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کی نماز تہجّد کبھی قضا نہیں ہوئی آپ جس جگہ آرام فرماتے وہاں وضو کیلئے لوٹا اور مصلیٰ موجود رہتا ـــــ آخری ایام تک آپ کے ان معمولات میں فرق نہ آیا ـــــ اگرچہ آپ کے ہر بن موسے ذکر جاری تھا مگر تسبیح ہمیشہ ہاتھ میں رہی اور وظیفہ معمول کے مطابق جاری رہتا ـــــ سفر کیلئے اگر روانہ ہوتے تو شرعی سفر پر نماز میں قصر فرماتے یہی آپ کا قول بھی تھا اور اس کے مطابق فعل بھی ـــــ قرب و جوار میں اگر کوئی شخص فوت ہو جاتا ـــــ تو خود نماز جنازہ پڑھاتے ـــــ اور نماز جنازہ کے بعد دعا بھی مانگتے ـــــ قرب و جوار کی تعزیتی محافل میں شرکت فرماتے ـــــ کسی بھی اجتماع میں جب شرکت فرماتے تو فرائض و ارکان اسلام کی ادائیگی ـــــ عقیدہ کی پختگی اور اصلاح اعمال کیلئے لوگوں پر زور دیتے ـــــ اپنے مریدین و متوسلین کو مسلک حقہ اہل سنت و جماعت پر قائم رہنے کی سخت تاکید فرماتے بد مذہبوں (وہابیہ دیو بندیوں مرزائیوں اور شیعہ) سے بچنے کی ہدایت فرماتے نماز جنازہ کے بعد دعا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی و اسم گرامی پر انگوٹھے چومنا ایصال ثواب کیلئے ختم شریف اور محفل میلاد پاک میں سلام و قیام پر خود بھی عامل تھے اور تمام مریدین و متوسلین کو بھی عمل کا حکم فرماتے تھے ـــــ مختلف فیہ مسائل علم غیب حاضر و ناظر ـــــ استمداد وغیرہ کے بارے میں براعظم ایشیاء کے عظیم محقق مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تحقیقات کے مطابق عقیدہ رکھنے کی تبلیغ فرماتے

Marfat.com

وصال و فراق

اس دنیائے فانی اور عالم تغیر پذیر میں ہر لمحہ حیات و زیست کا کھیل جاری ہے کون ہے جو اس دنیا سے رخصت نہیں ہوا اور کون ہے جو نہیں جائے گا ــــ؟ اس سرائے فانی میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دنیا کی عیش و عشرت اور چمک دمک میں اس قدر محو ہوئے کہ آخرت کو بالکل بھول گئے موت سے بالکل غافل ہوگئے اور دنیا کو ہی حقیقی گھر سمجھ لیا یہی لوگ حقیقتاً خسارے میں ہیں "والعصر ان الانسان لفی خسر" ایک دوسرا گروہ بھی اس دنیا میں ہمیشہ موجود رہا جن کے آنے کا مقصد ہی گمراہی میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو خواب غفلت سے جگانا روٹھے ہوؤں کو منانا اور بچھڑوں کو ملانا ہے انہیں کے دم قدم سے یہ دنیا آباد ہے یہ لوگ انوار مصطفیٰ کا عکس جمیل سنت رسول کا حسیں پیکر بن کے آتے ہیں منزل آخرت کے یہ مسافر ہر وقت مطلوب حقیقی کے متلاشی اور وصل یار کے منتظر رہتے ہیں دنیا کے اس قید خانہ میں ماہی بے آب کی طرح شام و سحر گزارتے ہیں ــــ وصال محبوب کی تمنا میں ہر دم بے قرار رہتے ہیں اور نگاہیں قاصد یار کی آمد کا انتظار کرتی ہیں ــــ جب انہیں پیام وصل پہنچ جاتا ہے تو پکار اٹھتے ہیں "واطرباہ غداً القی الاحبۃ محمداً و حزبہ صلی اللہ علیہ وسلم" "کتنی خوشی کی بات! کہ میں کل (روحانی) دوستوں سے ملاقات کروں گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے یاروں کی زیارت کروں گا۔" ــــ

حضرت خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی عمر شریف ایک سو تیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی کم خوردن و کم خفتن پر آپ ساری زندگی عمل پیرا رہے ــــ دائمی ذکر نے آپ کو خورد و نوش سے بے نیاز کر دیا تھا ــــ بالخصوص آخری عمر میں تو غذا بالکل ختم کر دی تھی چہرے پر ضعیفی کے آثار نمایاں تھے قلت طعام دوام ذکر نفی اثبات حبس دوام سے ضعف بدنی اور خشکی پیدا ہو چکی تھی بدن

Marfat.com

مبارک تکالیف کی آماجگاہ بنا ہوا تھا ـــــ عاشقانہ علامات کا ظہور ہو چکا تھا کمال شوق کی بنا پر ہر وقت اشکبار رہتے تھے ـــــ

وعدہ وصل چوں شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

"الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب" موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے مردان خدا کی موت آنی ہوتی ہے اس کے بعد وہ زندہ جاوید ہو جاتے ہیں ـــــ آخر ۲۹۔ ۳۰ رجب ۱۳۹۹ھ کی درمیانی شب بروز منگل ۲۶ جون ۱۹۷۹ء کو اس مرد حق پرست نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی اور یوں محبوب حقیقی کے وصال سے سرفراز ہوا۔

صورت از بے صورتی آید بروں
بازشد انا الیہ ـــــ راجعون

یہ صدمہ جانکاہ متوسلین و معتقدین لواحقین و مریدین کے اعصاب پر برق بن کے گرا آہ و بکاء فریاد و فغاں اور نالے ہر طرف چھا چکے تھے کچھ لوگ حواس باختہ بے ہوش اور سکوت و حیرت کا مجسمہ بن چکے تھے محسوس یہ ہوتا تھا کہ در و دیوار اور شجر و حجر بھی اس آہ و فغاں میں شریک ہیں اس موقعہ پر حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا ضبط ان کا حوصلہ اور بلند ہمتی قابل داد ہے آپ نے تمام عوام و خواص کو صبر و سکون کی تلقین فرمائی لوگوں کی ڈھارس بندھائی انہیں حوصلہ دیا پوری ہمت سے کام لے کر تمام ذرائع ابلاغ اور ذرائع آمدورفت کو استعمال کر کے ملک کے کونے کونے میں حتیٰ المقدور پیغامات ارسال فرمائے بعض لوگوں نے آپ کی روحانی کشش اور بعض نے خواب میں اطلاع پا کر آپ کے آخری سفر میں شمولیت کا شرف حاصل کیا ـــــ دوسرے دن یعنی ۳۰ رجب چارپائی مبارک کو موجودہ کتب خانے کے سامنے کھلے میدان میں درختوں کے سائے کے نیچے رکھا گیا تاکہ زائرین بآسانی

Marfat.com

آپ کی آخری زیارت سے مستفیض ہوسکیں ـــــ اس دوران ہزارہا عقیدت مند طلباء اور حفاظ کرام تلاوت قرآن مجید اور ذکر واذکار میں مصروف رہے ـــــ غسل مبارک کیلئے جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک کہرام مچ گیا ـــــ ہچکیوں، سسکیوں اور نالوں کے علاوہ بے ہوشی کے واقعات بھی رونما ہوئے ـــــ آپ کے غسل مبارک میں حضرت ثانی صاحب خواجہ غلام حسین صاحب حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کے علاوہ قریبی رشتہ داروں اور خلفاء نے شمولیت کی ـــــ اس دوران دیگر تمام حضرات جون کی سخت گرمی کے باوجود تمازت آفتاب سے بے نیاز ذکر واذکار ونعت خوانی میں مصروف رہے ـــــ نماز جنازہ مسجد شریف کے سامنے کھلے میدان میں پڑھائی گئی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف صاحب رضوی نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے ـــــ تھل کے دور افتادہ ان ریگزاروں میں سخت گرمی کے باوجود انسانوں کا ایک سیل رواں تھا جو تھمنے کا نام نہ لیتا تھا ـــــ ہزارہا کے اجتماع نے نماز جنازہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا ـــــ آخری دیدار نماز جنازہ کے بعد کرایا گیا اس دوران عوام الناس کو نظم وضبط میں رکھنے کی بڑی کوشش کی گئی عوام وخواص آیۃ الکرسی درود پاک اور کلمہ شریف پڑھتے ہوئے آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہے تھے اور زیارت کرنیوالے دوسرے آنیوالے لوگوں کو موقع دے رہے تھے اس کے بعد آپ کا جنازہ زیارت کیلئے اندرون خانہ لایا گیا ـــــ اہل خانہ کی زیارت کے بعد جنازے کا جلوس آخری آرام گاہ کی طرف لایا جانے لگا تو لوگ سخت بدنظمی کا شکار ہوگئے اور تمام نظم وضبط ٹوٹ گئے شوق دید میں زائرین چارپائی کی طرف بڑھتے اور گرتے رہے چنانچہ اس وقت پروگرام ملتوی کر دیا گیا اور رات کے وقت آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے حجرہ مبارک میں جو مسجد سے بطرف جنوب واقع ہے حضرت خواجہ غلام حسین صاحب وحضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت

Marfat.com

بر کاتہم العالیہ نے آپ کو لحد شریف میں اتارا ــــــ

آخری وصیت

آپ نے حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت بر کاتہم العالیہ کو فرمائی اس کا ذکر ماقبل توکل کے عنوان میں آچکا ہے دوسری وصیت تمام مریدین و متوسلین اور لواحقین کو فرمائی کہ ہر نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مجھے بخشیں یاد رہے کہ نماز فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں لہٰذا یہ کسی اور نماز کے بعد پڑھ لیں اور سورۂ اخلاص کا ثواب تو ہر نماز کے بعد بخشا جاسکتا ہے ــــــ گویا اس طرح مریدین کا اپنے مرشد سے روحانی رابطہ اور نسبت بھی رہے گی اور فیوض و برکات کا نزول بھی ہو گا ــــــ

Marfat.com

خبر وصال اخبارات و رسائل کے آئینہ میں

"عظیم روحانی و مذہبی پیشوا پیر بارو شریف انتقال کر گئے"

"اِنَّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون"

ہزاروں مریدوں نے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ اپنے عظیم مرشد کو سپرد خاک کیا ــــ "۲۷ جون ۱۹۷۹ء بروز بدھ روزنامہ آفتاب ملتان و دیگر قومی اخبارات و رسائل"

مظفر گڑھ ۲۷ جون (نمائندہ خصوصی) روحانی۔ مذہبی پیشوا حضرت محمد عبداللہ المعروف پیر بارو گزشتہ رات ۲ بجے وصال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ان کی عمر ۱۳۰ سال تھی فتح پور کے قریب آج سہ پہر چار بجے ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ہزاروں عقید تمندوں نے شرکت کی بعد جنازہ کے ہزاروں عقید تمندوں اور مریدین کی موجودگی میں انہیں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا اس موقع پر بہت رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے ہزاروں مریدین تجہیز و تکفین کے وقت رو رہے تھے ــــ جبکہ سینکڑوں عقیدت مند اپنے پیر و مرشد کا آخری دیدار کرتے ہوئے شدت غم سے بے ہوش ہوگئے۔ پیر صاحب کی رسم قل خوانی جمعرات کے دن بارو شریف فتح پور میں ادا کی جائے گی اس کے علاوہ ریڈیو پاکستان ملتان سے آپ کی وفات حسرت آیات کی خبریں نشر کی گئیں۔

Marfat.com

— منظوم کلام — وفات حسرت آیات حضرت پیر بارو غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ

آج دنیا سے وہ خوش اطوار رخصت ہوگیا
خواجہ بارو صاحب انوار رخصت ہوگیا
خوش خصال و خوش جمال و باکمال و با جلال
نقشبندی وہ گل بے خار رخصت ہوگیا
باشریعت باطریقت با صفات و باخبر
وہ قلندر صاحب اسرار رخصت ہوگیا
ظاہر و باطن میں جو اسلاف کی تصویر تھا
صاف گو بے باک اک خود دار رخصت ہوگیا
دم بخود تھے جس کے دم سے منکرین اولیاء
عشق و مستی کا علمبردار رخصت ہوگیا
جس کی نظروں سے عیاں تسکین دل آرام جاں
دوستو! پرسان حال زار رخصت ہوگیا
کیف کہہ دے سن اناسی جون کی چھبیسویں
سوئے جنت عارف بیدار رخصت ہوگیا

کیف شکوری کوٹ سلطان
بشکریہ آفتاب ملتان ۱۳ جولائی ۱۹۷۹ء

Marfat.com

تاریخ وصال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم تمام را با آہ و زاری گشت کار
کہ امروز شاہ دین رفت بسوئے دارالقرار
راز دار گلشن حسن بود این زماں
در فراقش گریہ آمد از خلق جہاں
سال تاریخش چوں جستم ہاتف بگفتہ
شاہ دین رفتہ سیزدہ صد بودنہ بنہ
محمد بخش راقم ایں سطور است
خدایا بخش او را پر قصور است

قطعات از مولانا محمد بخش قیصرانی

Marfat.com

حضرت محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ کا سفر آخرت

از قلم محمد اصغر خان سرور آباد (دریا خان)

ذکر حبیب کرتا ہوں حمد و ثنا کے بعد اک ناخدا کو یاد ہوں کرتا خدا کے بعد
مرتے نہیں جو ہوتے ہیں زندہ قضا کے بعد دار بقا میں رہتے ہیں دار فنا کے بعد
قصہ ہے خواجہ عبداللہ کے وصل کا
پیران نقشبند کے پاک گھرانے کی نسل کا

پھٹتا ہے دل نکلتی ہے جاں کٹتا ہے جگر دنیا سے حضرت بارو کا ہے آخری سفر
تھامو کلیجہ رحلت حضرت کی ہے خبر دنیا سے جاتا حضرت اللہ دتہ کا ہے پسر
دیکھیں گے پھر نہ شکل بھی اس بے نظیر کی
روتے ہیں اس لئے کہ جدائی ہے پیر کی

دنیا سے ہے روانگی فخر زمان کی منزل قریب آگئی ہے لامکان کی
یہ رخصتی ہے نائب پیر عثمان کی طاقت نہیں زبان کو جس کے بیان کی
ان کی جدائی چیرتی قلب و جگر گئی
وہ کیا گئے مریدوں کی دنیا اجڑ گئی

پھیلی جہاں میں خبر ان کے وصال کی دوڑی ہے لہر جسم میں رنج و ملال کی
صورت خرد پہ چھا گئی ان کے جمال کی سیرت بھی یاد آگئی اک با کمال کی
تڑپا جگر تو آنکھوں سے آنسو نکل پڑے
سب بے خودی میں قافلے آستانے کو چل پڑے

آستانے کو آج طالب دیدار چل دیئے بچے ضعیف نوجوان لاچار چل دیئے
اپنی شفا کے واسطے بیمار چل دیئے اپنے پرائے یار اور اغیار چل دیئے
احباب جیسے ملنے کو آتے ہیں عید کو
ایسے ہی لوگ آگئے حضرت کی دید کو

Marfat.com

ظاہر اداس چہروں سے غم کے پیام ہیں کامل ولی کے دیکھ لو جلوے بھی عام ہیں
آستانے میں دور دور سے آئے غلام ہیں حضرت کو آئے آخری کرنے سلام ہیں

کس کو دکھائیں زخم جدائی کے تیر کا
اٹھتا ابھی جنازہ ہے حضرت پیر کا

اہل خرد بھی عقل سے بیگانہ ہوگئے میت کے دیکھتے ہی دیوانہ ہوگئے
جذبے میں رند ساقی و میخانہ ہوگئے ایسے جلے کہ شمع پہ پروانے ہوگئے

میت پہ حضرت پاک کی خلقت لپک پڑی
حضرت کی چارپائی سے دنیا لپٹ پڑی

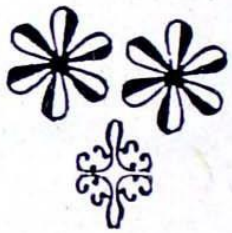

Marfat.com

Marfat.com

باقیات الصالحات

Marfat.com

شجرہ مبارک

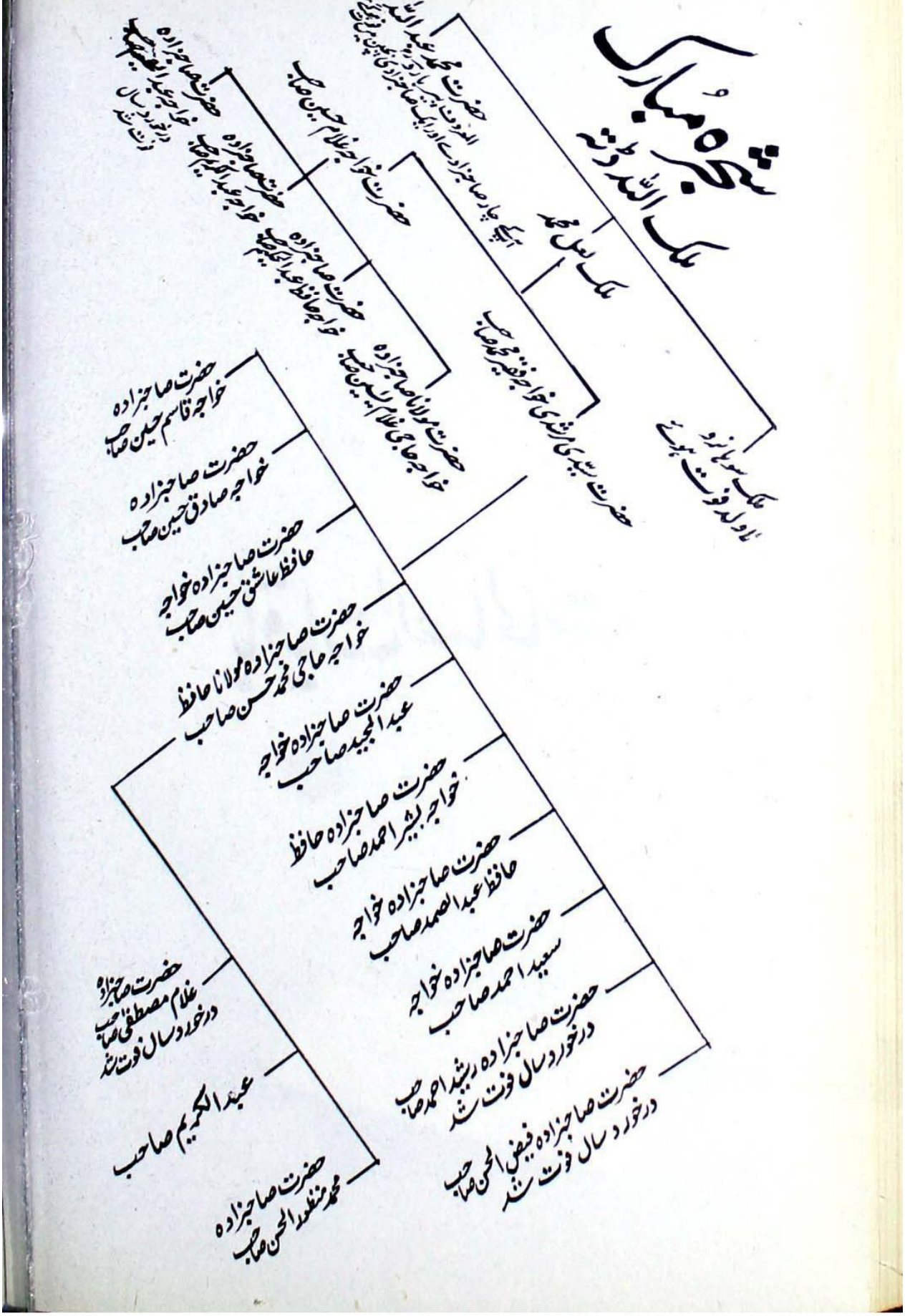

Marfat.com

پیر طریقت حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ بارویہ شریف

ولادت

آپ کی ولادت حضرت پیر بارو غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کے برادر حقیقی ملک لعل محمد کے ہاں ۱۹۴۰ء میں ہوئی سُنت تحنیک اور اذان و اقامت حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ نے ادا فرمائی۔ اور مہدِ مادر میں ہی تربیت کا آغاز فرمایا۔

تعلیم و تربیت

آپ نے جب قدرے بولنا شروع کیا تو رسم بسم اللہ شریف ادا کی گئی۔ اور حضرت غریب نواز نے باقاعدہ تعلیم کا آغاز فرمادیا سن شعور تک پہنچتے ہی آپ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داریاں حضرت مولانا محمد بخش قیصرانی اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کو تفویض کی گئیں ـــــ ہر دو حضرت نے اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا آپ نے قلیل عرصہ میں کتب فارسی پر عبور حاصل کرلیا ـــــ مزید تعلیم کیلئے آپ صوفی باصفا استاذ العلماء حضرت مولانا حامد علی صاحب لیہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کی خدمت میں ہی آپ نے علوم کی تکمیل فرمائی

باطنی تربیت (بیعت و خلافت)

آپ کی باطنی تربیت حضرت پیر بارو غریب نواز نے ابتداء ہی سے شروع فرما دی حضرت ثانی لاثانی خواجہ غلام محمد صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ کے دست حق پرست پر آپ کو بیعت کرایا گیا حضرت پیر سواگ

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور باطنی تربیت کے علاوہ حضرت پیر بارو غریب نواز نے منازل سلوک کی پختگی اور دیگر اخلاقی پہلوؤں کی تعمیر میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا ابتداء ہی سے آپ حضرت پیر بارو غریب نواز کی نگاہ کرم کا مرکز بن چکے تھے۔

ایک عظیم ولی کامل ـــــ مردِ درویش اور کامل مربی کی نگاہ کیمیا اثر فیضان تربیت اور توجہ باطنی نے حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو ایک گوہر نایاب بنا دیا خواجہ صاحب موصوف علم و ادب کا پیکر ـــــ اخلاق و حیا کا مجسمہ احکام شریعت کا عامل حسن اخلاق اور تواضع و انکساری کا نمونہ ہیں آپ کی پوری زندگی جہد مسلسل عمل پیہم یقین محکم اور اخوت و محبت سے عبارت ہے۔ اس دور قحط الرجال میں آپ کا وجود مسعود مثالی اور نسل نوخیز کیلئے قابل تقلید مشعل راہ ہے آپ کو حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ کی تصویر اور ان کا مظہر اتم کہنا بے جا نہ ہوگا حضرت پیر سواگ کے سالانہ عرس مبارک پر حضرت ثانی لاثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دستار خلافت اور اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اجازت بکمال شفقت و محبت عطا فرمائی۔

آداب و اخلاق

آپ ابتداء ہی سے پابندی شرع اور اتباع سنت پر سختی سے عمل پیرا ہیں تقوی و پرہیزگاری عفو و درگذر خندہ پیشانی تبسّم سادگی ـــــ حسن گفتار ـــــ مہمان نوازی ـــــ جود و سخا محبت و مروت جیسے اوصاف حسنہ اور خصائل حمیدہ کے حامل ہیں فیوض و برکات کا چشمہ اور روحانیت و معرفت کا مرکز ہیں حضرت پیر بارو غریب نواز فرماتے تھے "فقیرو! مادر زاد ولی اللہ ہے" "میں نے بچپن میں اس کی بہت سی کرامات دیکھی ہیں" اور فرماتے تھے فقیر محمد ایک ایسا پھول

Marfat.com

ہے جس کی خوشبو دور دور تک محسوس کی جائے گی ایک مرتبہ خواجہ صاحب بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا "فقیر محمد کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اس کی بڑی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ حضرت سواگ کے دور کی یادیں قائم کرے گا آپ کی شخصیت میں جمال و جلال کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔

سلسلہ کی ترویج

حضرت پیر بارو غریب نواز نے ایک سال عید الفطر کے موقعہ پر آپ کو جُبۂ خلافت سے سرفراز فرمایا اور اپنی زندگی میں ہی آپ کو بیعت کرنے اور سلسلہ عالیہ کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی ـــــ آپ بکمال ادب و احترام آپ کے اس حکم کی تعمیل کرتے رہے اور مسجد کے کونے میں چھپ کر بیعت فرماتے حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال پرملال کے بعد آپ ہی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بارویہ ہیں اس وقت ہزارہا تشنگان روحانیت آپ کے چشمۂ فیوض و برکات سے سیراب و مستفیض ہو رہے ہیں حسب سابق تمام معمولات جاری و ساری ہیں ختم خواجگان نماز با جماعت درس و تدریس اور ذکر و فکر کا پورا نظام اسی طرح قائم ہے

کارہائے نمایاں

حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے دوران تربیت آستانہ عالیہ کا تمام تر انتظام آپ کے سپرد کر دیا تھا اور امور باطنی کا آپ کو رازدار بنایا اور آپ کے اندر قائدانہ صلاحیتوں کو نہایت اعلیٰ طریقہ سے اجاگر فرمایا حضرت ثانی شریعت مطہرہ کے معاملہ میں نہایت حساس اور غیور ہیں تبلیغ دین و اشاعت شریعت پاک کے سلسلہ میں آپ کے عزائم بلند اور خدمات قابل رشک ہیں حقیقت یہ ہے کہ شمع مصطفیٰ کا یہ پروانہ سوختہ ہر وقت مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ نظامِ مصطفےٰ کے نفاذ کے لئے بے چین رہتا ہے اور کوئی موقعہ ایسا

Marfat.com

نہیں جہاں اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھایا گیا ہو اور آپ سرفہرست نہ ہوں یہی وجہ ہے کہ آپ اکابرین اہل سنت و جماعت سے سچی محبت و عقیدت رکھتے ہیں اصلاح عقائد و اعمال تطہیر اخلاق تعمیر کردار و سماجی و معاشرتی فلاح و بہبود کیلئے دن رات جہاد مسلسل میں مصروف ہیں۔ آپ نے مختلف اہم مقامات پر مقام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عنوان سے کانفرنسیں منعقد کروائیں ان کامیاب ترین اور عظیم الشان کانفرنسوں میں سے ایک لیاقت آباد پپلاں ضلع میانوالی کی کانفرنس بھی ہے جس میں مایہ ناز اکابرین اہل سنت و جماعت و مشائخ کرام و علماء عظام نے شرکت فرمائی لاکھوں کے اس اجتماع میں نظم و ضبط امن و سکون اور اخوت و یک جہتی کا ایسا اظہار کیا گیا جس کی مثال کہیں دیکھنے میں نہیں آئی پروگرام کے مطابق اس کانفرنس کی تمام نشستیں انتہائی کامیاب بھرپور اور حصول مقصد کے سلسلہ میں بار آور ثابت ہوئیں اس علاقہ میں یہ کانفرنس ایک سنگ میل ثابت ہوئی اور لطف یہ کہ اتنے بڑے اجتماع کو کنٹرول کرنے کیلئے انتظامیہ یا حکومت کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی گئی بلکہ آستانہ عالیہ بارویہ کے متوسلین نے اس عظیم ذمہ داری کو انتہائی خوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اس دوران عام لنگر کا انتظام بھی کیا گیا۔

اسی طرح گڑھ مہاراجہ کے علاقہ میں دو کانفرنسیں اور احمد پور سیال میں ایک فقید المثال کانفرنس منعقد کی گئی۔ یہ تینوں کانفرنسیں نتائج و فوائد کے اعتبار سے انتہائی کامیاب ثابت ہوئیں حتیٰ کہ آج تک ان کا شہرہ اور چرچا زباں زد عوام الناس ہے۔

احمد پور سیال میں کبھی عید میلاد النبی کی کوئی محفل منعقد نہ ہوتی تھی اور نہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن کے سلسلہ میں کوئی جلوس نکالا گیا تھا۔ اور نہ ہی کبھی علماء حق کی تقریریں اور خطاب اس علاقہ میں ہوئے تھے ـــــ رافضی اور خارجی دندناتے پھرتے تھے آپ کی کوشش اور محنت سے علاقہ میں

Marfat.com

باقاعدہ جشن میلاد کے جلسے اور جلوس شروع ہوئے اور علماء حق کے خطاب اور ان کی نورانی تقریریں ہونے لگیں دو سال تک حضرت موصوف جلوس میلاد کی قیادت فرماتے رہے اپنے پیر و مرشد کے آستانہ پاک حضرت پیر سواگ شریف کی خدمت و غلامی کے معاملہ میں بھی آپ کا قدم تمام خلفاء سے بڑھا ہوا ہے عرس شریف کیلئے ایندھن کا انتظام ہو سکونتی اور غیر سکونتی مکانات کی تعمیر و مرمت کا معاملہ ہو روضہ شریف کی تعمیر کا مسئلہ ہو آپ ہر جگہ نمایاں سبقت حاصل کرتے ہیں گذشتہ سالوں میں جب روضہ شریف کی تعمیر کے متعلق خلفاء اکٹھے ہوئے تو آپ نے پچاس ہزار روپیہ نقد نذر پیش کی اور اس کے علاوہ ہر طرح خدمت میں مصروف عمل رہے غرض کہ آپ مجسم حسن خلق تواضع و نیاز مندی کا پیکر انتھک مجاہد اور محنتی شخص ہیں منزل عشاق کا یہ رہ نورد اور تبلیغ دین کا یہ شیدائی شریعت مطہرہ کی بالادستی کیلئے ایک ادنیٰ سپاہی کی طرح شمشیر بکف ہو کر میدان عمل میں برسرپیکار اور ہمہ وقت کمربستہ و تیار ہے آپ کا قول و فعل گفت و شنید نشست و برخاست بلکہ زندگی کا ہر لمحہ ترویج شریعت مطہرہ اور خدمت پیر روشن ضمیر کیلئے وقف ہے مگر بایں ہمہ کسر نفسی اس قدر ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم کب اس قابل ہیں کہ شریعت مطہرہ کی کوئی خدمت سرانجام دے سکیں یہ سرکار کا کرم ہے کہ اپنے در پر پڑنے کی اجازت بخشی ہے

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشت

یہ سرائیکی رباعی بھی اکثر آپ کے ورد زبان رہتی ہے

جیکر آویں در یار تے
منت نہ لاویں یار تے
ٹریں نہ بانہہ الار کے
منت اوندی جیں ہتھ اڈائی

Marfat.com

یعنی اگر دربار پہ پہنچ کر محبوب کی خدمت کر رہا ہے تو احسان نہ جتانا اور نہ ہی غرور کرنا بلکہ محبوب کا احسان و کرم سمجھنا جس نے تجھے خدمت کا موقعہ دیا (ورنہ اس کے تو ہزاروں غلام ہیں) حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال مبارک کے بعد پرانی مسجد جو کہ بوسیدہ اور قابل مرمت ہو چکی تھی اسے شہید کرا کے از سر نو ایک عظیم الشان مسجد زر کثیر کے خرچ کے بعد پایہ تکمیل تک پہنچائی ——

حضرت کے مزار مبارک پر ایک عظیم و وجیہ گنبد نما روضہ تعمیر کرایا جس کا وسیع کام پایہ تکمیل تک پہنچنے والا ہے۔

دربار شریف پر درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہے حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب کے زیر انتظام ایک خوبصورت اور بڑی لائبریری قائم کی گئی ہے حفظ قرآن و تجوید اور درس نظامی کے شعبے علیحدہ علیحدہ مصروف تعلیم ہیں اندرون خانہ بھی درس قرآن پاک کیلئے مدرسہ قائم ہے شعبۂ درسِ نظامی حضرت صاحبزادہ حافظ حاجی محمد حسن صاحب اور مولانا محمد شریف صاحب کی نگرانی میں کامیابی سے مراحل تعلیم طے کر رہا ہے ——

طلباء اور مہمانوں کیلئے دارالاقامۃ کی تعمیر ہو چکی ہے اور کچھ حصہ زیر تعمیر بھی ہے طلباء کرام کو چارپائیاں اور بستر موسم کے مطابق مہیّا کئے جاتے ہیں۔ وضو کیلئے ایک پختہ تالاب تعمیر کروایا گیا جو مکمل ہو چکا ہے مجموعی طور پر آپ ایک پُربہار خلیق ملنسار اور متواضع شخصیت ہیں۔

ہوا ہے تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو بخشا ہے حق نے انداز خسروانہ

آپ حرمین طیبین سلمہما اللہ تعالیٰ الی یوم الدین کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت دراز فرمائے آپ کا ظل رحمت ہمیشہ قائم رہے اور اہل حق ہمیشہ ہمیشہ آپ کے فیوض و برکات سے

Marfat.com

بہرہ ور ہوتے رہیں۔

سدا بہار رہے اس باغے تے کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں۔ ہر بُکھا پھل کھاوے

حضرت خواجہ غلام حسین صاحب قدس سرہٗ العزیز

آپ حضرت ملک لعل محمد کے فرزند ارجمند اور حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی کے برادر اکبر ہیں ـــــ آپ غوث زماں حضرت اعلیٰ پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سلسلہ ارادت میں منسلک ہیں ـــــ حضرت غوث دوراں پیر سواگ نے جہاں ہزاروں انسانوں کی تقدیر کو تبدیل کیا اور لاکھوں انسانوں کے بخت خفتہ کو بیدار کیا وہاں حضرت خواجہ غلام حسین کو بھی اپنی نگاہ کرم سے نوازا اور فیوض و برکات سے مستفیض کیا حضرت موصوف نہایت خلیق اور سراپا درد بزرگ تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند تقویٰ و طہارت میں اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر تھے بزرگان دین کی عقیدت و محبت آپ کے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوئی تھی ـــــ آپ ظاہری تکلفات سے بہت دور تھے انتہائی صلح پسند نیک شریف اور اپنی برادری میں بہت مقبول تھے ـــــ کلمۂ حق کی ادائیگی اور بے باکی میں آپ ضرب المثل تھے جھگڑے نمٹانا ـــــ روٹھوں کو منانا تنازعات ختم کرانا صلہ رحمی خوش طبعی طلباء سے پیار و محبت آپ کی عادت مبارک تھی لنگر شریف اور آستانہ عالیہ کے تمام امور میں بہت دلچسپی رکھتے تھے اپنے برادر خورد حضرت ثانی کے دست راست تھے ـــ آپ کی اولاد نیک سیرت ہے اور اخلاق عالیہ سے بہرہ ور ہے حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب فارغ التحصیل ہیں اور لنگر شریف کے انتظامات پر مامور ہیں چھوٹے صاحبزادے بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہیں ـــــ خواجہ غلام حسین صاحب موصوف جذبہ عشق رسول میں سرشار رہتے تھے ـــــ آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کا نام پاک آتا یا اپنے پیرو

Marfat.com

مرشد کا ذکر خیر ہوتا تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں حرمین طیبین کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے آپ کا وصال مبارک ۴ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ کو ہوا آپ کی نماز جنازہ صاحبزادہ محمد حسن صاحب نے پڑھائی آپ کا مزار حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کے روضہ شریف میں آپ کی مزار مبارک کے شرقی جانب ہے۔

حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

موصوف حضرت خواجہ غلام حسین صاحب قدس سرہٗ العزیز کے بڑے صاحبزادے ہیں بچپن ہی میں حضرت خواجہ خواجگان پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کے زیر تربیت رہے مرشد کامل کی ظاہری و باطنی توجہات نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے جس کے حصول کیلئے زاہد و عابد دربدر چلہ کشی کرتے ہیں خواجہ موصوف ان تھک جفاکش محنتی اور حلم و ادب کا پیکر ہیں ـــــ باوجود اس کے کہ آپ کبھی کھیتوں کی رکھوالی اور نگہبانی میں مصروف نظر آتے ہیں کبھی فصلات کی کٹائی اور بوائی میں مشغول ہیں کبھی مویشیوں کی نگرانی کرتے ہوئے دکھائی دیتے اور کبھی مہمانوں کی خاطر تواضع کر رہے ہیں مگر "ہتھ کارول دل یارول" کے مصداق عبادت و ریاضت مراقبہ و مجاہدہ ورد و وظیفہ شب بیداری و کم خوابی میں بھی اپنی مثال آپ ہیں رات کی تنہائیوں میں لوگوں کی نظروں سے چھپ کر ذکر و فکر وردو وظیفہ کرنے کا انداز جو آپ نے اپنایا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے ـــــ

ابتدائی تعلیم آستانہ عالیہ پر مولانا محمد بخش قیصرانی سے حاصل کی اور تکمیل حضرت مولانا حامد علی صاحب مرحوم و مغفور سے لیہ میں کی ـــ آپ ہنس مکھ، ملنسار زندہ دل اور شگفتہ مزاج آدمی ہیں ـــــ پہلی ملاقات ہی میں آنے والا آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے اور اجنبیت کی بجائے بے تکلفی اور اپنائیت کا

Marfat.com

احساس پاتا ہے ـــــ

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ آپ کو بہت محبوب رکھتے تھے اور ہر قسم کا لاڈ پیار اور ناز برداریاں برداشت فرماتے تھے آپ کی ہر تمنا پوری کی جاتی تھی ـــــ حضرت غریب نواز کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ خواجہ غلام یٰسین صاحب متحمل مزاج بھی ہیں اور سخاوت کا پیکر بھی خدمت خلق آپ کا طرۂ امتیاز ہے آپ اپنے عم بزرگوار حضرت سجادہ نشین کے دست راست اور ہر کام میں معاون و مددگار بھی ہیں اسی لئے آپ کے مفید مشوروں کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ جبکہ حضرت سجادہ نشین صاحب زیارت حرمین طیبین کیلئے روانہ ہونے لگے تو جلسہ عام میں حضرت خواجہ غلام یٰسین صاحب کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ـــــ آپ بھی حرمین طیبین کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید سعادت دارین نصیب فرمائے اور آپ کے علم و عمر میں برکتیں عطا فرمائے آمین۔

حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد حسن صاحب مدظلہ العالی

آپ حضرت ثانی سجادہ نشین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے فرزند اکبر ہیں ـــــ قرآن پاک کے حافظ اور مستند عالم دین ہیں قرآن مجید لیہ میں حافظ فقیر محمد صاحب باروی کے پاس حفظ کیا ـــــ درس نظامی میں فارسی کتب مولانا محمد بخش صاحب قیصرانی سے پڑھیں فنون کی کتب مولانا صالح محمد صاحب سے پڑھیں اور کچھ عرصہ لیہ میں مولانا حامد علی صاحب رحمہ اللہ کے درس میں زیر تعلیم رہے اس کے بعد شمس المدارس نواں جنڈانوالہ میں حضرت مولانا منظور احمد صاحب سے تکمیل کی دوران تعلیم ہمیشہ اساتذہ کرام نے آپ کے جذبہ محنت معمولات اور مزاج کی تعریف کی حصول تعلیم کیلئے

Marfat.com

آپ نے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کیا اور کم خفتن کم گفتن و کم خوردن پر عمل کیا طبیعت میں چونکہ خاندانی جود و سخا کا اثر تھا اس لئے گھر سے موصول ہونے والی رقم ضرورتمندوں پر صرف فرما دیتے اور خود عام طلباء سے مل کر لنگر شریف سے کھانا کھاتے اور حصول مقصد میں مصروف رہتے۔

آپ میں تواضع و انکساری کی صفت نمایاں ہے، تکبر و عجب سے دور ہیں اپنی تعریف ہرگز پسند نہیں کرتے اپنے اسلاف کی محبت کا پیکر ہیں چہرہ سے فقر و درویشی کے آثار نمایاں ہیں گفتار دھیمی۔ نظر شرمیلی زیر لب مسکراہٹ درد و سوز اور رقت و گداز کی دولت سے مالا مال ہیں متحمل مزاج بردبار اور سخاوت کا پیکر ہیں دربار شریف میں درس و تدریس کے فرائض انتہائی احسن طریق سے سرانجام دے رہے ہیں طلباء کی تربیت و نگرانی مہمانوں کی خبر گیری بھی آپ کے فرائض میں شامل ہے دربار شریف کی لائبریری بھی آپ کی نگرانی میں ہے اس میں روزبروز نئی اور مفید کتب کا اضافہ کرتے رہتے ہیں ـــــ حضرت پیر بارو غریب نواز قدس سرہٗ العزیز کو آپ سے بڑی محبت تھی اور آپ سے بہت پیار فرماتے تھے ایک مرتبہ آپ بیمار ہوئے تو حضرت پیر بارو غریب نواز نے فرمایا کہ "ایک ہیرا بن رہا تھا اسے بھی روگ لگ گیا" اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور اپنے اسلاف کے فیوض و انوار کا مظہر بنائے آمین۔

صاحبزادگان ذی وقار

چمن بارویہ کے ہرگل کا انداز نرالا ہے اس گلشن کا ہر پھول رعنائی و دلربائی اور حسن و خوبی کا مجموعہ ہے اس خاندان کے سب حضرات شاہین ہیں اور بلند پروازی کے حامل ہیں ابھی زیر تعلیم ہیں مگر سعادت ازلیہ کے نشان چہرۂ پرنور سے ظاہر ہیں تواضع و انکساری میں یکتا ہیں مہمان نوازی خندہ پیشانی

Marfat.com

اور حسن اخلاق میں اپنی مثال آپ ہیں خدمت خلق میں ہمہ وقت مصروف ـــــ تصنعات و تکلفات سے دور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر گامزن ہیں مے خانہ بارویہ میں شراب معرفت کے جام لٹانے میں مصروف ہیں اور ماحول ان کی بھینی بھینی خوشبو سے مسحور و معطر ہے۔

صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب خواجہ غلام حسین صاحب رحمۃ اللہ کے صاحبزادے اور خواجہ غلام یٰسین صاحب کے بھائی ہیں حافظ قرآن ہیں دینی تعلیم و اخلاق سے مزین ہیں اس وقت دربار شریف پر مدرسہ میں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تدریس فرما رہے ہیں اور اپنے فرائض منصبی کو پوری ذمہ داری سے نبھاتے ہیں۔

صاحبزادہ عاشق حسین صاحب حضرت سجادہ نشین صاحب کے فرزند ارجمند ہیں خوش اخلاق و خوش اطوار ہونے کے ساتھ خوش آواز بھی ہیں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے اور سننے کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔

حافظ محمد عبدالصمد صاحب حافظ بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ احمد حسن صاحب حافظ قرآن ہیں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے مریدین و متوسلین کی راہنمائی کی توفیق عطا فرمائے۔

حق نے کی ہیں دہری دہری خدمتیں تیرے سپرد
خود تڑپنا ہی نہیں اوروں کو تڑپانا بھی ہے

Marfat.com

Marfat.com

ارشادات

Marfat.com

Marfat.com

ارشاداتِ عالیہ

اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مظہر ہیں۔ ان کی ذات اسلام کی صداقت کی دلیل اور ان کا وجود اللہ کے دین کی نشانی ہے ـــــ ان کی زندگی کے تمام شب و روز اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا میں بسر ہوتے ہیں ان کی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت ہے۔

اولیاء اللہ جب اطاعت و عبادت کے ذریعے محبوبیت کے مقام پر فائز ہوتے ہیں تو اس وقت ان کا بولنا ان کا دیکھنا ان کا سننا اور ان کا پکڑنا اور چلنا سب اللہ کیلئے ہو جاتا ہے اور اس حالت میں رب العالمین جل جلالہ ان کے اقوال و افعال کو اپنی ذات کی طرف منسوب فرماتا ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کار کشا و کار ساز

اولیاء اللہ کے سوانح حیات لکھنے والے مصنفین اور بزرگان دین کے تذکرہ نگار ہمیشہ ان کے ارشادات و فرمودات بھی لکھتے چلے آئیں ہیں تاکہ متوسلین و متعلقین اس کے مطالعہ سے اپنے دلوں کو منور کر سکیں اور ان کے اقوال کے نور میں اپنی راہ حیات کو طے کر سکیں۔ حضرت جُنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ تذکرہ اولیاء کاملین خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ جس سے متوسلین کا ٹوٹا ہوا دل کمک پاتا ہے اور مضبوط ہوتا ہے ذکر اولیاء رحمت خدا کے نزول کا سبب ہوتا ہے ـــــ ان کے احوال و اقوال کے مطالعہ سے انسان کو اپنی مفلسی و کم ہمتی اور اہل اللہ کی بلند پروازی و بلند ہمتی کا احساس

Marfat.com

ہوتا ہے ـــــ ان کی حیات طیبہ مشعل راہ ان کا قول و فعل درس عمل ان کے ارشادات موجب فلاح دارین ہوتے ہیں۔

چنانچہ اسی ضرورت کے پیش نظر آفتاب علم و معرفت حضرت خواجہ غریب نواز حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کے وہ ارشادات طیبات جو با اعتماد حضرات نے سفر و حضر میں حضرت سے سماعت فرمائے پوری احتیاط سے ہدیہ ناظرین ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے مستفید ہونے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اہل سنت اہل جنت

فرمایا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے میری امت کے تہتر فرقے[1] ہونگے ان میں سے صرف ایک ناجی (جنتی) ہوگا (باقی سب جہنمی ہوں گے) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کون سا فرقہ ناجی ہوگا ـــــ آپ نے فرمایا "ما انا علیہ واصحابی" یعنی جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں ایک دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ـــــ "اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار" یعنی (میری امت کی) سب سے بڑی جماعت کی پیروی کرو جو اس بڑی جماعت

۱۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں

ان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنتین و سبعین ملۃ وتفترق امتی علے ثلث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الاملۃ واحدۃ قالو من ھی یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی" (مشکوٰۃ)

یعنی بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سوائے ایک ملت کے باقی سب دوزخی ہوں گے لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایک جماعت کون ہے؟ فرمایا وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں ـــــ

Marfat.com

سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں علیحدہ کیا جائے گا ـــــ نیز حدیث پاک میں یہ ارشاد گرامی بھی موجود ہے "یداللہ علی الجماعۃ فانہ[۲] من شذ شذ فی النار" جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں بھی علیحدہ جائے گا ان احادیث مبارکہ کی روشنی سے واضح ہو جاتا ہے کہ اہل سنت و جماعت ہی سواد اعظم ہیں کیونکہ اہل سنت و جماعت کو ایک طرف کر دیا جائے اور باقی تمام فرقے دوسری طرف ہوں تو پھر بھی سواد اعظم اور بڑی جماعت اہل سنت و جماعت ہی ہیں۔

نیز اہل سنت و جماعت تو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

۱۔ پوری حدیث پاک اس طرح ہے۔

"عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار"

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت یا فرمایا امت مصطفیٰ کو گمراہی پر متفق نہ ہونے دے گا اور جماعت پر اللہ کا دست کرم ہے جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا اس کے ساتھ ہی دوسری حدیث پاک ہے۔

"اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار"

یعنی بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو الگ رہا وہ الگ ہی آگ میں جائے گا ـــــ

احادیث پاک میں سب سے بڑی جماعت کی پیروی کا حکم ہے اور سب سے بڑی جماعت اہل سنت و جماعت ہی ہیں کیونکہ فقہاء و علماء صوفیا اور اولیاء اللہ اسی گروہ میں ہیں یہ شرف صرف اہل سنت کو حاصل ہے اس کے سوا جتنے بھی فرقے ہیں کسی میں اولیاء اللہ نہیں پیروی کا مطلب یہ ہے کہ وہی عقیدے اختیار کرو جو مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ہیں آیات و احادیث کے وہی معنی معتبر ہیں جو مسلمانوں کی بڑی جماعت نے سمجھے اگر آج کوئی اپنی طرف سے نئے معنی بتائے تو وہ جھوٹا ہے۔

Marfat.com

زمانہ سے موجود ہیں باقی تمام فرقے رافضی خارجی شیعہ وہابی دیوبندی مرزائی پرویزی چکڑالوی سب بعد کی پیدوار ہیں یہ سب لوگ اہل سنت سے الگ ہو کر فرقوں میں بٹے ہیں اہل سنت کسی سے الگ نہیں ہوئے بلکہ یہ تو سرکار کے زمانہ سے موجود ہیں۔ آپ نے مثال بیان فرمائی کہ بابو! جب کسی دکاندار کے پھل کچھ خراب ہو جاتے ہیں اور گل سڑ جاتے ہیں تو وہ گلے ہوئے پھلوں کو علیحدہ کر کے پھینک دیتا ہے تاکہ یہ اچھے اور تازہ پھلوں کو خراب نہ کر دیں اسی طرح جب کسی انسان کا ایمان گل سڑ جاتا ہے تو اللہ جل شانہ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے انسان کو دین سے خارج کر دیتے ہیں چنانچہ وہ شخص اہل سنت و جماعت چھوڑ کر کسی اور فرقے میں چلا جاتا ہے۔

بابو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صرف ایک ہی فرقہ اہل سنت و جماعت تھا اس کے بعد جتنے بھی فرقے ہوئے سب اسی سے خارج ہوئے اہل سنت نہ گھبرائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کمزور اور سڑے ہوئے ایمان والوں کو نکال کر باہر کرتا ہے تاکہ وہ دوسروں کے ایمان کو خراب نہ کریں۔

بابو! یہ دعا مانگتے رہا کرو کہ تم سے یہ جماعت (اہل سنت و جماعت) نہ چھوٹے اور تم اسی پر قائم رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے آل و اصحاب کی بے ادبی و گستاخی سے ایمان گل سڑ جاتا ہے۔ اس سے بچو۔ باقی فرقوں کے خارج ہونے کی یہی وجہ ہے۔

ارشاد فرمایا: داڑھی سنت کے مطابق رکھنی چاہئے جو شخص اس پر آشوب زمانے میں ایک سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہید کا ثواب ملے گا۔ (۳) مزید

۳؎ "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائتہ شھید"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس

Marfat.com

فرمایا اس پر فتن زمانے میں سنت پر عمل کرنا ہاتھ میں انگارے لینے کی طرح مشکل ہے فرمایا داڑھی رکھو مونچھیں درست کرو۔

فرمایا جو داڑھی منیدا ہے
او دل نبی دا رنجیندا ہے

فرماتے کہ "تراشیدن ریش پیش از قبضہ حرام است" یعنی داڑھی کو مٹھی بھر سے کم کرنا حرام ہے اور یہ بھی فرمایا کہ قبضہ سے زیادہ داڑھی کٹوانا دو سنتوں کا ثواب ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت غریب نواز حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ نے استاذ العلماء مولانا حامد علی صاحب صدر مدرس جامعہ نعمانیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے فتویٰ حاصل کر کے چھپوایا اور اس کی بہت بڑی تعداد میں تشہیر فرمائی اور مفت تقسیم فرمایا۔

ارشاد

آپ فرماتے تھے کہ دنیاوی کاروبار بھی کرتے رہو اور دل بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہونا چاہئے ہتھ کارول دل یارول۔ ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتا ہے اور ذکرِ الٰہی سے شیطان پر غالب آنے میں مدد ملتی ہے اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے اللہ کا ذکر اس طرح کرنا چاہئے کہ ہر بن مو سے اللہ اللہ کی آواز آئے جس طرح کمہار برتن کو آگ میں پکاتا ہے تو وہ برتن جو آگ میں پک جائے اسے مٹی نہیں کھا سکتی چاہے ہزاروں برس گزر جائیں اسی طرح اہل ذکر کے جسم کو مٹی نہیں

نے میری امت کے بگڑتے وقت میں میری سنت کو مضبوط تھاما تو اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ)

واصل بحق

کیونکہ شہید تو ایک بار تلوار کا وار کھا کر ہو جاتا ہے مگر فساد امت کے زمانہ میں سنت پر مضبوطی سے قائم رہنے والا عمر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ کھاتا رہتا ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے اس کا جہاد جہاد اکبر ہے۔ محمد عبدالرحمٰن حسنی

Marfat.com

کھا سکتی آپ نے فرمایا۔ عورتیں کنوئیں سے پانی کے گھڑے بھر کر لاتی ہیں ایک گھڑا سر پر ہوتا ہے دوسرا گھڑا بغل میں ہوتا ہے وہ سہیلیوں سے باتیں بھی کرتی ہیں اور سفر بھی طے کرتی جاتی ہیں اور ان کا خیال سر والے گھڑے کی طرف رہتا ہے اسی طرح سالک کو چاہئے کہ دنیاوی کام بھی کرتا رہے اور توجہ دل کی طرف رہے اور یہ خیال کرے کہ میرا دل اللہ اللہ کر رہا ہے۔

سب سے پہلے حضور علیہ السلام کا نور پیدا ہوا

آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "اول ماخلق اللہ نوری" یعنی سب سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا ـــــ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے "انا من نور اللہ وکل الخلائق من نوری" میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا اور تمام مخلوق میرے نور سے پیدا ہوئی ـــــ فرمایا آج کل مسلمان کہتے ہیں کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے تو معاذ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا نور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا حالانکہ ٹکڑے وہ چیز ہوتی ہے جس کا جسم ہو اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے اس کا کوئی جسم نہیں آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن کیا جائے تو پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ سینکڑوں چراغ بھی روشن کئے جائیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اسی طرح جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے نور کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے نور میں کمی واقع نہیں ہوئی اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے دوسری مخلوق کو پیدا فرمایا تو حضور علیہ السلام کے نور مبارک میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مرضی ہے انسانی عقل کی رسائی وہاں تک ممکن نہیں۔ "ان اللہ علی کل شئی قدیر" ـــــ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہے سو کرے وہ چاہتا تو نباتات

Marfat.com

کی طرح باقی مخلوق کو بھی زمین سے پیدا کر سکتا تھا مگر انسان کو انسان سے اس لئے پیدا فرمایا تاکہ آپس میں خلق و محبت رہے یہ سب اس کی قدرتیں ہیں انسانی عقل کو وہاں دخل نہیں جس نے اس کی ذات کے سامنے چون و چرا کی وہ ابلیس شیطان ہامان اور فرعون ہوا جو اس کی ذات کے سامنے دست بستہ با ادب خاموش رہا اسے "روح اللہ، کلیم اللہ، خلیل اللہ اور حبیب اللہ" کے القابات عطا ہوئے ـــــ فرمایا حدیث قدسی ہے "لولاک لما خلقت الافلاک" یعنی اے حبیب اگر میں تمہیں پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق کو پیدا نہ کرتا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا فرمایا صرف اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر پیدا فرمایا اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا نہ کرتا جنت دوزخ زمیں آسمان اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر پیدا کیا ہے۔

اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کلی اختیارات عطا فرمائے اور رحمۃ للعالمین کا لقب دے کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا علم کلی تھا یا جزوی میرے مرشد کریم حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے تھے کہ پٹواریوں کی طرح کلی جزی کا پیمانہ لے کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی پیمائش نہ کی جائے ہمارا تو عقیدہ ہے کہ جتنے بھی علوم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کے مطابق تھے وہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے فرمایا بابو! حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی اور قدیم ہے ـــــ اور مخلوق کے مقابلے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم بحر ناپیدا کنار ہے الفاظ میں اس کا احاطہ نہیں کیا

Marfat.com

جاسکتا ـــــ امام بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

"فاق النبیین فی خَلق وفی خُلُق ۔ ولم یدانوہ فی علم ولا کرم"

ترجمہ:۔ حضور علیہ السلام اپنی صورت اور اخلاق میں سب نبیوں پر سبقت لے گئے کوئی نبی بھی آپ کے مرتبہ علم اور سخاوت تک نہیں پہنچ سکا۔

فرمایا حکومت میں جس طرح بادشاہ کے بہت سے وزیر ہوتے ہیں اور ان سب میں ایک بڑا ہوتا ہے جسے وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ کہتے ہیں ـــــ اسی طرح اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام اس کے وزیر ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ ہیں اور وزیر اعظم کو بادشاہ کی طرف سے تمام اختیارات دیئے جاتے ہیں اور تمام ملک وزیر اعظم کے سپرد ہوتا ہے وہ جو چاہتا ہے اپنے دیئے ہوئے اختیار سے وہی کرتا ہے بلاتشبیہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام اختیارات عطا فرمائے ہیں اور یہ سارا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چل رہا ہے لیکن اس کو چلانے والے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ـــــ فرمایا جس طرح کسی کا لنگر چلتا ہے یا دعوت ہوتی ہے تو مالک لنگر کا سامان اور اشیاء خورد ونوش "لانگری" کے سپرد کرتا ہے اور اسے حکم ہوتا ہے کہ اسے تقسیم کرو اب وہاں جو شخص بھی کھانا کھائے گا تو لانگری سے کھائے گا اور طلب کرے گا تو لانگری سے طلب کرے گا اب اگر کوئی شخص مالک سے روٹی یا کھانا طلب کرے تو مالک اسے لانگری کی طرف روانہ کرے گا۔ بلاتمثیل اللہ تبارک و تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور مالک ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقسیم کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام خزانوں کا مالک اپنے حبیب کو بنا دیا ہے اور فرمایا جس نے لینا ہو میرے حبیب سے لے اور قاسم حضور ہیں جسے چاہیں عطا کریں اور چاہیں تو نہ کریں کسی دوسرے کو وہاں دخل نہیں ـــــ آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور

Marfat.com

تمام زمین و آسمان کاغذ بن جائیں اور ساری مخلوق حضور کی تعریف لکھنا شروع کر دے تو قیامت تک کیلئے حضور کی ایک صفت بھی مکمل طور پر نہ لکھ سکیں فرمایا کہ چودہ سو سال سے حضور علیہ السلام کی تعریف ہو رہی ہے بڑے بڑے عالم بڑے بڑے خطیب کاتب اور شاعر دنیا سے رخصت ہوگئے مگر کوئی حضور علیہ السلام کی تعریف کو مکمل نہ کر سکا۔

ارشاد عظمت اولیاء

ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ خدا تاں نئیں۔ لیکن خدا توں جدا وی نئیں اولیاء اللہ کا دروازہ دریا کی مانند ہے جس طرح دریا پہ جاکر کوئی صرف ہاتھ دھو کر واپس آجاتا ہے کوئی ایک چلو پانی پی کر واپس آجاتا ہے کوئی خوب سیر ہو کر پانی پیتا ہے کوئی سیر ہونے کے علاوہ برتن میں بھی پانی لے آتا ہے اور پھر کوئی چھوٹا برتن بھر کے لے آتا ہے اور کوئی بڑا برتن بھر کر لاتا ہے۔ کوئی آدمی خالی بھی واپس آجاتا ہے اسی طرح ہر شخص اپنی قسمت کے مطابق اولیاء اللہ سے فیض پاتا ہے۔ [۴]

---

[۴] "فوائد عثمانی" میں حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ کا ملفوظ موجود ہے کہ آپ نے فرمایا میرے پیر و مرشد قدس سرہٗ فرماتے تھے۔

"خلق اللہ کہ برائے زیارت فقراء و بزرگان میروند حسب اخلاص خویش فیض حاصل مے نمایند کسی کہ اخلاص زیادہ آوردہ است فیض زیادہ مے برد ـــــ وکسے کہ اخلاص کم آورہ فیض کم میبرد و کسی کہ اخلاص نیاوردہ خالی از فیض میرود باز مثال فرمودند مرد ماں کہ دریا زار میروند حسب توفیق خویش اسباب خرید مینمایند کسی کہ زاد زیادہ مے دارد اشیاء زیادہ خرید مے کند و کسی کہ زاد کم میدارد اشیاء کم خرید مے نماید کسی کہ دردست ہیچ ندارد خالی واپس مے آید سعدی شیرازی رحمہ اللہ مے فرماید۔

Marfat.com

صحبت ذاکر اگر یابی نصیب دولت جاوید یابی اے حبیب

اولیاء اللہ سے دنیا طلب نہیں کرنی چاہئے بلکہ ولی اللہ کی صحبت سے معرفت خدا مقصود ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بہت طاقت عطا فرمائی ہے ــــ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کا تخت لانے کا حکم دیا تو آپ کی مجلس میں بیٹھنے والے آپ کے وزیر آصف بن برخیا نے عرض کیا حضور میں لا سکتا ہوں حضرت سلیمان علیہ السلام نے لانے کا حکم دیا تو آصف بن برخیا نے وہیں بیٹھے بیٹھے تخت لاکر آپ کے سامنے رکھ دیا یہ ہے اللہ کے بندے کی طاقت کہ مجلس میں بھی موجود ہے اور بلقیس کا تخت بھی اٹھا کر پیش کر دیا ــــ

فرمایا کہ شریعت مطہرہ کی پابندی کا نام فقیری ہے اتباع شریعت کے بغیر جو شخص فقیری کا دعویٰ کرتا ہے وہ غلط کہتا ہے ہم اسے ہرگز نہیں مانیں گے ــــ اگر پانی کے دریا کو عبور کرنے کا نام فقیری ہے تو پھر "مگڑا" (ڈانور) بھی

ای تہیدست رفتہ دربازار
ترسمت پر نیاوری دستار فوائد عثمانی ص ۴۵

خلق خدا جو بزرگان دین اور فقراء کی زیارت کے لئے جاتی ہے ان میں ہر ایک اپنے اخلاص کے مطابق ہی فیض حاصل کرتا ہے جو زیادہ اخلاص لے کے آتا ہے وہ زیادہ فیض لے جاتا ہے اور جو اخلاص کم لاتا ہے وہ فیض بھی کم پاتا ہے اور جو بالکل اخلاص نہیں رکھتا وہ خالی واپس جاتا ہے پھر اس کی مثال بیان فرمائی کہ (دیکھو!) لوگ بازار جاتے ہیں اور اپنی اپنی طاقت کے مطابق سامان خریدتے ہیں جو زیادہ رقم لے جاتا ہے وہ اشیاء کی خریداری زیادہ کرتا ہے اور جو تھوڑی رقم لے کے جاتا ہے وہ خریداری بھی کم کرتا ہے اور جو کچھ رقم بھی نہیں لے جاتا وہ بازار سے خالی واپس آتا ہے حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

اے خالی ہاتھ بازار جانے والے مجھے ڈر ہے کہ تو
سامان سے بھری ہوئی دستار نہیں لائے گا

Marfat.com

خشک پاؤں سے پانی عبور کر جاتا ہے تو اسے فقیر کہنا چاہئے اگر ہوا میں اڑنے کا نام فقیری ہے تو پھر مکھی اور دیگر ہوا میں اڑنے والے پرندے سب اولیاء ہوتے اگر دولت سے فقیری ملتی تو سب دنیا داروں کو اولیاء اللہ ہونا چاہئے اولیاء اللہ صرف وہی لوگ ہیں جو شریعت مطہرہ کے پابند ہیں شریعت کی جتنی زیادہ تابعداری کی جائے اتنا ہی مرتبہ بلند ہوگا دنیا میں جتنے بڑے اولیاء اللہ گزرے ہیں سب شریعت پاک کی پابندی اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل سے اولیاء بنے ہیں جس نے ذرا برابر گستاخی یا خلاف ورزی کی وہ راستے سے شیطان کی طرح بھٹک گئے اس لئے جہاں تک ہوسکے اتباع شریعت پر عمل کیا جائے

فیضان مرشد

جوہری کی دکان سے جوہر خریدو اور مرشد کامل سے اخروی نجات ایمان کی سلامتی اور فیوض و برکات کو حاصل کرو۔

فیض سے محروم

ارشاد فرمایا اگر مرید کا عقیدہ پیر کے ساتھ صحیح ہو تو اگرچہ پیر ناراض بھی ہو تب بھی فیض آتا رہتا ہے اور اگر مرید کا یقین صحیح نہ ہو تو غوث وقت سے بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ فرمایا ولی کے بے ادب قریبی رشتہ دار پسو (چیچڑ) کی طرح ہوتے ہیں جو گائے بھینس کے تھنوں کو چمٹے رہتے ہیں صرف خون چوستے ہیں مگر دودھ سے محروم رہتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کے قریبی رشتہ دار انہیں ستاتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے فیض سے محروم رہتے ہیں۔

فرمایا اپنے پیر کا گلہ شکوہ کرنے والے یا بے ادبی کرنے والے شخص سے اگر ترک تعلق یا نفرت نہ کی جائے تو جو کچھ حاصل کیا ہوا ہو وہ چلا جاتا ہے اور اگر اپنے پیر کی بے ادبی یا شکوہ کیا جائے تب بھی حاصل شدہ فیض چلا جاتا ہے اور

Marfat.com

مرید اپنے پیر کے فیض سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایمان سے بھی محروم ہو جائے یہ سزا جب پیر کی بے ادبی پر ملتی ہے تو یہیں سے اندازہ کیا جائے کہ جو شخص حضور علیہ السلام کی بے ادبی کرتا ہے اس کا ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔

اقسام پیر

ارشاد فرمایا پیر تین قسم کے ہوتے ہیں۔

رحمت

زحمت

لعنت

رحمت تو وہ پیر ہیں جو بغیر طمع و لالچ کے احکام شریعت پر عمل کرتے ہیں اور شریعت کے معاملہ میں تیغ بے نیام ہیں۔

زحمت وہ پیر ہیں جو مریدوں سے نذرانے وغیرہ تو قبول کر لیتے ہیں مگر شریعت کے احکام نہیں بتاتے کہ کہیں ہمارے نذرانے بند نہ ہو جائیں۔

لعنت۔ وہ پیر ہوتے ہیں جن سے مریدین کی عزت محفوظ نہیں ہوتی مرید اگر ان کے پاس آئے تب بھی ان کی عزت محفوظ نہیں اور مرید کے پاس جائیں تب بھی ان کی عزت محفوظ نہیں ہوتی ایسے جعلی پیر آج کل عام پھرتے ہیں۔

مرد خدا موجود ہے

ایک دفعہ چند حضرات موسم سرما میں واسو آستانہ سے حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ پیر وہ ہے جو روز اول ہی مجلس محمدی میں پہنچا دے حضرت غریب نواز خاموش رہے انہوں نے جب دو تین بار یہی بات کہی تو

Marfat.com

آپ نے جوش میں آکر فرمایا بابو "اج زمانے وچ نہ کوئی پیر رہ گئے ہن نہ مرید" یعنی آج کے زمانہ میں نہ کوئی پیر ایسا ہے اور نہ ہی کوئی مرید تھوڑی دیر بعد فرمایا "مرد خدا دے مر نہیں گئے کتھائیں نہ کتھائیں مرد خدا دے مل ویندن لیکن مریدا یہ جہیاں نہیں مل دا" یعنی مرشد کامل تو مل جاتا ہے لیکن طالب صادق نہیں ملتا۔

فرمایا حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی قدس سرہٗ العزیز نے دو رخی تلوار چلائی ہے کہ

"در طریقہ ما محرومی نیست" اس سلسلہ عالیہ کی برکت ہے کہ جو بھی داخل طریقہ ہوا وہ اپنا حصہ ضرور لے کے جاتا ہے۔

مرید کا فرض

ارشاد فرمایا کہ پیر کا کام ہے مرید کے دل میں اللہ کے نام کی تخم ریزی کرنا آگے مرید کا کام ہے اس کی حفاظت اور آبیاری کرنا اگر مرید اس بیج کی حفاظت یا آبیاری نہیں کرتا تو قصور مرید کا ہے نہ کہ پیر کا ـــــ اگر پیر بار بار تخم ریزی کرے اور مرید اس کی حفاظت نہ کر سکے تو پیر کیا کرے یہ بیج تب ہی بڑھے گا جبکہ مرید کامل حفاظت کرے آپ نے اس کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک عورت ہانڈی پکانے کے لئے آگ جلاتی ہے نمک مرچ گھی وغیرہ اشیاء ڈال کر چولہے پر رکھ دیتی ہے اور خود کسی اور کام میں مصروف ہو جائے آگ بجھ جاتی ہے تھوڑی دیر کے بعد پھر آگ جلاتی ہے اس کے بعد اور کام شروع کر دیتی ہے آگ پھر بجھ جاتی ہے وہ عورت اسی طرح بار بار آگ جلاتی رہے اور آگ بجھتی رہے تو اس کی ہانڈی تو چھ ماہ میں بھی تیار نہ ہوگی اگر وہ چولہے پر بیٹھ کر آگ نہ جلائے اور چولہے کے سامنے بیٹھ کر ہانڈی پر توجہ نہ دے تو تیار نہ ہوگی اور اگر صرف ایک گھنٹہ بیٹھ کر توجہ سے ہانڈی پکائے تو ہانڈی تیار ہو جائے

Marfat.com

گی۔ یہی حال مرید کا ہے اگر وہ کبھی ذکر کرے کبھی چھوڑ دے تو اس طرح اثر نہیں ہو گا مرید پوری ہمت اور پابندی سے ذکر کرے تب اثر ہوتا ہے آپ نے فرمایا دین اور دنیا کے کام پوری ہمت سے کرو تاکہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ اللہ اللہ کرنے والے بھوکے مرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے پیر و مرشد حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے سالک اور سلوک کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سالک جواری کی مانند ہوتا ہے کہ کبھی اسے پہلے ہی داؤ پر بہت سا مال مل جاتا ہے اور کبھی آخری موقعہ پر اپنے بچے اور بیوی بھی داؤ پر لگا دیتا ہے لیکن بازی سے مایوس نہیں ہوتا اور لگاتار بازی کھیلتا رہتا ہے پھر یہ شعر میرے حضرت صاحب نے پڑھے۔

جے تو چاہیں عشق بازی جوئے بازاں وانگو کھیڈ
ہار تے پئی ہار آوے ہر دی رہو ویلی نہ بہو
جے تو عاشق بننا لوڑیں پلہ پکڑ سجن دا
جان منگے تاں دے شتابی صرفہ نہ کریں تن دا

سالک پر شیطان کا حملہ

ارشاد فرمایا کہ سلوک طے کرتے وقت شیطان تین بار سالک پر سخت حملہ کرتا ہے پہلی بار شروع شروع میں جس وقت آدمی بیعت ہوتا ہے اس وقت پیر سے غافل اور بدظن کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ یہ تعلق ٹوٹ جائے۔

دوسری دفعہ دوران سفر سالک کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال کر اسے مایوس کرنے کی کوشش کرتا ہے اس وقت خیالات آتے ہیں کہ کوئی اچھے مشاہدات نظر نہیں آتے یوں ہی محنت اور دماغ سوزی کر رہا ہوں اور

اس کے بعد آخری منزل میں مغرور بنانے کی کوشش کرتا ہے

انسان کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ اب بہت کچھ ہو گیا ہے ان تین منازل

Marfat.com

کے بعد خطرات کچھ کم آتے ہیں فرمایا اچھے اثرات ظاہر ہوں یا نہ ہوں سالک کو چاہیئے ہمہ تن ذکر میں لگا رہے اصل مقصود تو ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہے یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

کچھ بنڑی یا نہ بنڑی زور لگائیں سرتائیں تنڑیں
جیوندیاں تائیں دل نہ پھریں

یاد کر تو یاد کر تو یاد کر غفلت اپنی یاد سے آزاد کر
یاد او سرمایہ ایمان بود ہرگدا ازیاد او سلطان بود

افسوس ہم نے شریعت کی تابعداری چھوڑ دی اور شیطان کی تابعداری شروع کر دی لیکن یہ نہ سوچا کہ یہ لعین تو ہمارا پرانا دشمن ہے اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوایا اور ہمارا دشمن ہوا

سالک کی قسمیں: فرمایا سالک کی دو قسمیں ہیں ۱۔ "جلی" ۲۔ "خفی" جلی طبیعت والے سلوک جلدی طے کرتے ہیں اور خطرات میں گھرے رہتے ہیں خفی طبیعت والے سلوک دیر سے طے کرتے ہیں مگر ان کو خطرہ کم ہوتا ہے۔

تسبیح پڑھنا

فرمایا کہ "تسبیح" پڑھتے وقت دل میں خیال کرو کہ میرا دل اللہ اللہ کر رہا ہے مگر دل پر انگشت یا ہاتھ رکھ کر آزمائش نہ کرو اگر تسبیح پڑھتے وقت جذبہ پیدا ہو جائے تو زبان بند رکھو فرمایا کہ حضرت غریب نواز حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ پیر کا بتایا ہوا وظیفہ قضا نہ کرے یعنی وظیفہ قضا کرنے میں دین و دنیا کا نقصان ہے آپ فرماتے تھے کہ اگر موٹی تسبیح پر پیر کے فرمان کے مطابق وظیفہ پڑھتا رہے تو جتنے بھی گناہ ہوں ایک دن میں ختم ہو جائیں ——

نماز تہجّد

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو نماز تہجّد پڑھنے کی توفیق دیتا

Marfat.com

ہے آپ فرماتے تھے کہ نماز تہجّد کم از کم چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت پڑھنی چاہیئے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھی جائے کیونکہ تین بار سورۃ اخلاص پڑھنے سے ایک ختم قرآن شریف کا ثواب ملتا ہے اور فرماتے تھے کہ ساتھیوں کو چاہیئے نماز تہجّد پڑھیں کیونکہ یہ مقبولیت کی نشانی ہے مگر اس میں عقیدہ اہل سنت و جماعت بریلوی کا ہونا شرط ہے۔

تہجّد کے وقت بیدار ہونے کا عمل

ارشاد فرمایا "بابو" رات کو سوتے وقت سورۃ اخلاص بارہ بار پڑھ کر دائیں ہاتھ پر دم کر کے کان کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور زبان سے اپنا نام لے کر کہیں کہ اے فلاں مجھے تہجّد کے وقت اٹھا دینا انشاء اللہ تہجد کے وقت بیدار ہو جائے گا۔

رابطہ

ارشاد فرمایا رابطہ ـــــ پیر کی محبت کیلئے عینک ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا نور نظر آتا ہے۔

رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے پسر
نور وحدت جس سے آتا ہے نظر

دلی حسرت

ارشاد فرمایا اس بات کی ہمیشہ میرے دل میں حسرت رہی کہ میرے پاس کوئی آئے اور میں اسے اللہ اللہ سکھاؤں فرمایا تلاش کرنے والا پا ہی لیتا ہے۔

معرفت نفس

ارشاد فرمایا خواہشات کا نام ہی نفس ہے جس نے اپنی خواہشات پر قابو پالیا

Marfat.com

اس نے اپنے نفس پر قابو پالیا خواہشات کو جتنا پورا کیا جائے نفس اتنا ہی زیادہ خراب ہوتا ہے اور سرکش ہو جاتا ہے نفسانی خواہشات کی مخالفت کرنا چاہیئے اور جو چیز نفس مانگے اسے نہ دینی چاہیئے جتنے بڑے اولیاء اللہ گزرے ہیں سب نے خواہشات نفسانی کی مخالفت کی ہے جو چیز نفس نے مانگی وہی چیز انہوں نے اس سے دور رکھی ہے اور وہ کامیاب ہوئے۔

لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں ظالم نفس نہ مر دا ہو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہو ایہ ظالم چور اندر دا ہو

فرمایا نفس کا اتنا حق ہے کہ کھانے کیلئے اسے اتنا دو جس سے وہ بآسانی عبادت کر سکے اور کپڑا اتنا دو جس سے اپنا تن ڈھانپ سکے اور نماز پڑھ سکے چاہے وہ بوریا ہی کیوں نہ ہو ـــــ فرمایا جب نفس کہے کہ میں کیا کھاؤں گا تو اسے کہو جو چیز مل جائے گی وہ کھالوں گا اور جب کہے کہ کہاں رہوں گا تو جواب دے کہ جہاں جگہ مل جائے گی آرام کروں گا۔

الف ایہو نفس اساڈا بیلی جے نال اسا ڈے ہے سدھا ہو
جو کوئی اس دی کرے تباہی اس نام اللہ دا لدھا ہو
زاہد عابد ان نوالے جتھے ٹکڑا ویکھے تھدا ہو
راہ فقیر دا مشکل باہو گھر ماں نہ میرا ردھا ہو

فرمایا بندہ نفس کے سامنے ایسا ہے جیسے چیتے کے سامنے چیونٹی بھلا چیونٹی بھی چیتے کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قابو میں آتا ہے

تجدید بیعت

فرمایا بیعت ثانی ان صورتوں میں جائز ہے جبکہ سالک نے بہت محنت کی ہو لیکن کچھ حاصل نہ ہوا ہو یا جس کا پیر نعوذ باللہ مرتد ہو گیا ہو یا پیر وفات پا جائے یا پیر کی وفات کے بعد سلوک نامکمل رہ گیا ہو اور اس پیر کی اولاد سے کوئی کامل نہیں تو

Marfat.com

ان صورتوں میں بیعت ثانی ضروری ہے آپ نے فرمایا میرے پیر حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تین دفعہ بیعت کی تھی پہلی بیعت حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے دوسری بیعت حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ سے تیسری بیعت حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کی فرمایا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول اور فعل دونوں اس سلسلہ میں موجود ہیں آپ نے مکتوبات شریف میں فرمایا کہ سلوک نامکمل ہونے کی صورت میں اگر پیر رحلت فرما جائے تو دوسری جگہ بیعت کرے اور آپ نے خود کئی جگہوں پر بیعت فرمائی ـــــ فرمایا مقصود تو معرفت الٰہی ہے نہ کہ پیر تو پھر تکمیل سلوک کیلئے اللہ کے ولی سے بیعت ضروری کرنی چاہیئے ـــــ

روزی سے بے فکری

ارشاد فرمایا جو دانہ تونے کھانا ہے اس پر تیرا نام لکھا ہوا ہے اور جو تیرے مقدر میں نہیں اسے تو ہرگز نہیں کھا سکتا ـــــ جو تیرے مقدر میں ہے اسے دوسرا ہرگز نہیں کھا سکتا ـــــ اس لئے کسی چیز کی طلب میں پریشان ہونا فضول ہے ـــــ قدرت کی طرف سے جو کچھ ملتا ہے وہ بغیر پریشانی کے مل ہی جاتا ہے ـــــ جو نہیں ملنا ہوتا وہ طلب سے بھی نہیں مل سکتا ـــــ

بر ہر دانہ نوشتہ عیاں ہست ایں رزق فلاں ابن فلاں

فرمایا طلب رزق حلال نصف عبادت ہے

دنیا کی حقیقت

ارشاد فرمایا دنیا سے نفرت کرنا سب سے بڑی عبادت ہے اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے ـــــ جس نے دنیا سے محبت کی اس نے تمام گناہوں کو شروع کیا ـــــ اچھا کھانا اچھا کپڑا یا خلق سے تعلق رکھنا دنیا نہیں ہے ـــــ بلکہ

Marfat.com

لالچ کرنا دولت سے محبت کرنا دنیا ہے۔ دنیا سے نفرت کا مطلب یہ ہے کہ کھانے پینے اور ضرورت کا دیگر سامان موجود ہو تو خوش رہے اور اگر موجود نہ ہو تب بھی خوش رہے ـــــ

چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

فرمایا ـــــ دنیا ایک زہریلا سانپ ہے جس گھر میں گھس جائے وہ اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا ـــــ کوئی دنیا دار ایسا نہیں جو پریشان نہ ہو جس کا سبب حرص اور لالچ ہے حرص مصیبتوں کی جڑ ہے ـــــ

رب فرمائے حرص نہ رکھو کارن دنیا فانی
جانو سب اے کھیڈ تماشہ دنیا دی زندگانی

فضیلت نماز۔ تارک پر وعید

ارشاد فرمایا

وضو نماز کی کنجی ہے اور نماز جنت کی کنجی ہے جو شخص نماز پڑھتا ہے بے شک اس کے پاس جنت کی کنجی موجود ہے ـــــ اور جو نماز نہیں پڑھتا گنہ گار ہے اور دوزخ کا مستحق ہے ـــــ مگر اے نمازی اس بات کا خیال کر کہ کہیں اللہ تعالیٰ تجھ سے جنت کی کنجی واپس لے کر گنہ گار کو نہ دے دے اور گنہ گار کی کنجی تجھے نہ دے دے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تو دوزخ میں اور گنہگار جنت میں جائے گا یعنی اس بات سے ڈر کہ کہیں تو نماز کو چھوڑ کر گنہ کرنے شروع کر دے اور تیرے پاس جنت کی بجائے دوزخ کی کنجی آ جائے۔

ارشاد فرمایا

ا۔ ع عشق دی منزل لمیڑی اے ہن پندھ پہاڑاں پٹیاں دے
لیکھ منتھیدا مٹ دا نئیں کیہاں صرف ملوانیاں پٹیاں دے
تیڈی بے پرواہی توں پھٹیاں میں نئیں زخم میڈا لائق پٹیاں دے
عشق اصلی دے حصے دے حیدر اتھاں کم نئیں کمینیاں جٹیاں دے

Marfat.com

۲۔ ع علم دی بات بھلی پر عشق دی بات انو کھڑی اے
شب برات دی رات بھلی پر یار دی گھات انوکھڑی اے
شب قدر دی رات بھلی پر یار دی جھات انوکھڑی اے
سب گالیں بھلیاں وے حیدر پر وصل دی رات انوکھڑی اے

۳۔ ہ ہلاک نہ کرے عشق تینوں ایں عشق وچ بہوں دلگیریاں نیں
جائیں رنگوائی چولی عشق والی اونہاں چٹیاں چادراں چیریاں نیں
پتر شاہاں دے کنگال ہوئے جنھاں ملیاں چا فقیریاں نیں
علی حیدر جتھے عشق رہندا اوتھاں رہندیاں ناں امیریاں نیں

شکر خداوندی

فرمایا :۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ نے اپنی مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ اور وزیر کا کہیں سے گزر ہوا تو بادشاہ کی ایک کمزور گدھے پر نظر پڑی۔ بادشاہ نے پوچھا یہ گدھا کمزور کیوں ہے وزیر نے جواب دیا خوراک نہ ملنے کی وجہ سے بادشاہ کو رحم آیا گدھا خرید کر اصطبل میں بھیج دیا..... گدھے نے گھوڑوں کو دیکھا کہ بہت موٹے تازے ہیں اور خدمت کیلئے خدمت گار مقرر ہیں، دانہ، پانی اور صفائی وغیرہ کا اعلیٰ انتظام ہے، گدھے نے کہا اے اللہ میں نے کونسا جرم کیا ہے اور انہوں نے کونسا اچھا عمل کیا ہے کہ ان کی خدمت ہو رہی ہے چند روز کے بعد جنگ شروع ہو گئی سو اگدھے کے سب گھوڑے میدان جنگ میں چلے گئے، میدان جنگ میں گھوڑے زخمی ہوئے اور تیروں سے بدن چھلنی ہو گیا۔ تیر نکالے جا رہے تھے گھوڑے تکلیف زیادہ ہونے کے باعث کمزور ہو گئے تھے گدھا سب کچھ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوا..... اے اللہ میری خدمت زیادہ نہیں ہوئی

Marfat.com

تو مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا، حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی کو مرفوع الحال (بلند درجہ) دیکھ کر پریشان نہیں ہونا چاہیے کیا معلوم ان گھوڑوں کی طرح مصیبت میں گرفتار ہو جائیں، آپ نے فرمایا گندم کی روٹی نہ ملے تو جو کی روٹی کھانی چاہیے، ہر حالت میں سلامتی ایمان کے لئے کوشاں رہنا چاہیے۔

(از مولوی اللہ دتہ صاحب باروی)

پابندی اسباق

فرمایا :۔ باد سبق لگاتار پڑھنا چاہیے اور دوران اسباق ناغہ نہیں ہونا چاہیے مسلسل اسباق پڑھنے سے تکمیل جلد ہوتی ہے۔

مثال : جس طرح ہانڈی کے نیچے کبھی آگ جلائیں اور کبھی بجھائیں تو ہانڈی تیار نہیں ہوتی۔ (از مولوی اللہ دتہ صاحب)

عرس کرنا جائز ہے اور اس کی حقیقت کا بیان

فرمایا :۔ اس دور کے چند مولویوں کا فتویٰ ہے۔ کہ عرس کرنا بدعت اور حرام ہے حالانکہ عرس پر تین کام ہوتے ہیں۔ (۱) ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی (۲) وعظ ونصیحت (۳) خیرات۔ بھلا ان میں سے کونسی چیز ناجائز و حرام ہے (از خلیفہ فتح محمد)

رد مذہب شیعہ

فرمایا :۔ شیعہ اہل بیت اطہار کا ذکر زبانی کرتے ہیں دل میں عداوت رکھتے ہیں، شہید زندہ ہے زندہ کیلئے ماتم کرنا یعنی رونا چھریاں مارنا سینہ کوبی کرنا یہ سب بدعات ہیں قرآن وحدیث کے خلاف ہیں فرمان رسول اکرم ﷺ من شق الجیوب

Marfat.com

ولطم الخدود فلیس منا (جس نے گریبان چاک کیا اور رخسار پیٹے وہ ہم سے نہیں۔ مسلم شریف) فرمایا اگر کسی کا لڑکا چودھویں جماعت پاس ہو جائے تو گھر والے خوش ہونگے یا ناراض ؟ عرض کیا بہت خوش ہونگے۔ فرمایا جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ امتحان میں پاس ہو گئے شیعہ کیوں روتے ہیں فرمایا! شیعہ لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا کہتے ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول ممنوع و حرام ہے۔ مسلک حقہ اہل سنت و جماعت ہی اہلبیت عظام سے سچی محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ (از حکیم مشتاق باروی شرقپور)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی مت دو آخر زمانے ایک ایسی قوم آئیگی جو میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دے گی (اگر وہ مر جائیں) تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو اور ان کے اکٹھے بھی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نکاح بھی نہ کرو اور ان کی مجلس میں بھی نہ بیٹھو، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت بھی نہ کرو

(شفاء شریف جلد ۲ ص ۲۶۶ مرقات جلد ۱۱ ص ۶ ۔ ۲ صواعق محرقہ ص ۴)

فرمایا :۔ آج کل کے مسلمانوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے وقت بھول گئے۔ وحی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بجائے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر نازل ہو گئی : جبرائیل علیہ السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں علیہم السلام کے پاس آتے وقت ایک بار بھی نہ بھولے لیکن جناب حضرت محمد ﷺ کے پاس آتے وقت بھول گئے کیونکہ آپ پیغمبر آخر الزمان اور حبیب خدا ﷺ تھے۔ (از سید محمد اشرف صاحب)

Marfat.com

کیمیاء گر اور جنات تابع کرنے والے کا انجام

صوفی غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کوٹ سلطان والے بیان کرتے ہیں کہ غلام حسین چشتی میرے پاس آیا اور کہا میرے پاس کیمیاء کا نسخہ ہے دونوں مل کر تیار کرتے ہیں اس وقت میری مالی حالت اچھی نہ تھی میں لالچ میں آگیا ساتھ ہی خیال آیا کہ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے لوں حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے فرمایا بابو کیمیاء گر کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا نہ ہی جن تابع کرنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے واپس آکر غلام حسین چشتی کو حضور کا فرمان سنایا وہ تائب ہو کر آپ کا مرید ہو گیا۔ منازل سلوک طے کرنے کے بعد خلافت سے بھی سرفراز ہو چکا ہے۔

آداب قبرستان اور زیارت قبور کا شرعی طریقہ

فرمایا :۔ قبروں پر فاتحہ خوانی کیلئے ضرور جاؤ لیکن آداب قبور کو ملحوظ خاطر رکھو فرمایا جس وقت قبرستان جاؤ تو پہلے وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرو پھر قبرستان میں جاؤ اور قبرستان میں جوتوں سمیت نہ جاؤ کیونکہ اس سے بے ادبی ہوتی ہے اور قبرستان میں ہنسنا نہیں چاہیے اور نہ ہی فضول باتیں کرنی چاہئیں قبرستان میں باادب بیٹھ جانا چاہیے اور جب گھر سے چلو تو کچھ پڑھتے جاؤ اور اگر کوئی چیز نہیں آتی تو سورۃ اخلاص پڑھتے جاؤ پھر وہاں جا کر تین مرتبہ الحمد شریف اور بارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر اور دو رکعت نفل کا ثواب تمام قبرستان والوں کی ارواح کو بخشو جتنا ثواب ان ارواح کو ملے گا اتنا ثواب اس پڑھنے والے کو ملے گا۔

(توضیح) قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر فرمودات آیت قرآنی واحادیث

Marfat.com

مبارکہ و فتاویٰ جات کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے جو زیارت قبور کے متعلق ارشاد فرمایا یہ احادیث مبارکہ و فتاویٰ جات کی عبارات کا عکس ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ المعروف عالمگیری جلد ۵ ص ۳۵۰ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ میں ہے)

واذا ارادزیارۃالقبور یستحب له ان یصلی فی بیته رکعتین یقرء فی کل رکعة الفاتحة و آیة الکرسی مرة واحدة والا خلاص ثلاث مرات ویجعل ثوابها للمیت یبعث الله تعالی الی المیت فی قبره نوراً ویکتب للمصلی ثوابا کثیراثم لا یشتغل بمالا یعنیه فی الطریق فاذابلغ المقبرة یخلع نعلیه ثم یقف مستدبر القبلة مستقبلا لوجه المیت و یقول السلام علیکم یا اہل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم لنا سلف ونحن بالا ثر کذافی الغرائب۔ خلاصہ :۔ جب کوئی زیارت قبور کا ارادہ کرے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ گھر میں دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھے پھر اس کا ثواب میت کو بخشے تو اللہ تبارک تعالیٰ اس میت کی طرف ایک نور بھیجے گا اور اس نمازی کو کثیر ثواب عطا فرمائے گا (پھر قبرستان کی طرف روانہ ہو) اور راستہ میں لایعنی باتوں میں مشغول نہ ہو اور جب قبرستان پہنچے تو جوتے اتار دے اور قبلہ شریف کی طرف پشت کر کے میت کی طرف منہ کر کے کہے۔ السلام علیکم یا اہل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم لنا سلف ونحن باالاثر۔

اور مزارات کی ٹیک نہ لگے اور مزارات پر چلنے پھرنے سے بچے کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے بلکہ فقہاء کرام نے تو اس حد تک تصریح فرمائی ہے کہ قبرستان سے

Marfat.com

جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اس پر چلنا بھی حرام ہے۔

۱:۔ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے مجھے ایک قبر کے ٹیک لگے ہوئے دیکھا تو مجھے فرمایا اس قبر والے کو نہ ستاؤ اس حدیث پاک سے دو مسائل روز روشن کی طرح واضح ہوئے۔ (۱) مسلمان کی قبر لائق تعظیم ہے کہ اس کی ٹیک نہ لگو بلکہ اس کی تعظیم و تکریم کرو۔ (۲) دوسرا مسئلہ یہ مستنبط ہوتا ہے کہ میت کو باہر کی خبر ہوتی ہے باہر والوں کی بے ادبیوں سے تکلیف ہوتی ہے اور احترام سے خوشی۔

۲:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا۔

لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا۔ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھو۔ (ایضاً)

کچے فصلات کی خرید و فروخت

ملک عطا محمد ساکن چاہ نور والا بیان کرتا ہے کہ قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو ایسے دو آدمیوں کا علم ہوا جنہوں نے کچی فصل کی خرید و فروخت کی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں کو بلوا کر سختی سے منع فرمایا کہ شرع شریف میں کچے فصلات کی خرید و فروخت منع ہے۔

قوالی کے متعلق فیصلہ

فرمایا:۔ قوالی ہمارے طریقہ نقشبندیہ میں نہیں سنتے اور میرا وہی اپنے پیر والا طریقہ ہے حضرت خواجہ دوست محمد قندہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

نہ ایں کارے کنم.....نہ انکارے کنم

چنانچہ میں بھی نہ تو یہ کام کرتا ہوں اور نہ ہی اس سے انکار کرتا ہوں ہندوستان کے بڑے بڑے اولیاء اللہ کا طریقہ کار قوالی رہا ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھوں ہندو مسلمان کیے ہیں قوالی کرتے اور سنتے رہے۔ اس لئے ہم قوالی کے بارے میں خاموش ہیں۔

دوکانداروں کے لئے نصیحت

فرمایا :۔ باوُ نماز باجماعت ہوتی ہے جماعت میں کتنے آدمی ہوتے ہیں کتنے طلباء قرآن مجید پڑھتے ہیں نیز دوکانداروں کے متعلق فرماتے ہیں کہ دوکاندار کو ایمانداری سے خرید و فروخت کرنی چاہیے اور دوکان پر عورتیں بھی آئیں گی بڑی عمر والی کو ماں اور چھوٹی عمر والی کو بیٹی اور ہم عمر کو بہن تصور کرنا چاہیے۔

باجا اور گانا وغیرہ

فرمایا جو لوگ شریعت کی حدیں توڑتے ہیں ہمیشہ کے لئے ذلیل ہوتے ہیں (شادی کے موقع پر) باجا بجانا، ناچ گانا، بری و ناجائز رسمیں ہیں شادی کے بعد صرف دعوت ولیمہ حسب استطاعت سنت ہے۔ لوگوں کو سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرنے سے ناک کی فکر لگ جاتی ہے۔ (از حکیم مشتاق شرقپور)

خلفاء کے لئے نصیحت

فرمایا اگر بہت بڑا امیر و دولت مند آدمی مرید ہو جائے اس سے یہ طمع و لالچ نہ کریں کہ یہ نذرانے دے گا یا دنیاوی نفع پہنچائے گا۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مرید کیا کریں۔

Marfat.com

فرمایا :۔ گر نیاید طمع مکن گر آید منع مکن گر کثیر آید جمع مکن

(یعنی اگر مریدین و متوسلین کی طرف سے کچھ بھی نہ آئے لالچ نہ کر اگر کچھ خدمت میں پیش کریں تھوڑا ہو یا زیادہ واپس نہ کر اگر زیادہ آجائے جمع نہ کر بلکہ راہ خدا میں خیرات کر دے۔ (ضیاء الباروی از مولانا صالح محمد صاحب)

ایضاً :۔ اللہ میکنی بہرے گپل..... سٹ گپل کر اللہ اللہ پوی کل

اگر لوٹا نباشد برابر یڑی..... نیاید آب اگر صد بار گیڑی

(از مولانا محمد عمر حیات چوبارہ)

فرمایا :۔ بابو تساں میکوں شریعت وچ نہ شرماہے خدا تہاکوں ایں اوں جہان نہ شرمیسی : میرا پیر ایویں فرمیندا ہا یعنی خلاف شرع کام کر کے مجھے شریعت کے بارے نہ شرمانا اللہ تعالیٰ تم کو شرمسار نہیں فرمائیگا۔

کھانے سے مکھی نکالنے کا طریقہ

حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد دامت برکاتہم العالیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے تھانیدار حاضر ہوا اور اسے چائے دی گئی۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ وعظ و نصیحت فرما رہے تھے تھانیدار اتنا متاثر ہوا کہ اس نے چائے پینا چھوڑ دی۔ وعظ و نصیحت کے بعد اس نے چائے پینا شروع کی تو چائے کی پیالی میں مکھی گر پڑی جب آپ نے تھانیدار کی شکل میں کچھ کراہت دیکھی تو فرمایا! بابو اللہ تعالیٰ نے متفخر آدمی کے فخر کو توڑنے کیلئے ایک مکھی کو پیدا فرمایا اگر یہ خورد و نوش والی چیزوں میں واقع ہو جائے تو مکھی کو ڈبو کر باہر نکال دیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ایک پر میں شفاء اور

Marfat.com

دوسرے میں بیماری رکھی ہے اور اس کی عادت ہے شفاء والا پر نہیں ڈبوتی بلکہ بیماری والا پر ڈبوتی ہے۔ (شفاء والا پر ڈبونے سے بیماری کا اثر ختم ہو جاتا ہے)
(توضیح از مولانا محمد رمضان ضیاء الباردی)

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مکھی کے نکالنے کا جو طریقہ ارشاد فرمایا ہے۔ من و عن فرمان رسول ﷺ کے مطابق ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا وقع الذباب فی اناء احد کم فلیغمسه کله ثم لیطرحه فان فی احدجنا حیه شفاء وفی الاخرداء۔ (رواہ البخاری)

جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں مکھی واقع ہو جائے تو تمام کو ڈبو کر باہر پھینک دو کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے اور دوسرے پر میں بیماری ہے

(مشکوٰۃ شریف ۳۶۰ مطبوعہ کراچی)

بڑی کرامت

فرمایا فقیر کی بڑی کرامت یہ ہے کہ سارا دن شریعت کے مطابق عمل کرتا رہے اور خلاف شرع امور کو برداشت نہ کرے۔ (از ملک فضل احمد سنانواں)

فرمایا اگر کوئی ہوا میں اڑتا ہو یا خشک پاؤں سے دریا عبور کر جائے اور شریعت کا پابند نہ ہو۔ تو اس کو تھوک مارو اور اس طرح بھی فرماتے تھے کہ اس کو دیوار پر مارو۔ (از سیدی مرشدی حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

Marfat.com

مفید وظیفہ

فرمایا! جب راستہ میں کسی قسم کا خطرہ ہو تو موذی جانوروں سے محفوظ رہنے کے لئے اور راستہ بھول جانے کی صورت میں سلام علی نوح فی العالمین پڑھنا چاہیے۔

اگر بیعت ہونے کے بعد فیض حاصل نہ ہو

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے اگر کوئی آدمی کسی پیر کا بیعت ہوا مگر اسے فیض حاصل نہیں ہوتا جبکہ دوسرے فیض یاب ہو رہے ہوں تو پیر پر طعن نہ کرے بلکہ یہ مقدر اور نصیب کا معاملہ ہے کیونکہ اگر فقیر خالی ہوتا تو دوسرے فیض یاب نہ ہوتے اور وہ اس پیر سے کسی دوسرے پیر کی بیعت ہونے کی اجازت مانگ لے اگر اسے پیر اجازت نہ دے تو پیر گناہ گار ہے۔ (از حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب)

نہ کر غم گناہ میں جب پیروی مصطفےٰ ﷺ ہو گئی

عاشق حسین خان بہاولپور والے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارور رحمتہ اللہ علیہ کا بیعت ہوا اور ساتھ ہی عرض کیا کہ حضور میں بہت بدکار آدمی ہوں خصوصاً زنا کار ہوں تو آپ نے فرمایا !

نہ کر غم گناہ میں جو گزری عمر — کہ جب پیروی مصطفیٰ ﷺ ہو گئی
ملے ہاتھ اک روز وہ ہے ہاتھ کا — کہ جب زندگی بے وفا ہو گی۔۔۔۔
وہ راہبر نہ چھوڑے تیرے ہاتھ کو — کہ جب شرط وعدہ وفا ہو گئی

گستاخان مصطفیٰ (ﷺ) کو مساجد میں امام رکھنا خنزیر سے بدتر ہے۔

ارشاد فرمایا : کتے اور خنزیر مساجد میں داخل کرنے سے دیوبندیوں

Marfat.com

اور وہابیوں کو مساجد میں داخل کرنا بدتر ہے کیونکہ کتا اور خنزیر آپکو بھونکے گا اور اذیت پہنچائے گا اگر یہ داخل ہو گئے تو نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کو بھونکیں گے اور اذیت پہنچائیں گے۔ (از حضرت خواجہ فقیر محمد دامت برکاتہم)

گزشتہ وقت آنے والے سے بہتر ہے

ارشاد فرمایا: گذشتہ وقت آئندہ وقت سے بہتر ہے اور اس ارشاد کی تائید میں ایک فقیر کا واقعہ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ ایک فقیر نے اپنے غلام کو ہوٹل سے روٹی لانے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ ہوٹل والے کے پاس پہنچ گیا اور روٹی کی قیمت پوچھی تو ہوٹل والے نے کہا کہ تازہ روٹی کی قیمت چار آنہ (پچیس پیسے) ہے اور کل والی کی ایک ٹکہ ہے تو غلام واپس آگیا اور دونوں روٹیوں کی قیمت عرض کی۔ فقیر نے فرمایا کل والی روٹی لے آؤ غلام نے عرض کیا حضور کل والی روٹی کھانے کے قابل نہیں ہو گی فقیر نے فرمایا تازہ سے وہ بہتر ہے کیونکہ پکانے والے کے گناہ آج سے کل کم تھے۔

جنرل ضیاء الحق کے بعد امن نہ ہو گا

ملک محمد حسین لیل چوبارہ والے بیان کرتے ہیں کہ قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت کو امن کا دور فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے بعد امن نہ ہو گا۔

شجر پرستی کا خاتمہ

اور آپ نے تمام وہ درخت کٹوا دیئے جن کو لوگوں نے پیر کا مقام دیا تھا اور جنات والے درخت کہتے تھے۔

Marfat.com

زیادتی عشق مصطفیٰ ﷺ

فرمایا حضور اکرم ﷺ کے عشق و محبت کی تازگی اور زیادتی کے لئے کتاب شان حبیب الرحمان مصنف مفتی احمد یار خان کا مطالعہ کیا کرو۔

عورتوں کے لئے پردہ ضروری

فرمایا! عورتوں کو بلا ضرورت شہروں وبازاروں اور خصوصاً میلوں وغیرہ پر جانے سے روکا جائے حضور اکرم ﷺ نے انہیں حبال الشیطان فرمایا یعنی شیطان کی رسیاں اور فرمایا عورتوں کیلئے پردہ بہترین محافظ ہے اور انکا لباس اتنا موٹا ہو۔ جس سے جسم نظر نہ آئے۔

فرمایا! مرد کو باغیرت ہونا چاہیے۔ نگاہ مصطفیٰ ﷺ غیور کو پسند کرتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انا غیور واللہ اغیر منی

میں غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے (مشکوٰۃ شریف ۲۸۴)

احقر محمد رمضان ضیاء الباروی

ردوھابیہ

فرمایا! وھابیوں 'دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنا انکی مسجد میں جاکر تقریر سننا جائز نہیں اگر تم ان کو روک نہیں سکتے تو ان کے پاس جایا نہ کرو۔ وہ یا رسول اللہ ﷺ کہنا پسند نہیں کرتے ہم ان کے پاس بیٹھنا پسند نہیں کرتے یہ لوگ شان رسول خدا ﷺ سے ناواقف ہیں۔

Marfat.com

حل مشکلات

محمد نواز لانگری کا بیان ہے حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ کا روضہ تعمیر ہو رہا تھا حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما تھے متوسلین نے عرض کیا کہ حضرت پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ نے مریدین کو حل مشکلات کے لئے فرمایا تھا جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو فقیر کی طرف سات قدم چل کر دعا کریں انشاء اللہ مشکل حل ہو جائے گی آپ بھی ہمیں ایسا عمل فرمائیں جس سے مشکل آسان ہو آپ نے فرمایا جو باوضو ہو کر دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر سات بار الحمد شریف گیارہ بار سورۃ اخلاص گیارہ بار درود شریف پڑھ کر مجھے ایصال ثواب کریگا اور دعا مانگے گا انشاء اللہ مشکل حل ہو گی۔

داڑھی منڈوانے والے کی مذمت

بندہ دل دا اندھا کیوں　　منڈونیدا توں داڑھی کوں
منہ تیرا ایویں دسدا جیویں　　سوانی دھوندی اے ڈاڑھی کوں
مچھاں تیریاں اینویں جیویں　　لوھڑا دیندے واڑھی کوں
اے گل فقیر دی یاد رکھیں　　روسیں عمراں ساری کوں

داڑھی کی فضیلت اور ترک پر وعید

فرمایا: داڑھی سنت کے مطابق رکھنی چاہیے جو شخص اس پر فتن دور میں ایک سنت پر عمل کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا مزید فرمایا اس پر فتن زمانے میں سنت پر عمل کرنا مٹھی میں انگارہ لینے کی طرح مشکل ہے فرمایا: داڑھی رکھو مونچھیں پست کرو۔

Marfat.com

اور مخصوص انداز میں فرمایا

جو ڈاڑھی منڈویندا اے او دل نبی دا رنجیندا اے
نہ کالی دا حیا نہ چٹی دا شرم گزر گئی جوانی بڈھا اجے وی گرم

فرمایا: تراشیدن ریش پیش از قبضہ حرام است
یعنی ڈاڑھی مٹھی بھر سے کم رکھنا حرام ہے۔

حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کریم رحمتہ اللہ علیہ کے وصال پر اکثر فرمایا کرتے تھے۔

؎ جنگھ بھنی اے گیرے دی
جڈ نڑدے سجن ٹرے اڈ گئی اے رونق ویڑھے دی

محبوب مدینے والا

جے محبوب مدینے والا منہ تو برقع چاوے چا
رخ نورانی دلبر جانی اک وار مکھ ڈکھاوے چا
دند محبوب دے موتی دیاں لڑیاں
قدرت نال قادر جڑیاں
حوراں کملیاں ویکھن کھڑیاں
جے اک وار مسکاوے چا
نین سجن دے گوہر ذاتی
آئے ھن ازلوں سرمہ پاتی

Marfat.com

نیم نظر مازاغ صفاتی
جے اک وار جھمکاوے چا
سرخی لال لباں تے سوھنی
مورت سوھنے دی من موھنی
مٹھی گال تے عاشق کوھنی
جے اک وارالاوے چا

(یہ نعت آپ رحمتہ اللہ علیہ اکثر پڑھا کرتے تھے۔ از حضرت صاحبزادہ مولانا محمد حسن الحسنی البارروی)

نوٹ : ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پیرومرشد حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ آپ سے ناراض ہوگئے تو آپ نے چند اشعار سرائیکی میں لکھے جو کہ درج ذیل ہیں۔

کیہاں ڈوھ ڈیواں میں طبیباں کوں بیٹھی روندی ہاں اپنے نصیباں کوں
ایہا مرض روز ازلدی بھانڑیں ہے وچ مرضاں عمرو ہانڑیں ہے
بھلی گالھ مثال کہانڑیں ہے کڈی رحم اسم یار حبیباں کوں
جندڑی روز ازلدی سنجڑی تنڑی ہے گھتی ہجر دی اماں گھڑی ہے
دل درد فراقوں ٹھڑی ہے نہیں لائق دعوی یار غریباں کوں
وچ لہر بحر دے لڑھدی ہاں کڈیں ترآنواں کڈیں بڈ دی ہاں
جیڑھا نظر آوم اونکوں سڈدی ہاں توں بن کون کڈھے اساں بڈیاں کوں
اساں حکیم حاذق ہزار ڈٹھے بوہے موئے سے بیمار ڈٹھے
کئی تردے اوگن ہارڈ ٹھے کد رحم آسم یار لبیباں کوں
عبداللہ تیں جیھے سے بے مل گئے وچہ ہجر جنگل دے رل گئے
وچ بلدی دوزخ جل گئے سڈے دوزخ یار رفیقاں کوں

Marfat.com

کرامات و تصرّفات

Marfat.com

Marfat.com

کرامات و تصرفات

ایسا امر خارق عادت جو دعویٔ نبوت سے مقارن ہو اسے معجزہ کہتے ہیں اور وہ خرق عادت امر جو دعوی نبوت سے مقارن نہ ہو ایسے شخص کے ہاتھ پر ظاہر ہو جس کا ظاہر صلاح پر مبنی ہو اور وہ نبی کا متبع اور اسکی شریعت کا پابند ہو اس کا اعتقاد صحیح اور اعمال صالح ہوں اسے کرامت کہتے ہیں۔

کرامت کی تعریف

شرح عقائد نے یوں کی "ظُهُورُ اَمرٍ خَارِقٍ لِلْعَادَةِ مِنْ قِبَلِهٖ غَيرُ مُقَارِنٍ لِدَعْوَى النُّبُوَّةِ" ایسے امر خارق للعادۃ کا ظہور جو دعوی نبوت کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو کرامت کہلاتا ہے درحقیقت ایسی استقامت جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت رضا اتباع شریعت کے حصول اور تقوی و طہارت کی توفیق عطا کر دے وہ کرامت سے بڑھ کر ہے۔

اقسام کرامت

کرامات کی دو قسمیں ہیں (۱) کرامت . سیہ عناصر اربعہ اور عالم حسی میں تصرف و خلاف عادت امور کا اظہار کرامات . سیہ ہیں۔ (۲) کرامت معنویہ انسان کی جادۂ شریعت پر استقامت اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت علوم و معارف حقہ پر عبور اخلاق فاضلہ کا حصول تبلیغ حق اور اصلاح خلق میں کوشاں رہنا یہ کرامات معنویہ ہیں۔ استدراج کسی غیر نبی

Marfat.com

اور غیر ولی کافر و فاسق سے بوجہ ریاضت یا علوم لطیفہ اور بوجہ سائنسی ایجادات ۔ خارق عادت امور کا صادر ہونا جو عوام کیلئے موجب اشتباہ ہو استدراج کہلاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔ " سنستدرجہم من حیث لا یعلمون۔ " قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی ۔ جب انسان کامل طور پر دنیا کی طرف مائل ہو جاتا ہے اس کا یہ میلان اسے مزید کوشش جہد پر آمادہ کرتا ہے جتنا میلان دنیا کی طرف بڑھتا جائے گا اتنا ہی وہ شخص قرب الٰہی سے دور ہوتا جائیگا اس کی کج روی گمراہی اور جہالت میں اضافہ بعد کامل بن جائے گا بعض اوقات ایسا آدمی تزکیہ نفس وغیرہ سے کسی مراد تک پہنچ جاتا ہے اور اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اسے استدراج کہتے ہیں۔ (جامع کرامات اولیاء)

اثبات کرامات

(۱) یہ منفرد حیثیت ہے کہ علماء و صلحاء کی مختلف کرامات اتنی مشہور اور واضح ہیں کہ ان کی مخالفت اور عناد ایسا ہی آدمی کر سکتا ہے جس کی قلبی صلاحیتیں ختم ہو چکی ہوں۔

(۲) سیدہ مریم سلام اللہ علی ولدھا و علیھا کا واقعہ کہ آپ نے کھجور کے خشک تنے سے تازہ کھجوریں حاصل کیں کرامات اولیاء کی دلیل ہے۔

(۳) اصحاب کہف کا واقعہ بھی اثبات کرامت کی ایک دلیل ہے کہ تین سو سال سے زائد عرصہ سو کر گزارا اور پھر زندہ ہوئے۔

(۴) حضرت آصف ابن برخیا کا جناب سلیمان علیہ السلام کے سامنے تخت بلقیس پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس امت کے اولیاء کرام و علماء عظام کو بایں ہمہ علوم و معارف بطریق اولی کرامت عطا فرمائی جائے۔

(۵) عارف باللہ امام طریقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ فرماتے ہیں اولیاء اللہ سے کرامات کا ظہور یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نتیجہ ہے اس کائنات ارضی میں اولیا اللہ کا وجود حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی معجزہ ہے۔ اولیاء ہی کے طفیل رب العالمین تمام مخلوقات کی ضروریات کو پورا فرماتے ہیں ان کی برکت سے بلائیں دور ہوتی ہیں ان کی دعائیں نزول رحمت کا باعث بنتی ہیں ان کے وجود سے بدحالیوں اور مصیبتوں کا خاتمہ ہوتا ہے ـــــ

(جامع کرامات اولیاء) ـــــ

منکرین کرامات

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک بہت بڑے عالم سے کرامات اولیاء کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا کرامات حق ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کا کون منکر ہو سکتا ہے؟ اگر کرامت تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تو اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرو ۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو مرضی ہو اس چیز کا حکم دیتا ہے کرامات رضائے الٰہی اور قدرت خداوندی سے صادر ہوتی ہے تو کیا اللہ کریم بھی ان کے صادر فرمانے پر قادر نہیں؟ (العیاذ باللہ) ـــــ تعجب ہے کہ منکرین! کرامات کا کیسے انکار کرتے ہیں؟ جبکہ آیات مبارکہ احادیث صحیحہ آثار مشہورہ ـــــ عظیم المرتبت انسانوں سے صادر ہونیوالی حکایات اور سلف و خلف کے مشاہدات پر شاہد ہیں۔ اور کرامات تمام بلاد اسلامیہ میں اتنی کثرت و شہرت سے پھیلی ہوئی ہیں کہ شمار سے باہر ہیں ـــــ مگر دشمن اولیاء کو توفیق خداوندی اور تائید ایزدی سے محروم کر دیا جاتا ہے ـــــ یہی وجہ ہے کہ اگر یہ منکرین ـــــ اولیاء و صلحاء کو ہوا میں اڑتا ہوا بھی دیکھ لیں تب بھی انکار کر بیٹھیں۔

Marfat.com

فلسفہ کرامت

خرق عادات امور ظاہر کرنے کی قدرت اور کرامات اولیاء اللہ کو اس لئے عطا کی جاتی ہیں کہ انہوں نے ساری زندگی اپنے نفس کو خرق عادت امور کا پابند کر دیا ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ نفس کی خواہشات کے خلاف کام کرتے ہیں حتیٰ کہ مباح چیزوں سے بھی نفس کو روک دیتے ہیں شیطان جن چیزوں کو مزّین کر کے نفس کے سامنے پیش کرتا ہے وہ ان سے نفس کو دور رکھتے ہیں تو جب انہوں نے نفس کو عادت سے ہٹا کر خلاف عادۃ پر مجبور کر دیا اور یہ سب کچھ اللہ رب العزت کی رضا کیلئے کیا نتیجۃً رب العالمین بھی اس عالم کون وفساد میں انہیں نقض عادت و خلاف عقل امور کے اظہار کی قدرت مرحمت فرما دیتا ہے دلوں کی بات سمجھنا ہوا میں اڑنا پانی پہ تیرنا یہ سب اسی قبیل سے ہیں ـــــ ابو نصر فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام سے کرامات کا ظہور اس لئے ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے نفوس کو تادیب و تہذیب کے زور سے آراستہ کر سکیں۔ اور یقین و ایقان میں اضافہ کے نور سے منور ہو سکیں۔

حضرت علامہ تاج الدین سبکی نے اپنی کتاب الطبقات الکبریٰ" میں کرامات کی کئی قسمیں بیان فرمائی ہیں مثلاً (۱) مردوں کا زندہ کرنا جیسے حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے پکی ہوئی مرغی کو اللہ کے اذن سے زندہ فرمایا۔ (۲) مردوں سے باتیں کرنا۔ (۳) دریا کا پھٹ جانا سوکھ جانا پانی پر چلنا (۴) زمین کا اولیاء اللہ کیلئے سمٹ جانا (۵) جمادات و حیوانات کا ہم کلام ہونا (۶) مرضوں کا دور ہو جانا (۷) حیوانات کا اولیاء کے تابع ہونا (۸) زمانے اور وقت کا پھیل جانا (۹) زمانے کا سکڑ جانا (۱۰) دعاؤں کا قبول ہونا (۱۱) زبان کا بات کرنے سے رک جانا یا کھل جانا (۱۲) انتہائی نفرت کرنیوالوں کو مجلس میں کھینچ لینا اور مطیع بنا لینا (۱۳) غیوب کی خبر دینا کشف ہونا (۱۴) عرصۂ دراز تک کھائے پیئے بغیر رہنا۔ (۱۵) مقام

Marfat.com

تصرف پر فائز ہو کر تصرف کرنا (۱۶) زیادہ کھانا اور کھانے پر قدرت ہونا (۱۷) حرام سے محفوظ رہنا (۱۸) پردوں کے پیچھے دور مقامات کا مشاہدہ کرنا (۱۹) اللہ تعالیٰ کی طرف سے حمایت و کفایت کا حصول (۲۰) مختلف اطوار و کیفیات کا تصور (۲۱) اولیاء اللہ کو زمین کے ذخیروں کی خبر ملنا (۲۲) مختصر وقت میں اولیاء و علماء کیلئے بہت سی تصانیف کا آسان سہل اور ممکن بنا دینا۔ (۲۳) زہر آلود اور مہلک اشیاء کا اثر نہ کرنا ــــــ

کرامات طاعات کے نتائج ہیں

آنکھ:۔ اگر طاعات میں مشغول رہے اور جو چیز اس کے لئے شرعاً نامناسب ہے ان سے بچے تو اسے یہ کرامات ملتی ہیں کہ وہ آنے والے کو آنے سے پہلے بہت دور سے ملاحظہ کر لیتی ہے نماز کے وقت خانہ کعبہ کو اپنے سامنے پاتی ہے۔ تاکہ اس کی جانب صحیح رخ کر سکے۔ کان:۔ اگر طاعت کیش ہوں اور ناملائم باتوں سے بچیں تو انہیں بشارات کی سماعت سے نوازا جاتا ہے اور وہ حیوانات و جمادات کی بولی سننے لگ جاتے ہیں۔ زبان:۔ اگر مطیع احکام خداوندی ہو کر طاعت شعاری کا ثبوت دے تو عالم اعلیٰ سے ہم کلام ہوتی ہے جب آدمی سماع کے درجہ میں متحقق ہو جائے تو اسے خطاب بھی ہوتا ہے ہاتف بھی اسے آواز دیتا ہے۔ زبان کی کرامت یہ ہے کہ کسی چیز کے بولنے سے پہلے اسے اپنی نطق سے متکشف کر دیتی ہے۔ ہاتھ:۔ اگر تابع فرمان خداوندی ہو کر نامناسب معاملات سے بچ کر رہے تو اسے کرامات عطا ہوتی ہیں وہ اپنے گریبان میں سے ہو کر نکلے تو چمکتا دمکتا نکلتا ہے۔ پیٹ:۔ اگر نامناسب معاملات سے بچ کر اطاعت کیش بن جائے تو اسے ایسی کرامات عطا کی جاتی ہیں جن میں مکر و استدراج کا دخل نہیں یہ کرامت بھی ملتی ہے کہ اس کے طعام شراب اور لباس کو تحفظ دے دیا جاتا ہے۔ قدم:۔ جب نامناسب معاملات کو چھوڑ کر

Marfat.com

اطاعت کے راستوں پہ چلنے لگ جاتا ہے تو اسے پانی پر چلنے زمین کے سمٹنے اور فضا میں اڑنے کی کرامات سے نوازا جاتا ہے۔ دل:۔ جب اطاعت شعار ہو کر ہواؤ ہوس کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو اسے "کون" کی معرفت اسکے ہونے سے قبل ہو جاتی ہے ـــــ سب اعضاء جسمانی دل کی طرف راجع ہیں اگر دل نہ ہو تو اعضا سے کچھ بھی کرامات صدور پذیر نہ ہوں اعمال ظاہری یا باطنی سب کو دل کا عمل ہی سند قبول بخشتا ہے۔

دل بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جبتک
نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری

پیران کبار کی کرامات بیان کرنے سے حضرات سلف صالحین کا مقصود یہ تھا کہ خلق خدا ان مردان خدا کی کرامات کو پڑھ کر ان کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوں احکام شریعت سیکھیں تزکیہ نفس اور اخلاص کی دولت ہاتھ آئے اور برائیوں سے پاک ہونے کا طریقہ حاصل کریں کیونکہ ان حضرات کی زبان سے جو بات بھی نکلتی ہے وہ بارگاہ ایزدی جل شانہ میں جلد شرف قبولیت حاصل کرتی ہے اور جب یہ حضرات کسی شخص کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بیعت کرتے ہیں۔ تو بیعت کنندہ خواہ سلوک حاصل کرنے کی کوشش کرے یا فقط بیعت ہی کو کافی سمجھے بہرحال اولیاء اللہ اپنے دامن کرم کے تمام وابستگان کی جسمانی و روحانی بیماریوں کے علاج کی کوشش فرماتے ہیں۔

اور حضرات اولیاء کرام خواہ ظاہری حیات کے ساتھ زندہ ہوں یا عالم برزخ میں تشریف لے جا چکے ہوں۔ اپنے مریدین و مخلصین کی نگرانی اور بوقت ضرورت امداد فرماتے ہیں۔

حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کرامات یوں تو بے شمار ولاتعداد ہیں اگر صرف کرامات کو لکھا جائے تو اس کیلئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے آپ کا جو بھی مرید ملا اس نے چند کرامات ضرور سنائیں آپ نے جو کلمہ مبارک ادا

Marfat.com

فرمایا۔ وہ پورا ہوا۔ جس کام کے لئے دعا فرمائی قبول ہوئی جس پر نگاہ کرم ڈالی اسے ظاہری و باطنی بیماریوں سے نجات مل گئی۔

ذہنوں میں اٹھنے والے سوالوں کا جواب خود عطا فرمایا۔ دل کے ارادوں پر واقف ہوئے ناقصوں کو کامل بنایا اور ذروں کو مہر منیر کی تابانی عطا کی۔

اس کے علاوہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ان کا کوئی فعل کرامت سے خالی نہ تھا سنت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال استقامت، اپنی تمام عمر کو رضائے الٰہی میں صرف کر دینا، مخلوق خدا کو قرب الٰہی کی منزل تک پہنچانا، نافرمانوں کو اللہ اور رسول کا فرماں بردار بنانا، عبادت الٰہی میں کمال اخلاص سے مشغول رہنا، ہر کام میں اللہ کی رضا کو مدنظر رکھنا، چوروں اور ڈاکوؤں کو عبادت الٰہی کی لذت سے آشنا کرنا، اور مردہ دلوں کو زندگی عطا کرنا، غفلت شعار لوگوں کے سینے منور کر کے حیات جاوداں عطا کرنا۔ ایسی کرامتیں ہیں۔ جو مردہ جسموں کو زندہ کرنے سے درجہا زیادہ فضیلت و شان رکھتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کرامات بھی علم و حکمت اور عزم و ہمت پر مبنی ہوتی ہیں کرامت بھی ولایت کی ایک دلیل ہے جسے دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ ایک مرد صالح کی پشت پر رب العالمین کا ہاتھ ہے اور کرامت کے ظاہر ہونے کے بعد عام نگاہوں کو ولی کی ولایت کی شہادت مل جاتی ہے اور نتیجۃً تبلیغ دین دعوت و ارشاد اور رشد و ہدایت کا کام زیادہ موثر و نتیجہ خیز ہو جاتا ہے۔

مگر اولیاء کرام ہمیشہ پردہ داری سے کام لیتے ہیں سب کچھ علم رکھنے کے باوجود سکوت اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا مقصد کرامات کے زور سے کسی کو مسحور و مسخر کرنا نہیں ہوتا بلکہ علم و حکمت کے عام پیمانوں کے ذریعے صاحب بصیرت بنانا ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا کہ نبی پر معجزہ کا ظاہر کرنا واجب اور ولی پر کرامت پوشیدہ رکھنا واجب ہے۔

سوال پیدا ہوا کہ پھر کرامات کا اظہار اولیاء اللہ کیوں فرماتے ہیں۔ جواب واضح

Marfat.com

ہے کہ اللہ کا کوئی ولی اپنی برتری کے لئے کرامت ظاہر نہیں کرتا بلکہ شریعت مطہرہ کی سربلندی حق کی نصرت اور اس تعلق کو ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے جو اس مرد حق پرست کو اپنے خالق و مالک سے ہے ولی اپنی ذات سے فانی ہوتا ہے اس کا ہر قول و فعل توحید کے اثبات اور اعلان رسالت کیلئے ہوتا ہے تو گویا کرامت اک بندۂ مومن کی غیبی تائید و نصرت ہے جو اسکے کار تبلیغ کو چار چاند لگا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ نے لاکھوں اور کروڑوں بت پرستوں کو خار زار کفر سے نکال کر اسلام کی ابدی بہاریں عطا فرمائیں جبکہ صرف علماء سے یہ کام نہ ہو سکا۔

بحر علوم غیبیہ و واقف رموز حقیقیہ حضرت پیربارو رحمۂ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے بکثرت کرامات کا ظہور ہوا۔ مگر آپ نے کبھی اشارۃً بھی اس کے ذکر کو پسند نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی کو اظہار کی اجازت فرمائی۔ بہرحال ان میں سے بہت مختصر مقدار کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ جمیع مسلمین اس سے مستفید ہوں اور شریعت مطہرہ کے احکام کی بجا آوری کا جذبہ پیدا ہو رب کعبہ کے حضور دعا ہے کہ وہ حضرات نقشبندیہ اور حضرت پیربارو رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طفیل ہم سب کو ان انعام یافتگان حضرات کی راہ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طعام میں برکت

خلیفہ فتح محمد ساکن بستی کھر بیان کرتا ہے کہ ہم نے حضرت غریب نواز پیربارو رحمہ اللہ کی دعوت کی۔ لنگر کے انتظام کے لئے ۴ من آٹا اور ایک مینڈھے کا بندوبست کیا گیا ۱۰۰ ایک صد مہمانوں کا اندازہ لگایا گیا۔ مگر عین وقت پر تقریباً دو ہزار آدمی جمع ہو گئے۔ ہم ناقص انتظام کی وجہ سے پریشان ہوئے — اسی کشمکش میں تھے کہ اب کیا کیا جائے۔ حضرت موصوف مسکرائے اور اپنی چادر مبارک

Marfat.com

عطا فرمائی۔ اور کہا کہ اسے کھانے پر ڈال دو اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا چنانچہ کھانا تقسیم کیا گیا سب مہمانوں نے پیٹ بھر کر کھایا مگر اس کے باوجود بھی طعام بچ گیا۔

بالوں کی برکت

حکیم مشتاق احمد صاحب شرق پوری بیان کرتے ہیں کہ خادم حسین باورچی شرق پوری کی اولاد زندہ نہیں رہتی تھی اس کے دو بچے فوت ہو گئے۔ تیسری لڑکی پیدا ہوئی۔ اور وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو گئی جس سے لڑکے فوت ہوئے تھے خادم حسین میرے پاس آیا اور کہا کہ میری لڑکی کو بھی وہی تکلیف شروع ہو گئی ہے جو ابتداء میں بچوں کو ہوئی۔ آپ آ کر دم کریں یا تعویذ دیں۔ میرے پاس حضرت غریب نواز کے بال مبارک تھے جن کا میں نے تعویذ بنوایا ہوا تھا ـــــ عموماً جب حضرت غریب نواز اپنی داڑھی مبارک پر کنگھی کرتے اور کوئی بال گرتا تو پیر بھائی اٹھا لیتے اور بطور تبرک رکھ لیتے میں نے بھی ایک مرتبہ بال اٹھا کر تعویذ میں محفوظ کر لئے تھے ـــــ وہی تعویذ میں نے خادم حسین مذکور کو دے دیا۔ اس نے بچی کے گلے میں ڈال دیا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بچی مکمل صحت یاب ہو گئی اور اب تک صحت مند ہے ـــــ پھر میں نے وہ تعویذ ان سے واپس لے لیا ـــ بعدہ خادم حسین اور ان کی بیوی دربار عالیہ پیر بارو شریف پر حاضر ہوئے۔ بیعت بھی ہو گئے اور تعویذات بھی لے آئے۔

حکیم صاحب موصوف کے بیان کے مطابق اسی قسم کا ایک واقعہ چک ۳۰۵ ضلع لیہ میں بھی پیش آیا اسی چک کا ایک آدمی محمد حسین جسے "نمازی" کہہ کر لوگ پکارتے وہ میرے پاس آیا اور کہا میری بچی کو آسیب کی تکلیف ہے۔ آپ اسے دم کریں بچی کی عمر سات یا آٹھ سال کی تھی ـــ میں نے وہی بالوں والا تعویذ دیا جس وقت بچی کے گلے میں ڈالا گیا وہ مکمل شفایاب ہو گئی۔ بعد میں

Marfat.com

یہ لوگ دربار عالیہ باوریہ پر حاضر ہوئے اور مزید تعویذ وغیرہ لے آئے۔

پریشانی میں دستگیری

میاں اللہ بخش جبیل والا بیان کرتا ہے کہ ۱۹۷۰ء میں انتخابات کے موقعہ پر ہم جمعیتہ العلماء پاکستان کے ورکر تھے۔ اس بنا پر چند مقامی لوگ ناراض ہو گئے۔ سردیوں کا موسم تھا ہم اپنے مکان میں رات کو آرام سے سو رہے تھے۔ مخالفین نے ہمارے مکانوں کے نزدیک سرکنڈوں کے بنے ہوئے ۱۸ پلوں کو آگ لگا دی جن میں ہمارے بھی دو پلے تھے ان میں بھوسہ اور پچاس من گندم بھری ہوئی تھی آگ کی خبر ملتے ہی ہم سخت پریشان ہوئے کیونکہ بھوسہ اور گندم کے نقصان کے علاوہ اگر مکانات بھی آگ کی لپیٹ میں آ گئے تو کیا بنے گا؟ اسی اثناء میں مجھے اونگھ آ گئی۔ حضرت غریب نواز خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ "بابو! گھبرانیں اللہ کوں سونپو!" یعنی بیٹے! گھبراؤ نہیں سب کچھ اللہ کے سپرد کرو! جب آگ بجھ گئی تو معلوم ہوا کہ صرف ہمارے دو پلے ہی محفوظ رہے اور مکانات بھی باقی سب جل کر خاکستر ہو چکے تھے۔

دعا سے بیماری ٹل گئی

ڈاکٹر اصغر خان صاحب بھٹی ساکن دریا خان بیان کرتے ہیں کہ میرا بھتیجا عبد الجبار اختلاج قلب کی بیماری میں مبتلا ہو گیا علاج بسیار کے باوجود کوئی افاقہ نہ ہوا بلکہ اس کا ایک بازو اور ٹانگ بالکل شل ہو گئے۔ ہم حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوئے۔ شافیٔ مطلق نے اپنے محبوب بندے کی دعا کے طفیل ایسی صحت کاملہ عطا فرمائی کہ پھر کبھی وہ تکلیف نہ ہوئی۔

دست شفا

حکیم مشتاق احمد صاحب ساکن شرق پور شریف فرماتے ہیں کہ مستری ولی محمد

Marfat.com

ساکن برکت پور والا دائمی نزلہ وزکام سے عاجز آ چکا تھا حضرت غریب نواز نے مستری مذکور کے سر پر دست شفا پھیرا تو اسی روز بیماری دور ہو گئی۔

لاعلاج مریض شفا یاب ہوا

محمد حنیف خان ساکن دین پور (مظفر گڑھ) بیان کرتا ہے کہ میرے والد صاحب کا دایاں پاؤں خراب ہو گیا ڈاکٹروں نے کاٹنے کا مشورہ دیا ہم پریشانی کے عالم میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی آپ نے دعائے صحت فرمائی اور ردڑ دم کر کے عطا فرمائے، بحمد اللہ والد محترم نو دنوں میں مکمل صحت یاب ہو گئے۔

بیمار صحت یاب ہوا

حاجی دین محمد چک نمبر ۲۷ ایم این ضلع بھکر بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا مگر حضرت غریب نواز کی دعا سے صحت یاب ہو گئی۔

آرام آ جائے گا

صوفی علی حسن صاحب حال مقیم آستانہ عالیہ بیان کرتا ہے کہ ہماری ایک رشتہ دار عورت ٹی بی کے موذی مرض میں مبتلا تھی ہم نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست پیش کی آپ نے تھوڑی دیر توقف کے بعد فرمایا۔ "بابو! آرام تاں آویسی" یعنی بیٹے آرام آ جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ عورت بیس سال تک زندہ رہی مگر اسے پھر ٹی بی کی شکایت نہ ہوئی۔

اطمینان رکھو بیٹا ٹھیک ہے

سید طالب حسین شاہ ساکن جمن شاہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت خواجہ

Marfat.com

غلام حسن پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے روضہ اقدس کی مرمت کا کام کر رہے تھے کہ میرے بیٹے عبد الرشید کی سخت بیماری کی اطلاع گھر سے آئی ہم نے حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ کی خدمت میں صورت حال عرض کی آپ نے فرمایا تمہارا بیٹا صحت یاب ہو جائیگا اطمینان سے کام کرو۔ چند دنوں کے بعد جب واپس گھر آیا۔ تو آپ کے فرمان کے مطابق بیٹا صحت یاب ہو چکا تھا۔

دعا باعث شفا

حضرت مولانا قریشی محمد ہاشم صاحب خان گڑھ بیان فرماتے ہیں کہ میں موذی مرض میں مبتلا ہو چکا تھا۔ علاج معالجہ پر زر کثیر خرچ ہوا۔ مگر "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا اور زندگی سے مایوس ہو چکا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے صحت یابی کی دعا فرمائی۔ اللہ رب العزت نے شفاء کاملہ عطا فرمائی۔

لڑکا ملے گا

حاجی غلام سرور کوٹ سلطان والا بیان کرتا ہے کہ میری لڑکی بیمار ہو گئی آپ کی بارگاہ میں طلب دعا کیلئے حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا۔ "بابو! لڑکی دا طمع چھوڑو اللہ تعالیٰ لڑکا دیسی" یعنی برخوردار! لڑکی کا خیال چھوڑو اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے گا۔" چنانچہ وہی ہوا جو آپ نے کہا۔

معذور ٹھیک ہو گیا

فرید الباروی تتری ساکن اڈا گولیوالا بیان کرتا ہے کہ میرے ایک دوست سلطان محمود قوم بھمب ساکن کروڑ کا لڑکا بعمر ۶/۷ سال چلنے پھرنے سے معذور تھا حضرت غریب نواز کی بارگاہ میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوا ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"مارے کیوں پریشان تھیندے اوتر پوسی" یعنی پریشان کیوں ہوتے ہو چل پڑے گا چنانچہ اس کے بعد وہ معذور بچہ چلنے پھرنے لگ گیا۔

مریضہ صحت یاب ہو گئی

ملک امیر محمد ساکن لیہ کی بیٹی چار پانچ سال کی عمر میں چلنے پھرنے سے معذور تھی۔ ملک فقیر محمد ساکن محلہ واہگہ لیہ کی دعوت پر آپ تشریف لائے موقعہ ملتے ہی بچی کو آپ کی قدموں میں ڈال دیا گیا اور دعا کی درخواست پیش کی گئی ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ قادر ہے بہتری فرمائے گا" اس کے بعد بچی صحت یاب ہو کر چلنے پھرنے لگ گئی۔

مقدمہ سے بری ہو گیا

حافظ غلام حسن بیان کرتا ہے کہ مخالفین نے میرے خلاف ناجائز مقدمہ دائر کر دیا بندہ آپ کے حضور طالب دعا ہوا ارشاد فرمایا "پیش ہو جاؤ۔" مدعیان نے مقدمہ کی پیروی نہ کی لہٰذا خارج ہو کر داخل دفتر ہوا لیکن چند دنوں کے بعد دوبارہ طلبی ہوئی۔ حضرت غریب نواز کے حضور پیش ہو کر حالات عرض کئے۔ ارشاد فرمایا "پیش ہو جاؤ" آخری پیشی ہے عدالت میں تاریخ مقررہ پر پیش ہوا۔ مگر نام ہی نہ پکارا گیا جج صاحب کے پاس جا کر تمام صورت حال بیان کی مسل مقدمہ ڈھونڈنے سے نہ ملی نئی مسل مقدمہ تیار کرانے کے بعد جج صاحب نے مقدمہ ہی خارج کر دیا اور پھر کبھی یہ واقعہ پیش نہ آیا۔

خواب میں مرید ہونے کا حکم

قاضی عبدالحمید ساکن ماڈل ٹاؤن بہاول پور بیان کرتا ہے کہ میں اور میرا پورا خاندان پیری مریدی کے خلاف تھا۔ اور بر سرعام تذکرہ بھی کرتے تھے۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنے استاذ محترم الحاج جام محمد ظفر اللہ باروی

Marfat.com

کے ہمراہ چاند پر کھڑا ہوں سامنے ایک سفید ریش بزرگ کھڑے میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ۔

"ان کو کیوں نہیں لاتے؟"

میں نے بیدار ہو کر اپنے استاذ محترم کے ہاں کوٹ ادو حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ استاذ محترم نے حاجی امام بخش صاحب قوم کشک کی ہمراہی میں آستانہ عالیہ بارویہ کی طرف روانہ فرما دیا آپ کی زیارت کرتے ہی وہی صورت سامنے آگئی جو خواب میں دیکھی تھی آپ کی بیعت کے شرف سے مشرف ہوا اور سکون قلب حاصل ہوا۔

خواب میں زیارت سے مشرف فرمایا

جناب محمد عاشق صاحب ساکن گڑھ مہاراجہ کا بیان ہے کہ میں بدکردار اور بدمعاش قسم کا انسان تھا غیر شرعی افعال سے دلچسپی تھی ـــــ ایک دن خیال آیا کہ کسی بزرگ کی بیعت کر لینی چاہئے۔ ایک رات خواب میں ایک بزرگ نے اپنی زیارت سے مستفیض فرمایا اسی طرح دوسری رات بھی شرف زیارت سے مشرف ہوا خواب میں آپ نے اپنے آستانہ عالیہ پر پہنچنے کا راستہ بھی بتا دیا ـــــ صبح آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوا وہی صورت سامنے جلوہ گر تھی جو خواب میں دیکھی چنانچہ طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہو کر طالب سلوک ہوا (نوٹ) صوفی محمد عاشق صاحب موصوف اپنے علاقہ میں "بابا تسبیح والے" کے نام سے مشہور ہیں۔

غائبانہ بیعت

جناب جام محمد ظفر اللہ باروی صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ بہاول پور سے شریف اختر صاحب حضرت غریب نواز سے بیعت ہوئے اور عرض کی کہ حضور ہم ملازمت پیشہ لوگ ہیں اور سفر بھی بہت دور ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی

Marfat.com

کو غائبانہ بیعت فرمایا جائے۔ آپ نے قدرے توقف کے بعد ارشاد فرمایا "بیعت ہو گئی!"

بہاول پور پہنچ کر آپ کے ارشاد کی تصدیق اس طرح ہوئی کہ شریف اختر صاحب کی بیوی نے بتایا کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ "آپ کا خاوند بیعت ہو گیا ہے تو بھی بیعت ہو جا" ـــــ اس کے بعد میرے قلب کی جانب انگشت مبارک کے اشارے سے تین بار اسم ذات "اللہ" فرمایا اور نماز پنج گانہ اور درود شریف پڑھنے کی تلقین فرما کر غائب ہو گئے۔

بارش کی دعا قبول ہوئی

جناب حافظ محمد شفیع صاحب بھریڑی بیان کرتے ہیں ـــــ کہ حضرت غریب نواز علاقہ بھریڑی میں تشریف لائے۔ اس وقت شدید قحط تھا۔ اور خشک سالی زوروں پر تھی۔ لوگ باران رحمت کے نزول کیلئے دعا کے طالب ہوئے آپ نے دعا فرمائی۔ باوجود اس کے کہ بظاہر بارش کے کوئی آثار نہ تھے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد اتنی شدید بارش ہوئی کہ جل تھل ہو گیا۔

خواب میں مشکل کشائی

ملک غلام محمد کھوکھر بیان کرتا ہے کہ میں نے خواب میں آندھی کی صورت میں ایک بلا کو دیکھا اور خوفزدہ ہوا اسی دوران حضرت غریب نواز چند ساتھیوں کے ہمراہ تشریف فرما ہوئے۔ اور مجھے کاندھوں سے پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ تو مصیبت میں گرفتار ہونے والا تھا۔ پیران کبار کے صدقے اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔ صدقہ و خیرات کر دینا۔ آنکھ کھلنے پر معلوم ہوا کہ فالج کا حملہ ہو چکا ہے۔ بحمد اللہ چند روز کے معمولی علاج سے شفایاب ہوا۔

Marfat.com

خواب میں دم کرنے سے شفا

صوفی رشید احمد صاحب باروی ساکن سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ میں سخت علیل ہو گیا اور باوجود زر کثیر خرچ کرنے کے کوئی افاقہ نہ ہوا۔ حالت فاقوں تک جا پہنچی۔ نہایت پریشانی کا عالم تھا حضرت غریب نواز خواب میں تشریف لائے اور پانی دم کر کے پلایا — پانی پیتے ہی تمام بیماری دور ہو گئی اور صحت یاب ہو گیا۔

حالت سکرات میں دستگیری

مولانا محمد اسماعیل ساکن دین پور بیان کرتے ہیں کہ آپ کے مرید خادم حسین کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا — باؤلے پن کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور وقت نزع آ پہنچا حالت معمول پر آ گئی۔ اور کہنے لگا کہ مرشد کریم حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ تشریف لائے ہیں اور مجھے کلمہ پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں اس کے بعد جان جاں آفریں کے سپرد کی۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

فرید الباروی تتری اڈا گولے والا بیان کرتا ہے کہ میں والدین کا اکلوتا بیٹا ہوں جوانی میں بے راہ روی اور غلط سوسائٹی اپنالی والد محترم پہلے ہی طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہو چکے تھے اور میری اصلاح کی خاطر پریشان رہتے تھے میرے والد نے لنگر شریف میں اونٹنی پیش کی حضرت غریب نواز نے سکوت فرمایا اور ارشاد فرمایا کچھ ساتھ لائے گی حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے روضہ مبارک کی مرمت کے موقعہ پر حضرت غریب نواز نے میرے والد محترم سے فرمایا کہ اونٹنی غلام فرید کو دے کر بھیج دینا۔ میں اونٹنی لے کر روانہ ہوا راستے میں نہر بھاگل پر اونٹنی بیٹھ گئی بڑی کوشش کی مگر اٹھنے کا نام نہ لیتی تھی۔ میں تھک کر سوچنے لگا کہ پیر مرید کا معاملہ ہے میں خواہ مخواہ درمیان میں آ گیا ہوں۔

Marfat.com

مختصر یہ کہ میں دوسرے روز دربار سواگی میں پہنچا اور اونٹنی حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ کے حضور پیش کر دی آپ نے نظر عنایت فرمائی اور ایک گلاس دودھ تبرکاً مجھے عطا فرمایا اور راستہ میں پیش آمدہ واقعات بھی بیان فرمائے! ـــــ دوپہر کے وقت حالت خواب میں آپ نے بیعت فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ "بابو سدھاراہ ایہو ہے کتھاں ویسیں"

یعنی "بیٹے سیدھاراہ یہی ہے (اسے چھوڑ کر) کہاں جائے گا" جاگنے کے بعد طبیعت میں انقلاب آچکا تھا ـــــ عصر کی نماز کے بعد بیعت ہوا اس کے بعد میرے ذہن میں خیال آیا کہ کسی سے ذکر نہیں کروں گا اور نہ ہی داڑھی رکھوں گا۔ مگر آپ کی نگاہ کرم کے صدقے کوئی غیر شرعی ارادہ بھی مکمل نہ ہوا یہ واقعہ ۱۷ اگست ۱۹۴۷ء کا ہے۔

جب یاد کیا

سید طالب حسین شاہ ساکن جمن شاہ بیان کرتے ہیں کہ تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوران مجھے اور صوفی غلام نبی ساکن کوٹ سلطان کو گرفتار کر لیا گیا دوسرے روز جب ہمیں لیہ سے مظفر گڑھ لے جانے لگے تو مخالفین نے ہتھکڑیاں لگانے پر زور دیا۔ ہم نے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔ ہم دونوں کو بار بار ہتھکڑیاں تبدیل کر کے لگائی گئیں مگر ہتھکڑی نہیں لگتی تھی باقی ملزم ہتھکڑیاں پہن کر گئے مگر ہم دونوں بغیر ہتھکڑیوں کے مظفر گڑھ جیل پہنچے۔

بکری کی بینائی واپس آ گئی

چوہدری لال خان گوجر ساکن چک ۱۲۶/ ڈبلیو۔ پی ضلع وہاڑی بیان کرتا ہے کہ میرے پاس ایک بکری تھی جس کا بچہ ہر سال لنگر شریف میں پیش کرتا تھا ـــ

Marfat.com

اچانک بکری اندھی ہو گئی ۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کیلئے عرض کیا آپ نے دعا فرمائی۔ چنانچہ میرے گھر پہنچنے سے پہلے بکری کی بینائی واپس آ چکی تھی۔

مشکل کشائی

عبدالمجید ولد اللہ بخش ساکن کوٹ ادو کا بیان ہے کہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ وضو فرما رہے تھے اسی دوران آپ نے جوش میں آکر وضو والا لوٹا دیوار کی جانب مارا استفسار کرنے پر سکوت فرمایا کچھ دیر کے بعد ایک ساتھی حاضر ہوا۔ اس کے قول کے مطابق راستہ میں اس پر سانپ نے حملہ کیا اور اس نے مدد کے لئے مرشد کریم کو پکارا سانپ پہنچنے سے پہلے ہی مر چکا تھا۔ وقت بتایا گیا تو معلوم ہوا کہ وہی وقت تھا جس میں آپ وضو فرما رہے تھے۔

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست
دست او جز قبضہ اللہ نیست

مصیبت میں دستگیری

لانگری محمد نواز بیان کرتا ہے کہ ملک عطا محمد قوم جوتہ چاہ نور والا کے ہاں دعوت سے واپسی پر میں کجاوے میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ سوار تھا دوران سفر آپ کے چہرہ مبارک سے ایک عجیب تجلی نمودار ہوئی جس سے میں کانپ گیا اور اپنی پیشانی کجاوے سے لگا دی جب سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ نے فضا میں تین بار اپنا ہاتھ ہلایا میں حیران رہا مگر جرأت استفسار نہ رہی آستانہ عالیہ پر پہنچتے ہی مولانا محمد بخش قیصرانی سے واقعہ عرض کیا ـــــ چنانچہ آپ کی خدمت میں واقعہ کے متعلق عرض کیا گیا کچھ دیر کے بعد معجزات و کرامات کے

Marfat.com

متعلق گفتگو فرماتے رہے اسی دوران ارشاد فرمایا کہ امام بخش پنوار ساکن کوٹ سلطان سے بلا ارادہ قتل ہو گیا ہے اسے تسلی دی گئی ہے دوسرے دن حکیم صوفی غلام نبی اور امام بخش پنوار آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے امام بخش نے بیان کیا کہ اچانک بلا ارادہ مجھ سے قتل ہو گیا غمگین و اداس دوکان میں موجود تھا کہ اچانک حضرت غریب نواز نمودار ہوئے قدم بوس ہوا تین بار میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا گھبرایئے نہیں اللہ کریم قادر ہے بہتری فرمائے گا سو ایسا ہی ہوا۔

مرانز دیک دانی

محمود انور نابینا ساکن ایبٹ آباد بیان کرتا ہے کہ میں پہاڑی علاقہ میں اکیلا مکان پر موجود تھا اچانک طوفان بادو باراں شروع ہو گیا تنہائی وبال جان بن گئی پریشانی کے عالم میں حضرت غریب نواز کو پکارا آپ تشریف لائے اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔

مرید ہمہ وقت اپنے مرشد کو اپنے ہمراہ تصور کرے

اتباع سنت کی برکت

صوفی رشید احمد باروی ساکن سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیعت ہونے کے بعد داڑھی رکھ لی اور اتباع سنت پر قائم رہا مگر اہل خانہ نے مجھ سے اتفاق نہ کیا اور اکثر اس سلسلہ میں تکرار کرتے رہتے تھے اور کہتے کہ شادی نہ ہو سکے گی مگر میں نے استقامت کو نہ چھوڑا ایک دن پریشانی کے عالم میں بعد از نماز فجر مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک حضرت غریب نواز تشریف لائے اور دعا فرماتے ہوئے اچانک غائب ہو گئے۔ اس کے بعد حالات صحیح ہونا شروع ہو گئے شادی بھی ہو گئی صاحب اولاد بھی ہوں یہ سب کچھ آپ کی توجہ اور کمال فیاضی کا نتیجہ ہے۔

Marfat.com

مشکل حل ہوگئی

سید انور حسین شاہ صاحب ساکن کروڑ بیان کرتے ہیں کہ میں تمباکو کا کاروبار کرتا تھا اچانک کاروبار ٹھپ ہوگیا اور میں بہت زیادہ مقروض ہوگیا کوئی اور ذریعہ معاش نہ ہونے کے باعث اور مالی پریشانی کے سبب عرصہ تین سال کے بعد حضرت غریب نواز کے حضور حاضر ہوا اور مشکل کشائی کیلئے دعا کی درخواست کی آپ نے ارشاد فرمایا بابو "ٹکر اللہ ڈیسی مال ویچ کے قرض لہا چھوڑ" یعنی برخوردار رزق اللہ تعالیٰ دے گا مال فروخت کر کے قرض ادا کر دو ـــــ میں نے مال فروخت کرنے کا ارادہ کیا اچانک وہی شخص آپہنچا جس سے میں نے مال خریدا تھا ـــــ حالانکہ اس سے پہلے مال کا کوئی خریدار نہ ملتا تھا مال فروخت کر کے قرض ادا کر دیا اور پریشانی سے چھٹکارا نصیب ہوا ـــــ

دعا سے لڑکا عطا ہوا

محمد علی عرف علو قوم چھینہ آستانہ عالیہ بارویہ پر زیر تعلیم تھا دوران تعلیم و تدریس حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے ازحد محبت اور پیار کی بناء پر دونوں ایک دوسرے کو اپنا بھائی کہتے تھے کچھ عرصہ کے بعد محمد علی کی شادی ہوئی عرصۂ دراز گزرنے کے باوجود اس کی اولاد نہ ہوسکی۔ ایک دن حضرت ثانی صاحب محمد علی کو اپنے ساتھ لے کر حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ حضور ایک بھائی بنایا ہے مگر یہ بھی اولاد سے محروم ہے اولاد نرینہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے گا" چنانچہ آپ کے فرمان کی یوں لاج رکھی گئی کہ محمد علی مذکور کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا جس کا نام اللہ بخش ہے اور ابھی تک بقید حیات ہے۔

Marfat.com

دل کی آرزو پوری ہوئی

فرید الباروی تتری بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ دربار عالیہ پر ہمارے علاقہ کے کچھ لوگ گندم کی کٹائی کے لئے حاضر ہوئے ان میں سے ایک شخص خادم حسین ولد اللہ وسایا قوم تھہیم بھی تھا جس کی شادی کو چار پانچ سال ہو چکے تھے مگر اولاد نہ ہوئی تھی واپسی پر دل میں اولاد نرینہ کی خواہش اور دعا کا خیال تھا مگر عرض نہ کر سکا مگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ سال اسے اولاد نرینہ سے نوازا اور اس کی دیرینہ دلی خواہش پوری ہو گئی۔

دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حافظ محمد شفیع صاحب ساکن بھریڑی کہتے ہیں۔ کہ ایک بار سیٹھ غلام حسین ـــــ بابا لطیف شاہ تھانیدار منکیرہ اور میں تینوں دربار بارویہ میں حاضری کے لئے آرہے تھے راستہ میں شاہ صاحب مذکور نے غلام حسین سے شکوہ کیا کہ آج تک آپ نے مجھے "شہد" ڈھونڈ کر نہیں دیا جس کی مجھے اشد ضرورت ہے اگر آج آپ کے مرشد کریم میری یہ مشکل حل کر دیں تو کام بن جائے واللہ جب ہم حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے تو چند لمحوں کے بعد شرقی جانب سے ایک شخص بکری کا گوشت اور ایک بوتل "شہد" لے کر آیا اور حضور کی خدمت میں پیش کیا آپ نے شہد کی بوتل تھانیدار کے حوالہ کی اور فرمایا کہ آپ کو ضرورت ہوگی۔

دو بیٹے عطا کئے

جناب الٰہی بخش صاحب ساکن نتکانی تونسہ شریف بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ بغرض زیارت بچوں سمیت آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا میرے ہمراہ میری

Marfat.com

بیوی اور بیٹیاں بھی تھیں ـــــ نرینہ اولاد نہیں تھی آپ نے انتہائی مشفقانہ انداز میں فرمایا بیٹیاں اللہ کی رحمت ہیں اور ساتھ ہی لڑکا ہونے کی بشارت دے دی چنانچہ دوسرے سال بچہ ہوا اس کا نام سعید احمد تجویز فرمایا اور پھر دوسرے بیٹے کی بشارت بھی دے دی چنانچہ دوسرا لڑکا بھی ہوا اس کا نام آپ نے رشید احمد تجویز فرمایا۔

مسئلہ حل فرما دیا

ملک نذر حسین اولکھ ضلع بھکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رسالہ میں حضرت قطب العالم خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کرامت فناؤ بقا کے سلسلہ میں پڑھی ـــــ میرے دل میں خیال آیا کہ حضرت غریب نواز اگر زندہ ہوتے تو اس مسئلہ فنا و بقا کو حل فرماتے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی مزار مبارک کے قدمین کی طرف فاتحہ خوانی کر رہا ہوں آپ اچانک مزار مبارک سے باہر تشریف لائے ـــــ میں نے شرف قدم بوسی حاصل کیا آپ نے میرا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لے کر ارشادات عالیہ سے نوازتے ہوئے شمالی لنگر خانہ کے نزدیک ایک پختہ کمرہ میں بہترین قسم کے بستر پر لیٹ کر چادر مبارک میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا۔ چادر میرے اوپر ڈال کر دروازہ بند کر دو اور تمہیں اجازت ہے امید ہے تمہاری پریشانی دور ہو جائے گی۔

خر کاروں کے چنگل سے رہائی

سید مہر علی شاہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات مظفر گڑھ بیان کرتے ہیں کہ مورخہ ۵/۳/۸۳ کو میرا لڑکا مسمّی محمد فاروق شاہ میٹرک کے امتحان کے لئے اپنے رول نمبر کے حصول کی غرض سے سیکنڈری بورڈ ملتان پہنچا ـــــ واپسی

Marfat.com

پر ایک ویگن پر سوار ہوا جس میں پہلے سے موجود ایک پٹھان نے نشہ آور رومال سونگھایا جس سے لڑکا بیہوش ہو گیا ہوش آنے پر خود کو ایک ٹرک کے ٹول بکس میں پایا سورج غروب ہونے کے بعد ٹرک ایک نامعلوم جگہ پر رکا ـــــ اور لڑکے کو ایک خیمہ میں جو لوہے کے خاردار تاروں میں لپٹا ہوا تھا بند کر دیا جہاں اس سے پہلے بھی دو لڑکے موجود تھے ـــــ میرے لڑکے نے بھاگنے کی کوشش کی مگر وہ تاروں میں پھنس گیا بڑی مشکل سے تاروں سے جدا ہوا ـــــ خواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "بابو جو کام کریں سوچ کے کریں" ـــــ دوسرے دن دوسرے ٹرک میں میرے لڑکے کو پابند زنجیر کر کے ٹول میں بٹھا دیا گیا دوسرے دونوں لڑکے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گئے ـــــ ایک پٹھان پستول ہاتھ میں لئے میرے لڑکے کی نگرانی کر رہا تھا ـــــ ٹرک اپنی منزل کی طرف رواں تھا رات کا سماں تھا راستہ میں آپ کی خواب والی ہدایت کے مطابق راہ فرار کی تدبیر سوچتا رہا اسی دوران پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی ٹرک روکا گیا اس وقت ایک کار کی لائٹ کی روشنی میں قصبہ گجرات میں موجود پاک عرب آئل ریفائنری کا بورڈ پڑھ کر قدرے مطمئن ہوا پیشاب سے فراغت کے بعد میرا لڑکا خود بخود ٹرک پر چڑھ گیا ـــــ اس بار لڑکے کی شرافت کی وجہ سے پٹھان نے زنجیر نہیں لگائے بدستور پستول تانے پہرہ دیتا رہا ـــــ اور سفر جاری رہا پٹھان نے نشہ آور رومال سونگھانے کی کوشش کی مگر میرے لڑکے نے سانس روک لی اور نشہ کا اثر نہ ہوا اب پٹھان اونگھنے لگا اور میرا لڑکا کبھی کبھی کن اکھیوں سے حالات کا جائزہ لیتا رہا پٹھان کو خود سے غافل دیکھتے ہی لڑکے نے اچھل کر اس کی گردن دبوچ لی جس سے اس کی سانس اکھڑنے لگی اس کشمکش میں اس کے سر کی پگڑی گر گئی اور ڈرائیور والی سائیڈ پر لٹکنے لگی ڈرائیور نے ٹرک روک دیا ـــــ میرے لڑکے نے فوراً نیچے چھلانگ لگائی مگر چوٹ لگنے کی وجہ سے نہ اٹھ سکا ـــــ ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے اٹھا کر آگے بڑھا دیا اور

Marfat.com

لڑکے نے بھاگنا شروع کر دیا ایک موقع پر دو پٹھان پکڑنے ہی لگے تھے کہ لڑکے نے ایک شیشم کے درخت کی اوٹ لے کر دھوکہ دیا اور وہ دونوں ٹکرا گئے لڑکا اتنے میں ریلوے لائن پر جا پہنچا ـــــ اور لائن کے ساتھ بھاگتے ہوئے ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا خود کو محفوظ پا کر کچھ آرام کیا پھر کوٹ ادو شہر میں اپنے چچا کے ہاں جا کر رات بسر کی ہمیں اور دیگر تمام رشتہ داروں کو فوراً اطلاع کر دی گئی۔ حالات و واقعات سننے کے بعد میں نے اخبار نوائے تھل ـــــ سے تراشا ہوا فوٹو اپنے لڑکے کو دکھایا فوٹو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگا یہی ہیں جنہوں نے مجھے ظالموں کے چنگل سے نجات دلا کر نئی زندگی عطا کی ہے۔

اولاد کی خواہش پوری ہوئی

فرید الباروی تتہی ساکن اڈا گولے والا کا بیان ہے۔ کہ غلام قاسم ساکن چک نمبر ۴۱۶ ٹی ڈی اے ایک مرتبہ دربار عالیہ پر حاضر ہوا ـــــ رات کو خواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوا ـــــ دوسرے دن غلام فرید کلاسرا ساکن چک نمبر ۳۹۳ ٹی ڈی اے کو ساتھ لے کر مزار مبارک پر حاضری دی ـــــ اور آپ کے حضور اولاد نرینہ کیلئے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلے سے اسے نرینہ اولاد عطا فرمائی۔

آنکھوں کو نور مل گیا

محمد شریف قوم جٹ گورایہ ساکن چک نمبر ۳۶۹ ٹی ڈی اے کی اہلیہ مسماۃ رابعہ بی بی کی دونوں آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی ـــــ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ـــــ دونوں میاں بیوی ایک بچی کو ساتھ لے کر بتاریخ ۹۱/۶/۷ بروز جمعۃ المبارک دربار شریف بارویہ میں حاضر ہوئے ـــــ اور آہ و زاری کرنے

Marfat.com

لگے مزار مبارک کے قدمین کی طرف مسماۃ مذکورہ ذکر واذکار میں مصروف ہوئی اور نہایت عاجزی اور تضرع سے اپنی صحت یابی کی دعائیں کرتی رہی ـــــ حضرت غریب نواز نے خواب میں شرف زیارت عطا کیا اور فرمایا ایک سو تسبیح کلمہ طیب شریف کی پڑھو چنانچہ حسبِ فرمان مذکورہ وظیفہ پڑھا گیا مگر بظاہر کوئی آثار صحت نظر نہ آئے ـــــ دوسری بار پھر خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیوں روتے ہو؟ عرض کیا گیا حضور آنکھوں کا نور ختم ہو گیا ہے دنیا اندھیر ہے ـــــ مفلوک الحال ہیں اور کوئی چارہ نہیں ہے ارشاد فرمایا روضہ شریف میں آکر مزار مبارک کا غلاف اپنی آنکھوں پر پھیرو اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا ـــــ غلاف مبارک پھیرتے ہی ایسے محسوس ہوا جیسے بجلی کوند گئی اور اس کے ساتھ ہی دونوں آنکھوں کی بینائی واپس آگئی ـــــ مستری محمد افضل ساکن گجرات اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت روضہ شریف میں کام کر رہے تھے وہ سب اس واقعہ کے شاہد ہیں ـــــ

فرید الباروی تتری کا بیان ہے کہ ۸/۶/۹۱ کو صبح جب میں دربار عالیہ میں بغرض زیارت حاضر ہوا اور روضہ شریف کے قدمین شریفین کی طرف سے اندر داخل ہوا تو اس وقت دونوں میاں بیوی نہایت خوش و خرم تھے اور چائے نوش کر رہے تھے یہ واقعہ مجھے مستری محمد افضل نے بتایا اور اس کی تصدیق میں نے خود محمد شریف مذکور سے کی۔

خواب میں رہنمائی

حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی زیب سجادۂ بارویہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ڈیرہ اسماعیل خان والے کہتے ہیں کہ میرا ارادہ فاتحہ خوانی کی غرض سے دربار عالیہ بارویہ پر حاضر ہونے کا تھا ـــــ مگر مولوی محمد رمضان صاحب نے فرمایا کہ فتح پور سے سواری کا انتظام نہ ہو سکے گا ـــــ یہ بات میرے لئے تاخیر کا باعث بنی اور میں بہت پریشان

Marfat.com

ہوا ـــــ بحمدہ تعالیٰ حضرت غریب نواز نے خواب میں شرف زیارت بخشا اور فرمایا کبھی پہلے بھی ہمارے ہاں پیدل آئے ہو؟" میں دوسرے دن دربار عالیہ کیلئے چل پڑا جب چوک اعظم پہنچا تو دربار شریف جانے کیلئے بس تیار کھڑی تھی میں آرام سے سوار ہوا اور منزل مقصود پر آسانی سے پہنچ گیا آپ کی کمال ذرہ نوازی ہے۔

خواب میں تنبیہ

ماسٹر امام بخش کشک ساکن کوٹ ادو بیان کرتے ہیں کہ میں چک نمبر ۵۲۱ ٹی ڈی اے میں پڑھاتا تھا چاہ نورنگ والا پر مولانا اللہ بخش نے اپنے پیر عبدالغفار شاہ کی بہت تعریف کی اور کرامات بیان کیں میں متذبذب ہوا رات گیارہ بجے تک نیند نہ آئی۔ آخر جب نیند آئی تو حضرت غریب نواز خواب میں تشریف لائے وضو کرنے اور نماز تہجّد با جماعت کا حکم فرمایا اسی حالت خواب میں میں نے وضو کیا اور اذان دی ـــــ حضرت غریب نواز نے امامت کرائی ـــــ جب میں نے دیکھا تو ہزاروں لوگ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے جو اجنبی تھے بعد از فراغت نماز اور اس جماعت کے متعلق میں نے عرض کیا ارشاد فرمایا تجھے میرا مقام دکھایا گیا ہے ـــــ

نفرت دلانے والا ناکام ہوا

حافظ کلیم اللہ صاحب ساکن کوٹ ادو کا بیان ہے کہ میں حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے ارادہ سے گھر سے روانہ ہوا ـــ رات کروڑ شہر میں دوست محمد خلیفہ حضرت لعل عیلن کروڑ کے ہاں ٹھہرا ـــــ سفر کی غرض و غایت ان سے بیان کی ـــــ دوست محمد مذکور نے حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی شخصیت سے متنفر کرنے کی پوری کوشش کی ـــــ کئی قسم کی باتوں میں

Marfat.com

مغز خوری کرتا رہا کہا صرف دکانداری ہے کچھ حاصل کرنے کا گمان عبث ہے ـــــ بہرحال اسی کشمکش میں ہم سو گئے رات کو ایک سفید ریش بزرگ تین بار نماز تہجّد کیلئے جگاتے رہے آخر نماز تہجّد پڑھنے کے بعد سو گیا اور مصمم ارادہ کیا کہ اگر خواب والے بزرگ وہی ہیں جن کی زیارت کا ارادہ گھر سے لے کر چلا ہوں تو بیعت ہو جاؤں گا ـــــ صبح بس کے ذریعے فتح پور پہنچا وہاں سے پیدل آستانہ عالیہ بارویہ میں حاضری دی پہلی نظر میں ـــــ میں نے حضرت کو پہچان لیا کہ یہ تو خواب والے بزرگ ہیں ـــــ چنانچہ اس کے بعد میں فوراً بیعت ہو گیا ـــــ

متکبر شرمسار ـــــ غلام باوقار

حکیم صوفی غلام نبی صاحب ساکن کوٹ سلطان بیان کرتے ہیں کہ حضرت غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مخلص غلام خالقداد خان لغاری انسپکٹر پولیس لیہ تھے۔ ملک قادر بخش جھکڑ نے بوجہ مخالفت ان کے خلاف جھوٹے مقدمات دائر کر رکھے تھے۔ حضرت غریب نواز نے مجھے ملک صاحب کی خدمت میں بھیجا کہ لغاری صاحب شریف انسان ہیں ـــــ اس کی مخالفت چھوڑ دو تمہارا احسان ہو گا ـــــ مگر متکبر دنیا دار نے جواب دیا کہ میں اس کی مخالفت نہیں چھوڑ سکتا ـــــ بہت زیادہ عزیز ہے تو اسے ڈی ایس پی بنا دیں ـــــ بہرحال انکوائری ہوئی الزامات غلط ثابت ہوئے مقدمات خارج ہوئے ـــــ اور کچھ عرصہ بعد ملک خالقداد خان صاحب ڈی ایس پی لیہ مقرر ہو گئے ـــــ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے کا مقابل شرمسار اور ولی اللہ کا غلام کامیاب و بامراد ہوا ـــــ

ڈوبنے سے بچالیا

مولانا عبدالستار و مولانا کریم بخش ساکن کوٹ سلطان بیان کرتے ہیں کہ

Marfat.com

ہم چار ساتھی کچھ کے علاقہ میں جانا چاہتے تھے ـــــ جب دریا کے کنارے پہنچے تو کشتی موجود تھی ـــــ مگر کشتی بان نہ تھا دو مسافر پہلے ہی منتظر تھے ـــــ ہمارا ایک ساتھی عبدالرحمٰن اپنے رشتہ دار کے ہاں چلا گیا ہم نے کشتی کھول کر چلانا شروع کر دی دوسرے کنارے پر پہنچے ہی تھے کہ عبدالرحمٰن مذکور پچھلے کنارے پر آکر ہمیں پکارنے لگا ہم تینوں ساتھی اسے لینے کے لئے واپس ہوئے جب دریا کے درمیان پہنچے تو ہم سے "ونجھ" (کشتی چلانے والی لکڑی) دریا میں گر گیا ـــــ سردی کا موسم تھا رات کا وقت تھا ـــــ خالی ہاتھ دریا کے درمیان پریشان حال اور خوفزدہ ہوگئے میں نے فضا میں ہاتھ بلند کر کے تین چار مرتبہ حضرت پیر بارو رحمۂ اللہ تعالیٰ کو پکارا اسی اثناء میں آواز آئی گھبراؤ نہیں کشتی کنارے لگ جائے گی بس پھر کیا تھا تھوڑی دیر کے بعد کشتی کنارے پر تھی ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور رات ہم نے بستی "کھر" میں بسر کی خواب میں آپ نے شرف زیارت سے مشرف فرمایا اور ارشاد فرمایا آئندہ ایسا کام نہ کرنا چاہئے!

خوشخبری

مولوی اللہ وسایا صاحب ساکن کوٹ سلطان بیان کرتے ہیں کہ میں محکمہ تعلیم میں درجہ پرائمری کا مدرس تھا ۱۹۶۹ء کے آخری ایام میں حضرت پیر بارو رحمۂ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب باروی دامت برکاتہم کے ذریعہ سے میری طرف مبارک باد بھجوائی ـــــ بظاہر کوئی وجہ معلوم نہ ہوتی تھی ـــــ آئندہ چند روز میں مجھے سلیکشن گریڈ جو ۱۹۶۲ء سے ملا تھا کے بقایا جات وغیرہ مل گئے اور میں اسی سال حج بیت اللہ شریف و زیارت روضہ مقدس کی سعادت سے سرفراز ہوا ـــــ

Marfat.com

رنج و غم میں چارہ گری

ملک پیارا ساکن چک نمبر ۱۴۔ دریا خان۔ بیان کرتے ہیں کہ میں شدید بیمار ہونے کے علاوہ جوڑوں کے درد میں مبتلا تھا کسی کروٹ چین نہ آتا تھا اتفاق سے ایک روز اکیلا مکان میں نہایت کسمپرسی اور پریشانی کے عالم میں لیٹا ہوا تھا حویلی کا دروازہ بالکل بند تھا میری بیداری کی حالت میں ایک بزرگ سفید ریش اندر تشریف لائے میں گھبرا گیا پوچھا بیٹا درد کا کیا حال ہے آپ کی شخصیت کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا مگر آپ غائب ہوگئے ـــــ تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ تشریف لائے اور پھر درد کے متعلق پوچھا میں نے عرض کیا غریب نواز درد تو اب نہیں ہے ازراہ کرم اپنا تعارف تو کروایئے۔ ارشاد فرمایا تہجّد کی نماز باقاعدگی سے پڑھا کرو۔ مجھے بارو کہتے ہیں میں نے قدم بوسی کی خاطر اٹھنا چاہا مگر آپ جا چکے تھے۔ درد رفع ہو چکا تھا نماز پنج گانہ کے علاوہ نماز تہجّد بھی باقاعدگی سے ادا کرتا رہا کچھ عرصہ کے بعد آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر بیعت ہو گیا۔

استخارہ کے بعد بیعت

مولانا محمد بخش ساکن بہار والی (کوٹ قیصرانی) تحصیل تونسہ شریف بیان کرتے ہیں کہ میں حکمت اور جراحت کے پیشہ سے منسلک تھا اچھی بھلی شہرت تھی ایک شخص محمد عثمان نامی مجھ سے علاج کروانے کیلئے آیا ڈیڑھ صد روپیہ لے کر علاج شروع کیا۔ مگر باوجود سعی بسیار کے مریض کی حالت بگڑتی گئی اور وہ قریب الموت ہوگیا۔ ایک روز کتاب انوار حکمت کے مطالعہ کے دوران اس شخص کا مرض اور علاج نظر سے گزرا میری سابقہ تشخیص اور تجویز اس مرض کے خلاف اور نقصان دہ تھی وقت جا چکا تھا میں نے مریض کو رخصت کر دیا جو چند دنوں کے بعد مر گیا ـــــ اس کے بعد میرا دل اس پیشہ

Marfat.com

سے متنفر ہو گیا ذہنی طور پر نہایت پریشان رہنے لگا توبہ کی جانب دل مائل ہوا کسی مرد کامل کی صحبت کے حصول کیلئے تین دن استخارہ کرتا رہا ایک رات خواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ کے ڈیرہ کی مکمل نشانیاں دکھائی گئیں۔ شوق اور جذبہ میں شدت پیدا ہوئی خواب والی نشانیوں کا نقشہ ذہن میں رکھ کر تین سال تک دربدر کی ٹھوکریں کھاتا رہا آخر ناکام ہو کر واپس جاتے ہوئے "بکھری احمد خان" نزد "کوٹ سلطان" میں حاجی قادر بخش کی معرفت صوفی حکیم غلام نبی ساکن کوٹ سلطان کے ہاں پہنچا ـــــ جو پہلے ہی مرید ہو چکے تھے ان سے پتہ پوچھ کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا آستانہ عالیہ کو دیکھتے ہی دل نے گواہی دی کہ مقصود مل گیا ہے دست بوس ہوا آپ نے ارشاد فرمایا مولوی محمد بخش صاحب اب تک کہاں رہے ہو؟ حالانکہ اس سے قبل تعارف نہیں تھا اس سے مزید اطمینان قلب نصیب ہوا دوسرے روز بیعت ہو گیا ـــــ واپس گھر جا کر ایک ماہ کے بعد آستانہ عالیہ پر بچوں کو قرآن پاک کا درس پڑھانا شروع کر دیا۔

وصال کے بعد تصرف

حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ نے وصیت فرمائی تھی کہ تسبیح خانہ میں دفن کیا جائے ـــــ روضہ شریف کی تعمیر کے لئے جگہ تنگ تھی کیونکہ مغربی جانب پہلے سے مزارات موجود تھے ـــــ متعلقین کو بڑی پریشانی ہوئی اسی پریشانی میں رات گزر گئی ـــــ صبح ہوئی تو سجادہ نشین حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دیکھا کہ قریب والی مزارات سے مٹی گری پڑی ہے اور سفیدی نظر آئی میں نے سمجھا کہ یہ کفن کا کپڑا ہو گا قریب جا کر دیکھا تو قریب ترین مزار شریف دور تک ہٹ چکی تھی ـــــ روضہ شریف کی تعمیر کے سلسلہ میں بنیادیں کھودنے کی جو پریشانی تھی وہ دور ہو گئی ـــــ فوراً

Marfat.com

ذہن میں آیا کہ حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مرشد کریم شہباز ولایت سراج السالکین حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمۂ اللہ تعالیٰ کی یاد اور سنت تازہ کی ہے یہ آپ کے فنافی الشیخ ہونے کی دلیل بھی ہے اور تصرف بعداز وصال بھی بعینہ اسی طرح کا واقعہ حضرت پیر سواگ قدس سرہ العزیز کے وصال شریف کے موقعہ پر پیش آیا تھا آپ نے اپنی زندگی میں مزار مبارک کی جگہ متعین فرما دی تھی لیکن آپ کے وصال شریف سے پہلے آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۂ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوگیا اس متعین جگہ کے نزدیک آپ کو دفن کیا گیا ــ جس وقت آپ کا وصال ہوا تو آپ کے مزار شریف کیلئے جگہ بہت تنگ تھی تمام متعلقین و متوسلین بہت پریشان ہوئے اسی دوران مستری بھولا مرحوم نے دیکھا کہ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۂ اللہ تعالیٰ کا مزار مبارک بہت دور ہٹ چکا ہے مستری بھولا نے تمام احباب کو فوراً مطلع کیا ـــــ کہ ہماری مشکل آسان ہوگئی ہے اور جگہ برائے مزار مبارک بہت کشادہ ہوگئی یہ واقعہ اپنے شیخ سے شدید محبت اور کمال مماثلت واتباع کی دلیل ہے۔

فقر غیور

قریشی عبدالرزاق ضلع جھنگ والے بیان کرتے ہیں کہ حضرت غریب نواز رحمۂ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد میں بیعت ثانی کی غرض سے سیال شریف پہنچا ـــــ رات کو خواب میں آپ تشریف لائے اور فرمایا کیوں دربدر ٹھوکریں کھاتا ہے؟ ـــــ جنت کی ضرورت ہے تو یہ جنت کا ٹکٹ ہے اور اس کے ساتھ ہی کوئی چیز میرے ہاتھ میں تھما دی ـــــ میں بیدار ہوا تو فوراً وہاں سے چل کر آستانہ عالیہ پیر بارو شریف پر حاضر ہو کر حضرت ثانی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم کے دست شفقت پر بیعت ہوگیا۔

Marfat.com

مکہ شریف میں امداد کو پہنچے

غلام نبی صاحب ساکن مور جھنگی بیان کرتے ہیں کہ حضرت غریب نواز کے وصال کے بعد مجھے حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہوئی مکۃ المکرمہ پہنچ کر شدید بیمار ہوگیا اور انتہائی لاغر و کمزور ہوچکا تھا اور حج کے ضروری ارکان ادا کرنے باقی تھے وقوف عرفات و مزدلفہ و منیٰ ابھی ادا نہ کئے تھے سخت تشویش تھی کہ مناسک حج کیسے ادا کروں گا؟ ـــــ اس پریشانی کے عالم میں بندہ نے حضرت غریب نواز کو پکارا ـــــ صبح جب اٹھا تو تکلیف میں قدرے افاقہ تھا اور بتدریج صحت یاب ہوگیا حتیٰ کہ جملہ ارکان حج بخوبی ادا کر لئے ـــــ

خواب میں ہاتھ ملائے

شوکت علی بہاولپوری بیان کرتا ہے کہ چند پیر بھائیوں سے میں نے سنا کہ حضور غریب نواز کا ارشاد ہے کہ میں وصال کے بعد بھی ہاتھ ملا کر ملاقات کروں گا دل میں یہ خیال آیا کہ بعد از وصال کس طرح ملاقات ہو سکتی ہے؟ ایک شب کو چارپائی پر سویا ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو مزار اقدس کے پاس موجود پایا ـــــ اچانک مزار پاک سے آپ کا ہاتھ مبارک بر آمد ہوا میں نے بڑھ کر دونوں ہاتھوں میں تھام کر بوسہ لیا اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی اور میرا تردد ختم ہوگیا ـــــ

عرض کئے بغیر راہنمائی فرمائی

جناب ہدایت اللہ صاحب باروی ساکن جمن شاہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء کا زمانہ تھا میری جمن شاہ میں کریانہ کی دکان تھی دکانداری کا سلسلہ رات گیارہ بجے تک جاری رہتا تھا ـــــ اسی وجہ سے عموماً تہجد کی نماز قضا ہو جاتی

Marfat.com

تھی میں نے سوچا کہ نصف شب تو ہو ہی جاتی ہے کیوں نہ دکانداری کا سلسلہ رات ایک بجے تک جاری رکھا جائے اور پھر تہجّد کے نوافل ادا کر کے سو جایا کروں چنانچہ میں نے یہی معمول بنالیا چند روز کے بعد آستانہ عالیہ پر حضرت غریب نواز کی بارگاہ میں حاضری ہوئی حضور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "بابو! نوافل تہجّد کے لئے ضروری ہے کہ کچھ نیند کر لی جائے پھر اٹھ کر رات کے پچھلے حصہ میں ادا کئے جائیں" پہلے تو میں اس بات کو نہ سمجھ سکا حضرت غریب نواز نے پھر اسی بات کو دہرایا تو میں فوراً سمجھ گیا کہ حضرت میری راہنمائی فرمارہے ہیں۔

فاصلے مختصر ہوگئے

یہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے کتاب "تذکرۃ الاولیاء" دیکھنے کا اتفاق ہوا ـــــ اس میں لکھا تھا کہ اولیاء اللہ کے آگے فاصلے کچھ حقیقت نہیں رکھتے یہ بات مجھے عجیب لگی اور مختلف خیالات آنے لگے ـــــ چند دنوں کے بعد مجھے آستانہ عالیہ پر جانے کا اتفاق ہوا مجھے جاوید نگر کے سٹاپ پر اترنا تھا۔ مگر نیند آگئی اور بس "داسو" اڈے پر پہنچ گئی ـــــ میں وہاں اترا ـــــ اور پیدل آستانہ عالیہ کی طرف چل پڑا یہ مسافت چار میل کے قریب تھی ـــــ ابھی دو فرلانگ ہی چلا تھا کہ مجھے پھر نیند آنے لگی ـــــ اور ایک ایسی اونگھ آئی کہ میں گرتے گرتے بچا جب اپنے آپ کو سنبھالا تو حیران رہ گیا کیونکہ میں آستانہ عالیہ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ یوں اللہ کے ولی کی توجہ سے اس کے غلام کے آگے فاصلہ مختصر ہوگیا اور میرے شکوک دور ہوگئے ـــــ

مشکل کشائی

جناب نور محمد صاحب باروی ولد حاجی دوست محمد ساکن بستی نتکانی (وہوا)

Marfat.com

تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خاں بیان کرتے ہیں کہ تقریباً ۶۳۔ ۱۹۶۲ء میں احمد خان باروی قوم "گدارہ" اور میں آستانہ عالیہ پر حاضری کیلئے روانہ ہوئے ہمارے ساتھ دو اور مقامی آدمی بھی تھے ہم سواری کے ذریعہ دریا عبور کرنے لگے گرمیوں کا موسم تھا دریا پورے زور شور سے بہ رہا تھا اتفاق سے میں بھنور میں پھنس گیا جبکہ میرے باقی تین ساتھی دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گئے تھے میں نے اس مشکل وقت میں حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا اور مدد کیلئے پکارا تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد میں دریا کے دوسرے کنارے پر بخیریت پہنچ چکا تھا ـــــ اس کے بعد میں اور احمد خان باروی حضور غریب نواز کی خدمت میں حاضری کیلئے روانہ ہوگئے دوسرے ساتھی کاروبار کی غرض سے وہیں ٹھہر گئے جب ہم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا ـــــ کہ بھنور سے سلامت نکل آئے ہو اور ساتھ ہی مسکرائے حالانکہ ہم نے اس سے پہلے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا تھا ـــــ

پریشانی دور ہوگئی

پیر بھائی مذکور بیان کرتے ہیں ۱۹۷۶ء میں میری بچی سخت علیل ہوگئی ـــــ ۱۳ دن گذر گئے لیکن افاقہ نہ ہوا بچی کی حالت دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ اس کا بچنا مشکل ہے مجھے حضور سے ملے کافی عرصہ گذر گیا تھا سوچا کہ پیر بارو صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت کیوں نہ کر آؤں ـــــ میں نے اس کا ذکر بیوی سے کیا تو اس نے کہا کہ آپ جائیں ضرور لیکن رات کو ہر حال میں واپس آجائیں چنانچہ میں نے آستانہ عالیہ پر حضور غریب نواز کی خدمت اقدس میں حاضری دی ظہر کے وقت میں نے واپسی کی اجازت طلب کی اور بچی کی بیماری کا بھی تذکرہ کیا ـــــ آپ نے فرمایا کہ آپ کی بچی کو کچھ نہیں ہوگا وہ ٹھیک ہو جائے گی ـــــ چنانچہ میں شب کو آستانہ شریف پر ہی ٹھہر گیا دوسرے روز صبح جب

Marfat.com

میں گھر پہنچا تو بچی روبصحت تھی اور کھانا طلب کر رہی تھی ــــــ

بیل نے حکم مانا

عبدالحق منیکرہ والا بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا آپ کا ایک غلام کنویں پر بیل جوت رہا تھا ــــــ اچانک بیل چھوٹ کر ایک طالبعلم کو مارنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑا طالبعلم چیختا ہوا آگے بھاگ رہا تھا اور بیل اس کے پیچھے ــــــ حضرت غریب نواز ایک کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے آپ نے یکایک چہرہ مبارک کتاب سے ہٹا کر بیل سے مخاطب ہو کر صرف ایک لفظ فرمایا "اوئے" اور دوبارہ کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا بیل یکدم اس طرح رک گیا جس طرح کسی دیوار سے ٹکرا گیا ہو بہت دیر تک وہیں کھڑا رہا اور کانپتا رہا اس کے بعد پیچھے مڑا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اسی کنوئیں پر جا پہنچا جہاں حضرت کا غلام اسے جوت رہا تھا۔

دعا کی برکت سے توبہ کی توفیق

نذر محمد ولد لعل قوم بھٹہ ساکن حیدر آباد تحصیل ضلع بھکر بیان کرتے ہیں کہ میں ابتداء میں کریانہ کی دکان پر کام کرتا تھا اسی دوران حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہو گیا اپنے کاروبار کیلئے دعا کی درخواست کی حضرت نے دعا فرمائی میں نے رفتہ رفتہ "گوارہ" کی تجارت کا کام شروع کر دیا ــــــ میرا کام لیہ والے شیخ حضرات کی معرفت سے ہوتا تھا اسی سلسلہ میں مجھے ہر ہفتہ حیدر آباد سے "فتح پور" پھر وہاں سے "لیہ" جانا پڑتا ہر بار میں حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتا مجھے آپ سے بیحد محبت پیدا ہو گئی ــــــ میرے والد علاقہ کے ایک سردار کی صحبت میں رہ کر شراب کے عادی ہو گئے ہمیں اس بات کا انتہائی دکھ تھا احترام پدری کے پیش نظر انہیں اس فعل بد سے منع بھی نہ کر

Marfat.com

سکے ـــــ ایک دن میں نے حضرت کی خدمت میں دست بستہ عرض کی "حضور میرے والد شراب نوشی کرتے ہیں براہ کرم دعا فرمائیں کہ وہ اس بری عادت کو چھوڑ دیں" حضرت نے دعا فرمائی اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ "اپنے والد صاحب کو میرا سلام کہہ دینا" اور بس! تین چار روز کے بعد میں جب گھر واپس ہوا تو امی جان نے مجھے خوشخبری سنائی کہ تمہارے والد خود بخود شراب نوشی سے تائب ہوگئے ہیں ـــــ میں نے اپنے والد کو حضرت کا سلام بھی پہنچا دیا اس کے بعد میرے والد صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوگئے اور بیت اللہ شریف کے حج سے بھی مشرف ہوئے اور داڑھی بھی رکھ لی۔

مقدمے میں کامیابی

اللہ یار ولد جہان قوم سندیلہ سکنہ چاہ جھمب موضع حیدر آباد تھل ضلع لیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابھی تک حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بیعت نہیں ہوا تھا ہم عورت کے ایک کیس میں ملوث ہوگئے ـــــ لاہور ہائی کورٹ میں کیس کی سماعت ہو رہی تھی اس کیس کے سلسلہ میں ہم پر زبردست سیاسی دباؤ تھا سخت پریشان تھے۔ تاریخ نزدیک تھی ان دنوں حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولایت اور فقر و درویشی کی دھوم تھی ـــــ میں حضرت موصوف کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوا ارادہ تھا کہ آپ کی زیارت بھی کروں گا اور کیس میں کامیابی کی دعا بھی کراؤں گا جب آستانہ شریف سے دو تین فرلانگ کے فاصلہ پر پہنچا تو عصر کی نماز کا وقت تنگ ہو رہا تھا میں نے راستہ سے ہٹ کر نماز ادا کی اور کچھ دیر آرام کیا شائد وہاں میں نے جیب سے کوئی چیز نکالی پھر چل پڑا جب آستانہ شریف پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ دربار حضرت پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے ہیں میں نے رات کو وہیں قیام کیا رات کو خواب میں حضرت صاحب نے دو مرتبہ میرا کاندھا ہلایا اور فرمایا "بابو اپنے پیسے سنبھالو"

Marfat.com

میں نے جیب ٹٹولی پیسے تو موجود تھے میں نے انہیں شمار نہ کیا اور پھر سو گیا صبح اٹھ کر نماز پڑھی ناشتہ کیا پھر اسی راستہ پر واپس چل پڑا جب میں اس جگہ پہنچا جہاں عصر کی نماز ادا کی تھی تو ہوا کا ایک جھونکا آیا اور میرے پیسے جو وہاں جیب سے گر گئے تھے اڑتے ہوئے میرے سامنے آ گئے تب میں نے جیب سے رقم نکال کر شمار کی تو وہی پیسے کم تھے جو مجھے مل گئے تھے ـــــ میں دربار حضرت پیر سواگ حاضر ہوا حضرت صاحب کی زیارت کی کیس کے لئے دعا منگوائی حضرت کی دعا کی برکت سے ہائی کورٹ میں کیس ہمارے حق میں ہو گیا ـــــ

خواب میں نرینہ اولاد کی بشارت

فقیر رحیم بخش ساکن دادو بیان کرتے ہیں کہ میری نرینہ اولاد نہیں تھی میں حضرت کے وصال کے بعد آپ کے مزار پرانوار پر حاضر ہوا اور عرض کی حضور! کیا میرے مقدر میں نرینہ اولاد نہیں ہے؟ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت غریب نواز ایک بچہ اٹھائے ہوئے ہیں اور میرے ہاتھوں پر رکھ دیتے ہیں میں نے وہ بچہ اپنی بیوی کو دے دیا جو میرے ساتھ کھڑی تھی ـــــ خواب میں حضرت کی اس بشارت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل ہمیں فرزند عطا فرمایا ـــــ

روحانی طبیب نے مایوسی دور کر دی

حاجی حبیب الرحمٰن اعوان ساکن پل نمبر ۸۸ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بیان کرتا ہے میں نے شادی کی مگر اولاد نہ ہوئی۔ ڈاکٹروں سے مشورہ کیا جب انہوں نے تشخیص کی تو کہا کہ تم دونوں میاں بیوی میں اولاد کے جراثیم نہیں ہیں ـــــ میں سخت مایوس ہوا اور اسی عالم میں حضرت غریب نواز کی خدمت عالیہ میں حاضر

Marfat.com

ہوا اور عرض کی کہ حضور ڈاکٹروں نے تو مجھے لاعلاج قرار دے دیا ہے آپ نے مسکرا کر فرمایا کیا تمہارے اندر اولاد کے جراثیم نہیں؟ اور خواجہ فقیر محمد صاحب (مدظلہ العالی) سے فرمایا تخم مرغ لاؤ اور ساتھ ہی مجھے تعویذ عنایت فرمایا اور کہا انشاء اللہ تمہاری اولاد ہوگی میں نے عرض کیا حضور پہلے میری لڑکی پیدا ہو کیونکہ میں نے "وٹہ" ادا کرنا ہے آپ مسکرائے اور فرمایا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ آپ کے فرمان مبارک کے مطابق میرے ہاں پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعد میں پانچ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی میں نے پھر آپ کی خدمت میں عرض پیش کی آپ نے دعا فرمائی اور کہا انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا اور نشانی والا ہوگا چنانچہ اسی طرح ہوا ـــــ لڑکا پیدا ہوا اور نشانی والا تھا آپ نے فرمایا اس کا نام سعید احمد رکھو اس کے بعد پھر پانچ سال تک اولاد نہ ہوئی میں نے پھر دعا کیلئے عرض کیا اور خواہش کی کہ لڑکی پیدا ہو چنانچہ اللہ کے ولی کی دعا کے بعد لڑکی پیدا ہوئی ـــــ اس کے بعد پھر اولاد نہ ہوئی میں نے سوچا کہ پھر جا کر اولاد کیلئے دعا کراؤں مگر ـــــ قسمت نہ تھی حضور کا وصال ہو گیا۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

لنگر کا خرچ اور خدا پر توکل

صوفی غلام رسول پردیسی ساکن کوٹ ادو بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آستانہ شریف پر آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے صبح کا وقت تھا مولوی محمد رمضان صاحب حاضر ہوئے عرض کی حضور لنگر شریف کا سامان ختم ہے آپ نے ارشاد فرمایا "چھولے بھی نہیں"؟ انہوں نے کہا چھولے بھی نہیں ہیں! آپ نے فرمایا بابو فکر نہ کریں۔ "میرا اللہ اپنے مہمانوں کا آپ ذمہ دار ہے۔" تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا اور اس کی والدہ خدمت میں حاضر ہوئے اونٹ پر دو بوری گندم اور ایک بکرا تھا وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض

Marfat.com

کی حضور لنگر کا مال ہے قبول فرمائیں اور ہمارے لئے دعا فرمائیں! حضرت نے دعا فرمائی اور فرمایا "بابو میرا تو بال بال آپ کے لئے دعا کر رہا ہے آپ کے آنسو مبارک جاری تھے فرمایا مولوی محمد رمضان پریشان تھے میرے کریم نے اپنی مخلوق کے لئے فوراً انتظام کر دیا۔ (۱)

خواب میں ہاتھ پھیرنے سے مریض شفایاب ہوا

منظور احمد باروی ساکن چوک منڈا بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا اللہ وسایا کا "ہرنیا" کا آپریشن نشتر ہسپتال ملتان میں کرایا ـــــ آپریشن خراب ہوگیا چچا جان کو بخار کے ساتھ پیچش بھی شروع ہوگئے ـــــ حالات بالکل خراب ہوگئے میں نے حضرت غریب نواز کی خدمت میں خط لکھا ابھی صبح کو خط پوسٹ کرنا تھا کہ رات کے پچھلے حصہ میں مجھے چچا جان نے اٹھایا اور کہا کہ مجھے آپ کے پیر صاحب کی زیارت ہوئی ہے آپ نے میرے جسم پر ہاتھ پھیرا ہے اور فرمایا "بابو تین چار دن میں آپ کو چھٹی ہو جائے گی ـــــ آپ کے ہاتھ پھیرنے سے اب مجھے کوئی تکلیف نہیں رہی چنانچہ اسی طرح ہوا تین چار روز کے بعد ہمیں چھٹی مل گئی اور چچا جان بالکل تندرست ہوگئے۔

۱۔ سبحان اللہ کتنا کامل بھروسہ ہے خدا کی ذات پر یہی سچی توحید ہے کہ دل ہر وقت خدا کی طرف متوجہ ہو اور دست سوال اگر دراز ہو تو صرف خدا کے آگے کچھ لوگ زبانی توحید اور تکل کے علمبردار ہیں زبان پر ہر وقت توحید اور خدا کی مدد کے نعرے مگر عملی حالت یہ ہے کہ ہر چیز غیر اللہ سے مانگی جاتی ہے دنیا داروں اور دولتمندوں کے پاس کاسہ گدائی کیلئے پھرتے ہیں دل سچی توحید سے خالی ہے وہی لوگ حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں جن کے دل توحید کی لذت سے سرشار ہوں زبانی دعوؤں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اتر گیا جو تیرے دل میں لاشریک لہ

Marfat.com

معترض۔ معترف

بابا محمد رمضان درویش دربار شریف بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ چند ساتھیوں کے ہمراہ ہم بیرون بیٹھے ہوئے تھے ان میں بخشو شاہ ساکن عنایت شاہ بھی تھا کچھ آدمیوں نے حضرت غریب نواز کا شکوہ شروع کر دیا۔ بخشو شاہ نے کہا میری بات سنو! میں بھی حضرت صاحب کا مخالف ہوں مگر قسم کھا کر یہ بات کہہ رہا ہوں ـــــ کہ ایک دن میں نے رکھا حجام کو (جو حضرت صاحب کا حجام ہے) کہا کہ آپ کے پیر صاحب نے حج کیوں نہیں کیا اگر بزرگ ہوتے تو حج کرتے اسی روز رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت غریب نواز اور آپ کے مریدین احرام باندھے بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہیں ـــــ میری آنکھ کھل گئی میں نے کہا آج دن کو یہی باتیں کرتا رہا ہوں شاید وہی خیالات آ رہے ہیں دوبارہ سو گیا پھر وہی منظر خواب میں دیکھا حضرت غریب نواز نے میرا دامن پکڑ کر کہا "او کملی دا پتر" دیکھ میں اور میرے غلام حج کر رہے ہیں۔

آپ کی دعا سے رہائی

حاجی فقیر محمد صاحب بیان کرتا ہے کہ ابھی پاکستان نہیں بنا تھا اور نہ ہی حضرت غریب نواز نے سلسلہ بیعت شروع کیا تھا کچی سی مسجد تھی اور چند طالبعلم پڑھتے تھے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرصہ دو سال سے ہم ناجائز اسلحہ کے کیس میں پھنسے ہوئے تھے دو عدد رائفلیں مخالفین نے ہم سے برآمد کروائی تھیں نماز عشاء کے بعد ہم نے عرض کیا حضور صبح ہماری لیہ میں پیشی ہے دعا فرمائیں ہماری جان چھوٹ جائے آپ نے فرمایا جب افسر کے سامنے پیش ہونا تو اپنا جرم مان لینا انشاء اللہ خیر ہوگی ـــــ چنانچہ جس وقت ہم پیش ہوئے تو آپ کے حکم کے مطابق ہم نے جرم تسلیم کر لیا ـــــ پہلے تو افسر بہت غصہ میں

Marfat.com

تھا اچانک نذر حسین شاہ نمبردار آگیا ہم نے اپنی صفائی کے لئے اسے پیش کر دیا افسر نے کہا جاؤ میں تمہیں رہا کرتا ہوں بندوقیں ضبط کرلیں مگر ہمیں رہائی دے دی حضرت غریب نواز کی دعا سے ہم رہا ہو کر گھر آگئے ــــ

پیر چھتر کی سفارش اور بیعت

کریم بخش ولد غلام محمد قوم لوہار چک ٹی ڈی اے نمبر ۳۱۴ ضلع لیہ نے بیان کیا کہ ہمارا سارا خاندان پیر آف چھتر شریف فتح پور کا مرید تھا ایک دن میرے پیر گاموں شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ پیر بارو صاحب کے مرید ہو جائیں آپ کو فیض وہاں سے ملے گا چنانچہ میں حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز عصر پڑھ کر محفل میں بیٹھے ہوئے تھے میں بھی آکر بیٹھ گیا ــــ آپ نے خلیفہ محمد رمضان کو فرمایا یہ سامنے جو لوہار بیٹھا ہوا ہے اس کا کوئی سفارشی ہے لہٰذا اسے بیعت کیلئے بلاؤ حالانکہ میں آپ کی خدمت میں پہلی دفعہ حاضر ہوا تھا ــــ مجھے بیعت سے مشرف فرمایا ــــ پھر ایک دن میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے اس عمر میں قرآن شریف پڑھنے کا شوق ہے آپ نے مجھے چینی دم کر کے دی اور فرمایا انشاء اللہ تم جلدی قرآن شریف پڑھ جاؤ گے اور مجھے اپنی داڑھی مبارک کے تین بال بھی عطا فرمائے جو تیل لگواتے ہوئے گرے تھے ــــ میں نے وہ دم کی ہوئی چینی کھائی اور اڑھائی مہینوں میں قرآن مجید مکمل کر لیا ــــ

بیعت کے بعد گناہ کی قدرت نہ رہی

اللہ وسایا قوم براہ ساکن چک نمبر ۱۴۶ ٹی ڈی اے تحصیل و ضلع لیہ نے بیان کیا کہ میں نے تیس سال کی عمر میں حضرت غریب نواز کی بیعت کی ــــ اس وقت شباب تھا بیعت ہونے کے بعد جب واپس گھر پہنچا ــــ تو ایک دن تین مرتبہ میں برائی کے ارادے سے نکلا مگر ہر مرتبہ میرے اعضاء سن ہوگئے حتیٰ کہ ہاتھ

Marfat.com

پاؤں حرکت کرنے سے جواب دے گئے جب گھر واپس آتا تو بالکل تندرست اور صحیح ہوتا تھا ـــــ اسی دوران میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا حضور غریب نواز نے میری موجودگی میں اسی موضوع پر گفتگو شروع فرمائی اور فرمایا زنا اتنی بری مرض ہے جو تمام عبادات کو برباد کر دیتی ہے جس طرح سوکھی لکڑیوں کو آگ کھا جاتی ہے یہ بھی اسی طرح اعمال کو کھا جاتی ہے اور فرمایا اسی لئے تو لوگ بیعت ہوتے ہیں جس کا پیر ہو وہ بھی ایسے کام کرے اور جس کا پیر نہ ہو وہ بھی کرے تو پھر ان دونوں میں فرق کیا ہو گا میں سمجھ گیا کہ یہ ساری گفتگو میرے متعلق ہو رہی ہے اسی وقت میں نے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ برائی سے محفوظ رہا۔

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ پہلے بتا دیا

اللہ وسایا مذکور بیان کرتا ہے کہ حضرت غریب نواز پیر بارو رحمہ اللہ علیہ آستانہ عالیہ حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ پر مسجد شریف کی تعمیر کے سلسلہ میں تشریف فرما تھے۔ میں حاضر خدمت ہوا تین دن تک مسجد شریف کا کام کیا اس کے بعد میں چھٹی لینے کے لئے حاضر ہوا اور میں نے لانگری محمد نواز سے کہا کہ حضور کو عرض کرے کہ میری بیوی امید سے ہے لڑکے کا نام تجویز فرما دیں ـــــ حضرت غریب نواز نے فرمایا کوئی اچھا سا نام رکھ دیں لانگری نے عرض کی حضور یہ غریب پیر بھائی ہے بار بار عرض کرتا ہے کہ آپ ہی کرم فرما دیں ـــــ آپ نے فرمایا کہ غلام فاطمہ نام رکھ لیں لانگری نے دوبارہ عرض کی اگر لڑکا ہوا تو اس کا نام بھی بتا دیں! آپ نے غصے میں آکر فرمایا "لگ تھیوی پیودی" یعنی تیرے باپ کا کچھ نہ رہے میں نے کہہ تو دیا ہے کہ غلام فاطمہ رکھ لیں چنانچہ وہی ہوا کہ چند دنوں کے بعد بچی پیدا ہوئی اور ہم نے اس کا نام غلام فاطمہ رکھا ـــــ

Marfat.com

حکومت نہیں رہے گی

غلام رسول قوم دستی ساکن کوٹ سلطان ضلع لیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۹۵۸ء میں مدرس تھا مدرسین نے تنخواہ کے اضافے کیلئے حکومت کے خلاف ہڑتال کر رکھی تھی اسی اثناء میں بندہ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور حضرت غریب نواز کی خدمت میں اپنے مطالبات کے منوائے جانے کے لئے دعا کے متعلق عرض کیا ــــ آپ نے فرمایا ــــ "جب حکومت ہی نہیں رہے گی تو آپ مطالبات کس سے منوائیں گے" چنانچہ آٹھ دن کے بعد سکندر مرزا کی حکومت ختم ہوگئی اور جنرل محمد ایوب خان نے مارشل لاء لگا دیا اور ہمارے مطالبات دھرے کے دھرے رہ گئے۔

دل میں آنے والے اشکال کا جواب

جناب مولانا الٰہی بخش باروی ساکن جمن شاہ ضلع لیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے استاذ مفتی غلام حسن صاحب باروی ساکن جمن شاہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ آستانہ عالیہ پر حاضری کیلئے جارہا تھا اڈا جاوید نگر سے آستانہ شریف روانہ ہوا راستہ میں مجھے بار بار خیال آیا کہ حضور غوث پاک سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے "درست العلم حتیٰ صرت قطبا" یعنی میں علم کا درس دیتا رہا حتیٰ کہ مقام قطبیت پر فائز ہوگیا اور میں بھی ایک عرصہ سے دینی علوم پڑھا رہا ہوں اور علم کا درس دے رہا ہوں اور جب علم کے ذریعے انسان قطب بن سکتا ہے تو پھر تسبیح چلانے اور مجاہدہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب ہم حضرت غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ملاقات ہوئی آپ نے سلام دعا اور احوال دریافت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ــــ "مفتی صاحب کتابیں پڑھا پڑھا کر قطب بننے والے قبروں میں پہنچ چکے ہیں اب مجاہدہ اور ریاضت کے بغیر مقام حاصل کرنا محال ہے" ــــ

Marfat.com

دور کی بات سن لی

حسین بخش بھٹی ساکن محلّہ فاروق آباد دریا خان ضلع بھکر نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آستانہ عالیہ پر حاضری کیلئے "واسو" سے اتر کر پیدل چل رہا تھا راستہ میں پانچ آدمی تھک کر بیٹھے آرام کر رہے تھے وہ آستانہ عالیہ جا رہے تھے اس وقت سواری کا انتظام نہ تھا وہ آپس میں کہہ رہے تھے جلدی چلیں لنگر کا وقت ہونے والا ہے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ لنگر میں تو دال پکی ہوگی ـــــ میں ان سے پہلے آستانہ عالیہ پہنچ گیا لنگر میں واقعی دال پکی ہوئی تھی حضرت غریب نواز نے محمد نواز لانگری سے فرمایا "مرغیاں ذبح کر لو کچھ لوگ دال نہیں کھاتے" تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ بھی پہنچ گئے ہم تمام لوگ لنگر شریف کھا رہے تھے حضرت نے ان سے فرمایا آپ تھوڑی دیر ٹھہریں آپ کے لئے مرغی کا گوشت پک رہا ہے یہ کرامت دیکھ کر وہ لوگ حضرت کی بیعت سے مشرف ہوئے حالانکہ فقط زیارت کی غرض سے آئے تھے۔

ہر طرف سے اللہ اللہ کی آواز

نذر حسین گاذر ساکن کوٹ سلطان بیان کرتا ہے کہ مجھے حضرت غریب نواز کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرنے کا بے حد شوق تھا ایک مرتبہ صوفی غلام نبی صاحب کے ہمراہ دربار عالیہ حضرت پیر بارو شریف حاضر ہوا اور حضور غریب نواز کے دست حق پرست پر بیعت ہو گیا جب واپس گھر پہنچا تو جس جگہ جاتا جہاں سے گزرتا مجھے ہر جگہ سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی حتیٰ کہ ہر درخت اور مٹی کے ہر ڈھیلے سے یہی صدائے دل نواز سامعہ نواز ہوتی تھی تقریباً چھ ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا بعد میں ختم ہو گیا۔

Marfat.com

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

محمد بخش جمن شاہ تحصیل و ضلع لیہ بیان کرتا ہے کہ سن ۵۱۔ ۵۰ء کی بات ہے کہ میں نے لیہ میں کرنالوی مسجد میں ایک مولوی صاحب کی تقریر سنی وہ اختلافی مسائل نور و بشر بیان کر رہے تھے ان کی گفتگو سے مجھے پریشانی ہوئی صبح سویرے سائیکل پر سوار ہو کر آستانہ عالیہ پہنچا چند دوست حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ حاضرین کو نصیحت فرما رہے تھے میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے سفر واپسی سائیکل پر کرنا ہے حضور یہ گفتگو ختم فرمائیں تو میں بھی حال دل عرض کروں! اس خیال کے آتے ہی معاً حضور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "بابو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور اس کے بعد (مخلوق میں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (سب سے اعلیٰ مقام پر فائز) ہیں اور ساتھ ہی فرمایا چھوٹے سے چھوٹے ولی کی نظر بھی تین سو میل تک پہنچتی ہے۔

مخالفین کے برے انجام کی خبر

غلام یٰسین صاحب ساکن کوٹلہ نارنگ تحصیل و ضلع لیہ بیان کرتا ہے کہ میں ۱۹۷۷ء کے الیکشن میں قومی اتحاد میں شامل تھا جبکہ میری ساری برادری پیپلز پارٹی کی حمایت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی اور برادری والے میری سخت مخالفت کر رہے تھے اور میں بھی حضرت غریب نواز کے حکم کے مطابق قومی اتحاد کیلئے جوش و خروش سے کام کر رہا تھا حتیٰ کہ یہ سیاسی مخالفت انتہاء کو پہنچ گئی اور وہ میرے قتل کے درپے ہوگئے میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور حضرت غریب نواز کو سارا ماجرا کہہ سنایا آپ نے فرمایا کہ پیپلز پارٹی والے اپنے لیڈر اور پارٹی کی خیر منائیں! چنانچہ حضرت غریب نواز کا فرمان پورا ہوا اور کچھ عرصہ بعد بھٹو حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور بھٹو صاحب بھی اپنے انجام کو پہنچے ——

Marfat.com

شریعت پر استقامت ـــــ انجام بہتر

مولوی نور محمد صاحب درویش بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف پر گزار دی مال مویشی کی خدمت کرنا دودھ دوہنا چارہ پانی کا انتظام کرنا میرے ذمہ تھا اپنے تمام اہل و عیال کے ساتھ دربار شریف پر قیام پذیر تھا ـــــ میرے بیوی بچے نالاں رہنے لگے اور کہتے کہ تم نے ساری زندگی گزار دی ہے مگر اپنے گھر کیلئے کچھ نہیں بنایا ـــــ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کیلئے بھی کچھ نہیں کر سکے لہٰذا دربار شریف چھوڑ کر کہیں اور چلا جانا چاہئے لیکن میں بضد رہا ـــــ میرے بڑے لڑکے کی شادی ہوگئی اور اس نے چک نمبر ۳۰۳ میں زمین حصہ پر لے لی مگر میں حسب سابق دربار شریف پر ہی مصروف کار رہا میرے لڑکے نے دربار شریف چھوڑنے کیلئے ایک بہانہ بنایا ـــــ اور بلاوجہ اپنی بیوی کو سچ مچ طلاق دے دی اور میرے سوا تمام کنبہ ہارون آباد چک نمبر ۶۴ میں آباد ہوگیا ـــــ وہاں جاکر میرا لڑکا طلاق سے منکر ہوگیا اور کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی ـــــ اس کا دل اتنا سخت ہوگیا کہ احکام شریعت کی اسے کچھ پروانہ رہی اور اپنی مطلقہ بیوی کے ساتھ خوش و خرم زہنے لگا ـــــ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تم اپنے بیوی بچوں کو بالکل چھوڑ دو ان کے ساتھ کھانا پینا تمہیں سخت حرام ہے ـــــ حضور کے حکم کے مطابق میں اپنے بیوی بچوں سے علیحدہ رہا ـــــ اور دربار عالیہ کی خدمت کرتا رہا آٹھ سال کے بعد تمام بچے اور بیوی خود بخود دربار شریف پر حاضر ہوئے اور معافی مانگی اور مکمل توبہ کی ـــــ

بیان کئے بغیر مشکل حل ہوگئی

حاجی خدا بخش جراہ ساکن جمن شاہ تحصیل و ضلع لیہ بیان کرتا ہے۔ کہ میرا بھتیجا جس کی عمر تقریباً آٹھ سال تھی زبان سے بالکل نہیں بول سکتا تھا ـــــ میں

Marfat.com

اور میرا بھائی خیر محمد اس بچہ کے معاملہ میں سخت پریشان تھے ـــــ ہم دونوں بھائی ایک دن بچے کو لے کر آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوئے ـــــ حضرت غریب نواز محفل میں تشریف فرما تھے ہم بھی بیٹھ گئے ـــــ حضرت کے پاس اس وقت کچھ مالٹے پڑے تھے ـــــ ہم نے ابھی تک حضرت کی خدمت میں کچھ بھی عرض نہ کیا تھا آپ نے خود ایک مالٹا بچے کی طرف بڑھا دیا بچہ مالٹے کو دیکھتے ہی کہہ اٹھا "ابا مالٹا" بس اسی دن سے اس کی زبان کھل گئی ـــــ اور پھر کبھی تکلیف نہ ہوئی ـــــ

ہر دکھ کی دوا دیتے ہیں

فیض محمد قوم کھوکھر ساکن چاہ کھوکھر تحصیل بھکر بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت کی محفل میں موجود تھا اور بھی بہت سے لوگ حضرت کی مجلس میں حاضر تھے ـــــ ایک اجنبی آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ساتھ دو مستورات بھی تھیں اس نے عورتوں کو کچھ فاصلے پر بٹھا دیا اور خود حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا ـــــ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور زار وقطار رونے لگا ـــــ حضرت صاحب نے فرمایا "بابو کیا بات ہے؟" اس نے عرض کیا حضور! علی پور کا رہنے والا ہوں میرے ہمراہ دو عورتیں ہیں ایک بیوی ہے اور ایک جوان لڑکی ہے۔ معلوم نہیں اس لڑکی کو جن ہے یا بھوت یا بیمار ہے علاج معالجہ سے تنگ آچکا ہوں گھر میں کوئی چیز نہیں رہی سب خرچ کر چکا ہوں اب نہ رقم ہے نہ کوئی مددگار ہے ـــــ

حضرت نے مولوی محمد بخش صاحب سے جو ہمیشہ لنگر شریف میں رہتے تھے اور حکمت کا کام بھی کرتے تھے فرمایا کہ لڑکی کو دیکھو! مولوی صاحب جب لڑکی کے قریب پہنچے تو وہ انہیں مارنے کیلئے دوڑی مولوی محمد بخش صاحب فوراً واپس آئے اور عرض کیا حضور لڑکی پاگل ہے! میری سمجھ سے بالاتر ہے آپ مسکرائے اور

Marfat.com

فرمایا بس یہی آپ کی حکمت ہے! ـــــ حضرت نے لڑکی کو اپنی طرف بلایا جب تیسری مرتبہ آپ نے بلایا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سر قدموں میں رکھ کر زاروقطار رونے لگی ـــــ آپ نے لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بچی نہ رو اللہ خیر کرے گا لڑکی کچھ دیر اسی حالت میں پڑی روتی رہی کچھ دیر کے بعد اٹھی اپنی چادر لپیٹی اور تندرست ہو گئی۔

بیٹا گھر آجائے گا

ڈاکٹر اصغر خان بھٹی دریا خان بیان کرتے ہیں کہ دریا خان کے خطیب قریشی غلام محمد شاہ صاحب نے مجھے بتایا کہ قریشی غلام قاسم شاہ باروی کا بیٹا عزیز احمد درس سے فرار ہو گیا اور غلام قاسم شاہ (موضع ڈگر یار شاہ) حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سب اہالیان خانہ سخت پریشان ہیں ملتان تلاش کرنے کیلئے جا رہے ہیں دعا فرمایئے! آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا شاہ صاحب گھر چلے جاؤ۔ انشاء اللہ خود بخود گھر واپس آجائے گا ـــــ مگر غلام قاسم شاہ اور غلام محمد شاہ ملتان چلے گئے رات کو جب ملتان پہنچے تو ٹیلی فون ملا کہ آپ واپس آجائیں عزیز احمد گھر پہنچ چکا ہے۔

لعاب میں شفاء

ڈاکٹر اصغر خان بھٹی سرور آباد دریا حان بیان کرتے ہیں کہ بھکر کا گھڑی ساز فیض اللہ ٹی بی کے مرض میں مبتلا تھا ماموں عطا محمد بھٹی ٹھیکیدار کوٹلہ جام کی معرفت پیغام آیا کہ اسے حضرت غریب نواز کی بارگاہ میں لے جا کر حصول صحت کی دعا کرائیں اور تعویذات بھی لے کر دیں چنانچہ فیض اللہ اور اس کا بیٹا اور میں موٹر سائیکلوں پر آستانہ عالیہ حاضر ہوئے حضرت غریب نواز چھپر کے نیچے چارپائی پر آرام فرما رہے تھے دوپہر کا وقت تھا آپ موٹر سائیکل کی آواز پر

Marfat.com

بیدار ہوئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے آپ کو کھانسی آئی اور آپ نے تھوکا اصغر خان نے آپ کے قریب پڑے ہوئے تولئے پر اس تھوک کو لے لیا ـــــ فیض اللہ وہی تھوک نگل گیا اس کے لئے یہی تھوک صحت کا سبب بن گئی باقی تمام عمر صحت سے گزری اور کہیں سے بھی کوئی علاج وغیرہ کرانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی ـــــ

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

محمد سعید احمد خان ولد حاجی محمد خان قوم بلوچ ساکن موضع حویلی نصیر خان تحصیل و ضلع لودھراں کا بیان ہے کہ بندہ کا گھر دریائے ستلج کے کنارے پر واقع تھا ـــــ دریائے ستلج طغیانی پر تھا اور بندہ کی زمین واقع چاہ جمن شاہ موضع حویلی نصیر خان تحصیل لودھراں دریا کے کٹاؤ کی زد میں تھی ـــــ اسی اثناء میں آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور حضرت استاذیم قبلہ جام محمد ظفر اللہ صاحب کی وساطت سے حضرت غریب نواز کی خدمت میں عرض کی کہ حضور ہمارا ملکیتی کنواں بنام چاہ رحمٰن والا پہلے ہی دریا برد ہو چکا ہے اور اب دریائے ستلج دوسرے کنوئیں چاہ جمن شاہ کو بھی کاٹ رہا ہے حضرت غریب نواز نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا میرے حضرت غریب نواز (حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غلام حسن پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی چند مریدین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت دریائے سندھ ہماری زمینوں کو غرق کر رہا ہے آپ نے فرمایا دریائے سندھ کو میرا سلام دیں اور کہیں کہ یہ فقیر کے غلاموں کی زمین ہے اسے غرق نہ کرو اور غیر آباد زمین بہت پڑی ہے اس پیغام کا پہنچنا تھا کہ دریائے سندھ ان کی زمین کو چھوڑ کر چلا گیا آپ نے پھر اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ رب العزت نے میرے پیر کی سفید ریش کی لاج رکھی تو دریا چھوڑ جائے گا بندہ نے وقت نوٹ کیا جب واپس آیا تو

Marfat.com

پتہ چلا کہ دریا اسی وقت اس جگہ کو چھوڑ کر جا چکا تھا اور پہلا کنواں یعنی چاہ رحمٰن والا جو بیس سال قبل دریا برد ہو چکا تھا ایسی اعلیٰ زرعی زمین بن گئی کہ ہم حضور کے غلام آج تک اسی سے رزق کھا رہے ہیں ـــــ

بیٹا ہو گا اور نشانی والا ہو گا

یہی صاحب یعنی محمد سعید مذکور بیان کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ کے ہاں نرینہ اولاد نہیں تھی جس کی وجہ سے بہت پریشانی تھی ـــــ وہ میرے ساتھ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئیں حضرت غریب نواز نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تمہیں لڑکا دے گا" اور ساتھ ہی تعویذ اللہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ الخ، عنایت فرمایا میری ہمشیرہ حضرت غریب نواز کی بیعت نہیں تھی بلکہ حضرت سیرانی بادشاہ کے ہاں بیعت تھی اور اعتقاد کچھ کمزور تھا۔ ایک دن بندہ نے اس کی باتیں سن کر کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انشاء اللہ میرے پیر کے فرمان کے مطابق لڑکا عطا کرے گا اور اگر میرے پیر کی دعا سے ہوا تو انشاء اللہ نشانی والا ہو گا ـــــ یہ بات میں نے حضرت غریب نواز کی خدمت میں عرض کر دی آپ نے فرمایا انشاء اللہ نشانی والا ہو گا ـــــ چنانچہ وہی ہوا ہمشیرہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا اور دائیں ٹانگ پر نشانی ہے جو عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

واپس بلانے میں حکمت

حاجی خیر محمد صاحب گورمانی سنانواں والے بیان فرماتے ہیں کہ ہم لنگر کے لئے لکڑیاں کاٹ رہے تھے ـــــ جب شام کا وقت ہوا تو حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک دو ساتھیوں کو کھانا لانے کیلئے بھیجا ـــــ حضرت

Marfat.com

غریب نواز نے فرمایا کہ فقیرو سے کہو تمام ساتھیوں کو لے کر آجائے اور یہاں آکر روٹی کھائیں خواجہ صاحب نے دوبارہ آدمی بھیجا آپ نے پھر وہی حکم فرمایا خواجہ صاحب نے تیسری مرتبہ آدمی روانہ کیا اور کہلوا بھیجا کہ حضور ایک دن کا کام باقی ہے ہم کل واپس آجائیں گے مہربانی فرما کر ساتھیوں کا کھانا عنایت فرمائیں آپ نے پھر وہی حکم فرمایا کہ خواجہ صاحب سے کہو کہ تمام ساتھیوں کو لے کر آجاؤ کل پھر چلے جانا چنانچہ حسب حکم سب ساتھی واپس روانہ ہوئے جب ہم پہنچے تو حضرت ہمارے انتظار میں باہر بیٹھے ہوئے تھے ـــــ خواجہ صاحب سے آپ نے پوچھا سب ساتھی آگئے ہیں خواجہ صاحب نے عرض کیا جی ہاں حضور سب ساتھی واپس آگئے ہیں آپ نے حکم فرمایا کہ پہلے نماز پڑھ لیں پھر کھانا کھالیں اور بعد میں آرام کریں ـــــ جونہی ہم نماز سے فارغ ہوئے تو موسلا دھار بارش ہوگئی بارش اتنی زور دار تھی کہ جل تھل ہوگیا دوسرے دن آپ نے تمام ساتھیوں کو اجازت دے دی کیونکہ کام نہیں ہوسکتا تھا۔

خواب میں خلاف شرع کام سے روکا

جناب سید محمد رمضان شاہ صاحب بخاری باروی بیان کرتے ہیں کہ بندہ کے پاس شجاع آباد کا رہنے والا ایک آدمی بیعت ہونے کے لئے آیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی حضرت غریب نواز کی عادت مبارک تھی کہ جس کے پاس انگوٹھی یا چھلا وغیرہ ہوتا تو پہلے اتارنے کا حکم دیتے پھر بیعت فرماتے تھے اس بندۂ عاجز نے اسے طریقہ عالیہ نقشبندیہ بارویہ میں داخل کیا مگر انگوٹھی اتارنے کا نہ کہا وہ شخص شجاعباد چلا گیا صبح کو پھر واپس ملتان آگیا اور مجھے بتایا کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف لائے ہیں بہت سے آدمی ان کے ساتھ ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ پیر بارو صاحب تشریف لائے ہیں

Marfat.com

—— انہوں نے مجھے بڑی شفقت سے فرمایا کہ بابو انگوٹھی اتار کر اپنی بیوی کو دے دو شریعت میں سونے کی انگوٹھی مرد کیلئے حرام ہے میں جب بیدار ہوا تو اسی وقت انگوٹھی اتار دی شاہ صاحب موصوف کہتے ہیں میں نے کہا یہ تو میرے مرشد کریم ہیں پھر جب میں آستانہ عالیہ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

شاہ صاحب! جب کوئی کسی کا مرید ہوتا ہے تو اس کا ہاتھ اس کے مرشد کے مرشد کے واسطے سے حضور علیہ السلام تک پہنچتا ہے بابو جسے طریقہ میں داخل کرو اسے شریعت کی پابندی کا حکم سختی سے کرو جتنی زیادہ شریعت کی پابندی ہوگی فیض اتنا ہی زیادہ آئے گا اور جتنا زیادہ حضور علیہ السلام سے عشق اور آپ سے محبت ہوگی ایمان اتنا ہی کامل ہوگا ——

خواب کے مقتول واقعی قتل ہوگئے

لعل خان ولد بہاول بخش ساکن چک نمبر ۱۲۶ ڈبلیو بی تحصیل میلسی ضلع وہاڑی بیان کرتے ہیں کہ اللہ دتہ نور محمد اور محمد نواز قوم نول کے ساتھ ہمارا ذاتی جھگڑا تھا رات کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے ہیں معلوم ایسے ہوا کہ حضرت غریب نواز ہیں انہوں نے مجھے آکر جگایا اور مسجد میں لے گئے آپ نے نماز پڑھائی اور نماز میں قرات کرنے کی بجائے بارہ ماہ کے نام یعنی جنوری فروری مارچ اپریل مئی جون جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر کے نام پڑھے میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دو آدمی قتل کئے ہوئے پڑے تھے دو تین دن کے بعد بعینہ یہی واقعہ پیش آیا وہ دو آدمی جن کے ساتھ ہمارا جھگڑا تھا قتل ہوگئے ایک محمد نواز نول اور ایک ان کے گھر آیا ہوا مہمان دونوں رات کے وقت قتل کر دیئے گئے۔

Marfat.com

دعا کرتے ہی مشکل حل ہو گئی

صدیق محمد سنانواں ریٹائرڈ مدرس واقع پتی غلام علی غربی تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بیان کرتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہو گیا۔ اور بہت علاج کرائے کچھ افاقہ نہ ہوا ایک ڈاکٹر کے بعد دوسرے اس کے بعد تیسرے حتیٰ کہ قرب و جوار میں جتنے بھی مشہور ڈاکٹر تھے سب سے علاج معالجہ کرایا مگر "مرض بڑھتا رہا جوں جوں دوا کی" آخر ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب نشتر میڈیکل کالج ملتان کے زیر علاج رہا نو مہینے تک ان کا علاج کرایا مگر فائدہ نہ ہوا آخر تھک کر میں نے اپنے لڑکے سے کہا کہ مجھے اپنے پیر و مرشد کے پاس لے جاؤ حالت یہ تھی کہ بالکل ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا تھا انتہائی لاغر اور کمزور ہو گیا ـــــ زمین پر چٹائی بچھا کر اس پر گدا بچھا کے مجھے لٹا دیا جاتا تھا اور جس طرح مجھے سلاتے اسی حالت میں پڑا رہتا تھا ہاتھ کو حرکت تک دینے کی طاقت نہ تھی ـــــ پانی کے سوا کوئی چیز کھا نہ سکتا تھا ـــــ حتیٰ کہ مجھے حضرت غریب نواز کے آستانہ پر لے آئے جب ہم یہاں پہنچے تو پہلی ملاقات حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے ہوئی ہم نے تمام صورت حال حضرت صاحب کو سنائی ـــــ حضرت ثانی صاحب نے کرم نوازی فرمائی اور مجھے لے کر خود غریب نواز کی بارگاہ میں پیش ہو گئے اور میری سفارش فرمائی آپ اس وقت مسجد کی جنوبی جانب تشریف فرما تھے ثانی صاحب نے عرض کی حضور یہ ہمارا بہت زیادہ خدمت گار ہے اس کا حال تو دیکھو مہربانی فرماؤ! حضرت غریب نواز نے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے کچھ دیر تک دعا فرمائی جب آپ نے دعا ختم کی تو میری مصیبت ختم ہو چکی تھی تکلیف کا وقت گزر چکا تھا میں آہستہ آہستہ پیدل چل کر جاوید نگر کے اڈا تک پہنچا گھر پہنچتے ہی مکمل صحت یاب ہو چکا تھا۔

Marfat.com

چھٹی دے دو

یہی صاحب مذکور بیان کرتے ہیں کہ میں پرائمری سکول موہن میں کام کرتا تھا حضرت غریب نواز کا پروگرام چاہ ماجھی والا واقع موضع پتی غلام علی وغیرہ کے ہاں مقرر ہوا جس دن حضرت نے چاہ ماجھی والا جانا تھا بندہ اس دن سکول میں گیا ارادہ یہ تھا کہ کچھ دیر سکول میں کام وغیرہ کروں گا اس کے بعد ہیڈ ماسٹر سے چھٹی لے کر جلسہ گاہ پہنچ جاؤں گا چنانچہ میں نے کچھ وقت کام کیا پھر ہیڈ ماسٹر سے عرض کیا کہ مجھے چھٹی دیں میں حضرت کی زیارت کر آؤں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے صاف انکار کر دیا اور کہا میں جاتا ہوں آپ نہ جائیں یہاں کام کریں طبیعت میں ملال پیدا ہوا مگر خاموش واپس چلا آیا اور کلاس میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد ہیڈ ماسٹر نے مجھے کہہ دیا تم جاؤ!۔۔۔ میں نہیں جاتا۔۔۔ میں خوشی خوشی جلسہ گاہ پہنچا حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا۔۔۔ دوسرے دن جب میں اسکول پہنچا تو ہیڈ ماسٹر نے مجھے کہا کہ آؤ تمہیں ایک بات سناؤں کل جب میں نے تمہیں جلسہ میں جانے کی چھٹی نہ دی تو بیٹھے بیٹھے مجھے اونگھ آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے پیر و مرشد میرے پاس آئے اور فرمایا اسے چھٹی دے دو اور تم میری زیارت کیلئے نہر کی پٹڑی پر آکر کھڑے ہو جاؤ تمہیں زیارت کرا دوں گا میں نے تمہیں رخصت دے دی بعد میں اسکول کے بچوں کو چھٹی دے کر نہر کے کنارے جو اسکول سے مشرق کی طرف تھی جا کر کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک کار آ رہی ہے کار والے نے میرے قریب آکر بریک لگا دی اور میں نے حضرت غریب نواز کی اسی جگہ زیارت کی جہاں آپ نے فرمایا تھا۔۔۔

گائے دودھ دے گی

اللہ بخش فقیر ساکن دین پور بیان کرتا ہے کہ میری گائے دودھ نہیں دیتی

Marfat.com

تھی میں حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور جن لوگوں کی عورتیں گھر نہیں بیٹھتیں اور نافرمان ہو جاتی ہیں ان کے لئے آپ دعا فرمائیں تو خاوند کی مطیع بن جاتی ہیں میری گائے کیلئے دعا فرمائیں کہ وہ دودھ دینے لگ جائے حضرت صاحب مسکرائے اور فرمایا "اللہ بخش تیری گائے دودھ دے گی" میں جب گھر واپس ہوا تو گائے بغیر کسی رکاوٹ کے پہلے سے زیادہ دودھ دینے لگی۔

نرینہ اولاد مل گئی

فقیر بخش سکنہ دادو بیان کرتا ہے کہ میری نرینہ اولاد نہیں تھی حضور غریب نواز کے وصال کے بعد مزار مبارک پر حاضر ہو کر اولاد نرینہ کی دعا مانگی ـــــ رات کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک بچے کو اٹھائے ہوئے ہیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دیتے ہیں اور میں نے اس لڑکے کو اپنی بیوی کے حوالے کر دیا ـــــ کچھ عرصہ کے بعد اللہ رب العزت ہمیں اولاد نرینہ کی عزت سے نوازا ـــــ

تصور کرتے ہی مشکل آسان ہو گئی

جناب محمد شفیع صاحب غوری سابق اے سی کی اہلیہ محترمہ جو نہایت نیک سیرت اور پڑھی لکھی خاتون ہیں ـــــ فرماتی ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں جبکہ غوری صاحب بھکر میں اسسٹنٹ کمشنر تھے ہمیں لاہور جانا پڑا ـــــ ہم ایک تحصیلدار صاحب کی گاڑی میں لاہور کے لئے روانہ ہوئے میرے ساتھ ایک چھوٹی بچی اور ایک خادمہ تھی ـــــ گاڑی کا ڈرائیور ایک بوڑھا آدمی تھا غوری صاحب نے روانگی سے قبل اسے کہا کہ گاڑی کا تیل وغیرہ چیک کرتے رہنا کہیں ایسا نہ ہو کہ پٹرول راستے میں ختم ہو جائے اس نے کہا آپ اطمینان رکھیں! چنانچہ ہم لاہور پہنچے اور وہاں اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد فیصل آباد گئے بچوں کے

Marfat.com

لئے کپڑے وغیرہ خریدنے تھے فیصل آباد سے ہم بھکر کیلئے چلے تو راستہ میں اٹھارہ ہزاری کے مقام پر میں نے ڈرائیور سے کہا کہ بابا جی پٹرول دیکھ لو! اس نے کہا پٹرول کافی ہے! میں نے کہا راستہ میں تو کوئی پٹرول پمپ نہیں آئے گا آپ پٹرول کا پتہ کر لیں اس نے کہا جناب آپ بے فکر رہیں ـــــ چنانچہ ہم چل پڑے جب حیدر آباد پہنچے تو گاڑی یک دم ایک آواز کے ساتھ رک گئی ڈرائیور صاحب نیچے اترے اور دیکھا تو کہا جناب پٹرول نہیں ہے ـــــ میں نے کہا تمہیں بار بار کہا گیا کہ پٹرول **چیک** کرو تو اس وقت کہتے تھے پٹرول کافی ہے! اب یہاں سے پٹرول کیسے مہیا ہو سکتا ہے ـــــ وہاں ایک چھوٹا سا ریسٹ ہاؤس تھا اس میں پولیس والے بیٹھے ہوئے تھے انہیں جب بتایا گیا تو انہوں نے حیدر آباد سے پٹرول تلاش کیا مگر نہ مل سکا مجھے سخت پریشانی ہوئی میں بچی اور خادمہ کے ساتھ کار ہی میں بیٹھی رہی سورج غروب ہو چکا تھا جب کوئی صورت نظر نہ آئی تو بے چینی کے عالم میں میں نے مراقبہ کیا اور تصور میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیر و مرشد حضرت غریب نواز پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کو پکارا اور عرض کیا کہ حضور اس مشکل میں مدد کریں اور کم از کم ہمیں منیکرہ تک پہنچا دیں آگے دیکھا جائے گا ـــــ کچھ دیر تک مراقبہ کی کیفیت رہی جب میں نے سر اٹھایا تو مجھے ایک گونہ اطمینان قلبی حاصل ہو چکا تھا ـــــ ڈرائیور جو گاڑی سے نیچے کھڑا تھا میں نے اسے کہا کہ گاڑی اسٹارٹ کریں وہ بولا جناب پٹرول کے بغیر کیسے اسٹارٹ ہوگی ـــــ میں نے کہا تو نے تو جو کچھ بندوبست کرنا تھا کر لیا اب میری بات مانو ـــــ چنانچہ ڈرائیور اپنی سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کی بغیر کسی حیل و حجت کے گاڑی اسٹارٹ ہوئی اور سڑک پر دوڑنے لگی منیکرہ تک گاڑی بخوبی چلتی گئی جب منیکرہ تھانے کے دروازہ پر پہنچی تو پھر اسی سابقہ آواز کے ساتھ رک گئی ـــــ وہاں سے ہمارے لئے پولیس کے تھانیدار نے اور سواری کا بندوبست کیا اور ہمیں بھکر پہنچایا ـــــ

Marfat.com

ڈرائیور صاحب بھکر سے پٹرول لائے اور گاڑی کو لے گئے۔

تبرک کے وسیلے سے زیور اور رقم بچ گئی

مذکورہ خاتون فرماتی ہیں ـــــ بھکر میں رہائش کے زمانہ میں ہم جب بھی کبھی آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے تو حضرت غریب نواز میرے بچوں کو ازراہ شفقت و محبت نقدی عطا فرماتے تھے ـــــ ہم نے آپ کے عطا کردہ پیسوں کو تبرک کے طور پر علیحدہ رکھ دیا ایک مرتبہ ہمارے مکان میں چوری ہوگئی ـــــ دیگر سامان چور لے گئے مگر وہ نقدی جو حضرت صاحب نے عطا کی تھی وہ محفوظ رہی اور اس کے ساتھ ہی ہماری تنخواہ اور زیور تھے وہ بھی محفوظ رہے۔

مجذوب نے خبر دی

غوری صاحب کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں کہ ۱۹۶۳ء میں ہم خانیوال میں تھے وہاں ایک مجذوب "بابا چھڑیاں والے" مشہور تھے ہم بھی ان کی زیارت کیلئے جاتے تھے ـــــ ایک مرتبہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ بتائیں میں کس بزرگ کی بیعت کروں؟ انہوں نے جواب نہ دیا اسی طرح میں نے جب دو تین مرتبہ پوچھا تو فرمایا۔

"ابھے آلے پاسے اک بندہ کھوہ تے بیٹھا اوسدے مرید ہو جاؤ"

یعنی شمال کی طرف کنویں پر ایک آدمی بیٹھا ہے اس کی بیعت کرو۔

مجھے اس وقت "ابھے" کا کوئی پتہ نہیں تھا کہ کسے کہتے ہیں چنانچہ ۱۹۷۳ء میں جب ہم حضرت غریب نواز پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کیلئے حاضر ہوئے تو بعینہ وہی منظر تھا آپ کنویں کے پاس ایک ننگی چارپائی پر تشریف فرما تھے اور ہمیں بیعت کیا اور آپ کا دربار خانیوال سے شمال کی طرف تھا۔

Marfat.com

خواب کی برکت

مذکورہ خاتون فرماتی ہیں آپ کے وصال کے بعد میں نے خواب دیکھا کہ ایک مکان میں موم بتی جل رہی ہے اس مکان کے اندر میں موجود ہوں اور محسوس ہوتا ہے کہ حضرت غریب نواز بھی موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں جس طرح یہ موم بتی روشنی دے رہی ہے اسی طرح انسان کی زبان بھی روشنی دیتی ہے ــــ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ پہلے بھی سچ بولنا میری عادت تھی مگر اس خواب کے بعد تو گویا حق گوئی اور بیباکی شیوہ بن گئی سچ بات کہتے ہوئے کبھی کسی سے نہیں ڈری خواہ کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو۔

پیش گوئیاں

ملک محمد حسین لیل (چوبارہ والے) بیان کرتے ہیں کہ :

ہمارے علاقہ میں ایک ایسا آدمی تھا جس نے اپنی لڑکی کا نکاح علی النکاح کر کے لڑکی کو رخصت کر دیا تو اس کے خلاف فتویٰ جاری ہوا اور اس نے اس فتوی کی پرواہ نہ کی۔ حضرت قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا اس فتوی کو رکھ دیں اس مجرم شریعت کا خون کتے چاٹیں گے چنانچہ وہ قتل کیا گیا اور ہم دیکھ رہے تھے کہ کتے اس کا خون چاٹ رہے تھے اور آپ نے قاتل کو بسم اللہ شریف پڑھنے کا حکم دیا تو وہ قلیل مدت میں احسن طریقے سے بری ہو کر گھر آگیا۔

ایضاً : الحاج محمد عبدالواحد خان صاحب ساکن چوک اعظم بیان فرماتے ہیں :

کہ قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں چار آدمی حاضر ہوئے جو کہ قوم کے آہیر تھے آپکے مرید اور ضلع میانوالی چاندنی چوک کے قریب ایک گاؤں میں رہنے والے تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضور ہمارا ایک پڑوسی ہے جس کا نام

Marfat.com

حاجی احمد قوم چڈو ہے ہم اس سے بہت تنگ ہیں ہماری زمینوں کو نہر کا پانی نہیں لگنے دیتا۔ ہماری زمینیں بنجر ہو رہی ہیں نیز ہماری عزتیں بھی محفوظ نہیں ہیں کیونکہ وہ نواب آف کالاباغ گورنر مغربی پاکستان کا خاص آدمی ہے یا تو ہمارے حق میں دعا فرمائیں یا ہمیں اجازت عطا فرمائیں کہ ہم کسی اور جگہ منتقل ہو جائیں تو آپ خاموش رہے چنانچہ انہوں نے کچھ دیر بعد پھر لانگری صاحب سے عرض کروایا کہ ہمارے لئے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا آپ اسی گاؤں میں رہیں۔ اللہ بھاویں اسدی کتے رت چٹیسن : تو وہ آدمی رات کو دربار شریف پر رہے۔ علی الصبح واپس واپس روانہ ہو گئے جب چاندنی چوک پر پہنچے تو لوگوں نے خبر دی کہ حاجی احمد چڈو قتل کر دیا گیا ہے اور ورثاء اس کی نعش میانوالی پوسٹ مارٹم کروانے کے لئے لے گئے ہیں تو انہوں نے پوچھا ہمیں جائے وقوعہ بتائیں تو لوگوں نے بتایا کہ فلاں جگہ جہاں کتے اس کا خون چاٹ رہے ہیں۔

ایضاً : موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایہ شہر کا ایک تاجر و سرمایہ دار تھا جو کہ آپ کا مرید تھا وہ بری سوسائٹی میں شامل ہو گیا۔ شراب نوشی اور زناء کاری میں لگ گیا تو اس کی بیوی نے قبلہ غریب نواز کی بارگاہ عالیہ میں اس کی شکایت کی۔ آپ نے اس کی طرف پیغام بھجوایا شراب و زناء چھوڑ دو۔ ورنہ تو حرام کی موت مریگا۔ تو اس نے آپ کی ہدایت پر عمل نہ کیا اور جس عورت سے اس کے ناجائز مراسم تھے وہ کروڑ کی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان کو ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ شام کو اس فاحشہ عورت کے پاس گیا **شراب پی** اور **زنا کیا**، پھر رات کو سکوٹر پر سوار ہو کر واپس لیہ آ رہا تھا تو اینٹوں والی ٹرالی کے پیچھے سکوٹر ٹکرا گئی اور وہ وہیں پر حرام کی موت مر گیا :۔

Marfat.com

وعظ کی تاثیر سے دل کی دنیا بدل دی

موصوف بیان کرتے ہیں کہ میرے اباء اجداد تو سنی و صحیح العقیدہ تھے لیکن میں دیوبندیوں وھابیوں کی نشست وبر خاست کی وجہ سے عقیدۃً دیوبندی ہو گیا اسی دوران مجھے تبخیر معدہ ہو گیا کافی حکماء سے علاج معالجہ کروایا لیکن سب علاج بے سود گئے تو میرا ایک دوست مٹھو خان لشاری تھا انہوں نے مجھے کہا کہ آپ قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دیں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گے لیکن میں نے ان کی بات سنی ان سنی کر دی کیونکہ مجھے بزرگوں سے عقیدت نہ تھی مگر ان کے بار بار اصرار پر اس بات پر آمادہ ہو گیا چنانچہ نے میں آپکی بارگاہ عالیہ میں حاضری دی کچھ وقت بیٹھ کر واپس چلا گیا پھر آئندہ جمعہ آپکی بارگاہ میں حاضری دی تو آپ نے بد مذاہب حضوصاً دیوبندیوں کی تردید میں تقریر شروع فرمادی تقریباً آدھا گھنٹہ آپ نے تقریر فرمائی پھر میں گھر چلا گیا تو حسب معمول حاضر ہو گیا آپ نے اسی طرح تقریر جاری رکھی الغرض بندہ بار بار آپکی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور آپ ہر مرتبہ میری اصلاح فرماتے رہے حتی کہ مجھے ان سے شدید نفرت ہو گئی۔ اور دو سال بعد آپکا بیعت ہو گیا بیعت کے دوسرے تیسرے دن محمد اشرف گارڈ جو کہ چوک اعظم کے قریب جنگلات کی کالونی میں رہائش پذیر تھے مجھے ملے۔ اور فرمایا آپ نے قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ بیعت کر لی ہے میں نے عرض کیا ہاں تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ کافی عرصہ پہلے قبلہ عالم مجھے خواب میں ملے تھے اور فرمایا تھا کہ شاہ جی چوک اعظم پر ڈیوٹی حافظ یار کی لگائیں یا عبدالواحد کی۔ پھر آپ نے فرمایا چلو عبدالواحد کی لگاتے ہیں :۔

Marfat.com

آپکی زبان سے جو بات نکلی پوری ہو کر رہی

ملک محمد حسین لیل (چوبارہ والے) بیان کرتے ہیں کہ 1975ء میں قومی اتحاد اور پیپلز پارٹی کے درمیان الیکشن ہو رہا تھا اور قبلہ غریب نواز قومی اتحاد کی حمایت میں تھے۔ چنانچہ میں اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھکر والے دربار شریف پر حاضر ہوئے تو موجودہ سجادہ نشین حضرت خواجہ فقیر محمد نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر آپکی بارگاہ عالیہ میں پیش کر دیا کہ یہ دونوں پیپلز پارٹی کی مدد کر رہے ہیں ان کو ہدایت فرمائیں تو آپ نے فرمایا ابو کافی دیر ہے تحریک چلے گی بہت سے لوگ شہید ہوں گے بعد ازاں الیکشن ہو گا چنانچہ الیکشن پر امن طور پر گزر گیا کوئی تحریک نہ چلی۔ جب پولنگ ہو رہی تھی تو میں بے حد پریشان تھا کہ فقیر کا فرمان کہاں گیا اسی پریشانی میں پولنگ چھوڑ کر گھر چلا یا گیارات آٹھ بجے بی بی سی لندن نے بتایا کہ الیکشن کا بائیکاٹ ہو گیا ہے کل تحریک چلے گی اسی طرح تحریک چلی کافی لوگ شہید ہوئے بعد ازاں سکون سے الیکشن ہوا۔

آپکی دعا سے نرینہ اولاد ملی

ملک موصوف بیان کرتے ہیں کہ میں قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی بارگارہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا حضور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی مجھے نرینہ اولاد عطا فرمائے جبکہ پہلے میرا ایک بیٹا تھا بظاہر آپکو میرے بیٹے کی خبر نہ تھی نہ کبھی آپ میرے گھر تشریف لائے تو آپ نے مسکرا کر فرمایا ایک بیٹا پہلے بھی ہے اب بھی دعا کرتا ہوں آپکی دعا کے توسل و تصدق سے اللہ تبارک و تعالی نے مجھے بیٹا عنایت فرمایا۔

Marfat.com

پاکستان کے حکمرانوں کے سلسلہ میں فرمان جاری رہا

موصوف بیان کرتا ہے کہ 1970ء میں قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان پر جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ میں حصہ لیا۔ پولنگ سے تین دن باقی تھے آپ نے ورکروں کو ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا ہمت سے کام لیں اللہ تبارک وتعالیٰ آپکو قدم قدم ثواب عطا فرمائے گا مگر کامیابی کا فیصلہ بھٹو کے حق میں ہو رہا ہے تمام ورکر حیران رہ گئے ایک نے عرض کیا حضور اس کی کیا وجہ ہے ؟آپ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھٹو سے ایک کام لینا ہے جب کام ہو جائے گا بھٹو صاحب چلے جائیں گے تو اس آدمی نے مزید عرض کیا حضور وہ کونسا کام ہے فرمایا بھٹو جب برسر اقتدار آئے گا مرزائیوں کو کافر قرار دیگا بعد ازاں چلا جائے گا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان عالیشان پاکستان کے حکمرانوں کے سلسلہ میں جاری رہا ۱۹۷۵ء میں بندہ اسی رات دربار شریف پر حاضر ہوا جس رات بھٹو کو پھانسی دی گئی آپ مجھے اور لعل خان مگسی نوانکوٹ والے کو آپس میں یار کہتے تھے اور لعل خان بھٹو کو بھی یار کہتے تھے جب میں حاضر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا آپ کا یار کہاں ہے میں نے عرض کیا حضور معلوم نہیں تو آپ نے فرمایا اس کے یار کو آج رات پھانسی لگا دیں گے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ صبح کو خبر نشر ہوئی کہ بھٹو کو پھانسی دے دی گئی ہے۔

خواب میں دستگیری

ملک عبدالعزیز خاموش ایڈووکیٹ ضلع مظفر گڑھ والے بیان کرتے ہیں کہ

Marfat.com

1988ء 10جون کو میری حج کی روانگی تھی ابھی پندرہ روز باقی تھے میں موٹر سائیکل پر جارہا تھا تو مجھے موٹر سائیکل پر نیند آگئی سائیکل موٹر سمیت میں ایک گڑھے میں جاگرا جس سے میرے بائیں کندھے کا جوڑ نکل گیا اور بائیں سائیڈ پر ورم آگئی۔ لوگوں نے مجھے اٹھا کر چارپائی پر لٹایا تو میں نے رونا شروع کر دیا کہ روانگی سے فقط پندرہ روز باقی رہتے ہیں حج پر کیسے جاؤں گا چنانچہ میں نے قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کا تصور کیا اور عرض کیا حضور میں فریضہ حج کی ادائیگی سے محروم رہ گیا۔ تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ پیرومرشد کے کرم سے ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ آنکھ کھل گئی۔ درد بھی جاتا رہا ورم بھی ختم ہو گئی پھر اسی حالت میں چل کر سواری پر بیٹھا اور گھر آگیا۔

اونٹ مطیع ہو گئے

فضل حسین گھپ گھلو والا بیان کرتا ہے ہم استاد محمد شفیع کے ہمراہ لنگر شریف کا ایندھن اونٹوں پر لے گئے ان میں دو اونٹ مست تھے جو شب بھر باہم لڑتے رہے اور کافی زخمی ہو گئے چنانچہ صبح کو آپکی بارگاہ میں اونٹ کے متعلق عرض کیا آپ اونٹوں کے پاس تشریف لے گئے اس وقت اونٹ جوش میں تھے آپ نے اونٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آپس میں کیوں لڑتے ہو تو اسی وقت اونٹوں نے گردن جھکالی پھر آپ نے انکے زخموں پر اپنا دست مبارک پھیرا تو زخم اس طرح ختم ہوئے گویا کہ تھے ہی نہیں۔

خواب میں اصلاح فرمائی

محمد عمر حیات بھریڑی بیان کرتے ہیں کہ میں داڑھی کٹواتا تھا قبلہ غریب

Marfat.com

نوازر حمتہ اللہ علیہ نے مجھے اس کام سے منع فرمایا میں نے چند ایام تو آپ کے فرمان پر عمل کیا پھر ایک دن داڑھی کٹوائی تو آپ نے خواب میں تشریف لا کر فرمایا بابو وت ڈاڑھی چٹ کرائی ہیں ساتھ ہی طمانچہ مارا تو میں خواب میں رونے لگا بھائی فدا حسین نے میری آنکھوں میں آنسو آتے دیکھ کر مجھے بیدار کیا کہ کیوں رو رہے ہو تو میں نے مذکورہ واقعہ سنایا۔

مفلس امیر ترین بن گیا :۔

امیر سلطان عرف مپال بیان کرتے ہیں کہ اولاً میرا نام مپال تھا اور میں اپنے علاقہ کا مفلس ترین آدمی تھا چنانچہ میں قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اس روز کے بعد آپکا نام امیر سلطان ہے الحمد اللہ فقیر کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات نے میری تقدیر بدل دی اب میں اپنے علاقہ کا امیر ترین آدمی ہوں۔

لاعلاج مریض شفایاب ہو گیا

محمد ریاض بھر یڑی بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک رشتہ دار کی ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد تھا ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا بعد ازاں قبلہ غریب نوازر حمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر مریض کے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا اس کی ہڈی میں گمبھیر ہے اگر پہلے آجاتے تو یہیں ختم ہو جاتا بابو آپ روڑ دم کروا کر اس پر پھریں کچھ دنوں کے بعد باہر نکل آئے گا اس کو نشتر کروا دینا ٹھیک ہو جائے گا الحمد للہ آپ کے فرمان کے عین مطابق ٹھیک ہو گیا۔

ایضاً : موصوف بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کو حکماء نے لاعلاج کر دیا اور اتنی

Marfat.com

مریضہ تھی کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی تھی دربار شریف پر حاضری دی آپ نے روڑدم کر دیئے پھیرنے کے بعد بالکل تندرست ہو گئی۔

1965ء کی جنگ میں مجاہدین کا کردار ادا فرمایا

موصوف بیان کرتے ہیں کہ ہم قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے ایک گھوڑ سوار آیا حضور غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے قدم بوس ہوتے ہی رونا شروع کر دیا آپ نے اور لانگری صاحب نے بار بار رونے کی وجہ دریافت فرمائی مگر وہ خاموش رہا قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ اسے روتا ہوا چھوڑ کر گھر چلے گئے بعد میں احباب کے پرزور اصرار پر اس نے یہ بتایا کہ 1965ء کی جنگ میں میری ڈیوٹی باڈر پر تھی رات کو میں دیکھتا تھا کہ یہ بزرگ کمر میں کپڑا باندھے ہوئے دوڑتے نظر آتے تھے ہندوستان سے جو گولے وغیرہ آتے آپ انہیں پکڑ کر دریا میں پھینک دیتے تھے بعد ازاں میں بزرگ کی تلاش میں رہا اب آپکی زیارت ہوئی آپکی ضعیف العمری کو دیکھ کر مجھے رونا آگیا کیونکہ وہاں آپکو میں نے جوان دیکھا تھا۔

اونگھ میں واقعہ کی خبر

عمر حیات بھریڑی صاحب بیان کرتے ہیں کہ غلام محمد کو سانپ ڈس گیا استاد محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے نمک دم کر کے دیا اور فرمایا کہ یہ کھاؤ اور کسی سے دم وغیرہ نہیں کروانا اگر کروایا تو نفع و نقصان کے ذمہ دار خود ہونگے اور شمشیر کو میں دربار شریف پر ساتھ لے جا رہا ہوں

انکو قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے اور نمک دم کروا کے بھیج دونگا استاد

Marfat.com

صاحب بمعہ 50/60 آدمی ٹرک پر ایندھن لوڈ کر کے دربار شریف کی طرف روانہ ہوئے چنانچہ فتح پور کے نزدیک جنڈاڈا پر ٹرک کا ٹائی راڈ کھل گیا ڈرائیور نے استاد صاحب سے عرض کیا گاڑی مجھ سے فری ہو گئی ہے اپنے پیر صاحب سے استمداد کریں تو گاڑی اطمینان سے ایک درخت کے ساتھ کھڑی ہو گئی آپ نے کچھ احباب کو دربار شریف کی طرف روانہ کیا تاکہ کوئی سواری لے آئیں استاد صاحب کو اونگھ آگئی جب آنکھ کھلی تو شیشر کو فرمایا غلام محمد فوت ہو گیا ہے آپ واپس چلے جائیں کیونکہ قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے خبر دی ہے شیشر جب گھر پہنچا تو واقعی غلام محمد فوت ہو چکا تھا۔

آپکے فرمان سے کیڑے مکوڑے چلے گئے

قریشی محمد خضر حیات صاحب منکیرہ والے بیان فرماتے ہیں کہ قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے ایک مسجد میں امامت کے لیے بھیجا اور جہاں امام مسجد کی رہائش تھی رات کو اتنے زیادہ مکوڑے نکلے کہ زمین سیاہ نظر آتی تھی چنانچہ صبح کو یہ واقعہ آپکی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا آپ نے فرمایا سات ظالم تھانیداروں کے نام لکھ کر انکے بل میں رکھ دیں انشااللہ مکوڑے وہ جگہ چھوڑ جائیں گے لانگری محمد نواز اس وقت آپکے ہاں بیٹھا تھا اس نے عرض کیا حضور یہ سات نام کہاں سے تلاش کریگا آپ مکوڑوں کو پیغام دے دیں کہ یہ جگہ چھوڑ جائیں تو آپ نے فرمایا مکوڑوں کو میرا پیغام دے دینا کہ اے مکوڑو یہ جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جاؤ چنانچہ میں نے جاتے ہی آپکا پیغام دے دیا جب صبح ہوئی تو ایک مکوڑا بھی نظر نہیں آتا تھا

Marfat.com

غیبی امداد

ایک مرتبہ حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ آستانہ عالیہ پر تشریف فرما تھے ایک شخص فتح پور جارہا تھا حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ العالی نے عرض کیا کہ ایک شخص فتح پور جارہا ہے لنگر کا سامان منگوانا ہے حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے جیکٹ کی ہر جیب میں ہاتھ ڈالا صرف دو روپے نکلے اور حضرت خواجہ فقیر محمد کو دے دیئے حضرت خواجہ صاحب نے رقم کم ہونے کی وجہ دوبارہ عرض کیا تو آپ نے دوبارہ جیب میں ہاتھ ڈالا تو ہاتھ نوٹوں سے بھرا ہوا تھا جبکہ ہم پہلے دیکھ چکے تھے کہ جیب خالی تھی اور خواجہ فقیر محمد صاحب کو فرمایا بہوں ہن یا اجان تھوڑے ہین یعنی اب تو بہت کافی ہیں۔

لاعلاج بیماری سے شفا

مولانا خدا بخش گھلو ساکن کروڑ بیان کرتا ہے کہ مجھے معدہ میں شدید درد تھا جس کے لئے مسلسل مختلف ڈاکٹر و حکیموں سے علاج کرایا کچھ آرام نہ آیا مجھکو ایک درویش نے مشورہ دیا کہ آپ مولانا محمد عبداللہ پیربارو رحمتہ اللہ علیہ کے پاس چلے جائیں آخر کار میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے میری حالت دیکھ کر فرمایا مولانا کیا تکلیف ہے میں نے درد کا ذکر کیا آپ نے انگلی سے اشارہ فرماتے ہوے داڑھی مبارک پر ہاتھ پھرتے ہوئے فرمایا اللہ اور اس کا رسول اور صاحب مزار میری سفید ریش کی لاج رکھے گا مولانا مذکور کا بیان ہے کہ درد فوری طور پر ختم ہو گیا دوبارہ کبھی نہ ہوا۔

Marfat.com

توجہ سے اولاد ملی

مولانا مذکور بیان کرتے ہیں میری اولاد نہیں تھی بڑھاپا بھی آگیا تھا آستانہ عالیہ بارو شریف حاضر ہوا صرف دل میں اولاد کا خیال تھا حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے دو کینوں دیے جن میں سے ایک ساتھیوں نے کھالیا دوسرا میں نے کھایا اللہ تعالی نے اولاد نرینہ عطا فرمائی بندہ بچے کو لیکر دوبارہ حاضر ہوا بچے کو آپ کی خدمت میں پیش کیا تو فرمایا یہ بچہ کس کا ہے کیا کہتا ہے خلیفہ مولوی محمد رمضان نے عرض کیا دوسرا بھائی مانگتا ہے فرمایا اللہ تعالی بھائی دیگا مولانا مذکور کا بیان ہے اللہ تعالی نے مجھے دو سر الڑکا عطا فرمایا:

مشکل حل ہو گئی

نور محمد چوک اعظم والے کا بیان ہے میرا لڑکا جرمن میں تھا اس نے وہیں شادی کرلی چند دنوں کے بعد ناچاقی ہو گئی اس کی بیوی بمع زیورات و نقدی لے کر گھر سے چلی گئی اس نے پریشانی کے عالم میں مجھے چوک اعظم فون کیا میں حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوا مجھے نیند آگئی خواب میں حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا قد افلح میں نے عرض کیا میں ان پڑھ ہوں اس کا کیا معنی فرمایا باہر سے پوچھ لینا حضرت صاحبزادہ احمد حسن بیان کرتے ہیں کہ اس نے مزار شریف سے آتے ہی پوچھا قد افلح کا کیا معنی ہیں میں نے کہا کامیاب ہوا وہ سنتے ہی ہشاش بشاش ہو گیا تو پوچھنے پر اس نے پورا واقع سنایا۔ اس دن اس کے لڑکا کا ٹیلی فون آیا کہ میری بیوی کے ساتھ صلح ہو

Marfat.com

گئی ہم شکریہ کے لئے پاکستان آرہے ہیں چند دنوں بعد دونوں میاں بیوی حاضری کے لئے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور فاتحہ خوانی کی۔

اشکال ختم ہو گیا

محمد نواز کا بیان ہے ایک دفعہ میں اپنے استاد محمد شفیع صاحب کے ساتھ حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے حج کے موقع پر کئی مقامات پر آپ کی زیارت کی آپ نے فرمایا بابو میں اس قابل نہیں وہ تو ایک فرشتہ تھا جسے تو دیکھ رہا تھا جو نیک آدمی ہوتا ہے اسکو مرشد کی شکل میں فرشتہ نظر آتا ہے اس فرمان پر استاد محمد شفیع متذبذب ہوئے کہ کبھی کبھی زیارت ہوتی ہے حضرت صاحب تو اور فرمارہے ہیں اس واقع کے چند دن بعد استاد صاحب کا بیان ہے کہ رات کو میں سونے لگا تو کہا محمد نواز اندر آجاؤ میں سو رہا ہوں بعد میں دروازہ نہیں کھولونگا رات کو بارش ہوئی محمد نواز نے زور سے دروازہ پر دستک دی تو دروازہ دیر سے کھولا اور کہا نواز کچھ دیر صبر تو کرتا۔ 20 دن بعد دربار شریف پر حاضری ہوئی تو حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا حافظ صاحب بارش ہوئی ہے جواب دیا نہیں پھر فرمایا اور تیسری مرتبہ فرمایا اس رات بارش ہوئی نہیں تھی حافظ صاحب نے عرض کیا ہوئی تھی محمد نواز کا بیان ہے کہ میں نے استاد صاحب سے پوچھا یہ کیا ماجرا تھا استاد محمد شفیع صاحب نے کہا جس رات بارش ہوئی تھی تو باہر سویا تھا میں کمرہ میں تھا تو حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے زیارت سے مشرف فرمایا ادھر سے تو نے دروازہ پر دستک دی میں دروازہ کھولنے گیا تو آپ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے استاد

Marfat.com

صاحب نے کہا کہ مذکورہ تذبذب جو دل میں تھا اس واقع سے ختم ہو گیا۔

علم غیب اور اللہ کا ولی

جناب خلیفہ غلام نبی صاحب ساکن مور جھنگی بیان کرتا ہے کہ ایک بار ایک دیوبندی مولوی میرے ساتھ آستانہ عالیہ پہنچا ظہر کی نماز کے بعد آپ شرینہ کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے اور مجلس لگی ہوئی تھی۔ مولوی مذکور کے دل میں خیال آیا کہ جب اللہ کا نبی کچھ نہیں جانتا (خاکش بدہن) تو اولیاء کیا جانیں گے حضرت غریب نواز تسبیح پڑھنے میں مصروف تھے فوراً مولوی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "مادا پترا شریعت دی نتھ نہ ہوندی تاں روئے زمین دیاں کیڑیاں تیکوں گن ڈیواں ہا" اوماں کے بیٹے اگر شریعت مانع نہ ہوتی تو تمام روئے زمین کی چیونٹیاں بھی تجھے گن کے بتا دیتا۔ [1]

---

[1] سید اکبر علی شاہ صاحب نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ "فوائد عثمانی" میں رقمطراز ہیں کہ۔
"یک روز بوقت عشاء جناب مولوی حسین علی صاحب بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر بودند ـــــ ارشاد فرمودند کہ اے مولوی صاحب! شما برو در خانہ خود باز چوں واپس آئی حالات و معاملات کہ بر شما گذشتہ باشند از من بپرس ہمہ را ایک یک مفصل بتو خواہم گفت انشاء اللہ تعالیٰ دریک امر ہم خطا نخواہی یافت"

(فوائد عثمانی ۱۳۶)

یعنی ایک روز عشاء کے وقت مولوی حسین علی (واں بھچروی) ہمارے قبلہ (حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمہ اللہ) ہمارا دل اور روح ان پر فدا ہو کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے ارشاد فرمایا مولوی صاحب! آپ اپنے گھر چلے جائیں اور جس وقت واپس آئیں تو اس دوران جو معاملات اور حالات تمہیں پیش آئیں ہوں گے ان میں ایک ایک معاملہ پوری تفصیل کے ساتھ تمہیں بتا دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ اور تم کسی امر میں بھی غلطی نہ پاؤ گے ـــــ

اسی طرح مذکورہ کتاب فوائد عثمانی میں موجود ہے کہ ایک دن مولوی حسین علی نے "موسیٰ زئی شریف" میں حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مرید حاجی عبدالکریم

Marfat.com

صاحب کے ساتھ اولیاء اللہ کے علم کے بارے میں گفتگو کی اور شکوک و شبہات پھیلانے کی کوشش کی اس کے بعد مولوی حسین علی اٹھ کر حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں آئے آپ اس وقت افغانی لوگوں سے پشتو میں گفتگو فرما رہے تھے۔

"بمجرد نشستن مولوی صاحب متوجہ باوشاں شد و بزبان فارسی فرمود کہ مولوی صاحب اولیاء ہمہ میدانند و لکن مامور باظہار نیستند پس فقط ہمیں لفظ گفتہ باز بدستور سابق کلام باافغانان شروع کردند" (فوائد عثمانی ص ۱۳۴)

مولوی صاحب کے بیٹھتے ہی حضرت ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ مولوی صاحب اولیاء اللہ سب کچھ جانتے ہیں مگر انہیں ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اتنی بات کہہ کر آپ حسب سابق افغانوں کے ساتھ (پشتو میں) گفتگو میں مشغول ہوگئے ـــــ

بعینہ یہی بات "تحفہ سعدیہ" میں مذکور ہے جو کہ مولانا احمد خان صاحب خانقاہ سراجیہ والے کی سوانح حیات ہے عبارت ملاحظہ ہو۔

"ایک روز بوقت عشاء حضرت خواجہ نے مولانا حسین علی صاحب کو فرمایا کہ آپ اپنے گھر جائیں اور پھر واپس آئیں اس عرصہ میں جو احوال و واقعات آپ کو پیش آئیں وہ میں بفضلہ تعالیٰ سب کے سب آپ کو بتا دوں گا کسی ایک واقعہ میں بھی خطا نہیں ہوگی ـــــ نیز ان کے تردد کو دور کرنے کے لئے دوسرے موقعہ پر یہ بھی فرمایا کہ مولوی صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اولیاء اللہ سب کچھ جانتے ہیں مگر ان کو ظاہر کرنے کی اجازت نہیں۔

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

(تحفہ سعدیہ ص ۵۸)

اس مقام پر چونکہ مولوی حسین علی کا ذکر آگیا ہے اس لئے مناسب ہے کہ تفصیل کے ساتھ مولوی حسین علی کا تعارف پیش کر دیا جائے اس کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ چونکہ مولوی حسین علی اپنے آپ نہ صرف "موسیٰ زئی" شریف کی خانقاہ کا مرید بلکہ خلیفہ ظاہر کرتا ہے اور ابتداء میں ایسا ہی تھا لہٰذا لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات اور خدشات پیدا ہوتے ہیں اس تعارف سے یہ واضح ہو جائے گا کہ مولانا موصوف کی اپنے مرشد سے کتنی عقیدت تھی اور انہوں نے کیا حاصل کیا؟ اور یہ سب اپنی طرف سے نہیں بلکہ خوشتریہ ہے کہ یہ تعارف "در حد پتے دیگراں" پیش کیا جائے۔

Marfat.com

خوش تر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں

چنانچہ ملاحظہ فرمایئے "قاضی محمد عبدالدائم" صاحب کے قلم حقیقت رقم سے قاضی عبدالدائم صاحب سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ ہری پور ہزارہ قاضی صدر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ اور جانشین ہیں اور قاضی صدر الدین صاحب مولانا احمد خان صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں کے خلیفہ مجاز تھے گویا اس طرح ایک لحاظ سے یہ ان کے گھر کی گواہی بنتی ہے وہ لکھتے ہیں۔

مولوی حسین علی صاحب کی شخصیت کا خاکہ ـــــ ان کے شیخ کے عقائد اور ان کی کرامات ہم نے "فوائد عثمانیہ" سے اخذ کئے اور مولوی صاحب کے اپنے عقائد و نظریات ہم نے مولوی صاحب کی تفسیر قرآن "بُلْغَتُہُ الحیران" سے لئے ہیں۔ "بُلْغَۃُ الحیران" تو مولوی صاحب کی اپنی شائع کردہ ہے اس لئے قطعی طور پر مصدقہ ہے اور "فوائد عثمانیہ" حضرت خواجہ عثمان (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے حالات ارشادات مکتوبات وغیرہ کا مجموعہ ہے جسے حضرت خواجہ کے خلیفہ "میر اکبر علی" صاحب نے قلمبند کیا ہے اس مجموعہ کی تصحیح حضرت خواجہ محمد سراج الدین (رحمۃ اللہ تعالیٰ) نے مولوی حسین علی صاحب سے کروائی ہے جہاں جہاں مولوی صاحب کو اس کتاب کے مندرجات سے اختلاف تھا وہاں مولوی صاحب نے اختلافی نوٹ لکھے ہیں (ملاحظہ ہو فوائد عثمانی ص ۲۸) ـــــ اور آخر میں تقریظ لکھی ہے اور اعتراف کیا ہے کہ میں نے اس کتاب کا اول سے لے کر آخر تک مطالعہ کیا ہے ـــــ اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب میں ہمیں اور تمام پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچائے ـــــ مولوی صاحب کی تقریظ کے الفاظ یہ ہیں امابعد فیقول الفقیر الحقیر المدعو بحسین علی انی طالعت ہذا الکتاب من اولہ الی آخرہ بامر سیدی و مولائی و مرشدی حضرۃ سید محمد سراج الدین لازال فیوضانہ. لینا فائضہ ونفعنا اللہ تعالیٰ بھذا الکتاب والناظرین الاخرین آمین یارب العالمین

الغرض "بُلْغَۃُ الحیران" کی طرح فوائد عثمانیہ بھی مولوی صاحب کی مصدقہ ہے اس لئے ہم نے صرف انہی دو کتابوں کو اپنا ماخذ بنایا ـــــ

مولوی حسین علی صاحب قصبہ واں بچھراں ضلع میانوالی کے رہنے والے تھے علوم کی تکمیل کے بعد کسی مرشد کی تلاش کا شوق پیدا ہوا تلاش و جستجو میں آپ کی رسائی حضرت خواجہ محمد عثمان تک ہوئی حضرت خواجہ نے ان کی علمیت کی بناء پر ابتداءً آپ کا بہت احترام کیا اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کیا اپنے صاحبزادوں کا استاذ مقرر فرمایا اور آخر میں خلافت سے بھی نوازا ـــــ

Marfat.com

مگر مولوی صاحب نے آپ کی ان نوازشوں کا کیا صلہ دیا؟ یہ آئندہ اوراق میں واضح ہو جائے گا ـــــ مولوی صاحب حضرت خواجہ سے بیعت تو ہو گئے مگر جس طرح بعض جسمانی امراض میں مبتلاء شخص کے لئے وہ غذا ثقیل اور مضر ہوتی ہے جو ایک صحت مند کے لئے انتہائی مفید ہوتی ہے اس طرح بعض روحانی امراض میں مبتلا شخص کے لئے وہ شئی قساوت قلب کا باعث بن جاتی ہے جو ایک مصفی روحانیت والے شخص کے دل میں گداز اور روح میں بالیدگی پیدا کرتی ہے ـــــ مثلاً تعلیم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے الرحمٰن علم القرآن ـــــ علم بالقلم سرور عالم کی صفت ہے "ویعلمھم الکتاب" ـــــ آپ خود فرماتے ہیں انما بعثت معلماً اور سرور عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد آج تک دنیا بھر میں لاکھوں کروڑوں علماء صلحاء اور اولیاء کرام نے تعلیم ہی کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو عشق الٰہی اور حب مصطفیٰ سے منور کیا مگر جو شخص فتور نیت کے روحانی مرض میں مبتلا ہو اس کیلئے تعلیم جیسی دل میں گداز اور نرمی پیدا کرنے والی چیز بھی قساوت قلب (دل کی سختی) کا باعث بن جاتی ہے۔

ـــــ مولوی حسین علی صاحب بھی چونکہ فتور نیت کی روحانی بیماری میں مبتلا تھے اس لئے آپ کو بھی تعلیم سے قساوت قلبی ہوتی تھی ـــــ شاید کوئی یہ سمجھے کہ ہم یہ باتیں کسی تعصب کی بناء پر لکھ رہے ہیں حاشا و کلا ہرگز نہیں بلکہ تعلیم سے قساوت قلبی پیدا ہونے کا خود مولوی صاحب کو اعتراف ہے ـــــ اور مولوی صاحب کی نیت میں فتور ہونا آپ کے شیخ کا فرمان ہے "فوائد عثمانیہ" میں ہے کہ "مولوی حسین علی صاحب، بیان کرد کہ از تعلیم قساوت قلب مے شود باوشاں فرمودند کہ نقصان در نیت است والا تعلیم مد نسبت ما و موجب ترقی نسبت ما است (فوائد عثمانیہ ص ۷۳)

"تحفہ سعدیہ" والوں نے بامحاورہ ترجمہ یوں کیا ہے کہ مولانا حسین علی صاحب نے ایک بار درس و تدریس کتب سے قساوت قلبی پیدا ہونے کی شکایت کی اس پر خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کچھ نیت میں فتور معلوم ہوتا ہے ورنہ طریقہ نقشبندیہ میں اخلاص نیت کے ساتھ دینی کتابوں کا درس و مطالعہ نسبت کو تقویت بہم پہنچاتا ہے اور روحانی ترقی کا موجب ہے (تحفہ سعدیہ ص ۵۶)

فتور نیت کے ساتھ ساتھ مولوی صاحب عالم بھی بہت معمولی درجہ کے تھے اتنے معمولی درجہ کے کہ آپ کو دین کے ضروری مسائل بھی یاد نہ تھے ـــــ علم کی کمی کے ساتھ اگر اعمال اچھے ہوں تو یہ بھی غنیمت ہوتا ہے مگر مولوی صاحب عمل کے میدان میں بھی بہت پیچھے تھے ایک گنہ گار آدمی بھی اپنی بدعملی کے باوجود اچھے عمل کرنے کا خیال ضرور رکھتا ہے اگرچہ خواہشات نفسانیہ کے غلبہ کی وجہ سے وہ عمل کر نہیں سکتا مگر مولوی صاحب کا تو یہ حال تھا کہ انہیں عمل کرنے کا سرے سے

Marfat.com

خیال ہی نہ تھا مولوی صاحب کو دین کے ضروری مسائل یاد نہ ہونا ـــــ اور عمل کا سرے سے خیال ہی نہ ہونا ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ـــــ یہ مولوی صاحب کے شیخ حضرت خواجہ عثمان (رحمۃ اللہ تعالیٰ) کا ارشاد ہے "فوائد عثمانیہ" میں ہے۔

فرمودند بمولوی حسین علی صاحب کہ شمارا مسائل یاد مے باشند وجہ آنست کہ شمارا خیال عمل نیست مراخیال عمل باشد تمام مسائل ضروریہ د. نیہ یاداند (فوائد عثمانیہ ص ۷۳۔ ۷۴)

ترجمہ: حضرت خواجہ عثمان (علیہ الرحمۃ والرضوان) نے مولوی حسین علی سے فرمایا آپ کو مسائل یاد نہیں ہوتے وجہ یہ ہے کہ آپ کو عمل کا خیال نہیں مجھے چونکہ عمل کا خیال ہوتا ہے اس لئے دین کے تمام ضروری مسائل یاد ہیں ـــــ

اور جو شخص عمل نہ کرے وہ خود مولوی صاحب کی رائے کے مطابق نہ تو احکام الٰہیہ کو ماننے والا ہوتا اور نہ ہی خدا کو کماحقہٗ جاننے والا ہوتا ہے "بُلغۃُ الحیران" میں ہے۔

جس وقت کسی شخص نے عمل کیا تو معلوم ہو گیا کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے احکام مان لئے اور اگر نہ کیا تو معلوم ہو گا کہ اس شخص نے اللہ کے احکام کی تعمیل نہ کی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو اس نے کماحقہ نہ جانا (بُلغۃُ الحیران ص ۳۸۴)

مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں مولوی صاحب کا خاکہ کچھ اس طرح بنتا ہے کہ۔

(۱) مولوی صاحب کی نیت میں فتور تھا ـــ "نقصان در نیت باشد" آپ کے شیخ کا فرمان (فوائد عثمانیہ ص ۷۳)

(۲) تعلیم کے ساتھ مولوی صاحب کو قساوۃ قلبی پیدا ہوتی تھی ـــــ "از تعلیم قساوت قلبی مے شود" مولوی صاحب کا اپنا اعتراف (فوائد عثمانیہ ص ۷۳)

(۳) مولوی صاحب کو مسائل یاد نہیں ہوتے تھے "شمارا مسائل یاد نمی باشند" آپ کے شیخ کا ارشاد (فوائد عثمانیہ ص ۷۳)

(۴) مولوی صاحب کو عمل کا خیال ہی نہیں ہوتا تھا۔ "شمارا خیال عمل نیست" آپ کے شیخ کا فرمان (فوائد عثمانیہ ص ۷۴)

(۵) جس کا عمل نہ ہو وہ اللہ کے احکام کی تعمیل نہیں کرتا (بُلغۃُ الحیران ص ۳۸۴)

(۶) وہ اللہ تعالیٰ کو کماحقہ نہیں جانتا

یہ ہے مولوی حسین علی صاحب کی شخصیت کا خاکہ

اگر فوائد عثمانیہ مولوی صاحب کی تصدیق شدہ نہ ہوتی اور آپ نے اس پر تقریظ نہ لکھی ہوتی تو ہم سمجھتے کہ یہ سب کچھ آپ کے کسی مخالف نے آپ کو بدنام کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔ مگر یہ

Marfat.com

مجموعہ تو مولوی صاحب کا تصدیق کردہ ہے ـــــ اور تصحیح خود حضرت خواجہ سراج الدین رحمہ اللہ نے کروائی ہے حضرت خواجہ سراج الدین رحمۂ اللہ تعالیٰ کے خادموں میں بہت سارے ذی علم لوگ تھے مگر اس کتاب کی تصحیح کے لئے ان سب میں سے آپ نے مولوی حسین علی صاحب کو غالباً اسی لئے منتخب فرمایا کہ مولوی صاحب اور ان کے متبعین اس کتاب کے مندرجات سے انکار نہ کر سکیں ـــــ

ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ محمد عثمان (رحمۂ اللہ تعالیٰ) کو اس قدر بصیرت عطا فرمائی تھی کہ آپ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی تھی حتیٰ کہ آپ لوگوں کے دلوں تک کا حال جانتے تھے مگر مولوی حسین علی صاحب اولیاء کرام کی اتنی ہمہ گیر علمیت کے منکر تھے اس لئے حضرت خواجہ نے آپ کے عقائد کی اصلاح کی بار بار کوشش کی ـــــ کبھی مولوی صاحب کو یہ بتانے کے لئے کہ مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی ـــــ مولوی صاحب سے فرمایا مولوی صاحب آپ اپنے گھر جائیں ـــــ جب واپس آئیں تو وہاں آپ کے ساتھ جو کچھ بھی حالات واقعات اور معاملات پیش آئے ہوں مجھ سے پوچھیں سب کچھ ایک ایک تفصیل کے ساتھ آپ کو بتاؤں گا انشاء اللہ کسی ایک چیز میں بھی آپ غلطی نہ پائیں گے۔ (فوائد عثمانیہ ص ۱۳۶)

کبھی مولوی صاحب کے دل کی بات بتا کر عملاً اس چیز کا مظاہرہ کیا کہ مجھ پر راز دل بھی عیاں ہوتا ہے چنانچہ فوائد عثمانیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ اپنے اونٹوں کا معائنہ کرتے ہوئے افغانیوں کے ساتھ پشتو میں گفتگو فرما رہے تھے مولوی حسین علی صاحب بھی حاضر تھے ـــــ مولوی صاحب کے دل میں اپنے اہل و عیال کے خیالات آنے لگے ـــــ حضرت خواجہ فوراً ان کی طرف متوجہ ہوئے ـــــ اور قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی۔

عربی

(بلاشبہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولادوں میں تمہارے دشمن ہیں ان سے بچ کر رہو) اور یہ آیت پڑھ کر دوبارہ افغانیوں سے گفتگو میں مصروف ہوگئے۔ (فوائد عثمانیہ ص ۱۴۵)

اور کبھی اپنے طرز عمل کے ذریعے یہ ظاہر کیا کہ مجھ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی اور زبانی طور پر فرما دیا "اولیاء ہمہ می دانند" (اولیاء سب کچھ جانتے ہیں) "فوائد عثمانیہ" میں ہے کہ ایک دفعہ میاں عبدالکریم صاحب نے مولوی حسین علی صاحب سے پوچھا! کیا اولیاء غیب جانتے ہیں؟

"علم غیب تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے البتہ کبھی کوئی چیز اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں القاء کر دیتا ہے تو وہ اس چیز کو بطور "الہام" یا بطور "کشف" جان لیتا ہے" مولوی صاحب نے اپنے

Marfat.com

مخصوص عقائد کے مطابق جواب دیا ـــــ

"کیا اولیاء کے گھوڑے غیب جانتے ہیں" میاں صاحب نے دوسرا سوال کیا۔

"اس سوال کی کیا ضرورت پیش آئی" مولوی صاحب نے حیرت سے پوچھا "دراصل حضرت قبلہ کا میرے پاس ایک گھوڑا تھا" میاں صاحب نے بیان کرنا شروع کیا وہ گھوڑا میرے باجرے کے سرسبز کھیتوں میں چرتا تھا اور صرف باجرے کے خوشے کھاتا تھا ایک دن مجھے خیال آیا کہ اگر یہ گھوڑا اسی طرح باجرے کے خوشے کھاتا رہا تو باجرہ ختم ہو جائے گا اور کٹائی کے وقت کچھ بھی حاصل نہ ہو گا ـــــ اس خیال کا آنا ہی تھا کہ گھوڑے نے باجرہ کھانا چھوڑ دیا میں سمجھ گیا کہ میرے بیہودہ خیالات کی وجہ سے گھوڑا ناراض ہو گیا ہے ـــــ میں گھوڑے کے پاس گیا اور اس کے پاؤں پر گر پڑا انتہائی عاجزی سے عرض کی کہ سب مال حضرت قبلہ کا ہے تمہارا جہاں سے جی چاہے شوق سے کھاؤ ـــــ میرے یوں پاؤں پڑنے سے گھوڑے نے پھر باجرہ کھانا شروع کر دیا اگر اولیاء کے گھوڑے غیب نہیں جانتے تو یہ سب کچھ کس طرح ہو گیا؟

"اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کا متولی ہوتا ہے جب تم نے غلط خیال کیا تو اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو باجرہ کھانے سے منع کر دیا اور جب تم نے غلط خیال سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ گھوڑے کو اجازت دے دی ـــــ مولوی صاحب نے اپنے نظریات کے مطابق توجیہہ کی ـــــ وقتی طور پر توجیہہ کر دی مگر دل میں کھٹک پیدا ہو گئی کہ اولیاء کا علم کس طرح کا ہوتا ہے بعض چیزوں کا ہوتا ہے؟ یا اکثر چیزوں کا؟ یا سب چیزوں کا؟ ـــــ اور کیا ہر وقت ہوتا ہے یا توجہ اور خیال کی ضرورت ہوتی ہے؟ وہاں سے اٹھ کر تسبیح خانہ میں آئے وہاں حضرت خواجہ افغانی لوگوں کے ساتھ پشتو میں مصروف گفتگو تھے ـــــ مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے ـــــ ان کے بیٹھتے ہی حضرت خواجہ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ـــــ "مولوی صاحب اولیاء ہمہ میدانند ولیکن مامور باظہار نیستند" مولوی صاحب اولیاء سب کچھ جانتے ہیں مگر انہیں اظہار کا حکم نہیں ہے ـــــ یہ فرما کر دوبارہ افغانیوں کے ساتھ پشتو میں مصروف گفتگو ہو گئے۔ (فوائد عثمانیہ ص ۱۳۴ـــ ۱۳۵)

گویا آپ نے مولوی صاحب کے اس سوال کا جواب دیا کہ اولیاء کو بعض چیزوں کا علم ہوتا ہے یا سب کا زبانی طور پر جواب دے دیا ـــــ اور اس سوال کا کہ ہر وقت جانتے ہیں یا توجہ اور خیال کی ضرورت ہوتی ہے آپ نے اپنے طرز عمل سے جواب دے دیا کہ باوجود افغانیوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف ہونے کے آپ کو علم تھا کہ کس کے دل میں کیا کھٹک رہا ہے۔

حضرت خواجہ کی ان مسلسل کوششوں کے باوجود افسوس کہ مولوی صاحب کے عقیدہ کی

Marfat.com

اصلاح نہ ہو سکی مولوی صاحب بد ستور نہ صرف یہ کہ اولیاء کے ہمہ گیر علم کے منکر رہے بلکہ آپ کے نزدیک جو لوگ یہ کہیں کہ اولیاء سب کچھ جانتے ہیں وہ مشرک ہیں مفتری ہیں معاند ہیں ـــــ قرآن کریم کے مخالف ہیں اور اللہ کے راستے سے روکنے والے ہیں چنانچہ "بُلغۃُ الحیران" میں ہے۔

"آج کل کے مشرک افتراء علی اللہ یہ کہتے ہیں کہ انبیاء و صلحاء تمام کچھ جانتے ہیں محض عناداً قرآن شریف کا انکار کر کے "صدوا عن سبیل اللہ کے حکم میں داخل ہوتے ہیں

(بُلغۃُ الحیران ص ۱۶۲)

غور کیجئے! حضرت خواجہ فرماتے ہیں "اولیاء سب کچھ جانتے ہیں" اور مولوی صاحب کے نزدیک جو شخص یہ کہے کہ اولیاء سب کچھ جانتے ہیں وہ مشرک مفتری معاند مخالف قرآن اور راہ خدا سے روکنے والا ہے خدارا اے عقیدت مندان عثمان! ذرا دیکھو تو! مولوی صاحب نے حضرت خواجہ پر کیا کیا فتویٰ لگائے ہیں ـــــ یہ ہے حضرت خواجہ کی نوازشوں کا صلہ جو مولوی صاحب نے دیا۔

اہل سنت کا شروع سے یہ عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جب انہیں کوئی مصیبت زدہ شخص پکارے تو وہ اس کی امداد کریں۔

دست شیخ از غائباں کوتاہ نیست
دست اوجز قبضہ اللہ نیست

یہی عقیدہ حضرت محمد عثمان (رحمۃ اللہ تعالیٰ) کا بھی ہے ـــــ آپ فرماتے ہیں کہ "دین و دنیا کے اکثر جھگڑے جاہ و ریاست کی محبت سے پیدا ہوتے ہیں کہ سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا "حب الدنیا راس کل خطیئۃ" جس طرح لامذہبوں اور اہل سنت کا نزاع اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں ہے ـــــ ورنہ اہل اسلام میں کوئی شخص بھی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ انبیاء و اولیاء استقلالاً نافع و ضار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہی ہے کہ اس نے ہر شئی کو کسی سبب کے ساتھ مُسَبَّبْ فرمایا۔ (فوائد عثمانیہ ۷۳)

دنیا بھر میں جو لوگ مصیبت کے وقت اولیاء کرام کو پکارتے ہیں وہ انہیں امداد الٰہی کا ذریعہ سمجھ کر ہی پکارتے ہیں حضرت خواجہ محمد عثمان (علیہ الرحمۃ والرضوان) فرماتے ہیں ـــــ وقت مصیبت رابطہ شیخ مفید است (فوائد عثمانیہ ص ۲۳)

حضرت خواجہ صاحب کی انہی تعلیمات کا اثر تھا کہ آپ کے مخلص مرید مصیبت کے وقت آپ ہی سے امداد طلب کرتے تھے ـــــ حضرت خواجہ کے ایک خادم مولوی نور الدین صاحب آپ کی زیارت اور قدم بوسی کے لئے گھر سے روانہ ہوئے راستہ میں چار آدمی ملے انہوں نے بتایا کہ

Marfat.com

راستہ میں جو نالہ پڑتا ہے اس میں طغیانی آئی ہوئی ہے ـــــ پانی کی گہرائی قد آدم سے زیادہ ہے اور بہاؤ اتنا تیز ہے کہ پاؤں زمین پر ٹکتے ہی نہیں اسے عبور کرنا ناممکن ہے ـــــ اس لئے آپ واپس چلے جائیں مولوی صاحب سچی ارادت لے کر آئے تھے اس لئے ان کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی اور چلتے رہے جس وقت نالے کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ نالہ واقعی انتہائی زور شور سے بہہ رہا ہے اور اس سے گزرنا بظاہر ناممکن ہے اسی دوران دو آدمی شناہ والے آئے اور انہوں نے شناہ کے ذریعے بڑی مشکل سے نالہ پار کیا ـــــ مولوی صاحب نے انہیں آواز دی کہ خدا کیلئے مجھے بھی شناہ کے ذریعے نالہ پار کرا دو مگر انہوں نے مولوی صاحب کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور چلے گئے ـــــ مولوی صاحب بہت افسردہ ہوگئے بڑی مشکل سے اتنا طویل راستہ طے کر کے یہاں تک پہنچے تھے اس لئے واپس جانے کو بھی دل نہیں چاہتا تھا جب ظاہری سبب کوئی نہ رہا تو آپ حضرت خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا ـــــ

"برائے زیارت حضور می آیم امداد فرمایند کہ ازیں آب بسلامت بگذرم" میں حضور کی زیارت کیلئے آ رہا ہوں میری امداد فرمائیں کہ اس پانی سے بخیریت گزر جاؤں ـــــ پھر بسم اللہ پڑھ کر پانی میں قدم رکھا پانی پنڈلیوں سے اوپر نہ تھا ایک قدم اور آگے بڑھے ـــــ پانی پھر بھی اسی قدر رہا غرضیکہ آپ یوں ہی نالہ عبور کر گئے اور کہیں بھی پانی پنڈلیوں سے زیادہ نہ ہوا ـــــ جب حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں پہنچے تو آپ خود ہی فرمانے لگے ـــــ

"مولوی صاحب راستے میں نالے کا پانی پنڈلیوں تک ہی تھا نا" حضرت پانی تو قد آدم سے بھی زیادہ اور انتہائی تیز تھا لیکن جب آپ کی طرف متوجہ ہو کر میں نے پانی میں پاؤں رکھا ـــــ تو کہیں بھی پانی میری پنڈلیوں سے اوپر نہیں بڑھا ـــــ اور بخیریت کنارے پر پہنچ گیا مولوی صاحب نے عرض کی حضرت خواجہ مسکرا کر خاموش ہوگئے۔" (فوائد عثمانیہ ص ۱۳۳)

مولوی نور الدین صاحب نے مصیبت کے وقت اپنے شیخ ہی سے امداد طلب کی ـــــ "امداد فرمایند" اور جب حضرت خواجہ سے ذکر کیا تو آپ مسکرائے اور خاموش ہوگئے اگر حضرت خواجہ کے نزدیک کسی سے غائبانہ مدد طلب کرنا ناجائز ہوتا تو آپ سختی سے مولوی صاحب کو منع کرتے مگر افسوس کہ مولوی حسین علی صاحب غائبانہ امداد طلب کرنے کو شرک اور کفر سمجھتے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ ـــــ "پس حاصل یہ ہوا کہ خواہ جن ہو یا ملائک یا ولی یا صنم ہو قضائے حاجات کے واسطے پکارنا کفر اور شرک ہے (بلغۃ الحیران ص ۸)

مولوی صاحب پر اس خیال نے اتنا غلبہ پایا کہ آپ کو خواب میں بھی یہی کچھ نظر آتا تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں ـــــ کہ

Marfat.com

عربی

(ذرا عربی ملاحظہ ہو صلی اللہ علیہم والسلام سبحان اللہ)

—— میں نے آدم علیہ السلام سے سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) تک تمام انبیاء کو دیکھا سب بہ آواز بلند یہ اعلان کر رہے تھے کہ جس کسی نے غیر اللہ کو پکارا یہ اعتقاد رکھتے ہوئے کہ وہ جانتا اور سنتا ہے تو وہ شخص کافر ہے —— یہاں تو مولوی صاحب نے پھر بھی اتنا تکلف گوارا کر لیا کہ یہ قید لگا دی کہ یہ "اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ جانتا اور سنتا ہے" مگر مولوی صاحب کا یہ عقیدہ نہیں ہے مولوی صاحب کے نزدیک تو اگر پکارنے والے کا یہ عقیدہ ہو کہ وہ سنتا نہیں ہے تب بھی کافر ہے —— لکھتے ہیں

"غیر اللہ کو پکارنا بالکل حرام ہے اگرچہ یہ خیال ہو کہ سنتے نہیں" بُلغۃُ الحیران ص ۳۲۲)

اب خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک بڑے کافر اور مشرک مولوی نور الدین صاحب تھے جنہوں نے غائبانہ امداد حضرت خواجہ سے طلب کی یا وہ جو فرماتے ہیں کہ وقت مصیبت رابطہ شیخ مفید است اور جو مولوی نورالدین کا واقعہ سن کر مسکرائے اور خوش ہوئے ——

اور آخر میں ہم حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ایک مکتوب گرامی کا اقتباس پیش کرتے ہیں جو اتفاق سے مولوی حسین علی صاحب کے نام ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی کچھ واردات قلبی ذکر کی تھیں حضرت خواجہ نے مولوی صاحب کو ان عمدہ واردات پر مبارکباد دی اور آخر میں لکھا ——

گو کہ فقیر لائق ایں معنی نباشد لیکن تبصرف حضرت پیر دستگیر لفظا اللہ ببرکاتہ وافاض علینا من فیوضاتہ امید قوی است باکریماں کارہا دشوار نیست۔ (فوائد عثمانیہ ص ۸۹)

اگرچہ یہ فقیر اس مرتبہ کے قابل نہیں۔

مگر پیر دستگیر کے تصرف سے ان فیوضات کے حصول کی قوی امید ہے کہ سخیوں کے لئے بڑے بڑے کام بھی مشکل نہیں ہوتے۔

غور کیجئے کہ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے پیر کی وفات کے بعد بھی تمام کمالات کو اپنے پیر دستگیر کے تصرف کا نتیجہ قرار دیتے ہیں —— مگر مولوی حسین علی صاحب پیر دستگیر کا تصرف تو رہا ایک طرف انبیاء کرام کے تصرف کے بھی منکر ہیں لکھتے ہیں ——

تمام انبیاء صالحین اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کر رہے ہیں اور مقربالعبودیۃ ہیں معلوم ہوا کہ کوئی متصرف نہیں ہے۔ (بُلغۃُ الحیران ص ۲۰۸)

نہ صرف یہ کہ تصرف کے منکر ہیں بلکہ جو شخص کسی کو متصرف سمجھے اسے بدبخت اور مشرک قرار

Marfat.com

دیتے ہیں ـــــ لکھتے ہیں

اگر تیرے سوا کسی اور کو بلایا تو بدبخت اور مشرک ہوتا لیکن میں نے تجھ کو ہی پکارا ہے اور متصرف فی الامور قرار دیا ہے اس لئے بدبخت نہیں ہوں۔ (بُلغۃ الحیران ص ۲۰۸)

توجہ کیجئے! اے ارادتمندان حضرت خواجہ محمد عثمان کہ حضرت خواجہ تو لکھتے ہیں "بتصرف پیر دستگیر" اور مولوی صاحب کہتے ہیں کہ جو کسی کو متصرف فی الامور سمجھے وہ بدبخت اور مشرک ہے نتیجہ کیا نکلا۔

"مایکون لناان نتکلم بہذا سبحانک ہذا بہتان عظیم"

یہ ایک مختصر سا تقابلی مطالعہ تھا حضرت خواجہ کے عقائد اور مولوی صاحب کے عقائد کا اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم تفصیل سے بتاتے کہ مولوی صاحب کے عقائد اکابرین موسیٰ زئی کے عقائد کے خلاف ہیں اور اس تقابلی مطالعہ کی ضرورت بھی یوں پڑ گئی کہ ایک مخصوص مکتبہ فکر کی سرگرمیوں کی وجہ سے یہ تاثر عام ہو گیا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ جس نے آفاق کو نور ہدایت سے منور کیا ـــــ وہ وہابیوں کا سلسلہ ہے اس تاثر کو دور کرنا ضروری تھا ورنہ واللہ باللہ مولوی حسین علی صاحب سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں۔ (مقامات صدریہ ص ۱۰۹ تا ۱۲۰)

Marfat.com

مکاشفات

Marfat.com

Marfat.com

مکاشفات

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ عین العلم میں علم مکاشفہ کی تعریف یوں فرماتے ہیں کہ۔

علم مکاشفہ ایک نور ہے جو انسان کے قلب میں ظاہر ہوتا ہے جس سے وہ انسان غیب کا مشاہدہ کرتا ہے اور یہ بات متحقق ہے حدیث پاک میں ہے کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھل جاتا ہے یعنی غیب کا مشاہدہ و معائنہ کرتا ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب "تحقیق الرؤیا" میں فرماتے ہیں۔

یہاں خواب کے سوا ایک اور حالت ہے جو بظاہر خواب سے مشابہ ہوتی ہے یقیناً اس کو خواب نہیں کہتے سالک کے حواس ظاہری بسبب اس لذت (انوار و تجلیات الٰہیہ جب سالک کے دل پہ وارد ہوتے ہیں ان کے باعث جو لذت حاصل ہوتی ہے) کے آرام کر جاتے ہیں اور سالک عالم کون و مکان سے علیحدہ ہو کر عالم غیب کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس حالت میں جو مشاہدات حاصل ہوتے ہیں اہل سلوک اس کو کشف و مشاہدہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اولیاء کرام اور بزرگان دین شریعت مطہرہ کی پابندی ریاضات ولی مجاہداتِ کثیرہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پہ عمل پیرا ہو کر صراط مستقیم پر سختی سے گامزن رہ کر جب سلوک کے منازل کو طے کرتے ہیں تو ان کے نورانی دلوں پر مکاشفات و مشاہدات اور واردات کا نزول ہوتا ہے مگر چونکہ ان حضرات کا مقصود حقیقی اس سے ماورا اور ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے لہٰذا یہ اکابر ان چیزوں سے صرف نظر کر کے مطلوب حقیقی کی طرف بڑھتے جاتے ہیں بالخصوص سلسلہ عالیہ

Marfat.com

نقشبندیہ مجددیہ جس کا مدار صرف اتباع شریعت اور عمل بر سنت کریمہ ہے اس لئے اس سلسلہ کے اکابر ان تمام واردات کو عبور کرتے ہوئے مقام اعلیٰ کی طرف قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں اے برادر بے نہایت درگہیست ہر کہ بروئے میرسی بروئے مائیست مگر پھر بھی بعض اوقات اولیاء کرام مریدین کی تسلی خاطر اور گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم پر لانے کیلئے کرامات و مکاشفات کا اظہار فرماتے ہیں ـــــ چنانچہ حضرت غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بھی وقتاً فوقتاً مکاشفات کا ظہور ہوا ہے جن میں سے چند ایک مکاشفات کو بعد از تحقیق و تفتیش درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو ایمان کی پختگی اور تازگی نصیب ہو اور روحانی سرور و سکون سے مشرف و مستفید ہوں۔

(۱)

مولوی اللہ دتہ ساکن چوک اعظم بیان کرتا ہے کہ ایک روز ہم آپ کی محفل میں موجود تھے پند و نصائح کا سلسلہ جاری تھا دوران گفتگو ارشاد فرمایا لوگوں کو شرم آنی چاہئے حج کی درخواست نامنظور ہونے کی شکایت کرتے ہیں حالانکہ یتیموں کا مال ہضم کر کے حج کرنا چاہتے ہیں آقائے نامدار حضور پرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے یہ سنتے ہی محفل میں موجود ایک شخص قدموں میں گر کر معافی مانگنے لگا اس شخص نے توبہ کی اور یتیموں کا مال واپس کرنے کا وعدہ بھی کیا۔

(۲)

منشی اللہ داد ساکن چک نمبر ۱۲۸ ٹی ڈی اے لیہ بیان کرتے ہیں میں نے کپڑے دھلانے کی وجہ سے نماز عصر، مغرب عشاء سر پر رومال باندھ کر ادا کیں۔ رات خواب دیکھا آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوں حضرت غریب نواز

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ سخت ناراض ہیں جدھر سے ملنے آتا ہوں منہ مبارک دوسری جانب پھیر لیتے ہیں۔ وجہ ناراضگی پوچھی آپ نے غصہ میں آکر فرمایا اے بے ادب ابھی تک تجھے نماز کے آداب کا پتہ نہیں رومال باندھ کر نمازیں پڑھتا ہے۔ میں نے معافی مانگی اور پگڑی باندھ کر نماز پڑھنے کا وعدہ کیا۔ پھر شفقت کریمانہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا بغیر عمامہ نماز افضل نہیں ہوتی۔

(۳)

ملک شیر محمد صاحب بیان کرتے ہیں آستانہ عالیہ پر حاضر تھا۔ صبح اکثر مہمان چلے گئے چند درویش موجود تھے حضرت صاحب نے محمد نواز لانگری کو حکم فرمایا ایک بکرا ذبح کرو۔ ہم متحیر ہوئے حسب الارشاد بکرا ذبح کیا گیا کھانا تیار ہونے لگا۔ تھوڑی دیر میں کوٹ ادو سے ملک صاحبان معہ اہل و عیال آگئے وہ کھانا ان کو کھلایا گیا۔ لانگری صاحب فرماتے ہیں اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ مہمان اپنے گھر سے روانہ ہوتے ہیں اور کھانا یہاں تیار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

(۴)

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب قریشی ساکن خان گڑھ فرماتے ہیں آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر تھا آپ کے بڑھاپے اور ضعف کو دیکھ کر دل میں خیال آیا مجھے سلوک جلدی طے کر لینا چاہئے خدانخواستہ آپ کا وصال پاک ہو جائے اور سلوک مکمل نہ ہوسکے۔ فوراً میری جانب اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا مولانا "فقیرو مادر زاد ولی اے" یعنی حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ العالی مادر زاد ولی اللہ ہیں یہ اشارہ تھا کہ میرے بعد خواجہ غریب نواز مدظلہ العالی سالکین کی تکمیل کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

(۵)

مولانا مذکور فرماتے ہیں کہ ایک بار میں دو ٹوکرے آم لنگر شریف کیلئے لایا۔ لانگری نے ٹوکرے اپنے لنگر خانہ والے کمرہ میں رکھ دیئے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ان کا ذکر تک نہ کیا۔ دل میں خیال گزرا اگر آم سرکار کے حضور پیش ہو جاتے یا کم از کم ان کا ذکر ہو جاتا تو بہتر تھا۔ آپ حضور میری جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے مولانا ہر کام رضائے الٰہی کی خاطر کرنا چاہیئے۔

(۶)

جناب قاضی عبدالحمید ساکن ماڈل ٹاؤن بہاولپور بیان کرتے ہیں۔ میرے درود تاج پڑھنے پر ایک شخص اکثر اوقات اعتراض کرتا اور کہتا اس کی کوئی سند نہیں۔ جب آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضری نصیب ہوئی دل میں مذکورہ اعتراض سے متعلق تجسس پیدا ہوا کہ تحقیق کر لی جائے۔ فوراً حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ میری جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے بابو! آپ سے جو شخص حضور علیہ السلام کی تعریف کرنے کے بارے میں سوال کرے تو جواب دیں کہ آقائے دو جہاں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بغیر کسی سند و ثبوت کے مانتا ہوں۔

(۷)

صوفی غلام نبی ساکن مور جھنگی بیان کرتا ہے بیعت ہونے کے بعد دل میں خیال آیا کہ بہت زیادہ سفر اور اس کی صعوبتیں برداشت کر کے حاضر ہوا ہوں مگر کوئی کرامت نہیں دیکھی بعد از نماز ظہر احباب کے ساتھ محفل میں شامل تھا آپ نے میری جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا بعض لوگ خیال کرتے ہیں مرید ہونے کے بعد کرامت دیکھنی چاہیئے۔ خلاف شرع پیر اگر ہوا میں بھی اڑتا ہوا آئے ہم اسے پیر نہیں مانتے۔

Marfat.com

(۸)

صوفی صاحب مذکور بیان کرتے ہیں لوگوں سے سنا کہ حضرت سلطان العارفین کے مزار اقدس پر حاضری دینے سے قلب پر ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ خواہش پیدا ہوئی قسمت آزمائی کی جائے۔ جب آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضری نصیب ہوئی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگوں کا خیال ہے مزار سلطان العارفین پر قلب ذاکر ہو جاتا ہے فقیر کے پاس آنے سے شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نصیب ہوتا ہے۔

(۹)

احمد بخش زرگر ساکن بستی کھر بیان کرتا ہے۔ بارہا ارشاد گرامی سنا جو پیر ہزار میل دور مرید کی نگہداشت نہیں کر سکتا وہ بیعت کرنا چھوڑ دے۔ خیال پیدا ہوا یہ کیونکر ممکن ہے اتفاقاً منشی محمد صاحب ایک روز میرے پاس آیا اور کہا اگر سفید تانبا مل جائے تو چاندی بن سکتی ہے ملتان سے تانبا لانے کا ارادہ مصمم کر لیا۔ جب ملتان جانے کیلئے تیار ہوا پہلے آستانہ عالیہ پر حاضری دی۔ حضرت بارو کریم رحمتہ اللہ علیہ وعظ و نصیحت فرما رہے تھے حاضرین ہمہ تن آپ کی جانب متوجہ تھے۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا "بابو! اللہ اللہ کیا کرو کیمیا خود بخود مل جائے گا۔" یہ فرمان سنتے ہی میرے دل سے کیمیا گری کا شوق جاتا رہا اور یقین محکم ہوا کہ ولی کامل دور رہ کر مریدین کے حالات سے باخبر ہیں۔

(۱۰)

مولانا کریم بخش صاحب ساکن کوٹ سلطان بیان کرتے ہیں میں علمائے دیوبند سے تعلیم حاصل کرتا تھا جبکہ میرے والدین مسلک بریلوی سے تعلق رکھتے

Marfat.com

تھے۔ میرے دل میں خیال آیا دیوبندی اور بریلوی مدارس میں درس نظامی کا نصاب ایک ہے اور دونوں حنفی ہونے کے دعویدار بھی ہیں پھر اتنے بڑے اختلاف کی وجہ کیا ہوگی۔ اس خلجان کو دور کرنے کیلئے تونسہ شریف عرس پر بھی گیا شائد کوئی حل نکل آئے مگر مسئلہ تشنہ تکمیل رہا۔ اس کے بعد سوکڑ میں عطا اللہ شاہ کے ہاں مہمان رہا۔ رات کو خواب میں ایک میدان میں زمردیں فرش پر ایک خوبصورت قالین بچھا ہوا ہے اس کے غربی کنارے پر ایک بزرگ گاؤ تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں اور مشرقی جانب ایک اور بزرگ دوزانو مؤدب بیٹھے ہیں مجمع کثیر حلقہ باندھے وعظ و نصیحت سننے میں ہمہ تن گوش ہے میں نے بڑھ کر ایک بزرگ سے مصافحہ کیا جواباً ارشاد فرمایا پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہونا چاہتا ہے اور میرا ہاتھ پکڑ کر دوسرے بزرگ کے ہاتھ میں دیدیا۔ آنکھ کھلی سکون قلب میسر آیا۔ واپس گھر پہنچ کر خلیفہ فتح محمد سے خواب بیان کیا ان کی رہنمائی میں دو شاگردوں کے ہمراہ آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوا۔ آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ انور پر نظر پڑتے ہی بے ساختہ زباں سے اللہ اکبر نکلا آپ نے محبت بھرے انداز میں مجھے گلے لگایا اور حجرے میں لے جاکر تنہائی میں پوچھا کیسے آنا ہوا عرض کیا بیعت ہونے کی خواہش ہے فرمایا میں عام جٹ آدمی ہوں عرض کیا آیا نہیں لایا گیا ہوں مسکرا دیئے دوسرے دن بعد از نماز فجر ہم تینوں بیعت سے مشرف ہوئے آپ نے وعظ و نصیحت فرمائی۔ مسلک حقہ اہل سنت والجماعت بریلوی کی حقانیت واضح ہوگئی اور سکون قلبی نصیب ہوا۔

(۱۱)

سید حبیب اللہ شاہ صاحب بیان کرتے ہیں میں سید یعقوب شاہ اور حاجی امام بخش لغاری کے ساتھ مل کر آستانہ عالیہ پر دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا اسی مجلس میں حضرت غریب نواز بھی کھانا تناول فرما رہے تھے۔ چند چڑیاں آپ کے پاس جمع

Marfat.com

ہو گئیں آپ روٹی کے چھوٹے ٹکڑے بنا کر چڑیوں کو ڈال رہے تھے اور وہ خوش ہو کر کھا رہی تھیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا چڑیاں کس قدر خوش قسمت ہیں کہ آپ کے مبارک ہاتھوں سے کھانا کھا رہی ہیں میرا یہ کہنا تھا آپ نے بقیہ روٹی اٹھا کر ہمارے حوالے کرتے ہوئے کہا یہ آپ کھالیں حالانکہ ہم آپ سے قدرے دور بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر میں نے آہستہ سے کہا اگر آپ کا پس خوردہ سالن بھی میسر ہو تو مزہ آجائے۔ آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً سالن بھی ہمارے حوالے کر کے ارشاد فرمایا یہ بھی آپ کھالیں۔

(۱۲)

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب قریشی ساکن خان گڑھ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے استاد محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ کی معیت میں آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوا راستہ میں استاد محترم نے ارشاد فرمایا سرکار کے سامنے یہ عرض نہ کرنا کہ میرے استاد ہیں۔ جب کھانا تقسیم ہوا آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا قریشی صاحب کے استاد محترم کیلئے کھانا لاؤ حالانکہ آپ کے سامنے اس بات کا ذکر تک نہ کیا گیا۔

(۱۳)

حافظ نور احمد صاحب غازی گھاٹ والے بیان کرتے ہیں میرا ارادہ حج پر جانے کا تھا۔ اجازت حاصل کرنے کی غرض سے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا مگر حرف مدعا عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا بابو! لوگ حج کا ارادہ کر کے دعا کراتے ہیں جب یہ نیک ارادہ ہو جائے دعا کرانے کی ضرورت نہیں ہوتی ہمت کر کے چلا جانا چاہئے حضور پرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود امداد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

(۱۴)

خلیفہ فتح محمد صاحب ساکن کوٹ سلطان بیان کرتے ہیں کہ میرے دوست عاشق محمد پراغوا کا مقدمہ درج تھا خاور جسکانی تحصیل دار کوٹ ادو بھی اس میں ملوث تھا جو از حد پریشان تھا میرے ہمراہ آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوا۔ تحصیل دار صاحب مذکور آغا نور محمد پولیس کپتان کا لڑکا ہے جس نے مقدمہ بھکر میں حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ سے بھرپور تعاون کیا تھا آپ نے انتہائی شفقت اور دعا فرمائی۔ مریدین اور عقیدت مند حسب توفیق نذرانہ پیش کر رہے تھے۔ عاشق محمد مذکور کہتا ہے میرے دل میں خیال آیا یہ بھی خوب بارونق دکانداری ہے۔ اسی لمحہ ایک مرید نے دس روپے کا نوٹ پیش کیا آپ نے اسے کونے سے پکڑا اور عاشق محمد مذکور سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا خان صاحب ہماری دکانداری کی رونق کو ملاحظہ کیا۔ خان صاحب مذکور رو پڑے اور قدموں میں گر کر معافی طلب کی۔ ازیں بعد مقدمہ سے بھی باعزت بری ہوگئے۔

(۱۵)

ملک فضل احمد ساکن سنانواں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضری کی غرض سے روانہ ہوا دل میں ارادہ تھا کہ کسی پیر بھائی سے سرکار کی کرامت پوچھوں گا جب حاضر بحضور ہوا آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا بابو! فقیر کی کرامت یہ ہے کہ سارا دن فقیر شریعت مطہرہ پر عمل پیرا رہے اور خلاف شرع کام برداشت نہ کرے یہی بڑی کرامت ہے۔

(۱۶)

مسمی پٹھانڑاں ساکن منکیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں تنہائی میں حضرت غریب نواز

Marfat.com

رحمہ اللہ علیہ کے حضور حاضر تھا آپ مطالعہ میں مصروف تھے۔ لنگر شریف کے چلتے ہوئے کنوئیں کا پانی ہمارے نزدیک سے گزر رہا تھا۔ جس میں بطخ کے چھوٹے چھوٹے بچے بطخ کے ہمراہ پانی پر تیر رہے تھے۔ اچانک میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی ضعیف العمر ہیں اور خواجگان حضرات بھی کم سن ہیں۔ طالبان سلوک کا اور ہمارا کیا بنے گا۔ فوراً ہی میرے قلبی خدشہ سے مطلع ہو کر مطالعہ کا سلسلہ منقطع فرما کر ارشاد فرمایا پٹھانڑوں بابو! دیکھ بھانویں جو بطخ دے بچے چھوٹے ہن۔ پانی کوں سینے ہیٹھ رکھی ودن۔"

یعنی برخوردار پٹھانڑاں بطخ کے بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں پھر بھی پانی کو اپنے سینہ کے نیچے رکھے ہوئے ہیں۔ ان کو تیرنا کس نے سکھایا ہے۔ آپ کا یہ فرمان اقدس سنتے ہی قلبی کیفیت سکون پذیر ہوئی اور پریشانی سے نجات ملی۔

(۱۷)

حاجی محمد اکرم ساکن چک نمبر ۱۳ جنوبی ضلع سرگودھا بیان کرتے ہیں مع احباب آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر تھا۔ آیتِ کریمہ "قل انما انا بشر مثلکم" کے بارے اشکال تھا۔ جیسا کہ دیوبند علماء اس سے ثابت کرتے ہیں کہ حضور ہماری مثل بشر ہیں۔ اپنے اس وہم کا اظہار ابھی تک کسی سے نہ کیا تھا۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بعد از نماز مغرب ہمیں بلایا اور میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا بابو! "مثالی گل حقیقت نئیں ہوندی" یعنی بیٹے آنحضرت ﷺ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت بشر نہیں بلکہ یہ آپ کی صفت ہے۔ اپنے دعویٰ کی تائید میں یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ

Marfat.com

ارشاد فرمایا اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان اور جنات کو مثل چوپاؤں کے فرمایا حالانکہ انسان کی حقیقت اور ہے اور چوپائے کی حقیقت اور ہے۔ اب یہ بات واضح ہو جانی چاہیئے کہ جس طرح انسان کو جانور کہہ کا پکارا جائے تو وہ یہ اپنے لئے مناسب نہیں سمجھتا بلکہ ناخوش ہوتا ہے۔ اسی طرح سرکار دو عالم آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف مثالی نام سے پکارنا جائز نہیں۔ یقیناً آپ اس سے ناخوش ہوں گے (یعنی صرف اپنی مثل بشر کہہ کر پکارنا جائز نہیں ہے)۔

(۱۸)

حضرت مولانا سید غلام جیلانی ولد حضرت مولانا گل محمد صاحب (خلیفہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ) حال مقیم خطیب جامع مسجد چوک حرم گیٹ بیان کرتے ہیں کہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا مولوی دوست محمد قریشی (جس کی قبر کوٹ ادو شہر میں ہے) دوران تقریر آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے باکانہ گستاخی کے الفاظ بیان کرتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد میں نے مراقبہ میں دیکھا وہ آگ کے عذاب میں گرفتار ہے جس کو یقین نہ آئے وہ قبر کھود کر چشم ظاہر سے دیکھ سکتا ہے دعویٰ غلط ثابت ہونے پر سزا بھگتنے کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔

(۱۹)

صوفی رشید احمد باروی ساکن سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہونے کیلئے روانہ ہوا ایک حافظ صاحب جو کہ دیوبندی عقائد رکھتے تھے میرے ساتھ بغرض زیارت روانہ ہوئے۔ راستہ میں اس نے مجھے چند سوالات سنائے اور کہا ان کے متعلق آپ کے پیر صاحب سے پوچھوں گا میں

Marfat.com

خاموش رہا۔ جس وقت آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوئے کھانا کھانے کے بعد حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ و نصیحت شروع فرمائی جس میں حافظ صاحب، مذکورہ بالا کے تمام ذہنی سوالات کے جوابات نہایت ہی مدلل پیرائے میں بیان فرما دیئے۔ حافظ صاحب آپ کے اس کشف سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور دیوبندیت سے تائب ہو کر حلقہ ارادت میں شامل ہوگئے۔

(۲۰)

صوفی رشید احمد باروی محبوب کالونی ضلع سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ عبدالمجید ——— سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ لکھوایا۔ عرس مبارک کے موقع پر آپ سے ملاقات ہوئی۔ فرمانے لگے میرا ایک روحانی مقام رکا ہوا تھا جس کی خاطر میں نے پورے پاکستان میں فقیر (اللہ والے) صاحبان سے شرف زیارت اور حاضری کی برکت حاصل کی مگر مسئلہ حل نہ ہوا۔ مگر آپ کے دیئے گئے پتہ پر آپ کے پیر صاحب کو بذریعہ خط اپنے حالات سے آگاہ کیا بحمدہٖ تعالیٰ مکتوب کا جواب واپس پہنچنے سے پہلے ہی میری مشکل حل ہوگئی۔

(۲۱)

حافظ محمد انور نابینا ساکن ایبٹ آباد بیان کرتا ہے کہ بہاول پور میں بلائنڈ سکول میں رہتا تھا رات کو نماز تہجّد ادا کرنے کی غرض سے بیدار ہوا تو سکول میں پانی موجود نہ تھا سکول سے ایک فرلانگ دور فاصلہ پر ایک مسجد میں بغرض ادائیگی نماز تہجّد روانہ ہوا۔ راستہ میں جھاڑیاں تھیں اور میں نابینا تھا اچانک ایک سانپ میرے بائیں بازو پر گرا جسے میں نے فوراً دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر دور پھینک دیا۔ اس واقعہ کے بعد جب آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضر ہوا تو حضرت غریب نواز

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ بابو سانپ وغیرہ نکلنے کا موسم ہے۔ رات کو ادائیگی نماز تہجّد کیلئے پانی کا انتظام کر کے سویا کرو۔ حالانکہ میں نے اس واقعہ کا ذکر ابھی تک نہیں کیا تھا۔

(۲۲)

ملک نذر حسین اولکھ ساکن ڈگر اولکھ بھکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواہش اولاد نرینہ لے کر سلطان العارفین کے دربار میں پانچ روز تک قیام کیا واپسی پر آستانہ عالیہ بارویہ شریف پر بغرض زیارت پہنچا۔ جونہی قدم بوس ہوا برہم ہوکر ارشاد فرمایا۔ "پرائی بکری کوں گھاہ کوئی نئیں پاندا اوئے" یعنی بیگانی بکری کو کوئی چارا نہیں ڈالتا یہ الفاظ تین بار دہرائے گئے میرے ذہن پر آپ کا ارشاد گرامی بجلی بن کر گرا ندامت کے پسینہ میں شرابور سر جھکائے بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد سرکار نے سکوت توڑتے ہوئے وہی الفاظ دہرائے اور نصیحت فرمائی بیٹا اگر صاحب مزار کی کسی بات کا شکوہ یا حقارت ذہن میں آجائے تو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا ہے۔ دربدر جانا بھوکے انسان کا کام ہے ہمہ وقت اپنے مرشد کریم کو اپنے ساتھ تصور کریں اور انہی سے حاجت روائی کیلئے التجا کریں۔

(۲۳)

مولوی اللہ دتہ حال مقیم چوک اعظم بیان کرتے ہیں کہ حضرت کرمانوالے کے ایک مرید سید درویش علی صاحب حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شوق لے کر میرے پاس پہنچے چنانچہ ہم دونوں اڈہ جاوید نگر سے اتر کر پیدل روانہ ہوئے راستہ میں شاہ صاحب فرمانے لگے اولیائے کرام کی کرامات کافی مشہور ہیں آپ سرکار کی بھی کوئی کرامت بیان کریں میں نے عرض کیا فقیر صاحب شریعت مطہّرہ پر عملی زندگی میں مکمل عمل پیرا ہیں میرے نزدیک یہی بڑی

Marfat.com

کرامت ہے۔ آستانہ عالیہ بارویہ پہنچ کر آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے گرمیوں کا موسم تھا ٹھنڈے مشروب سے تواضع فرمائی اور نہایت ہی شفقت و محبت کا اظہار فرماتے رہے۔ دوران گفتگو فرمایا شاہ صاحب "اللہ دے نبی کوں معجزہ ظاہر کرنا واجب ہے تے اللہ دے ولی کوں کرامت چھپاوَنی واجب" یعنی شاہ صاحب انبیاء کو معجزات کا ظاہر کرنا واجب ہے اور اللہ کریم کے اولیاء کو کرامات کے اظہار سے اجتناب واجب۔ سید درویش آپ سے یہ ارشاد گرامی سن کر آپ کے کشف کا قائل ہوتے ہی آپ کے قدموں میں گر گیا۔

(۲۴)

تعبیر خواب

(۱) ملک نذر حسین اولکھ ساکن بھکر بیان کرتے ہیں۔ ایک رات میں نے خواب میں وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ چہرہ دھوتے ہوئے میری داڑھی چہرہ سے جدا ہو کر میرے ہاتھ میں آگئی ہے۔ نہایت ہی مضطرب و پریشان ہوا۔ دو روز بعد پھر خواب میں دیکھا کہ ادائیگی نماز کے دوران جب سجدہ سے سر اٹھانے لگا تو داڑھی جائے سجدہ پر رہ گئی۔ نہایت ہی مضمحل طبیعت اور پریشانی کی حالت میں آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور آپ حضور رحمہ اللہ علیہ سے مذکورہ خواب بیان کر کے تعبیر سے متعلق عرض کیا ارشاد فرمایا بابو! آپ کو مبارک ہو داڑھی کا گرنا گناہوں کے جھڑنے کی علامت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے جس پر مہربانی فرمائیں۔

(۲) ملک نذر حسین صاحب مذکور بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات خواب دیکھا اردو کا پرچہ امتحانی دے رہا ہوں کچھ مشکل درپیش آئی ایک خوبصورت

Marfat.com

نورانی شکل و صورت والے بے ریش نوجوان نے اس مشکل میں میری مدد کی اور نتیجہ میرے حق میں نکلا۔

دوسری بار خواب دیکھا شہر بھر کے اندر لب سڑک ایک گہرے کنوئیں کے کنارے پر کھڑا اندر جھانک رہا ہوں۔ مذکورہ بالا پروجاہت شخصیت دوبارہ اسی رنگ و روپ میں تشریف لائی اور فرمایا کنارے پر کھڑے کیا دیکھ رہے ہو قرب حضوری چاہتے ہو تو اس میں چھلانگ لگا دو۔ میں نے فوراً بلا خوف چھلانگ لگائی اور تہ میں پہنچتے ہی خود کو اس نورانی شخصیت کی گود میں موجود پایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تکلیف تو نہیں ہوئی۔ عرض کیا جی نہیں۔ پھر میرے بازوؤں سے پکڑ کر آپ پلک جھپکتے ہی کنوئیں سے باہر تشریف لائے۔ رخصت ہونے کیلئے اجازت عرض کی فرمایا کدھر جاؤ گے عرض کیا مرشد کریم کے حضور ارشاد فرمایا ادھر نہ جاؤ میرے ساتھ چلو۔ عرض کیا ضرور جاؤں گا اور پیدل آستانہ عالیہ پر چلا آیا۔

تیسری بار عالم خواب میں دیکھا کہ آستانہ عالیہ بارویہ سے مشابہ ایک مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کیلئے اجتماع کثیر ہے اور امام کا انتظار ہے۔ میں خود بھی اسی مجمع میں شامل ہوں۔ اعلان ہوا کہ امام صاحب تشریف لا رہے ہیں حاضرین باادب کھڑے ہوگئے درمیان سے راستہ بنا دیا گیا۔ وہی خوبصورت و منور چہرہ والی مذکورہ شخصیت مندرجہ اوصاف کے ساتھ تشریف لاکر محراب میں رونق افروز ہوئی۔ صدائے تکبیر بلند ہوئی۔ آپ ہی کی امامت میں نماز مکمل ہوئی۔ خواب سے بیدار ہوا۔ صبح سویرے ان تینوں خوابوں کی کڑیاں جوڑتا ہوا اسی ادھیڑبن میں گھر سے روانہ ہو کر آستانہ عالیہ بارویہ پر حاضری دی اور آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ سے شرف زیارت حاصل کیا۔ اختتام محفل پند و نصائح پر آپ قیلولہ فرمانے کیلئے چارپائی پر تشریف لے گئے تو اس تنہائی میں لانگری محمد نواز کے ذریعہ تینوں خواب عرض کئے اور تعبیر کیلئے عرض کیا۔ ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

بابو! مبارک ہو خواب میں تینوں بار تشریف لانے والی شخصیت آقائے دو جہان والی کون و مکان آنحضور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات پاک تھی۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ریش ہونا یہ آپ کو اپنا عیب نظر آرہا ہے۔ وظیفہ اسم ذات ادیم استغفار بہت زیادہ کریں۔

(۲۵)

حضرت سید گل حسن شاہ صاحب بہاولپور والے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہٗ العزیز کے حضور بیعت کی غرض سے حاضر ہوا ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ "تمہارا مطلوب علاقہ تھل میں ہے" اور ـــــ تم نے ایک معمر بزرگ سے فیض یاب ہونا ہے۔

میں عملیات کا ماہر تھا جب آستانہ عالیہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ پر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ـــــ تو وہاں بھی بذریعہ عملیات میں نے آپ کا مقام معلوم کرنا چاہا!

مگر جب بیعت کے لئے حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے عملیات کے متعلق ہی گفتگو شروع فرمائی اور تفصیل سے بیان کیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر مجھے عملیات سے توبہ کرائی۔ اس کے بعد بیعت فرمایا۔

(۲۶)

حضرت خلیفہ سید طالب حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک سرکاری ادارے میں سکول ٹیچر تھا ـــــ اور شیعہ مذہب رکھتا تھا ـــــ بسا اوقات اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری کا موقع ملا۔ دل میں شوق پیدا ہوا کہ کاش اولیاء اللہ کے جملہ اوصاف کا حامل ـــــ اور سیرت اولیاء کا پیکر کوئی زندہ ولی مل جاتا جس کی زیارت سے مستفیض ہوتا ـــــ اور اس کی عملی زندگی کا خود نمونہ دیکھتا ـــــ چنانچہ ایک موقع پر "لیہ" شہر کے باہر ایک کھلے گراؤنڈ میں ابو الکلام صاحبزادہ

Marfat.com

سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ آلومہار شریف کا خطاب تھا ـــــ اس جلسہ کی صدارت حضرت غریب نواز پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ فرما رہے تھے ـــــ میں بھی جلسہ سننے کے لئے حاضر ہوا حضرت پیر بارو صاحب کرسی صدارت پر جلوہ افروز تھے اور خلق خدا کا ایک جم غفیر اپنی بیتاب اور پیاسی نگاہوں سے آپ کی زیارت کر رہا تھا ـــــ تقریر کے بعد پورا ہجوم آپ کی قدم بوسی کے لئے امڈ پڑا ہر شخص آپ کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بے چین تھا ـــــ یہ منظر دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا کچھ عرصہ کے بعد آپ "کوٹ سلطان" جاتے ہوئے ہمارے قصبہ "جمن شاہ" سے گزرے آپ بس پر سفر کر رہے تھے ـــــ بس رکتے ہی لوگ زیارت کیلئے دوڑے ـــــ مجھے جب پتہ چلا تو میں بھی سلام کیلئے حاضر ہوا ـــــ میں نے جب ہاتھ ملایا تو آپ نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے میرا ہاتھ دبایا اور فرمایا شاہ صاحب کیا حال ہے؟

صرف یہی کہنا تھا کہ میرے دل کی دنیا تبدیل ہوگئی آپ روانہ ہوگئے مگر مجھے شوق لقاء نے بے چین کر دیا۔

اک دن وہ مل گئے تھے سر راہ گزر کہیں
پھر دل نے بیٹھنے نہ دیا عمر بھر کہیں

جلد ہی آستانہ عالیہ بارویہ کے متعلق معلومات حاصل کیں اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے ارشادات طیبہ کی برکت سے شیعہ مذہب سے توبہ کی اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل ہو کر شرف بیعت حاصل کیا ـــــ

(نوٹ) مذکورہ بالا جلسہ میں مولانا محمد رمضان صاحب نے حضرت صاحبزادہ فیض الحسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضرت غریب نواز ضعف اور پیری کی وجہ اونچا سنتے ہیں آپ ذرا بلند آواز سے تقریر فرمائیں ـــــ صاحبزادہ صاحب نے اپنے مخصوص منفرد اور دلکش انداز بیان میں فرمایا مولانا آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ اس ظاہری سماعت کے محتاج ہیں؟ ہرگز نہیں آپ

Marfat.com

میری گذارشات کو بخوبی سن رہے ہیں اور اپنی توجہات سے تمام لوگوں کو مستفیض فرمارہے ہیں پھر اسی موضوع پر تفصیل سے آپ نے روشنی ڈالی اور زبان و بیان کی خداداد صلاحیتوں کا خوب مظاہرہ فرمایا۔

(۲۷)

حکیم مشتاق احمد صاحب شرق پوری نے بیان فرمایا کہ سید مظہر حسین شاہ صاحب پٹواری جو کہ شیعہ مذہب رکھتے تھے ـــــ میرے پاس شرق پور تشریف لائے حضرت غریب نواز کا ذکر خیر ہوا تو انہوں نے کہا میں بھی آستانہ عالیہ پر حاضر ہونا چاہتا ہوں چنانچہ بندہ اور مظہر حسین شاہ صاحب اور برادر مولوی اللہ دتہ صاحب ہم تینوں دربار عالیہ پر حاضر ہوئے ـــــ عصر کا وقت تھا ـــــ جب ہم نے آپ سے ملاقات کی اور زیارت کا شرف حاصل کیا ـــــ آپ نے آغاز ہی میں مذہب شیعہ کی تردید میں گفتگو شروع فرمائی ـــــ حالانکہ اس وقت تک مجھے بھی علم نہ تھا کہ مظہر حسین شاہ صاحب شیعہ مذہب رکھتے ہیں آپ نے شاہ صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

شاہ صاحب! کسی آدمی کا بیٹا اگر سولہویں جماعت میں اچھے نمبروں پر پاس ہو جائے تو ماں باپ خوش ہوں گے یا ناراض؟

شاہ صاحب نے عرض کیا۔

حضور خوش ہوں گے!

آپ نے فرمایا کہ امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کربلا کی امتحان گاہ عشق میں اچھے نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں تو پھر شیعہ کیوں ماتم کرتے ہیں اور روتے پیٹتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: "شاہ صاحب! کسی آدمی کے ماں باپ اگر زندہ ہوں تو اسے رونے کی ضرورت ہے؟

انہوں نے عرض کیا حضور نہیں!

Marfat.com

آپ نے فرمایا جب قرآن مجید گواہی دیتا ہے کہ شہید زندہ ہیں تو پھر شیعہ ان زندہ شہیدوں کو کیوں روتے پیٹتے ہیں؟

اور فرمایا جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھتے ہیں وہ ایمان سے خالی ہیں صحابہ کرام کی گستاخی کرنے والوں سے میل جول حرام ہے ــــ

اہل بیت کرام کی سچی محبت و عقیدت صرف اہل سنت و جماعت ہی کے سینے میں ہے۔

حضرت غریب نواز کی یہ مؤثر سادہ اور دل میں کھب جانے والی گفتگو سن کر شاہ صاحب شیعہ مذہب سے تائب ہوگئے اور آپ کی بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔

(۲۸)

حکیم مشتاق احمد صاحب شرق پوری یہ واقعہ بھی بیان فرماتے ہیں۔

کہ میں اس وقت ۳۰۵ چک ضلع لیہ ہی میں مقیم تھا ــــ میرے بھائی اور ہمشیرہ کی شادی ہوئی شادی کرنے کے بعد ہم مقروض ہوگئے ــــ مجھے گھر والوں نے کہا کہ حضرت غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہو کر قرض کی خلاصی کے لئے دعا کروائیں ــــ

میں حضرت کے آستانہ پر حاضر ہوا اور فجر کی نماز سے پہلے آپ کے قریب ہو کر سرگوشی کے انداز میں قرض سے رہائی کی دعا کے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا۔

جو لوگ خلاف شریعت کام کرتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل ہوتے ہیں کیا یہ مسلمانوں کا طریقہ ہے کہ وہ شادی کے موقعہ پر ڈھول ــ باجے گانا بجانا اور لہو و لعب اور کھیل تماشے منعقد کرے (واقعہ یہ تھا کہ یہ تمام امور ہمارے بھائی کی شادی پر

Marfat.com

ہوئے تھے)

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خانقاہ حضرت سید عنایت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک سید میرے پاس آیا اور کہا کہ میرے لڑکے کی شادی ہے اور میں اس شادی میں تمام لوگوں کو بلانا چاہتا ہوں حتیٰ کہ "کٹانے" یعنی مسلم شیخ۔ ان سب کو بھی بلاؤں گا ـــــ میں نے کہا یہ درست نہیں ہے سادہ طریقے سے نکاح پڑھوا کر شادی کر دو اور بعد میں حسب توفیق دعوت ولیمہ کر دینا اس نے کہا جناب

"پھر اس طرح تو ناک نہیں رہتی"

چنانچہ انہوں نے قرض لے کر شادی کی اور لوگوں کو بلایا ـــــ شادی کے بعد قرض لینے والے ان کے پیچھے دوڑے وہ سخت پریشان ہوئے اور نادم بھی ـــــ میں نے کہا جناب ناک تو اب نہیں رہی کہ قرض مانگنے والے ہر وقت آپ کی تلاش میں ہیں ـــــ نیز فرمایا دیکھئے لوگ جھوٹی عزت اور ناک رکھنے کیلئے شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اللہ و رسول کے احکام کی نافرمانی ـــــ پھر وہ عزت بھی خاک میں مل جاتی ہے۔

Marfat.com

اولیائے نقشبند

حاملان سر وحدت اولیائے نقشبند
راز داران حقیقت اولیائے نقشبند
کیوں نہ ہوں عنوان وحدت اولیائے نقشبند
ہیں گل الفت کی نکہت اولیائے نقشبند
صاحبان اوج و عظمت اولیائے نقشبند
مرکز حسن و عقیدت اولیائے نقشبند
حامیان دین حق ہیں بے نیاز ماسوا
ماحیان شرک و بدعت اولیائے نقشبند
رہنمایان سلوک و معرفت لاریب ہیں
باعث فیضان و رحمت اولیائے نقشبند
ہر قدم ان کا اٹھا احیائے دین کے واسطے
رہروان راہ سنت اولیائے نقشبند
ہے تخصص ان کا صدق حال و صدق مقال
علم و عرفاں کی روایت، اولیائے نقشبند
اتباع سرور کونین ان کی زندگی
رات دن وقف عبادت اولیائے نقشبند
راہ عشق مصطفیٰ کے رہرو کیوں کر نہ ہوں
رکھتے ہیں نور بصیرت اولیائے نقشبند
رونق بزم ولایت ان کے انوار و فیوض
حسن دستار فضیلت اولیائے نقشبند
اقتضائے وقت ہے ان کا تبرّج دین میں
منبع رشد و ہدایت اولیائے نقشبند
میں نہ کیوں محمود روز و شب رہوں مدحت سرا
ہیں ثنا گوئے رسالت اولیائے نقشبند

از: راجہ رشید محمود

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ تعالیٰ

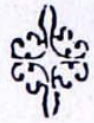

تو نقشِ نقش بنداں راچہ دانی
تو شکل پیکر جاں راچہ دانی

گیاہِ سبز داند قدر باراں
تو خشکی قدر باراں راچہ دانی

ہنوز از کفر و ایمانت خبر نیست
حقائق ہائے ایمان راچہ دانی

Marfat.com

Marfat.com

حالاتِ مشائخ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مسلسلاً منتہیاً الی النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

Marfat.com

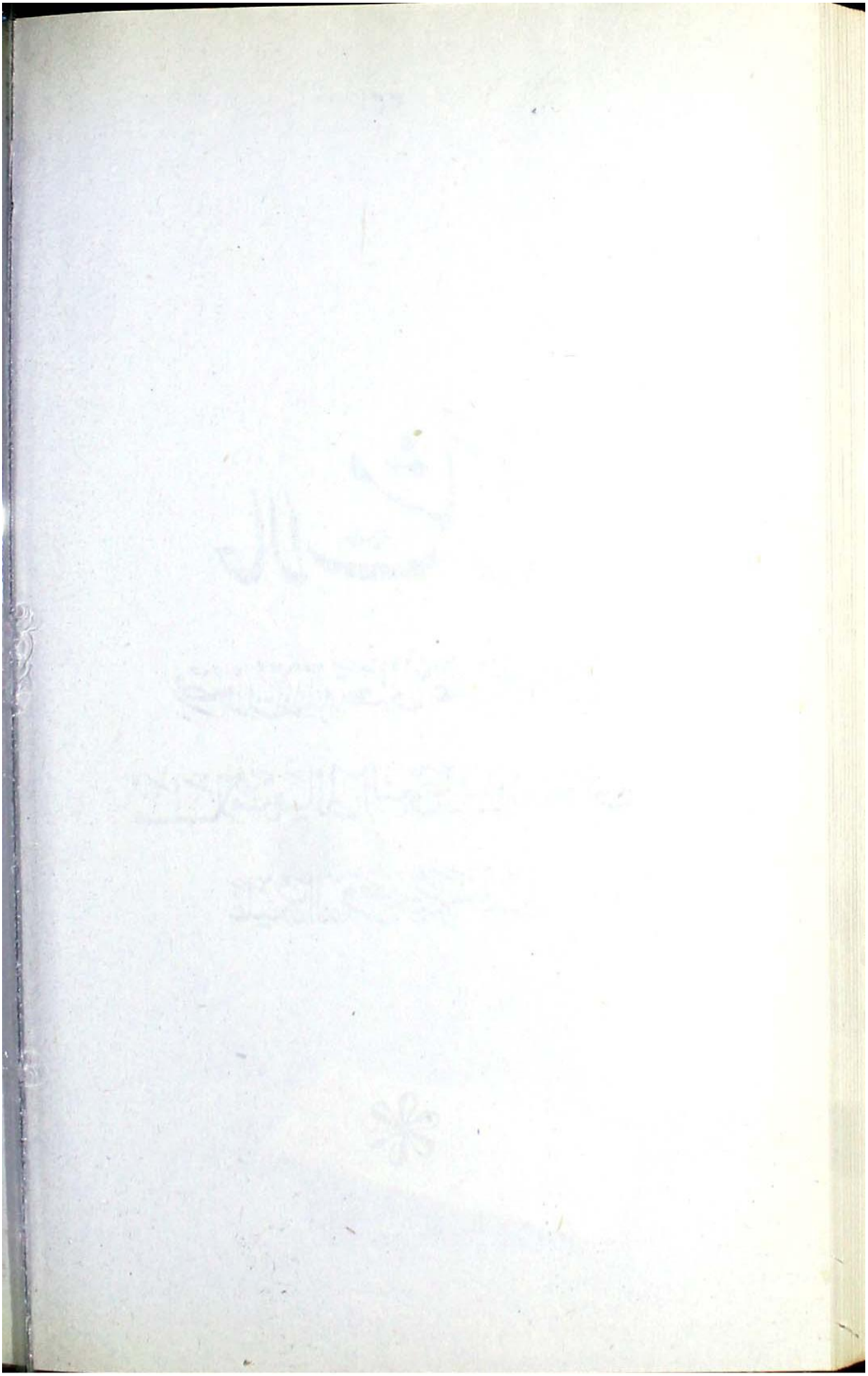

Marfat.com

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باعث ایجاد عالم سرور انبیاء محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین معدن علوم اولین و آخرین منبع فیض و کمال۔ مظہر حسن و جمال۔ خلیفہ رب ذوالجلال والاکرام ہیں آپ کا ارشاد گرامی ہے "اول ماخلق اللہ نوری" یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا "وکنت نبیا و آدم لمنجدل فی طینتہ" میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام کا جسم مبارک ابھی مٹی میں گوندھا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو نور سے پیدا فرمایا۔ پھر اسی نور کو واسطہ خلق عالم ٹھہرایا اور عالم ارواح ہی میں خلعت نبوت سے سرفراز فرمایا اسی نور کی بدولت حضرت آدم مسجود ملائکہ ٹھہرے۔ اور آپ کی توبہ قبول ہوئی اسی نور کی بدولت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی بدولت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود گلزار بنی اور اسی نور ہی کی برکت سے انبیائے سابقین علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کی عنایات بے غایات ہوئیں۔

اس عالم دنیا میں آپ کا ظہور قدس بروایت مشہور ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ رفع عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو سال بعد ہوا۔ والد ماجد کا اسم گرامی

Marfat.com

حضرت عبداللہ اور والدہ گرامی کا نام نامی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہما ہے۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ آپ کی ولادت کے وقت مجھ سے ایک نور خارج ہوا۔ جس سے مشرق و مغرب روشن ہوگئے سات روز اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نوش فرمانے کے بعد چند دن ثُوَیْبَہ "ابولہب کی لونڈی" کا دودھ پیا آپ کے والد محترم عبداللہ بن عبدالمطلب کا انتقال ہوچکا تھا اور آپ یتیم تھے۔ اس کے بعد دودھ پلانے کی سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ نے حاصل کی اور وہ آپ کو اپنے قبیلہ میں لے کر آئیں۔ آپ ہمیشہ صرف ایک پستان سے دودھ پیا کرتے اور دوسرا پستان اپنے رضاعی برادر کے لئے چھوڑ دیتے۔ دو سال کی عمر میں اپنے رضاعی بھائیوں کے ہمراہ جنگل میں بکریاں چرانے کیلئے چلے جاتے۔ آپ کی کفالت کی ذمہ داری دادا عبدالمطلب کے سپرد ہوئی وہ بھی دو سال بعد اللہ کو پیارے ہوگئے۔ پھر آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی کفالت فرمائی۔ انہوں نے نہایت ہی محبت اور تعظیم کے ساتھ پرورش کیا۔ آپ اوصاف حمیدہ۔ دیانت و امانت میں اپنی مثال آپ تھے۔ لوگ آپ کو صادق اور امین کہہ کر پکارنے لگے۔ ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہ نے آپ کو اپنے سامان تجارت کے ساتھ شام بھیجا۔ جہاں سے واپسی پر حضرت خدیجہ آپ کی صدق و صفائی سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں اور آپ کو پیغام نکاح بھجوایا جس کے بعد آپ کا نکاح ہوگیا۔ اس دوران آپ نے غار حرا میں خلوت اختیار فرمائی وہیں پر ۸/ربیع الاول بروز دوشنبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی لائے۔ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور اس کے بعد حضرت عثمان بن عفان عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص و زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہم دولت ایمانی سے سرفراز ہوئے۔ ماہ رجب ۵ ہجری کو ۱۰ یا ۱۲ آدمیوں نے پہلی ہجرت کی پھر وقتاً فوقتاً ۸۳ آدمیوں نے ہجرت کی۔ نبوت کے دسویں سال آپ

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا انتقال ہوا۔ نبوت کے بارہویں سال ۲۸ر رجب کو حضرت ام ہانی کے گھر پاک سے آپ کو بحالت بیداری معراجِ جسمانی عطا ہوا۔ اور سب سے پہلے معراج شریف کی تصدیق و تائید حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔ نبوت کے تیرہویں سال ستر آدمی شرفاء انصار میں سے مسلمان ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کرام کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت دی۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے علاوہ تمام صحابہ کرام ہجرت کر گئے ایک رات آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر مبارک پر چھوڑ کر لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کیں اور فرمایا امانتیں تقسیم کرنے کے بعد مدینہ آجانا۔ آپ راتوں رات حضرت ابو بکر صدیق کو ان کے گھر سے ساتھ لے کر غار ثور کی جانب تشریف لے گئے جہاں تین روز تک قیام فرمایا۔

اس کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر ۱۲ر ربیع الاول مدینہ شریف پہنچ کر قباء میں ٹھہرے۔ اس کے بعد باقاعدہ قیام ابو ایوب انصاری کے گھر فرمایا۔ اس کے بعد آپ کا مکان اور مسجد نبوی شریف تیار ہوئی۔ ہجرت کے دوسرے سال تحویل کعبہ ہوئی ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور حکم جہاد ہوا اس کے بعد جنگ بدر جنگ احد اور غزوۂ تبوک وغیرہ بڑی سخت لڑائیاں ہوئیں۔ ہجرت کے نویں سال حج فرض ہوا اور دسویں سال آپ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور یہیں آپ نے پوری انسانیت کی راہنمائی کے لئے تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق دوران بیماری حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت فرماتے رہے۔ بقول مشہور ۱۲ر ربیع الاول شریف دو شنبہ کو "اللھم بالرفیق الاعلیٰ" کے کلمات قدسیہ کی ادائیگی کے دوران ہی آپ نے اس عالم سے پردہ فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Marfat.com

اس کے بعد گویا قیامت برپا ہوگئی۔ عقلیں گم ہوگئیں۔ حضرت عمر تلوار لے کر میدان میں آگئے کہ اگر کسی نے آپ کے انتقال کا ذکر کیا تو گردن اڑا دوں گا آخر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حوصلہ دیا۔ اور اس نازک وقت میں پوری امت کو سنبھالا اور سرکار کی نیابت کا حق ادا کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پاک ہی میں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں پر آپ کو دفن کیا گیا۔ ارشاد فرمایا جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوئی اللہ تعالیٰ اس راقم اور تمام مسلمانوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و شفاعت نصیب فرمائے۔ امین یا رب العالمین۔

گنہ گارم سیہ کارم شفاعت یارسول اللہ

حلیہ شریف

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد مگر ہر مجمع میں بلند معلوم ہوتے۔ رنگ مبارک سرخ و سفید، سر مبارک بڑا، موئے مبارک سیاہ گھنگھریالے، پیشانی مبارک کشادہ نورانی اور روشن، ابرو مبارک باریک، چشم مبارک بڑی، پتلیاں نہایت سیاہ، پلکیں بڑی خوبصورت رخسار پر گوشت، ناک بلند، نورانی کان متوسط، درخشاں چہرہ مبارک، داڑھی مبارک بھری ہوئی، سر مبارک میں اور ریش مبارک میں سترہ بال سفید تھے، گردن مبارک صاف شفاف بہت خوبصورت دوش مبارک پر پوست، لمبے ہاتھ کشادہ ہتھیلیاں، بغلیں سفید خوشبودار مگر بال نہ تھے، انگلیاں مبارک دراز خوشنما سینہ مبارک چوڑا، دونوں کندھوں کے درمیان مُہر نبوت شکم مبارک خوب سفید شفاف اور سینہ کے

Marfat.com

برابر، پس پشت سے بھی آپ کو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسے سامنے سے آپ کا جسم مبارک نور تھا اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔ پسینہ مبارک میں خوشبو تھی آپ کی راہگذر خوشبو سے معطر رہتی۔ زمین آپ کے فضلہ کو چھپا لیتی اور وہاں سے خوشبو آتی۔ آپ کے آب دہن مبارک سے کھاری کنوئیں شیریں ہو جاتے تھے

اخلاق کریمہ

آپ ایسے باوقار تھے کہ جو اچانک آپ کو دیکھتا ہیبت کھاتا مگر جب شرف حضوری سے مشرف ہوتا تو یہ خوف ختم ہو جاتا۔ آپ کی نشست صحابہ کرام سے ممیّز نہ تھی جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ لوگوں پر نہایت درجہ کی شفقت فرماتے تھے۔ آپ کی مجلس میں آوازیں بلند نہ ہوتیں۔ آپ سب سے زیادہ فصیح اور شیریں تقریر تھے۔ آپ بغیر چھنے جو کے آٹے کی روٹی تناول فرماتے۔ کدو شریف اور ثرید از حد مرغوب تھے۔ بسم اللہ پڑھ کر پانی تین سانس میں پیتے اور ہر بار الحمدللہ اور بسم اللہ پڑھتے۔ آپ سب سے زیادہ حلیم تھے۔ آپ سب سے زیادہ قوی اور بہادر تھے۔ آپ اپنے اکثر کام کاج خود کر لیتے۔ ہدیہ اور دعوت قبول فرماتے آپ دعائے بد سے اعراض فرماتے نہ کسی مفلس وغیرہ کو حقیر جانتے اور نہ ہی کسی بادشاہ وغیرہ سے خوف کھاتے بلکہ دونوں کو برابر اللہ تعالیٰ کی جانب بلاتے۔ آپ ہمہ وقت عبادت، تبلیغ دین اور احکام خداوندی کی اشاعت میں مصروف اور سرگرم عمل رہے۔

معجزات

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر معجزات عطا فرمائے کہ جن کی کوئی حد و غایت ہی نہ تھی۔ آپ کا وجود انور مقدس و مطہّر۔ اخلاق و عادات افعال و احوال وغیرہ

Marfat.com

معجزہ نہیں تو کیا ہیں؟ اس جگہ اجمالاً چند کا ذکر پیش ہے۔ ۱۔ چاند کا شق ہونا سیر بھر جو سے کئی لوگوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ ایک بکری کے بچے سے ۸۰ آدمیوں کو کھانا کھلانا۔ چند خرموں سے پورے لشکر کو پیٹ بھر کر کھلانا۔ دست مبارک کی انگلیوں سے پانی کے چشموں کا پھوٹ نکلنا وضو کا بچا ہوا پانی تبوک کے چشمہ میں ڈال کر اس کے پانی کو زیادہ کر کے لشکر والوں کا سیر ہو کر پانی پینا۔ ایک مٹھی ریت سے کفار کے لشکر کو بے کار کرنا، خراب آنکھوں کو ٹھیک کرنا وغیرہ ہزاروں اور لاکھوں معجزات ہیں کہ جن کی گنجائش اس مختصر تذکرے میں کہاں آئے۔

واقعات عظیمہ

۱۔ ولادت مبارک بر قول مشہور ۱۲ ربیع الاول مکہ معظمہ بعد از صبح صادق

۲۔ وصال مبارک ۶۳ سال بروز دوشنبہ بر قول مشہور ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ

غزوات = ۲۸ "ایک قول اس سے زائد" = سرایہ = ۴۶ "ایک قول اس سے زائد"

ازواج پاک = ۱۱ اولاد پاک = لڑکے = ۳، لڑکیاں = ۴

وفود = ۲۶

رضی اللہ عنہا

۱۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین سے نکاح بعمر = ۲۵ سال

۲۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی پیدائش بعمر = ۳۰ سال

۳۔ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش بعمر = ۳۳ سال

۴۔ حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی پیدائش بعمر = ۳۴ سال

۵۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پیدائش بعمر = ۳۵ سال

۶۔ آغاز نزول قرآن بعمر = ۴۰ سال

۷۔ حضرت عمر کا حلقہ بگوش اسلام ہونا بعمر = ۴۶ سال

Marfat.com

۸۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح بعمر = ۴۹ سال
۹۔ اسراء (معراج) بعمر = ۵۰ سال
۱۰۔ ہجرت (مکہ سے غار ثور) بعمر = ۵۲ سال
۱۱۔ اذان کی ابتداء بعمر = ۵۳ سال
۱۲۔ سلاطین کو دعوت اسلام بعمر = ۵۸ سال
۱۳۔ حضرت خالد بن ولید کا قبول اسلام بعمر = ۵۹ سال
۱۴۔ حجتہ الوداع روانگی از مدینہ شریف بعمر = ۶۲ سال
۱۵۔ آغاز مرض الموت بعمر = ۶۲ سال
۱۶۔ حیات اقدس کے آخری لمحات بعمر = ۶۳ سال

؎ نسیما جانب بطحا گزر کن = ز احوالم محمد را خبر کن
توئی سلطان عالم یا محمد = ز چشم لطف سوئے من نظر کن

جامی

Marfat.com

الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

؎ آں آمن الناس بر مولائے ما آں کلیم اول سینائے ما

اصدق الصادقین۔ سید المتقین۔ امام العارفین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حق و صداقت کی وہ مشعل تاباں ہیں جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات کا مظہر اور آپ کی سیرت و کردار کا کامل نمونہ تھے آپ کا قلب مبارک انوار و تجلیات نبوت کا ہر آن جلوہ گاہ رہا۔ آپ نے آفتاب نبوت سے بے واسطہ فیض حاصل کیا۔ آپ کا اسم گرامی عبداللہ لقب صدیق و عتیق۔ کنیت ابو بکر ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے آپ مکہ مکرمہ میں واقعہ فیل سے دو سال چار ماہ بعد پیدا ہوئے اور آپ کا نسب نامہ ساتویں پشت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"شجرہ نسب"

فہر بن مالک قریش
غالب
لوی
مرہ

کلاب	تیم
قصی	سعد
عبدالمناف	کعب
ہاشم	عمرو
عبدالمطلب	عامر
عبداللہ	عثمان ابو قحافہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت عبداللہ صدیق اکبرؓ

Marfat.com

اسلام لانے کے وقت عمر شریف ۴۰ برس تھی۔ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ والدین صحابی، خود صحابی۔ اولاد صحابی۔ بالا جماع بعد از انبیاء و مرسلین آپ افضل البشر ہیں۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ پر اسلام پیش کیا تو آپ نے بلاتوقف بغیر کسی حجت کے قبول فرمالیا آپ کی شان اقدس میں قرآن مجید میں کئی آیات مبارکہ کا نزول ہو چکا ہے۔ "ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ" اسی طرح حضرت بلال کو جب آزاد کرایا تو سورۂ "واللیل" نازل ہوئی۔ منقول ہے کہ "وشاورہم فی الامر" بھی آپ کی شان میں نازل ہوئی اسی طرح متعدد مقامات پر قرآن مجید کی آیات سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان ثابت ہوتی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا صدیق اکبر کے مال نے۔ ارشاد فرمایا۔ تم سب میں سے زیادہ افضل حضرت صدیق اکبر ہیں۔ بے شک سب آدمیوں سے زیادہ احسان کرنے والا مجھ پر صدیق اکبر ہے۔ ہم نے ہر احسان کرنے والے کا بدلہ دیدیا۔ سوائے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ ان کے احسانات کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مرحمت فرمائے گا۔ ارشاد فرمایا دوستی ابو بکر کی اور اس کا شکر میری تمام اُمت پر واجب ہے۔ اور ایک ساعت ابو بکر کی آل عمران کی ہزار ساعتوں سے بہتر ہے سرکار نے فرمایا جو حقائق و معارف اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالے ہیں وہ میں نے ابو بکر کے سینے میں ڈال دیئے ہیں آپ نے حضور کی ذات پر تن من دھن آل اولاد سب کچھ قربان کر دیا سفر و حضر میں ہمیشہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ رہے ـــــ ہجرت کے وقت غار میں ثانی بدر کے دن عریش میں ثانی اور وصال کے بعد قبر میں بھی ثانی ہیں آپ کا ارشاد ہے

Marfat.com

اللہ کی قسم مجھے اپنی قرابت و رشتہ داری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قرابت و رشتہ داری زیادہ محبوب ہے۔ بارگاہ حسن و جمال سے اپنے عاشق دل فگار پر تحسین و آفرین کے جو مہکتے پھول نچھاور کئے گئے ہیں ان کی رنگت و نکہت پر فردوس بریں کی ساری بہاریں نثار۔ اے صدیق کے بخت ارجمند اپنے محبوب کی نگاہ میں یہ پذیرائی مبارک صد مبارک۔ روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض وصال لاحق ہوا تو آپ نے امامت کیلئے حضرت صدیق اکبر کو حکم فرمایا۔ چنانچہ حسب الامر حضرت صدیق اکبرؓ نے پانچ وقت تک نماز پڑھائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پاک کے بعد آپ خلیفہ چنے گئے۔ فرمایا اے لوگو میں تمہارا والی مقرر ہوا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں تمہارے ساتھ بھلائی کروں تو تم میری مدد کرنا اور اگر برائی کروں تو میری اصلاح کرنا۔ میں نے اپنی گردن پر ایک بوجھ ڈال لیا ہے۔ جس کے اٹھانے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ فرمایا میں اس شخص کو ضرور قتل کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ و بارک وسلم تسلیما کثیراً کثیراً کے ارشادات گرامی سے روگردانی کی۔ آپ نے تقریباً دو سال سات ماہ خلافت کی۔ آپ نے وصال سے قبل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر دیا۔ ۲۲ر جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ ۶۳ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور گنبد خضریٰ میں دفن ہوئے ۔ آپ لوگوں کو بکریوں کا دودھ دیا کرتے تھے بوڑھوں اور اندھوں اور ضعیفوں اور بیواؤں کی ہمدردی اور امداد و اعانت فرماتے تھے۔

اے تجھ سے دیدہ مہ و انجم فروغ گیر اے تیری ذات باعث تکوین روزگار

۱۔ جب آپ ایسا کھانا کھاتے جو مشکوک ہوتا تو قے فرما دیتے۔ ۲۔ آپ کا ارشاد ہے آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کے لئے زینت ہیں۔ (۱) پرہیز زینت

Marfat.com

ہے فقر کی (۲) شکر زینت ہے دولتمندی کی (۳) صبر زینت ہے مصیبت کی (۴) تواضع زینت ہے شرف و بزرگی کی (۵) حلم زینت ہے عالم کی (۶) فروتنی و عاجزی زینت ہے طالب علموں کی (۷) احسان نہ جتانا زینت ہے احسان کی (۸) خشوع زینت ہے نماز کی (۹) شہوت کے سبب بادشاہ غلام بن جاتے ہیں اور صبر سے غلام بادشاہ ہو جاتے ہیں۔

مبیں اندر کمالات نبوت زامت بہتر صدیق رضی اللہ عنہ اکبر

آپ سفید رنگ نحیف العارض بلند پیشانی اور غائر العینین تھے۔ ہمیشہ چہرہ مبارک عرقناک رہتا تھا۔ حنا اور کتم کا خضاب استعمال فرماتے تھے۔ حد درجہ متقی اور پرہیزگار تھے۔

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

آپ کا نام سلمان کنیت ابو عبداللہ آبائی وطن فارس ہونے کی وجہ سے فارسی مشہور ہیں۔ آپ اصل میں مجوسی تھے۔ طب حق میں ساعی تھے۔ دس مرتبہ نوبت بہ نوبت فروخت ہوئے آخر طلب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کرا دیا تب سے خدمت اقدس میں رہنے لگے۔ ہجرت کے پہلے ہی سال مشرف بہ اسلام ہوئے آپ نے فرمایا "سلمان منا اھل البیت" آپ اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں کہ بہشت ان کا مشتاق ہے۔ دوران حاکمیت اپنی تنخواہ فقراء میں تقسیم کر دیتے۔ آپ زنبیل بافی کر کے گذر اوقات فرماتے آپ نہایت ہی متحمل مزاج اور عاجزانہ وضع رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے نہایت ہی بے قرار ہو جاتے تھے۔ آپ کی وفات اڑھائی سو سال کی عمر میں ۱۰ر رجب ۳۶ ہجری میں شہر مدائن میں ہوئی۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت سیدنا امام قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ حضرت صدیق اکبر کے پوتے ہیں۔ والد محترم کی شہادت کے بعد آپ کی پرورش آپ کی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی علم باطن میں آپ کو حضرت سلمان فارسی سے انتساب ہے حضرت زین العابدین کی صحبت سے بھی نسبت حاصل کی۔ آپ جلیل القدر تابعی اور ان سات فقہاء میں ہیں جو مدینہ منورہ میں مرجع علماء و فضلاء تھے آپ افضل زمانہ ہیں ساری عمر تعلیم دین میں اور باطنی فیوض پہنچانے میں صرف فرمائی یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا۔ کہ جس کو قاسم بن محمد پر فضیلت دوں۔ آپ امام زین العابدین کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام قدید میں ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۰۷ ہجری میں وصال فرمایا۔

"شجرہ نسب"

حضرت صدیق اکبر

محمد

حضرت قاسم

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

آپ کا نام جعفر لقب ابو عبداللہ کنیت صادق والد کا نام محمد باقر آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ امام زین العابدین کے پوتے یعنی امام باقر کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ ام فردہ حضرت ابو بکر صدیق کے

Marfat.com

پوتے امام قاسم کی صاحبزادی ہیں۔ اور ام فردہ کی والدہ اسماء حضرت ابو بکر صدیق کے بیٹے عبدالرحمٰن کی صاحبزادی ہیں اس واسطے آپ فرمایا کرتے تھے۔ "ولدنی ابو بکر مرتین" ابو بکر صدیق کی دوہری اولاد ہونے کا مجھے شرف حاصل ہے۔

آپ کو بوجہ صدق مقال صادق کہا جاتا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ایک نشانی تھے آپ کی امامت وسیادت پر سب کو اتفاق ہے۔ آپ سراپا ادب تھے۔ فرمایا چار چیزوں سے شریف آدمی کو عار نہیں۔ ۱۔ اپنے والد کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا ۲۔ اپنے مہمان کی خدمت کرنا ۳۔ اپنے چوپاؤں کی خبر لینا ۴۔ اپنے استاد کی خدمت کرنا۔

۲۔ جو شخص اپنے رزق میں تاخیر پائے اسے طلب مغفرت زیادہ کرنا چاہئے۔

۳۔ علمائے شریعت پیغمبروں کے امین ہیں جب تک امراء کے دروازے پر نہ جائیں۔

آپ ماہ رمضان ۸ ھ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵ر رجب ۱۴۸ ھ میں فوت ہوئے جنت البقیع میں قبہ اہل بیت میں مدفون ہیں۔ طریقت میں آپ کا انتساب اپنے آبائے کرام سے بھی ہے اور حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی۔

الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۶ھ کو پیدا ہوئے آپ کا نام طیفور بن عیسیٰ کنیت ابو یزید لقب سلطان العارفین ہے۔ آپ کی تربیت روحانی کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نسبت ہے۔ حضرت جنید بغدادی

Marfat.com

رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمارے درمیان بایزید اس طرح ہیں جیسے فرشتوں میں جبریل علیہ السلام آپ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ مادر محترمہ کا فرمان اقدس ہے کہ ایام حمل میں جب کبھی کوئی مشتبہ لقمہ کھالیتی تو آپ پیٹ میں بے چین ہو جاتے حتیٰ کہ اسے قے کر دیا جاتا تب آپ سکون حاصل کرتے۔ اپنی والدہ محترمہ سے اجازت لے کر ۳۰ سال تک ملک شام کے جنگل میں مصروف ریاضات و مجاہدات رہے بوقت ادائیگی نماز آپ کے سینے سے ہیبت حق و تعظیم شریعت سے ایسی زور سے آواز نکلتی تھی کہ لوگوں کو سنائی دیتی تھی۔ آپ کے گھر سے مسجد تک کا فاصلہ بہ قدم تھا مگر تعظیم مسجد راستہ میں کبھی نہ تھوکا۔ آپ نے سفر مکہ شریف کیا اور ہر قدم پر دوگانہ نفل ادا کیا اور بارہ سال میں مکہ شریف پہنچے فرمایا یکبارگی چلا جانا خلاف ادب ہے۔ اس سال مدینہ شریف نہ گئے کہ مکہ شریف کی تبعیت میں زیارت مدینہ منورہ و روضہ مبارک خلاف ادب ہے واپس ہو کر دوسرے سال مدینہ شریف حاضری دی۔ فرمایا مجھے جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔ ایک روز ذوق عبادت نہ پایا معلوم کرنے پر گھر سے ایک خوشہ انگور کا ملا۔ وہ کسی کو دے دیا اور فرمایا میرا گھر میوہ فروش کی دکان نہیں فوراً عبادت میں لذت پیدا ہو گئی فرمایا سچا عابد اور سچا عامل وہ ہے کہ تیغ جہد سے تمام مرادات کا سر کاٹ دے عارف کو چاہئے ملک و مال سے پرہیز کرے نیکوں کی صحبت کار نیک سے بہتر ہے۔ جس نے اپنی خواہشات ترک کر دیں وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کو دوست نہ رکھے۔

آپ کی وفات ۱۴ یا ۱۵ر شعبان ۲۶۱ھ کو ہوئی مزار شریف بسطام میں ہے۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ کا اسم گرامی علی بن احمد اور کنیت ابو الحسن ہے۔ آپ کے نام کنیت اور ولادت کی پیشین گوئی سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ نے آپ کی پیدائش سے پہلے موضع خرقان سے گزرتے ہوئے کی تھی نقل ہے کہ ابتداءً بارہ سال تک عشاء کی نماز خرقان میں با جماعت پڑھ کر سلطان العارفین کے مزار پرانوار پر جاتے اور وہاں متوجہ روح پر فتوح ہو کر مُراقِب ہوتے اور التجا کرتے کہ الٰہی جو خلعت تو نے بایزیدؒ کو عطا کی ہے اس میں سے ابو الحسنؒ کو بھی عطا فرما پھر واپس آکر عشاء ہی کے وضو سے نماز فجر با جماعت پڑھتے۔ نقل ہے کہ آپ نے ۴۰ سال تک سر تکیہ پر نہ رکھا اور صبح کی نماز بھی عشاء کے وضو سے با جماعت ادا کی۔ سلطان محمود غزنوی کو فرمایا منہیّات سے پرہیز۔ نماز با جماعت اور خلق خدا پر شفقت اور سخاوت کرنا۔ آپ نے فرمایا جس دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ اور بھی ہو وہ دل مردہ ہے اگرچہ سراپا اطاعت ہو۔ اور حلال لقمہ وہ ہے جو اپنی کوشش سے ہو۔ بہت رونے اور کم ہنسنے کا فرماتے فرمایا بہت سے آدمی ایسے ہیں زمین پر چلتے ہیں اور وہ مردہ ہیں اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جو زمین کے اندر سوتے ہیں اور وہ زندہ ہیں۔ آپ کا وصال مبارک عاشورا کے دن ۴۳۴ھ کو ہوا۔ مزار مبارک خرقان میں ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ ابو القاسم گرگانی قدس سرہ

اسم گرامی علی بن عبداللہ کنیت ابو القاسم تھی۔ آپ کو فیض باطنی حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اپنے وقت میں قطب ربانی اور عارف سبحانی تھے۔ آپ کے بارے میں حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ مجھے مشکل پیش آئی جس کا حل دشوار ہو گیا۔ آپ کی

Marfat.com

زیارت کے ارادہ سے گیا۔ مسجد میں تنہا پایا۔ آپ مسجد کے ستون سے مخاطب ہو کر وہ مسئلہ بیان فرمارہے تھے جو میرے لئے باعث پریشانی تھا اور بغیر پوچھے میں نے سوال کا جواب پالیا۔ میں نے عرض کیا یا شیخ آپ یہ گفتگو کس سے کر رہے تھے فرمایا اے لڑکے اس ستون کو اللہ تعالیٰ نے گویائی دی اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میں نے اس کا جواب دیا۔ آپ نے ۲۳ر صفر ۴۵۰ میں وصال فرمایا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ ابو علی فارمدی طوسی قدس سرہ

آپ کا اسم مبارک فضل بن محمد اور کنیت ابو علی ہے آپ فارمدؔ کی طرف منسوب ہیں جو کہ طوس کے دیہات میں ایک گاؤں ہے۔ اس وجہ سے فارمدی طوسی مشہور ہیں۔ فرماتے ہیں ایک دفعہ شیخ ابو سعید ابو الخیر کی صحبت بابرکت میں گیا۔ آپ نے سماع میں حالت وجد میں آکر کپڑے پھاڑ ڈالے اور ان میں سے تریز اور آستین مجھ کو عطا فرما کر فرمایا اسے اچھی طرح بحفاظت رکھنا جو تعلق آستین اور تریز میں ہے وہی تعلق مجھ میں اور تجھ میں ہے۔ ان کے نیشاپور چلے جانے کے بعد ابو القاسم قشیری کے پاس گیا تین سال تک تحصیل علم میں مشغول رہا۔ اس کے بعد خانقاہ میں گیا اور امام کے استاد کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔ مدتوں ان کے پاس مجاہدہ کیا اس کے بعد میں شیخ ابو القاسم گرگانی کی خدمت میں پہنچا انہوں نے مدت دراز تک مجھ سے طرح طرح کے مجاہدات اور ریاضتیں کرائیں۔ تصوف میں آپ کی نسبت دو طریقوں سے ہے۔ ایک شیخ ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے روحانی طور پر خواجہ ابو الحسن خرقانیؒ کے ساتھ تھی۔ آپ اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے۔ وعظ و تذکیر میں

Marfat.com

آپ امام ابو القاسم قشیری کے شاگرد ہیں۔ آپ کی ولادت ۴۰۷ھ اور وفات ۴۷۷ ہجری میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر طوس میں ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ

نام مبارک یوسف کنیت ابو یعقوب آپ علوم و معارف میں کامل دستگار رکھتے تھے۔ طریقت میں آپ کا انتساب حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے۔ لیکن شرح وصایا کے مطابق آپ بے واسطہ خواجہ عبدالحسن خرقانی کے مرید ہیں۔ اور خرقہ شیخ عبداللہ جوینی سے حاصل کیا شیخ حسن سمنانی کی صحبت میں بھی حاضر رہے۔ ۱۸ سال کی عمر میں بہت سے ممالک بغداد سمرقند بخارا وغیرہ مین استفادہ کیا۔ وعظ فرمایا حدیث شریف پڑھی۔ فتاویٰ و احکام شرعیہ میں دسترس کامل تھی۔ جم غفیر علماء و فقہاء کا آپ کے پاس جمع رہا آپ کی صحبت میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ معین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی حاضر ہوتے رہے۔ آپ کی ولادت شریف ۴۴۰ھ میں ہوئی اور وصال شریف ۵۳۵ ھ میں ہوا۔ مزار شریف "مرو" مضافات ہراۃ میں ہے۔

الٰہی بحرمت خواجہ جہان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ

اسم گرامی عبدالخالق لقب خواجہ جہاں والد عبدالجمیل ہیں۔ آپ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد امجاد سے ہیں آپ کی والدہ سلطان دوم کی نسل

Marfat.com

سے تھیں۔ آپ کے والد محترم کبراء اولیاء عظماء اتقیاء سے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت دار تھے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے والد کو آپ کی پیدائش سے متعلق خوش خبری دے کر فرمایا تھا اس کا نام عبدالخالق رکھنا۔ اول حضرت خضر علیہ السلام نے فرزندی میں قبول فرمایا اور پیر سبق و تعلیم بنے اور "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" وظیفہ ذکر فرمایا جو کہ آخر تک قائم و دائم رہا۔ آپ نے سنت نبوی کی متابعت اور بدعات سے پرہیز کرنے کا بہت التزام کر رکھا تھا۔ ایک روز اپنے فرزند خواجہ اولیاء کبیر رحمتہ اللہ علیہ کو وصیت فرماتے ہوئے فرمایا تقویٰ کو اپنا شعار بنانا۔ وظائف اور عبادت کی ملازمت رکھنا۔ اللہ تعالیٰ و رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا حق ادا کرنا۔ جاہل صوفیوں سے پرہیز کرنا خلوت اختیار کرنا۔ لوگوں سے حسن خلق کے ساتھ معاملہ کرنا۔ خوف و رجا کے درمیان زندگی گزارنا۔ مشائخ کی مال و تن سے خدمت کرنا توکل کے بھروسہ پر قدم رکھ۔ فرمایا جب کوئی مرد عالم طلب آخرت سے رہ کر طلب دنیا میں مشغول ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں یہ عقوبت دیتا ہے کہ حلاوت و لذت اطاعت اس سے لے لیتا ہے جو شخص تابع ہوائے نفس ہے اس کی جگہ دوزخ ہے۔ ایک دن آپ کے پاس ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی معرفت کی باتیں ہو رہی تھیں اتنے میں ایک نوجوان زاہدوں کی صورت میں بغل میں خرقہ کاندھے پہ مصلیٰ رکھے ایک گوشہ میں آکر بیٹھ گیا۔ خواجہ نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا نوجوان کہنے لگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھ لیتا ہے ـــــ حضرت خواجہ نے فرمایا اس میں بھید یہ ہے کہ تم اپنا زنار توڑ کر ایمان لاؤ وہ بولا معاذ اللہ میرے پاس زنار؟ ـــــ حضرت خواجہ نے خادم کو اشارہ فرمایا خادم نے اٹھ کر خرقہ اتار لیا تو نیچے زنار تھا ـــــ نوجوان نے فوراً توڑ ڈالا اور ایمان لے آیا۔

Marfat.com

منقول ہے کہ جب وقت آخیر آیا تو آنکھ مبارک کھول کر فرمایا کہ اے عزیزو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوا اور بشارت رضا دی ہے۔ نیز الہام فرمایا ہے کہ جو شخص تادم آخر اس پر استقامت رکھے گا اس پر رحمت کروں گا۔

اس کے ساتھ ہی آپ کا وصال پاک ہوگیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ ہجری میں ہوئی مزار مبارک غجدوان میں ہے۔

کلمات قدسیہ

وہ کلمات طیبات جن پر طریقہ نقشبندیہ کی بنیاد ہے درج ذیل ہیں اور آپ ہی کے مقرر کردہ ہیں۔

ہوش دردم:۔ یعنی ہوشیار ہونا طالب کا ہر نفس میں کہ ذاکر ہے یا غافل؟

نظر برقدم:۔ چلنے پھرنے میں نظر نیچی رہے ادھر ادھر نہ کیجئے کیونکہ ایسا کرنے سے خیالات پراگندہ ہوتے ہیں اور توجہ الی اللہ میں خلل پڑتا ہے۔

سفر در وطن:۔ سیر در انفس اس سے مراد صفات ذمیمہ سے صفات حمیدہ کی طرف انتقال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اولیاء اللہ نے دو طریقے بیان فرمائے ہیں ایک سیر آفاقی اور دوسرا سیر نفسی طریقہ نقشبندیہ میں سیر انفسی سے ابتداء ہوتی ہے واضح رہے کہ سیر آفاقی مطلوب کو اپنے سے باہر ڈھونڈتا ہے اور سیر النفسی اپنے اندر تلاش کرنے اور دل کے گرد پھرنا۔

ہم چو نابینا مبر ہر سوئے دست یا تو زیر گلیم است ہر چہ ہست

خلوت در انجمن:۔ لوگوں کے مجمع میں بیٹھے ہوئے بھی اپنے باطن کی طرف متوجہ رہنا اور اللہ کی یاد سے غافل نہ رہنا۔ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ اور باطن

Marfat.com

میں حق کے ساتھ ہونا۔ ابتداء میں یہ معاملہ بتکلف ہوتا ہے اور انتہا میں بے تکلف فیضان مرشد سے عطا ہوتا ہے۔

یاد کرد:۔ ہر وقت ذکر میں مشغول رہے۔ خواہ زبانی ہو یا قلبی۔

بازگشت:۔ چند بار ذکر اور بتضرع یہ خیال کر کے دعا کرے کہ الٰہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری اپنی محبت اور معرفت مجھ کو عطا فرما۔ یہ کلمات زبان خیال سے ادا کئے جائیں۔

نگہداشت:۔ نگہداشت سے مراد قلب کو خطرات اور وساوس سے محفوظ رکھنا۔

یادداشت:۔ یادداشت سے مراد ملکہ ذکر حاصل ہو جائے یعنی ذکر کی مشق کرتے ہوئے۔ ذکر بے اختیاری جاری ہو جائے اور دوام آگاہی غالب ہو کر غفلت کسی وقت نہ پائے۔ اس منزل میں پہنچ کر طالب اس آیت کا مصداق بن جاتا ہے۔

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ

ایسے مرد ہیں جن کو خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

آپ یکتائے روزگار اور مقبول پروردگار تھے۔ آپ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے تاحیات حضرت خواجہ کے خدمت گزار رہے۔ اور خدمت اقدس میں رہ کر فائدہ باطنی حاصل کیا حضرت خواجہ کی وفات کے بعد مسند ارشاد پر بیٹھ کر ہدایت خلق میں مصروف رہے۔ علم و حلم۔ زہد و تقویٰ و ریاضت و عبادت متابعت سنت میں شان عالی رکھتے تھے آپ کا مولد و مدفن موضع ریوگر ہے۔ جو بخارا سے ۱۸ میل دور ہے آپ کا وصال یکم شوال بروز عیدالفطر ۶۱۶ھ کو ہوا۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہٗ العزیز

آپ حضرت خواجہ عارفؒ کے افضل و اکمل خلیفہ ہیں۔ آپ کا مقام ولادت موضع انجیر فغنہ ہے جو شہر بخارا سے ۹ میل دور ہے آپ نے بمقتضائے مصلحت طالبین جہر ذکر خیر تعلیم کیا۔ چنانچہ آپ کے بعد اس سلسلہ میں ذکر جہر کا رواج عام ہو گیا۔ پھر جب سید امیر کلال کا دور آیا اور حضرت خواجہ نقشبند کے مرید ہوئے اس وقت آپ علماء بخارا کو حضرت امیر کی خدمت میں لے گئے۔ علماء نے ذکر خفی کی فضیلت بیان کی۔ حضرت سید امیر نے فرمایا اچھا اب نہیں کریں گے۔ چنانچہ اس کے بعد بدستور قدیم ذکر خفی کی تعلیم ہونے لگی آپ نے سترہ ربیع الاول ۷۱۷ھ یا ۷۱۵ھ کو وصال فرمایا۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی "عزیزاں" رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ

اسم مبارک علی اور لقب عزیزاں ہے آپ کی جائے پیدائش رامیتن بخارا سے چھ میل دور بہت بڑا قصبہ ہے حضرت علاؤ الدولہ سمنانیؒ آپ کے ہم عصر تھے۔ فرمایا جو اللہ کے عاشق ہوتے ہیں خضر علیہ السلام ان کے عاشق ہوتے ہیں۔ فرمایا

اگر در یمنے وبامنی پیش منی ورپیش منی وبے منی در یمنی

آپ کپڑا بننے کا کام کرتے تھے۔ آپ قطب وقت تھے۔ جو شخص ایک دن آپ کی صحبت میں بیٹھتا حقیقت کو پالیتا۔ آپ کے دو فرزند تھے ایک خواجہ محمد اور دوسرے خواجہ ابراہیم وفات کے قریب ہونے پر چھوٹے صاحبزادہ صاحب کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا میرے بڑے فرزند کو میرے بعد بہت جلد موت آجانی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ آپ کے وصال کے انیس روز بعد وفات پاگئے آپ کا وصال مبارک ایک قول کے مطابق ۲۸ر

Marfat.com

ذی قعدہ ۷۱۵ھ اور دوسرے قول کے مطابق دوشنبہ ۲۸ر ذی قعدہ ۷۲۱ھ ایک سوتیس برس کی عمر میں ہوا اور آپ کا مدفن پاک خوارزم میں ہے۔

الٰہی بحرمت محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ عزیزاں کے کامل ترین خلفاء سے ہیں۔ بڑے صاحب کشف تھے۔ آپ پر بے خودی اور استغراق بدرجہ غایت طاری رہتے تھے۔ آپ کا وطن قصبہ سماس ہے ایک دفعہ آپ کا گزر مقام قصر ہندواں سے ہوا۔ تو فرمایا اس جگہ سے ایک مرد کامل کی خوشبو آ رہی ہے دوسری بار جب یہاں سے گزر ہوا تو فرمایا معلوم ہوتا ہے شائد وہ مرد پیدا ہوگیا ہے اس وقت شاہ نقشبند کو پیدا ہوئے تین روز گزر چکے تھے آپ کے جدامجد آپ کو حضرت بابا کی خدمت میں لے گئے آپ نے اپنی فرزندی میں قبول فرمالیا۔ اور اپنے خلیفہ سید امیر کلال کو آپ کی تربیت کیلئے نہات ہی سختی سے تاکید فرمائی آپ کا وصال مبارک ۱۰ جمادی الاخریٰ ۷۵۵ھ کو ہوا۔ اور مزار پاک موضع سماس میں ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

آپ صحیح النسب سید ہیں اور حضرت بابا سماسی کے جلیل القدر خلیفہ ہیں۔ آپ کا مولد سوخار ہے جو مضافات بخارا میں سماس کے قریب ہے۔ آپ کوزہ گری کا شغف رکھتے تھے۔ کوزہ گری کو فارسی میں کلال کہتے ہیں۔ ابتداء جوانی میں آپ کو کشتی کا شوق تھا۔ ایک روز آپ کشتی لڑنے میں مشغول تھے حضرت بابا سماسی کا گزر اکھاڑے پر ہوا آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اس میدان میں ایک مرد خدا ہے اس سے بہت سے بندگان خدا کو فیض پہنچے گا میں اس کے شکار کیلئے کھڑا ہوں اسی دوران حضرت سید امیر کلال کی نظر بابا سماسی پر پڑی دیکھتے ہی متاثر ہوگئے۔ آپ کے قدموں پر گر پڑے اسی روز سے حضرت بابا نے ان کو طریقہ کی تلقین کی پھر تیس برس حضرت بابا کے ساتھ رہے آپ سے فیض حاصل کیا

Marfat.com

آپ کے ایک سو چودہ خلفاء تھے جن میں اکمل ترین حضرت خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ہیں مرض موت میں آپ نے مریدین کو حضرت خواجہ کی متابعت کا حکم فرمایا۔ آپ نے فرمایا دنیا میں ایسی مشغولیت نہ ہو جس سے دین جاتا رہے۔ توبہ کرتے رہو توبہ تمام عبادتوں کا سر ہے۔ علماء و صلحاء کی صحبت میں رہو کیونکہ وہ دین کے چراغ ہیں جاہلوں کی صحبت سے دور رہو اور دنیا داروں کی صحبت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ ان کی صحبت اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے۔ آپ نے ۸ر جمادی الاول بروز پنج شنبہ بوقت نماز صبح ۷۷۲ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار شریف سوخار میں ہے۔

الٰہی بحرمت امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ

آپ کا نام مبارک محمد بن محمد بخاری مشہور بہاء الدین نقشبند۔ آپ کا لقب نقشبند اس طرح ہوا کہ آپ غالیچہ بافی کرتے تھے اور اس میں نقش و نگار بناتے تھے۔ جو کہ اس دور میں نیا کام تھا۔ آپ کا نسب سادات حسینی سے ہے آپ کی ولادت ماہ محرم ۷۱۸ھ میں ہوئی۔ آثار و ولایت و انوار سعادت ابتداء ہی سے پیشانی مبارک پر ہویدا تھے آپ کی پیدائش سے پہلے حضرت بابا سماسیؒ نے بشارت دی تھی اور پیدائش کے تین روز بعد حضرت بابا نے اپنی فرزندی میں قبول فرما کر حضرت سید امیر کلال کو آپ کی تربیت کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے بحسب ظاہر سید امیر کلال سے فیض پایا فی الحقیقۃ آپ حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ سے اویسی طور پر مستفیض ہیں اکثر مزارات مبارکہ پر جاکر فیض حاصل کرتے رہے۔

امام طریقت و مجدد شریعت حضرت خواجہ بہاؤ الدین نے جس طرح فیوض و برکات کا اکتساب کیا اور مراتب و مقامات ولایت کو حاصل کیا اس کی مثال

Marfat.com

کم ہے۔

سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند　　نوبت آخر بہ بخارا زدند

ایک بار مولانا زین الدین قدس سرہ کی ملاقات کے لئے "ہرات گئے" تین دن وہاں رہے ایک دن مولانا نے عرض کیا۔ "برائے ماہم اے خواجہ نقشبند" یعنی ہماری طرف توجہ فرمائیں آپ نے ازراہ تواضع فرمایا "آمدیم تا نقش بندیم" فرمایا کہ جب میرا وقت آخیر آیا سب کو مرنا سکھاؤں گا چنانچہ جب آپ کا وقت آخر آیا۔ دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور مدت تک دعا مانگتے رہے اور جب دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے جان بجاناں تسلیم کی۔ ۳ ربیع الاول دوشنبہ ۷۹۱ھ کو وصال فرمایا اس وقت آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے آگے یہ رباعی پڑھی جائے۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو　　شیئاً للہ از جمال روئے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما　　آفریں بر دست بر بازوئے تو

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام مبارک محمد بن محمد بخاری المعروف علاؤ الدین عطار ہے آپ کی ایام طفولیت ہی میں طبیعت مبارک مائل بہ فقر تھی۔ والد محترم کی وفات کے بعد طالب مال پدری نہ ہوئے بلکہ مشغول حصول علم ظاہری ہوئے۔ طالبعلمی کی زندگی ہی میں آپ کا عقد مبارک حضرت خواجہ نقشبند کی صاحبزادی سے ہوگیا تھا آپ حضرت خواجہ نقشبند کے خلیفہ اول اور نائب مطلق تھے۔ تکمیل سلوک کے بعد حضرت خواجہ نے اپنے سامنے ہی طالبین حق کی تعلیم آپ کے سپرد کر دی تھی اور فرماتے تھے علاؤ الدین نے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے فرمایا

Marfat.com

مزارات مشائخ سے اسی قدر فیض ہوتا ہے کہ جس قدر کا اعتقاد ہوتا ہے۔
علامہ شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "واللہ ماعرفت الحق سبحانہ کما ینبغی مالم اصل الیٰ خدمۃ العطار" اللہ کی قسم میں نے اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانا جیسا کہ چاہیئے تھا جب تک میں علاؤ الدین کی خدمت میں نہ پہنچا۔ آپ نے آخیر وقت وصیت فرماتے ہوئے فرمایا کہ تمام کاموں میں عزیمت پر عمل کرو اور سنت مئوکدہ پر عمل کرو۔ اسی اثناء میں کلمہ توحید پڑھا اور انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات ۲۰ر رجب ۸۰۲ ہجری کو ہوئی۔

الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

غزنی میں چرخ نامی گاؤں میں آپ کی ولادت ہوئی اسی کی طرف آپ کی نسبت ہے آپ طریقہ نقشبند کے عظیم اکابر سے ہیں۔ آپ سے طریقہ کی بڑی اشاعت ہوئی۔ آپ کو بیعت واجازت حضرت شاہ نقشبند سے ہوئی چونکہ آپ کی تکمیل وسلوک حضرت خواجہ علاؤ الدین سے ہوئی اس لئے ان کے خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔ علوم باطنی کے فیوض کے علاوہ آپ سے فیوض علم ظاہری بھی لوگوں کو حاصل ہوئے علم تفسیر اور علم دینیہ میں آپ کی تصانیف بھی ہیں آپ نے ۵ر صفر ۸۵۱ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک بلغنور میں ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمہ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی عبید اللہ لقب ناصر الدین واحرار ہے۔ احرار جمع حر کی ہے اہل اللہ کے نزدیک حر وہ ہے جو عبودیت میں درجہ کمال پر فائض ہو اور اغیار کی غلامی سے نکل جائے۔ آپ رمضان شریف ۸۰۶ھ میں پیدا ہوئے

Marfat.com

بچپن ہی سے رشد و سعادت کے آثار و قبول و عنایت الٰہی کے آثار پیشانی مبارک پر نمایاں تھے جب آپ کو آپ کے جدامجد شیخ شہاب الدین ؒ کی خدمت میں لایا گیا شیخ صاحب تعظیماً کھڑے ہوگئے اور فرمایا یہ پیر عالم گیر ہوگا اور اس سے حقیقت و شریعت کو رونق ہوگی حضرت خواجہ احرار مولانا یعقوب چرخی سے بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی جب آپ خلافت حاصل کر کے واپس ہونے لگے تو حضرت مولانا نے نعمت ہائے کثیرہ سے نوازا اور حضرت خواجگان کے جملہ طریق بیان کئے۔ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چو فقر اندر قبائے شاہی آمد　　بہ تدبیر عبید الٰہی آمد

فرمایا پیر وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی میں فنا ہو گیا ہو۔ اس کی تمام آرزوئیں مثل آئینہ کے ہوں۔ فرمایا مرید وہ ہے جس کی تمام خواہشات سوخت ہوگئی ہوں۔ اور اپنی تمام توجہ پیر کی جانب رکھے۔

آنرا کہ دوسرائے نگارست فارغ است　　از بوستان و تماشائے لالہ زار

فرمایا جو شخص فقیروں کی صحبت میں آئے اپنے تئیں نہایت مفلس ظاہر کرے۔ فرمایا سونے سے قبل اپنی گذشتہ اوقات کا خیال کرے کہ کس طرح گذرے ہیں۔ آپ کا انتقال ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوا۔ منقول ہے کہ آپ کے وصال کے وقت بہت سی شمعیں روشن تھیں کہ دفعۃً آپ کی دونوں ابروؤں کے درمیان سے ایک نور ظاہر ہوا اور تمام شمعوں کی روشنی پر غالب آگیا۔

الٰہی بحرمت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت یعقوب چرخی ؒ کے نواسے اور حضرت خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ ہیں۔ پہلے حضرت خواجہ کے کسی دوسرے خلیفہ سے ذکر و تلقین کی تعلیم حاصل فرمائی پھر جب حضرت خواجہ کی شہرت سنی تو ان کی

Marfat.com

خدمت میں جانے کا سفر کیا جب حضرت خواجہ احرار کے مسکن سے تین کوس پہنچے تو حضرت خواجہ بذریعہ کشف معلوم کر کے استقبال کیلئے عین دوپہر کو چل پڑے۔ جب مولانا کو معلوم ہوا تو وہ بے اختیار روتے ہوئے دوڑے اور قدموں پر بوسہ دیا۔ پھر خلوت میں اپنے واردات۔ معاملات اور مقامات پیش کر کے بیعت کی خواہش کی۔ حضرت خواجہ احرار نے بیعت کر کے اسی مجلس میں درجہ تکمیل تک پہنچا دیا اور خلافت عطا فرما کر وہیں سے رخصت فرما دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت خواجہ کے بعض مریدین کے دل میں آتش غیرت جل اٹھی آپ نے فرمایا مولانا زاہد چراغ و تیل و بتی تیار کر کے ہمارے پاس لائے ہم نے صرف اس کو روشن کر دیا ہے آپ کا وصال شریف یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوا موضع وخش جو نواح بلخ میں ہے دفن ہوئے۔

الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور جلیل القدر خلیفہ تھے۔ بیعت سے پہلے ۱۵ سال تک ریاضت و عبادت کثیرہ میں مصروف رہتے تھے۔ تجرید و تفرید کی حالت میں بے خور و خواب ویرانوں میں اوقات بسر کرتے تھے ایک روز بھوک کی شدت سے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اسی وقت حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا اگر قناعت اور صبر مطلوب ہے تو خواجہ محمد زاہد کی خدمت میں جاؤ یہ سن کر آپ مولانا محمد زاہد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درجہ کمال و تکمیل کو پہنچے آپ اپنے زمانہ میں یکتائے روزگار تھے۔ ورع و تقویٰ میں عظیم شان رکھتے تھے گمنامی اور ستر احوال کیلئے درس قرآن مجید فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو ان کے احوال سے خبر نہ ہو۔ حضرت مولانا محمد زاہد کے وصال شریف کے بعد ان کے نائب

Marfat.com

ہوئے۔ آپ کا انتقال ۹ر محرم ۹۷۰ھ کو ہوا مزار شریف موضع اسفراء یا اسفرائن میں ہے۔ جو کہ ماوراء النہر کے مضافات میں واقع ہے۔

شہرت کا سبب ایک صوفی کامل شیخ نورالدین خوانی آپ کی بستی میں وارد ہوئے تو مولانا درویش محمد ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ شیخ نے خوب معانقہ کیا اور دوزانو مراقب ہو کر بیٹھ گئے ـــــ جب مولانا رخصت ہوئے تو شیخ نے پوچھا کہ اس بزرگ سے یہاں کے لوگ استفادہ کرتے ہوں گے اور طالبان خدا کی بہت آمدورفت ہوگی ـــــ انہوں نے کہا یہ تو کوئی شیخ نہیں ہیں مسجد میں بچوں کو قرآن پڑھاتے ہیں یہ سن کر شیخ نور الدین نے فرمایا کہ یہاں کے لوگ کیسے اندھے اور مردہ دل ہیں ایسے مرد کامل سے فیض حاصل نہیں کیا جب شیخ کا یہ کلام مشہور ہوا تو ہر طرف سے طالبان طریقت آپ کے پاس آنے لگے ـــــ مگر آپ گمنامی کی لذت کو ہمیشہ یاد کرتے تھے۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۹۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ موضع امکنگ جو اطراف بخارا میں سے ہے سے تعلق رکھتے ہیں جس کی وجہ سے امکنگی مشہور ہوئے۔ آپ حضرت خواجہ درویش محمد کے فرزندوں اور خلفاء میں سے ہیں۔ علوم ظاہری و باطنی والد محترم سے حاصل کر کے بلند مقام حاصل کیا۔ مہمانوں کو خود کھانا لا کر دیتے حتیٰ کہ ان کے خادموں اور سواریوں کی دیکھ بھال بھی خود فرماتے۔ علماء و فضلاء ملوک و سلاطین آپ کی خدمت اقدس میں آکر مستفیض ہوتے تھے۔ اور آپ کے آستانہ کی خاک آنکھوں کا سرمہ بناتے۔ ذکر جہر سے مکمل اجتناب فرمایا۔ اپنے خلیفہ اعظم حضرت باقی باللہ کو ہندوستان بھیجا جن کی وجہ سے یہاں سلسلہ نقشبندیہ کو ترقی و اشاعت نصیب ہوئی۔ فرمایا کرامت کا چنداں

Marfat.com

اعتبار نہیں۔ پیر کی خدمت میں خالصۃً للہ آنا چاہئے انتقال سے چند روز پیشتر اپنے خلیفہ محمد باقی باللہؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا اور اس میں یہ شعر درج فرمائے۔

زماں تازماں مرگ یاد آیدم ندانم کنوں تاچہ پیش آیدم
خدائی مبادامرااز خدائے دگر ہرچہ پیش آیدم شایدم

اس خط کے تھوڑے ہی دن گزرنے کے بعد ۱۰۰۸ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مزار مبارک موضع امکنگ میں ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی محمد باقی اور عرف باقی باللہ تھا۔ والد ماجد کا نام قاضی عبدالسلام خلجی سمرقندی قریشی تھا جو صاحب وجد و حال اور ارباب فضل و صفا تھے۔ آپ کابل میں ۹۷۱ھ یا ۹۷۲ھ کو پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے بزرگی کے آثار چہرے مبارک پر ظاہر تھے۔ اکثراوقات گوشہ تنہائی میں صرف فرماتے۔ ظاہری علوم مولانا صادق حلوائی سے اور کمالات باطنی حضرت خواجہ احرار سے حاصل کئے آپ کو اویسی نسبت حضرت خواجہ نقشبند سے ہے۔ بڑے بڑے مشائخ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ مولانا خواجگی امکنگی سے شرف بیعت حاصل کر کے اجازت و خلافت پائی۔ آپ نے حکم فرمایا اب تم ہندوستان جاؤ تاکہ تمہارے وسیلہ سے یہ سلسلہ عالیہ پوری رونق پائے چنانچہ بحکم شیخ و مرشد ہندوستان تشریف لائے اور ایک سال لاہور میں سکونت فرمائی پھر دہلی تشریف لے گئے اور صرف دو تین سال تک مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے مگر اس عرصہ قلیل میں ہندوستان کا وسیع ملک آپ کی برکتوں سے مالا مال ہوگیا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام سلاسل سے کمال

Marfat.com

حاصل کرنے کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت آپ سے حاصل کی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی آپ سے مستفیض ہوئے۔ فرمایا توکل یہ نہیں کہ ظاہری اسباب کو چھوڑ دیں اور بیٹھ رہیں۔ یہ تو بے ادبی ہے بلکہ چاہئے کہ کوئی حلال سبب اختیار کریں اور نظر صرف مسبّب پر رکھیں کیونکہ سبب صرف مثل دروازہ کے ہے جو نعمت پہنچنے کیلئے بنایا ہے۔ ہمارے طریقے کا مدار تین باتوں پر ہے۔ اہل سنت و جماعت کے عقیدوں پر ثابت قدم رہنا۔ دوام آگاہی۔ عبادت پر استقامت اگر کسی شخص کی ان تین باتوں سے کسی ایک میں فرق آجائے تو وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے۔ اسباب دنیا سے آپ کو اس قدر استغنا تھی کہ کبھی مجلس میں ذکر دنیا نہ ہوتا۔ اپنی وفات سے پہلے اشاروں سے اس کا ذکر اکثر فرماتے رہتے تھے۔ آخر روز پنج شنبہ ۲۵ر جمادی الثانی یا/ جمادی الاول ۱۰۱۲ھ کو اللہ اللہ کہتے ہوئے جاں بجاناں تسلیم کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۴۰ سال تھی۔

الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

نام مبارک احمد والد ماجد کا اسم گرامی عبدالاحد آپ کا نسب شریف ۲۸ واسطوں سے حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ بروز جمعہ شریف بوقت نصف شب سرہند شریف میں ہوئی۔ آپ کو حضرت محمد باقی باللہ سے انتساب ہے۔ تھوڑی ہی مدت میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ پھر اپنے والد ماجد سے بیشتر علوم معقول و منقول حاصل کئے اور کچھ دیگر علوم مولانا کمال کشمیری وغیرہ سے حاصل کئے۔ سترہ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہوگئے ۱۰۰۷ھ میں اپنے والد محترم عبدالاحد کی صحبت سے مشرف ہو کر طریقہ

Marfat.com

چشتیہ میں فیوض حاصل کر کے اجازت سلسلہ عالیہ چشتیہ حاصل کی۔ بعد از وصال والد محترم شوق حج جو کہ کافی عرصہ سے بیتاب کئے ہوا تھا کے سلسلہ میں سفر شروع کیا۔ دوران سفر حضرت باقی باللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حسب ارشاد ایک ہفتہ رہنا اختیار فرمایا۔ حضرت خواجہ نے داخل طریق فرمایا اور خلوت میں لے جاکر توجہ شروع کی اسی وقت آپ کا دل ذاکر ہوگیا اور عرصہ قلیل صرف دو ماہ چند روز میں تمام نسبت نقشبندیہ بالتفصیل آپ کو حاصل ہوگئی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ نے ۱۰۱۲ھ میں آپ کو بشارت حصول کمال و تکمیل عطا فرما کر سرہند روانہ کیا۔ آپ سرہند شریف پہنچ کر تربیت و تہذیب میں مشغول ہوئے۔ خلقت مور و ملخ کی مانند آپ کے گرد جمع ہوگئی۔ حضرت خواجہ فرمایا کرتے کہ میاں شیخ احمد آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ستارے ان کی روشنی میں گم ہیں۔ میاں احمد مکمل مرادوں اور محبوں سے ہیں۔ تیسری مرتبہ جب حضرت امام ربانی سرہند سے دہلی حضرت خواجہ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے حضرت خواجہ نے فرمایا ضعف بدن بہت معلوم ہوتا ہے امید حیات کم ہے۔ اپنے دونوں صاحبزادوں خواجہ عبیداللہ اور خواجہ عبداللہ کو کہ اس وقت شیر خوار تھے طلب فرما کر اپنے روبرو توجہ کرائی بلکہ ان کی والدات کو بھی غائبانہ توجہ کرائی۔ حضرت امام ربانی فرماتے ہیں کہ بعد نماز ظہر میں مراقب بیٹھا تھا کہ اچانک اپنے اوپر ایک خلعت عالی نورانی پائی۔ اتنے میں حضرت ختم المرسلین تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے میرے سر پہ دستار مبارک باندھی اور مبارک باد منصب قیومیت دی۔ (مکتوب ص ۸۰۔ ۷۹ جلد سوم) آپ نے فرمایا جو بھی میرے طریقہ میں بواسطہ یا بے واسطہ مرد و عورت قیامت تک داخل ہوں گے سب کو میرے پیش نظر کیا گیا۔ ان کا نام و نسب اور مولد و مسکن بتلایا گیا اگر چاہوں تمام بیان کر دوں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خوارق اور تصرفات بہت ہی زیادہ

Marfat.com

ہیں۔ "مشتے نمونہ از خروارے" منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک روز میں متوجہ یاراں تھا معلوم ہوا کہ شیخ طاہر لاہوری کا نام دفتر سعداء سے خارج کر کے دفتر اشقیا میں لکھ دیا گیا ہے چنانچہ اسی وقت متوجہ دفع شقاوت شیخ مذکور ہوا۔ حالت التجاء و تضرع میں معلوم ہوا کہ یہ امر لوح محفوظ میں قضاء معلق نہیں ہے اور مشروط کسی شرط کا نہیں اس وقت کمال یاس اور نا امیدی ہو گئی معاً قول حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ یاد آیا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ قضا مبرم میں کسی کو مجال تبدیل نہیں لیکن مجھ کو ہے اگر میں چاہوں تو وہاں بھی تصرف کر سکتا ہوں۔ پھر از سر نو ملتجی و متضرع ہوا اور عرض کی بار خدایا تو نے اپنے ایک بندہ کو اس نوازش سے سرفراز فرمایا ہے۔ تیرے کمال کرم سے بعید نہیں اگر اس عاجز کو بھی ممتاز فرمائے چنانچہ بفضل خدا تعالیٰ شیخ طاہر کو اس بلا سے نجات مل گئی مگر اس وقت معلوم ہوا کہ ایک قسم قضا کی ہے کہ وہ لوح محفوظ میں مبرم ہوتی ہے اور عنداللہ معلق ہوتی ہے اور اس میں اخصّ خواص کو دست تصرف ہوتا ہے اور یہ معاملہ بھی اسی قسم آخر سے تھا۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند زراہ

ارشاد فرمایا جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل جانے وہ دائرہ اہلسنّت و جماعت سے خارج ہے آپ کو اپنے زمانہ کے علماء و اولیاء نے مجدد الف ثانی کا لقب دیا ——
منقول ہے جس رات کی صبح کو آپ کا انتقال ہوا وضو فرما کر نماز پڑھی اور فرمایا یہ آخری تہجد ہے رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر داہنے کروٹ لیٹے اور ذکر میں مشغول ہو گئے اتنے میں ضیق نفس شروع ہوا۔ صاحبزادوں نے عرض کیا کہ اب کیا حال ہے فرمایا جو دو رکعت پڑھی ہیں کافی ہیں۔ اسم ذات میں مشغول

Marfat.com

رہے اور بعد ایک لحہ کے جان بجاناں تسلیم کی انا للہ وانا الیہ راجعون

شور برخاست مگر دامن محفل بشکست
گریہ زد جوش مگر آبلہ دل بشکست

آپ کا انتقال ۲۷ صفر ۱۰۳۴ھ بمقام سرہند ہوا۔ نماز جنازہ آپ کے فرزند ثانی حضرت خواجہ محمد سعید نے پڑھائی۔

حلیہ مبارک:۔ قد مبارک میانہ نازک اندام گندم گوں مائل بسفیدی کشادہ پیشانی تھے۔ رخسار مبارک سے ایسا نور چمکتا تھا کہ نگاہیں خیرہ ہوجاتیں۔ آپ کی ابرو سیاہ دراز باریک و کشادہ تھیں۔ آنکھیں بڑی تھیں۔ سر مبارک بڑا تھا۔ لب مبارک سرخ دہن مبارک میانہ۔ دانت متصل چمکتے ہوئے۔ داڑھی مبارک گھنی اور خوبصورت تھی۔ بدن مبارک پر میل نہ بیٹھتا تھا۔ آپ کی شکل مبارک جو دیکھتا بے اختیار سبحان اللہ و ہذا ولی اللہ کہتا تھا۔ عبادت و ریاضت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اپنے اقوال و افعال کو زیر تابع شریعت مطہرہ رکھا ہوا تھا۔

ارشاد فرمایا کہ اپنے عقیدوں کو علمائے اہل سنت و جماعت کی تحقیق کے موافق درست کریں کیونکہ نجات اخروی ان ہی بزرگوں کی پیروی سے وابستہ ہے اور فرقہ ناجیہ یہی بزرگ اور ان کے پیروکار ہیں اور یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریق پر ہیں۔

ترجمان حقیقت حضرت علامہ اقبال نے آپ کے روضہ مبارکہ کے متعلق یوں لکھا۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کے لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

Marfat.com

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم العروۃ الوثقیٰ

رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند سوم تھے آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ر شوال ۱۰۰۲ھ میں ہوئی امام ربانیؒ فرماتے ہیں کہ محمد معصوم کی آمد ہمارے لئے بہت مبارک ہوئی۔ پیدائش کے چند ماہ بعد حضرت خواجہ باقی باللہ کی صحبت سے مشرف ہوا۔

آپ نے ایک ماہ میں قرآن شریف حفظ کیا۔ آپ نے بچپن میں ماہ رمضان المبارک میں دن کو کبھی والدہ کا دودھ نہ پیا۔ آپ نے سولہ سال کی عمر میں تمام علوم اسلامیہ کی تحصیل سے فراغت پائی۔ طریقت میں تکمیل اپنے والد سے فرمائی آپ کے والد صاحب فرماتے تھے کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے اسی وجہ سے ان کو تعظیم و وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اورنگزیب عالمگیر کو سلطنت دہلی آپ کی دعا و نصرت سے ملی تھی۔ طریقہ کی اشاعت ایسی فرمائی کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ دور دور ممالک سے بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا لقب دیا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں میں صبح حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بغل گیر ہو کر فرمایا کہ حق تعالیٰ

Marfat.com

نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا لقب دیا ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کا شکر بجا لاؤ۔
۹/ربیع الاول ۱۰۷۹ھ بعد ازاں نماز اشراق آپ پر اثرات سکرات شروع ہوگئے سورۃ یٰسین پڑھتے ہوئے جان بجاناں تسلیم کی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔
ارشاد فرمایا کھانا کھانے میں اعتدال ملحوظ رکھو نہ اس قدر کھاؤ کہ طاعت الٰہی میں سستی پیدا ہو۔ نہ اتنا کم کہ طاعت و ذکر میں عاجز رہے۔
آپ گندمی رنگ کشادہ ابرو بلند بینی تھے۔ آنکھیں بڑی اور داڑھی مبارک سفید تھی۔ تمام اعضاء نہایت خوبصورت اور خوش شکل تھے۔ سر پر عمامہ باندھتے تھے۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ کے پانچویں فرزند ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۴۹ء کو ہوئی اور دوسرے قول کے مطابق آپ کی تاریخ ولادت ۱۰۵۵ھ ہے۔ بہت تھوڑی مدت میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ایام طفولیت ہی سے کمالات باطنی حاصل کرنے شروع کر دیئے تھے ۱۱سال کی عمر میں آپ کو والد محترم نے فناء قلب کی بشارت دی۔ غرضیکہ ایام شباب میں واصل جملہ کمالات ہو کر مقبول مولائے ذوالجلال ہوئے۔ سلطان اورنگزیب عالمگیر کی استدعا اور اپنے والد محترم کے حکم پر سلطان کی اصلاح کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ کوئی امر بادشاہ کے ہاں خلاف شرع دیکھتے تو ذرہ بھر رعایت نہ فرماتے آپ کی تبلیغ و تربیت پر تمام شاہی ٹھاٹھ کا سامان جو خلاف شرع تھا سلطان نے ختم کرا دیا۔ متقی۔ دیندار اور پرہیزگار ہوگیا۔
بادشاہ نے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی شکر گزاری میں ایک خط لکھا۔ آپ اکثر نصف شب میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر حاضر ہوتے اور عرض کرتے۔

Marfat.com

من کیستم کہ باتو دم دوستی زنم
چندیں سگاں کوئے تو یک کمترین منم

آپ کی خانقاہ میں ہر روز چار سو درویش استفادہ کے لئے حاضر ہوتے تھے اور ان کے حسب خواہش کھانا پکایا جاتا۔

آپ نے ۲۶ر جمادی الاولیٰ ۱۰۹۶ھ میں ۷۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ منقول ہے کہ جب آپ کا جنازہ دفن کرنے لے چلے ہوا پر جاتا تھا ہرچند لوگ چاہتے کہ کاندھے پر رکھیں ممکن نہ ہوا۔ قبر کے پاس خود بخود جاکر رکھا گیا۔

الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ

آپ ایک بزرگ ولی کامل حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں حضرت عروۃ الوثقیٰ کے خلیفہ تھے باقی مدارج حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے۔ آپ کے فیوضات سے ہزاروں لوگ مستفیض ہوئے آپ نے ۱۲۱۹ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک کشمیر میں ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

آپ فقیہِ کامل تھے۔ عارف کامل۔ عالم اجل واتباع سنت میں ممتاز تھے آپ نے کسب سلوک حضرت خواجہ سیف الدین سے کیا اور خلافت پائی اور تکمیل و استفادہ کیلئے کئی سال حضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی رہے اور بڑے عالی درجات و مقامات پر فائز رہے آپ ہر وقت استغراق میں رہتے تھے۔ پندرہ سال تک نماز کے اوقات کے سوا کسی وقت ہوش نہ آتا تھا۔ آخر عمر میں افاقہ ہوگیا تھا۔ کثرت مراقبہ کی وجہ سے

Marfat.com

آپ کی پشت مبارک خم ہوگئی تھی۔ اکل حلال کا بڑا خیال رکھتے۔ آپ تقویٰ و طہارت اتباع سنت میں ممتاز درجہ رکھتے تھے کتب کثیر و اخلاق نبوی ہمیشہ پیش نظر رکھتے اور ان پر عمل کیا کرتے آپ لقمہ میں احتیاط فرماتے تھے۔ آپ کی وفات ۱۱ر ذی قعدہ ۱۱۲۵ھ یا ۱۱۳۵ھ میں ہوئی مدفن خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کے مزار کے قریب نواب مکرم خان کے باغ میں ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت مرزا مظہر جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

آپ سادات علوی میں سے تھے۔ انیس واسطوں سے حضرت محمد بن حنفیہ کی وساطت سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ر ماہ رمضان ۱۱۱۱ھ میں ہوئی۔ جب یہ خبر عالمگیر کو ہوئی تو فرمایا بیٹا باپ کی جان ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے باپ کا نام مرزا جان ہے اس لئے ہم نے ان کا نام جان جاں رکھا (کیونکہ آپ کے والد محترم عالمگیر کے یہاں صاحب منصب تھے) لیکن عوام میں جان جاناں مشہور ہوئے آپ کا تخلّص مظہر لقب شمس الدین حبیب اللہ تھا تعلیم کی ابتداء والد ماجد سے فرمائی۔ علوم اسلامیہ کی تکمیل مشہور زمانہ علماء و محدثین سے فرمائی۔ فن سپاہ گری میں یکتا تھے۔ آپ بہت دلیر اور نہایت ہی شجاعت رکھتے تھے۔ ہر فن میں کمال حاصل تھا جس فن کا آدمی آپ کے پاس آتا آپ کی استادی کا اقرار کرتا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت نور محمد بدایونی سے شرف بیعت حاصل کیا۔ چار سال تک آپ کی خدمت میں رہے انہوں نے ولایت علیا تک پہنچا کر اجازت طریقہ مع خرقہ عطا فرمائی اس کے بعد چھ سال تک حضرت سید کے مزار پر جاتے رہے اور مزید ترقیات سے مستفیض ہوتے رہے۔ آپ نے حضرت شاہ گلشن حضرت خواجہ محمد زبیر۔ شیخ محمد عابد سنامی

Marfat.com

رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین سے بہت فوائد حاصل کئے اور درجہ کمال کو پہنچے۔ جب عمر مبارک ۸۰ سال سے اوپر ہوگئی آپ کو رفیق اعلیٰ کا شوق غالب ہوا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایات سے فقیر کے دل میں کوئی آرزو نہیں چھوڑی جو حاصل نہ ہوئی ہو اب سوائے شہادت کے کوئی آرزو باقی نہیں ہے۔ چنانچہ چہار شنبہ ۷ر محرم ۱۱۹۵ھ کی رات تین آدمی مکان میں داخل ہوئے ان میں سے ایک بدبخت رافضی نے گولی مار کر شہید کر دیا اور اپنی مراد کو پہنچے۔ اس کے بعد تین روز تک آپ زندہ رہے اسی حالت میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

۱۱۹۵ھ دس محرم جسے شب شہادت کہا جاتا ہے تین بار زور سے سانس لے کر روح مبارک عالم جاودانی کو راہی ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ارشاد فرمایا پیر کے سامنے غیر کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے۔ اور کسی طرف التفات نہ کرنا چاہئے۔ خواہ وہ التفات کسی کے خطاب کے جواب میں ہو۔

ارشاد فرمایا اولیائے کرام کے مزارات کی زیارت سے جمعیت کا فیض طلب کرو اور مشائخ عظام کی ارواح طیبہ کو فاتحہ کے ثواب کا تحفہ پہنچا کر بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بناؤ کیونکہ ظاہر و باطن کی سعادت اس سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر مبتدیوں کیلئے بغیر تصفیہ قلبی اولیاء کی قبروں سے فیض حاصل کرنا مشکل ہے۔

آپ کی مزار مبارک پر آپ کا اپنا شعر درج ہے۔

بلوح تربت من یافتند از غیب تحریرے
کہ ایں مقتول راجز بیگناہی نیست تقصیرے

Marfat.com

الٰہی بحرمت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ

آپ قصبہ بٹالہ مشرقی پنجاب ۱۱۵۸ھ میں پیدا ہوئے آپ کا نسب شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ آپ کے والد کا نام شاہ عبداللطیف تھا جنہوں نے آپ کی ولادت سے قبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اپنے لڑکے کا نام علی رکھنا۔ لیکن جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو بپاس ادب اپنا نام غلام علی رکھ لیا آپ کے چچا نے بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ ۱۱۸۰ھ میں بائیس سال کی عمر میں حضرت مرزا جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا جہاں ذوق و شوق ہو وہاں بیعت ہو جاؤ یہاں تو "سنگ بے نمک لیدن" یعنی پھیکا پتھر چاٹنا، کا مضمون ہے عرض کیا مجھے یہی منظور ہے۔ فرمایا مبارک ہے اور آپ کو بیعت کر لیا۔ آپ نے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر وہ کمالات حاصل کئے کہ اپنے وقت میں بے مثل ہو گئے۔ حضرت مولانا خالد رومی جو اس وقت اعلم العلماء تھے آپ کی خدمت میں رہ کر امام الطریقت بن گئے۔ جناب خالد رومی صاحب ایک قصیدہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے پیر کی تلاش میں ساری دنیا چھان ماری مگر آپ کا مثل نہیں پایا۔ آپ کا عمل اکثر حدیث پر تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کے صاحبزادوں سے اور اپنے مرشد کریم سے سند حاصل فرمائی تھی۔ تہجّد کے وقت لوگوں کو جگا دیا کرتے۔ نماز صبح اول وقت پڑھ کر اشراق تک حلقہ مراقبہ وغیرہ میں مصروف رہتے تھے۔ ارشاد فرمایا دعا کے وقت انوار وارد ہوتے ہیں دعا کے انوار اور دعا کی قبولیت کے اثر کے انوار میں فرق کرنا مشکل ہے بعض لکھتے ہیں کہ اگر دونوں ہاتھ بھاری ہوں تو یہ قبولیت

Marfat.com

کی نشانی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر انشراح صدر ہونا یہ قبولیت کی نشانی ہے۔ ارشاد فرمایا دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے اور گناہوں کا سر کفر ہے۔ ارشاد گرامی ہے جو شخص مخدوم ہونا چاہے وہ اپنے مرشد کی خدمت کرے "ہر کہ خدمت کراو، مخدوم شد" فرمایا رضائے پیر سبب قبول خلق و خالق ہے اور آزردگی پیر سبب نفرت حق و خلق ہے۔ پیر کی رضا سے وہ حاصل ہوتا ہے کہ کسی مجاہدہ اور ریاضت سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ فرمایا میرے جنازے کے آگے حضرت خواجہ نقشبند کے جنازے کے آگے پڑھے گئے اشعار کے علاوہ یہ اشعار بھی پڑھے جائیں۔

وفدت علی الکریم بغیر زاد — من الحسنات والقلب السلیم
فحمل الزاد اقبح کل شئی — اذا کان الوفود علی الکریم

آپ نے ۲۲ر صفر ۱۲۴۰ھ کو وفات پائی نماز جنازہ شاہ ابو سعید نے پڑھائی۔ آپ کو حضرت شہید کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی پیدائش دو ذی قعدہ ۱۱۹۶ھ کو مصطفیٰ آباد (سابق ریاست رام پور) میں ہوئی آپ کا نسب انسب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سے ملتا ہے۔ ابتداء عمر ہی سے مزاج شریف میں صلاحیت تھی۔ دس سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل مفتی شرف الدین و مولانا رفیع الدین سے فرمائی۔ سند حدیث اپنے مرشد کریم اور حضرت سراج احمد صاحب اور شاہ عبدالعزیز سے حاصل فرمائی۔ سب سے پہلے اپنے والد سے ارادت کی۔ پھر ان کی اجازت سے حضرت شاہ درگاہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ کے حال پر خاص عنایت اور رحم

Marfat.com

فرمایا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کو اجازت خلافت عطا فرمائی۔ آپ کے بہت سے مرید ہوگئے نسبت مجددیہ کی طلب میں ۷ر محرم ۱۲۲۵ھ رام پور سے دہلی آئے اور حضرت غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب نے خاص عنایت فرمائی ماہ صفر ۱۲۳۰ھ میں حضرت شاہ صاحب نے آپ کو سینہ سے لگا لیا اور دیر تک توجہ فرماتے رہے اور اپنی ضمنیت سے مشرف فرمایا۔ ۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۲۳۱ھ کو شاہ صاحب نے فرمایا میرے بعد اس مکان میں میاں ابو سعید بیٹھیں اور حلقہ و طریقہ اور درس حدیث و تفسیر میں مشغول ہوں۔ حضرت شاہ صاحب کے وصال کے بعد تقریباً ۹ سال تک مسند آرائے ارشاد رہے اور طالبان خدا نے خوب آپ سے استفادہ کیا۔ آپ ۱۲۴۹ھ میں اپنے فرزند دوم مولانا عبدالغنی کے ساتھ حرمین شریفین کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے واپسی پر ۲۲ر رمضان کو ٹانک پہنچے عید کے روز یکم شوال ۱۲۵۰ھ ظہر و عصر کے درمیان بروز ہفتہ وہیں انتقال فرمایا۔ نعش مبارک کو تابوت میں رکھ کر دہلی لایا گیا اور شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ منقول ہے کہ جب لاش کو تابوت سے باہر نکالا گیا تو معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل دیا گیا ہے ذرہ بھی تغیّر نہ آیا تھا۔

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

آپ شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں آپ کی ولادت باسعادت ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ رام پور میں ہوئی۔ تاریخ ولادت "مظہر یزداں" ہے آپ کا اسم مبارک احمد سعید لقب سراج الاولیاء کنیت ابو المکارم ہے آپ شاہ غلام علی کے خلیفہ اور متبنّیٰ تھے آپ کی عمر شریف دس سال کی تھی تو

Marfat.com

اپنے والد محترم کے ساتھ حضرت غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بمقام دہلی حاضر ہوئے اور شرف بیعت حاصل کیا۔ شاہ صاحب آپ کے حال پر خصوصی توجہ فرمانے لگے۔ آپ کے ساتھ حضرت شاہ صاحب کا معاملہ ایسا تھا جیسا کہ والد کا اپنے بیٹے کے ساتھ۔ چنانچہ فرمایا کرتے ہم نے بہت سے اشخاص سے بیٹا مانگا مگر ایسا نہیں ہوا البتہ ابو سعید نے اپنا فرزند ہمارے حوالے کیا اور ہم نے اس کو بمنزلہ اپنے بیٹے کے کر لیا حضرت شاہ صاحب نے آپ کو ایک ساتھ ہی حال و قال کی تحصیل کا حکم فرمایا اور آپ پوری سعی و کوشش کے ساتھ ان دونوں کی تحصیل میں مشغول ہوگئے خود فرمایا ہے کہ جن ایام میں علم پڑھا کرتا تھا تو اکثر شب مطالعہ میں گزر جاتی تھی آپ نے اکثر کتب تصوف اور بعض کتب حدیث شاہ غلام علی سے پڑھیں اور کتب معقول و منقول مولانا فضل امام مولانا رشید الدین خان سے استفادہ کیں مسند حدیث شاہ عبدالعزیز سے سند حاصل کی۔ نیز مولوی سراج الدین احمد بن محمد مرشد جو حضرت مجدد صاحب کے صاحبزادے محمد سعید کے پڑپوتے تھے ان سے بھی بعض کتب حدیث پڑھیں اور سند حدیث مسلسل بالاولیہ جو حضرت مجدد تک پہنچتی ہے حاصل کی تھی۔

اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد حضرت قبلہ شاہ صاحب کی مسند ارشاد پر جلوہ گر ہوئے۔ آخر ماہ محرم ۱۲۳۱ھ کو بمعہ اہل و عیال دہلی سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ اقامت گزیں ہوئے اس مبارک شہر میں طریقہ شریفہ کو رواج کیا۔ دو سال قیام کے بعد ۶۰ سال کی عمر میں ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ کو وصال فرمایا جنت البقیع میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے روضہ شریف کے قریب آپ کو دفن کیا گیا آپ نہایت ہی کریم النفس۔ رقیق القلب دائم الذکر والفکر و حلیم و صاحب رحمت و شفقت تھے۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین خواجہ دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ ملا علی صاحب اخوند کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ قندھار کے قبیلہ موسی زئی سے ہیں۔ آپ قندھار کے علاقہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن کے زمانہ ہی سے فیض و کرامات کی علامات آپ کی پیشانی پر جلوہ گر تھیں آپ اپنے ابتدائی حالات خود اپنی زبانی بیان فرماتے ہیں۔ حصول علم کی خاطر میں سفر کے دوران جماعت طلباء کے ساتھ باباولی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی زیارت کیلئے جا رہا تھا۔ اچانک راستہ میں ایک مرد درویش کی زیارت ہوئی وہ درویش ہر ایک کے بارے میں اشارہ کرتا۔ جب میری باری آئی تو کہنے لگا تمام طلباء کے گروہ میں یہ طالب اولیاء اللہ کے گروہ میں سے ہوگا۔ انشاء اللہ صاحب کمال اور صاحب کرامت ہو کر رہے گا۔ اس کی پیشانی سے اسرار و معرفت جلوہ گر ہیں۔ شب و روز گزرتے رہے میں سوچتا رہا اس مرد درویش کا کلام بے اثر ہرگز ثابت نہ ہوگا ضرور اس میں کوئی راز ہے۔ نتیجہ کا منتظر رہا۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ علوم ظاہری کی خاطر مختلف مقامات سے گزرتا ہوا آخر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی زیارت پر بشارت سے مشرف ہوا۔ دیار شریفہ سے مراجعت کے وقت حضرت شاہ غلام علی کی زیارت کرنے اور ان کی صحبت فیض مرحمت کی برکات وفیوض سے اکتساب کرنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ پختہ ارادہ کر کے غزنی و کابل کے راستہ پشاور پہنچا وہاں حضرت شاہ صاحب کے وصال پرملال کی خبر سنی۔ سخت افسوس کا سامنا ہوا۔ رات دن آہ و زاری کی حالت میں شہر کابل کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں ایک مسجد میں تعلیم و تدریس شروع کر دی۔ اچانک ایک رات میرے سینے میں سخت درد اٹھا اور میں بے ہوش ہو گیا لوگوں کا کہنا ہے کہ میں تیرہ روز بے ہوش رہا کسی کو میری بے ہوشی کا سبب معلوم نہ ہوا پھر

Marfat.com

میں دن رات آہ وفغاں، گریہ زاری میں مبتلا رہنے لگا حضرت سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و الفت دل میں اس قدر جاگزیں ہوئی کہ آرام تو کجا میرے ہوش و حواس بجانہ رہے۔ آخر حضرت شیخ عبداللہ ہراتی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم مقبول بارگاہ حضرت ابو سعید قدس سرہٗ کی خدمت عالیہ میں جاکر فیض حاصل کرو۔ جو شاہ غلام علی کے خلیفہ اور جانشین ہیں ہندوستان کے شہر دہلی میں آپ کی بارگاہ معلیٰ ہے آپ کے حسب فرمان دیوانہ وار ہندوستان کی طرف روانہ ہوا۔ قریہ بقریہ ہر بزرگ کی زیارت کرتا رہا اور دعائیں کراتا رہا یہاں تک کہ شہر بمبئی پہنچا۔ ایک مسجد میں اسباب رکھا محلہ کے ایک شخص کی زبانی سنا کہ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کیلئے بمبئی تشریف لائے ہیں فرحت بخش خبر سنتے ہی چل پڑا آنجناب کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا بیس روز تک آپ کی مجلس میں بیٹھا اور توجہ حاصل کی آپ نے بندہ کو ولایت صغریٰ تک پہنچا دیا مگر اضطراب سابقہ میں کمی نہ آئی بلکہ تردد و پریشانی خاطر ظہور پذیر ہوئی ایک روز آں جناب نے ارشاد فرمایا میں اس وقت حج کیلئے جارہا ہوں اب یا تو میری واپسی تک یہیں رہو یا دہلی میں میرے فرزند میاں احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ جو حضرت شاہ غلام علی کی خانقاہ میں مقیم ہیں چونکہ بمبئی میں سخت گرمی تھی تاب نہ لاسکا۔ دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ دہلی پہنچ کر جب جناب شاہ احمد سعید کے رخ انور پر نظر پڑی فوراً دلِ بے قرار کو قرار آگیا۔

بہشت اہل محبت، ریاض حُسن زمین تیرے جمال دل افروز کا جواب نہیں

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ذکر و اذکار میں مشغول ہوگیا۔ ایک دن حضرت شاہ ابو سعید کی حج سے واپسی پر ٹانک میں وصال کر جانے کی خبر سنی سخت ملال ہوا۔ چند روز بعد حضرت احمد سعیدؒ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی اور آپ کی خصوصی توجہ سے سلوک پایہ تکمیل کو پہنچا ایک سال دو ماہ آپ کی صحبت سے فیض یاب

Marfat.com

ہوتا رہا اس قلیل مدت میں آپ نے جمیع طریقہ ہائے نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ وغیرہم کی اجازت بندہ کو بخشی اور اپنے دست مبارک سے اجازت نامہ لکھوا کر احقر کو اجازت فرمائی اور خراسان کی طرف روانہ فرمایا حضرت حاجی صاحب قندھاری کو اپنے پیر کے ساتھ اس قدر محبت اور عشق تھا کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اکثر آپ کی نعلین مبارک منہ پر رکھ دیا کرتے اور اپنے ہاتھ سے بیت الخلاء صاف کیا کرتے۔ آپ موسم سرما میں خانقاہ موسیٰ زئی شریف اور موسم گرما میں بمقام غنڈاں خراسان میں تشریف لے جاتے۔ ۱۲۷۰ھ میں آپ طریقہ نقشبندیہ احمدیہ سعیدیہ کے مجاز ہوئے اور اس کی ترویج و ترقی میں آفتاب عالمتاب کی مانند شہرۂ آفاق پر پہنچے۔ جب حضرت شاہ احمد سعید نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ۔ خانقاہ شریف و کتب خانہ آپ کی نگرانی میں دے دیا۔ خراسان و ہندوستان کے جمیع مریدین بھی آپ کے حوالے کر دیئے۔ سپردگی نامہ بھی تحریر کر دیا۔ آپ نے شب دوشنبہ ۲۲ر شوال ۱۲۸۴ھ کو وفات پائی مزار شریف موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت حاجی محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ابن ملاّں موسیٰ جان بن ملا احمد بن ملا عبدالحلیم بن ملا عبدالکریم بن ملا شمس الدین اچکزئی قندھاری ہیں آپ کی ولادت پاک ۱۲۴۴ھ کو موضع لونی تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی۔ موضع لونی خانقاہ موسیٰ زئی شریف سے دس میل کے فاصلہ پر کوہ سلیمان کے دامن میں واقع ہے ابتدائی کتب صرف و نحو اور اصول فقہ مختلف اساتذہ سے پڑھیں۔ ایک مرتبہ اپنے ماموں کا پیغام حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

Marfat.com

خدمت اقدس میں لے کر گئے اس وقت آپ درس و تدریس میں مصروف تھے خط کا جواب دینے کے ساتھ ایک بھرپور نگاہ کے ساتھ توجہ فرمائی جس کے نتیجہ میں حضرت حاجی محمد عثمان صاحب دامانی چند روز کے بعد حاضر ہو کر شرف بیعت سے سرفراز ہوئے۔ علم حدیث اپنے مرشد کی خدمت میں حاصل کیا۔ ظاہری علوم کے حصول کے بعد فیوضات باطنیہ سے مالا مال ہوئے اٹھارہ سال چار ماہ اور تیرہ روز حضرت عالیہ میں حاضر رہے اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے تمام مراتب طے فرمائے۔ حضرت حاجی دوست محمد صاحب کے ہزاروں خلفاء تھے مگر بوقت وفات ان کو اپنا قائمقام اور خلیفہ مطلق بنا کر مسند ارشاد پر بٹھایا آپ کے حالات اور فیوضات باطنی اک جہاں میں مشہور ہیں انتیس سال دو ماہ مسند ارشاد پر رونق افروز ہونے کے بعد ۲۲ر شعبان ۱۳۱۴ھ بروز سہ شنبہ بوقت اشراق وفات پائی مرقد مبارک موسیٰ زئی شریف میں اپنے پیر و مرشد کے پہلو میں واقع ہے۔

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ مادر زاد ولی اللہ تھے حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند اور خلیفہ اعظم ہیں ۱۵ر محرم ۱۲۹۷ھ کو بوقت اشراق آپ کی ولادت ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی کے حصول اور تکمیل کے بعد ۱۷ر ربیع الاول ۱۳۱۴ھ بروز سوموار بعد از نماز فجر خرقہ خلافت پہنا اور اپنے والد محترم کے سجادہ پر رونق افروز ہوئے اور اپنے والد محترم کی عین حیات میں بحکم حلقہ فرماتے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر سترہ برس تھی آپ باکمال اور نامور ہستی تھے۔ ابتدائی علوم مولوی محمود شیرازی سے حاصل کئے اس سے آگے دیگر علوم کی تعلیم مولوی حسین علی واں بھچراں والے سے حاصل کئے۔ علم تصوف

Marfat.com

بکمالہ اپنے والد ماجد حضرت قبلہ خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ جب آپ تحصیل علوم سے فارغ ہوئے تو ۱۴ر جمادی الاول ۱۳۱۳ھ بروز خمیس بوقت صبح رسم دستار بندی کے سلسلہ میں ایک محفل کا انتظام کیا گیا۔ ختم خواجگان۔ ختم قرآن مجید وغیرہم کے بعد حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب نے بہت دیر تک دعا فرمائی جس کے اندر بہت سے آدمی مجذوب ہوگئے۔ اس کے بعد حضور قبلہ حاجی صاحب کھڑے ہوگئے اور حاضرین محفل بھی بہ پاس ادب کھڑے ہوگئے اور آپ نے دستار فضیلت حضرت صاحبزادہ کے سر پر باندھنا شروع فرمائی نصف کے بعد مولوی محمود صاحب شیرازی کو ارشاد فرمایا اس کے بعد مولوی حسین علی کو ارشاد ہوا اور آخر پر تبرکاً حضرت لعل شاہ صاحب نے صاحبزادہ صاحب کے سر پر پگڑی لپیٹی۔ پھر چوغہ پہنایا گیا۔ مبارک باد دی گئی۔ پھر ایک دستار استادی اور چوغہ مولانا مولوی محمود شیرازی کو استاد اول ہونے کے سبب عنایت ہوئے بعدہ ایک دستار اور چوغہ مولانا حسین علی واں بھچراں والے کو استاد دوئم ہونے کے سبب مرحمت ہوئے اور ایک دستار مولوی محمد عیسیٰ صاحب کو باندھی گئی جو کہ صاحبزادہ صاحب کے ہم درس تھے۔

آہن بہ پارس آشنا شد　　آں ہم بصورت طلا شد

ں نامور شخصیت اور باکمال ہستی نے ۲۶ر ربیع الاول ۱۳۳۳ھ میں انتقال فرمایا مزار شریف موسیٰ زئی شریف میں اپنے والد ماجد کے پہلو بہ پہلو زیارت گاہ عام و خاص ہے۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت سیدالاولیاء المتاخرین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا خواجہ حاجی غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت باسعادت تقریباً ۱۲۸۵ ہجری میں موضع ڈگر سواگ لعل عیسن کروڑ "لیہ" میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم کا نام ملک لعل سواگ تھا۔ آپ بچپن ہی میں یتیم ہوگئے اپنی برادری کی ایک پاکباز عورت نے آپ کی پرورش کی بعد میں اس سعادت مند پاکباز ماں نے کمال شفقت سے ایک مکان اور کچھ اراضی آپ کے حوالے فرمائی تاکہ آپ آرام و سکون کے ساتھ گزر بسر فرماسکیں۔ مگر باوجود اس کے آپ نے علاقے والوں کے مال مویشی اور بھیڑ بکریاں چرانے شروع فرمائے کچھ مدت یہی شغل رہا۔ ازیں بعد بغرض حصول علم ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لے گئے مولانا غلام حسن سے تعلیم کی ابتداء کی جو کہ حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ علاوہ ازیں دیگر اساتذہ کرام سے بھی استفادہ کیا۔ دوران تعلیم اپنے استاد محترم مولانا نور خان کے ہمراہ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے در اقدس پر حاضری دی۔ آپ کی خدمت میں درخواست بیعت پیش کی اور بیعت ہونے کے شرف سے شرف یاب ہوکر واپس آگئے۔ حصول تعلیم اور اس کی تکمیل کے بعد اکثر اوقات اپنے پیر و مرشد کی خدمت عالیہ میں حاضر رہتے اور لنگر شریف کی خدمت میں مصروف رہتے۔ حضرت دامانی رحمہ اللہ علیہ کی توجہ خصوصی اور عنایات بے بہا کے نتیجہ میں آپ نے باطنی علوم میں مکمل دسترس حاصل کرلی۔ ایک روز خلیفہ حضرت میراں صاحب قلندر نے آپ کی (حضرت محمد عثمان صاحبؒ) خدمت میں عرض کیا مولوی غلام حسن آپ کا سچا و مخلص خادم اور غریب آدمی ہے اور آپ حضور کی توجہ کریمانہ سے سلوک مکمل کر

Marfat.com

چکا ہے۔ اگر آپ حضور عین شفقت شاہانہ سے خلافت و اجازت اشاعت طریقت مرحمت فرمائیں تو حضور کی بندہ پروری ہوگی چنانچہ حضرت خواجہ غریب نواز نے مسکراتے ہوئے اپنی دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر حضرت حضور خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے زیب سر فرمائی اور خلافت طریقہ نقشبندیہ عطا فرمائی باقی تین سلاسل سہروردیہ۔ چشتیہ۔ قادریہ کی اجازت حضرت قیوم زمان حضرت صاحبزادہ خواجہ سراج الدین صاحب نے عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ہمیشہ نہایت ہی عقیدت و محبت سے پیر طریقت کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور عقیدت و اخلاص اور جانفشانی و جانثاری سے لنگر شریف کی خدمت میں رہے۔ چالیس چالیس اونٹ غلہ کے لے کر بنفس نفیس لنگر موسیٰ زئی شریف پہنچاتے۔ اور جب حضرت خواجہ سراج الدین صاحب نے دریا خان میں عظیم الشان بنگلہ تعمیر فرمایا تو آپ شب و روز خود مزدوروں کی طرح کام کرتے اور ذرہ بھر آرام نہ فرماتے۔ آپ کی اس محنت شاقہ کو دیکھتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز نے فرمایا مولوی صاحب میں دعا کرتا ہوں اور دادی صاحبہ بھی دعا فرماتی ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کا بادشاہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو یوں شرف قبولیت بخشا کہ آپ کو قطب وقت اور پیشوائے دوراں بنا دیا۔ آپ بہت خدا رسیدہ بزرگ۔ مبلغ اسلام۔ عامل شریعت عابد۔ زاہد اور شب زندہ دار تھے آپ نے ساری زندگی دین مصطفیٰ کی سربلندی میں صرف فرمائی اور لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ کی شمع کو روشن فرمایا اور سینکڑوں کی تعداد میں۔ کافروں اور سکھوں کو کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل فرمایا اور ان کی ظاہری و باطنی علوم میں پوری پوری تربیت فرمائی۔ ان میں سے کئی خلعت خلافت اور اشاعت سلسلہ سے سرفراز ہوئے۔ اگر کوئی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی گفتگو آپ کے سامنے

Marfat.com

کرنا چاہتا تو فرماتے تم کو شرم آنی چاہیے۔ اللہ کے محبوب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام قاب قوسین تک پہنچ گئے اور تم حضور کے علم کے متعلق مشکوک ہو جب آپ کو یہ درجہ مل گیا تو کیا مخفی رہا۔ ارشاد فرمایا بہت غم اور مشکلات لاحق ہوں تو درود شریف کی کثرت کیا کرو۔ بہت فائدے ہیں۔ ارشاد ہوا دعا مانگنے سے اول اور آخر تین تین بار درود شریف پڑھ لینے سے دعا بفضلہ تعالیٰ مستجاب ہوتی ہے۔ ارشاد گرامی ہے کہ ہندو کے کنوئیں پر پانی پی لو۔ نماز پڑھ لو مگر شیعہ کے کنوئیں پر نہ تو پانی پیؤ اور نہ ہی نماز پڑھو کیونکہ شیعہ کا ایمان شیخین پر بکواس کرنے سے جل جاتا ہے۔ البتہ ہندوؤں پر امید کرنا چاہئے کہ شاید وہ ایمان لائیں کیونکہ وہ اس قسم کی گستاخی کے مرتکب نہیں ہوتے، شیعہ پر امید نہیں کہ وہ ایماندار بن جائے۔

آپ نے ۱۳ر جمادی الاول ۱۳۵۸ھ بمطابق ۱۹۳۹ء شب اتوار بعد نماز عشاء وصال فرمایا آپ کا مزار انور لعل عیسن کروڑ سے بطرف جنوب مشرق ۳ میل کے فاصلہ پر حسن آباد میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

حضرت صاحبزادہ مولانا ثانی لاثانی خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں آپ نے ظاہری تعلیم کی ابتداء مولانا غلام محی الدین سے فرمائی اور تکمیل مولانا عبدالکریم سے فرمائی۔ سلوک کی تکمیل حضرت خواجہ غلام حسن سواگ" سے کی۔ ۱۳۵۴ھ میں جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر حضرت خواجہ غلام حسن صاحب سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے دستار فضیلت آپ

Marfat.com

کے سر مبارک پر باندھی اور ۱۳۵۷ھ میں جملہ مریدین کو آپ کے سپرد فرما دیا اور فرمایا میں نے تمہیں خدا کے سپرد کیا۔ مصلیٰ، طریقہ نقشبند کو نہ چھوڑنا فقیر کی روحانیت اور فضل خداوندی تیری دستگیری کریں گے اس فرمان کے بعد آپ نے بیعت اور اشاعت سلسلہ باقاعدہ طور پر شروع فرمایا اور لوگ جوق در جوق آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے لگے۔ اعلیٰ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال پاک کے بعد جملہ مریدین اور خلفاء نے آپ سے تجدید بیعت کی۔ آپ نے سلف صالحین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت اور تبلیغ کیلئے دور دراز کا سفر کیا۔ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں لوگ تائب ہوکر آپ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ علیہ کے مرقد انور پر نہایت ہی شاندار۔ وسیع، بلند اور خوبصورت روضہ شریف تعمیر کرایا۔ مسجد شریف کو وسیع کرنے کے علاوہ ایک نہایت ہی عالیشان بنگلہ تعمیر کرایا آپ کا دور ظاہری و باطنی تعمیری دور مشہور ہے۔ آپ نے عجائبات محمدی۔ صدریات محمدی اور بیاض محمدی وغیرہ کتب تصنیف فرمائیں جو کہ غیر مطبوعہ ہیں۔

آپ کا وصال پاک ۱۳ر محرم ۱۳۸۲ھ کو ہوا مزار پاک حسن آباد شریف میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

حضرت صاحبزادہ محمد حسن صاحب مدظلہ العالیٰ

سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت سواگ" شریف

آپ حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب سواگ کے اکبر فرزند ارجمند ہیں۔ نہایت ہی حسین خدوخال۔ چہرہ پر متانت و سنجیدگی۔ تبسم آمیز گفتار۔ حسن اخلاق کا پیکر۔ خلوت در انجمن سے موصوف۔ دور رس نگاہیں اور

Marfat.com

گہری سوچ رکھنے والے یہ نوجوان یادِ رفتگان بزرگان سلف صالحین کا عملی نمونہ "مسند آرائے" دربار عالیہ حضرت پیر سواگ ہیں۔ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ اور اشاعت سلسلہ نقشبندیہ میں شب و روز مگن اور روز افزوں مصروف عمل ہیں۔

آپ اپنی طبیعت مبارکہ میں جلال اور جمال کا حسین امتزاج رکھتے ہیں۔ تنہائی پسند ہیں۔ گوشہ نشینی نہایت مرغوب اور اس پر عمل پیرا ہیں۔ کم گفتن۔ کم خفتن۔ کم خوردن کا مظہر اتم ہیں۔ صغر سنی ہی سے شفقت پدری سے محروم ہونا پڑا۔ سن شعور تک پہنچتے ہی برادران خورد جمیع صاحبزادگان کی تعلیم و تربیت کی جانب توجہ مبذول فرمائی۔ اور الحمد اللہ جمیع حضرات صاحبزادگان استاذ العلماء حضرت مولانا حامد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا غلام محمد تونسوی سے تکمیل حصول علم کے بعد عرس مبارک کے موقع پر دستار فضیلت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ دربار عالیہ پیر سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظام روز افزوں ترقی پر ہے۔ تشنگانِ روحانیت ظاہری و باطنی علوم سے سیراب و فیض یاب ہو رہے ہیں۔ جمیع صاحبزادگان اپنے مشائخ عظام کے طریقہ پر قائم ہیں اور شب و روز مریدین۔ مخلصین کی نگرانی اور ظاہری و باطنی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ دربار عالیہ حضرت پیر سواگ پر مہمانوں اور علماء و سادات کی مہمان نوازی اور قدر افزائی بذات خود صاحبزادگان فرماتے ہیں۔

حضرت پیر سواگ کے مزار پاک پر عظیم الشان گنبد شریف لاکھوں روپے کے اخراجات سے مزین و خوبصورت کیا گیا ہے مسجد شریف کی تزئین و آرائش از سر نو کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ پیران کبار مریدین کو حظ وافر نصیب فرمائے اور طویل عمر نصیب فرمائے اور بزرگان اکابر نقشبندیہ کے یہ سرچشمے اپنے فیوض و برکات سے تشنگان علم باطنی اور متلاشیان راہ طریقت اور طالبان معرفت کی کھیتی کو سیراب

Marfat.com

فرماتے رہیں۔ آمین

حضرت قیوم زماں۔ قطب دوراں، سیدی و مرشدی و وسیلنا حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی محمد عبداللہ مشہور پیر بارو اور والد ماجد کا نام اللہ دتہ بن موسیٰ ہے آپ بمطابق قول مشہور ۱۲۶۹ھ مطابق ۱۸۴۹ء میں فتح پور کے نزدیک موضع نوشہرہ میں پیدا ہوئے علوم ظاہری کے حصول کے دوران ہی حضرت خواجہ غلام حسن سواگ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر منازل سلوک طے کرتے رہے۔ ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد اکثر اوقات اپنے پیر و مرشد کے آستانہ پر لنگر شریف کی خدمت میں مصروف رہتے اور باطنی علوم بھی حاصل فرماتے رہے۔ آخر تکمیل مقامات سلوک کے بعد پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور بارو کریم کو خلافت اور اشاعت سلسلہ کی اجازت سے سرفراز فرمایا آپ باقاعدہ لنگر شریف کی خدمت میں مصروف رہے آپ نے تقریباً ۱۳۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا مکمل حالات و کمالات مجموعہ ہذا میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

فخر المشائخ حضرت ثانی لاثانی حضرت خواجہ غلام محمد صاحب پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر آپ نے بیعت و اشاعت کے سلسلہ کو شروع فرمایا اس وقت سے لے کر وصال بلکہ آج تک یہ اشاعت سلسلہ و خدمت دین متین کا کام بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ہے۔ تفصیل مطلوب ہو تو کتاب فیوضات بارویہ کے اوراق کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

Marfat.com

باب ششم

اِصطلاحات
و
مُراقبات

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

فقیر حقیر سگِ دربار باروی و خادم برادران طریقت امید وار رحمت رب العالمین و عنایت رحمت للعالمین و کرم سیدی مرشدی غوث زماں قطب دوران سلطان الاولیاء سراج الاصفیاء وسیلہ بے کساں حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ جام محمد ظفر اللہ باروی نقشبندی مجددی ساکن کوٹ سلطان ضلع لیہ نے اپنے مرشد کریم کے سجادہ نشین کی عنایت بے نہایت اور فرمان عالی کی وجہ سے راہ رواں راہ یزداں و سالکان و طالبان صادق طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ فقیرویہ کو سلوک میں جو مقامات کے سمجھنے میں رکاوٹیں یا دقتیں پیش آئیں اس مضمون کے ذریعے جو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ مرشدکریم کی نظر عنایت سے سمجھ میں آجائیں گے۔ احقر کی استدعا ہے کہ اس ناچیز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حسنیہ بارویہ فقیرویہ کا تمام تر انحصار اطاعت الٰہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حب شیخ سے سرشار ہو کر شریعت کی اتباع میں ثابت قدم رہنے پر ہے جب تک سالک صحیح العقیدہ اہل سنت نہ ہو عشق مصطفیٰ اور حب رسول سے مالا مال نہ ہو اور جب تک اتباع شریعت پر قائم نہیں رہے گا اس وقت تک سلوک کے مقامات کا حصول ناممکن ہے بلکہ فقیری و درویشی کے گرد و غبار کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید　　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اللہ تعالیٰ کا راستہ اس وقت تک نہیں کھل سکتا جب تک اپنے پیر کے ساتھ محبت نہ ہو۔ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں پختگی نہ ہو

Marfat.com

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا تمام تر انحصار صحبت شیخ پر ہے۔ جب مرشد کریم کا فیضان شامل حال ہوتا ہے تو فیوضات و برکات بصورت کرامت شیخ جلوہ گر ہوتی ہیں مرید کو آداب فرزندی خود بخود وجدانی طور پر آتے رہتے ہیں میری یہ کوشش اور کاوش مرشدی۔ مولائی و آقائی حضرت خواجہ پیر محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم کا نتیجہ ہے اور حضرت ثانی حضرت قبلہ خواجہ فقیر محمد صاحب کی ذات بالاصفات کی مرہون منت ہے۔

علم تصوف کا بیان

تصوف وہ علم ہے جس میں نفس کے تزکیہ کے طریقے بتائے جاتے ہیں اور اخلاق کو پاک کرنے کے اصول ظاہر کئے جاتے ہیں۔ ظاہر و باطن کی تعمیر کے راستے مقرر کئے جاتے ہیں۔ ابو ہاشم صوفی دو سو ہجری سے پہلے مشہور بزرگ ہیں۔ جن کو صوفی کہا گیا ہے جن کا ذکر نفحات جامی میں مذکور ہے۔ ویسے تصوف کا سلسلہ روز اول سے شروع ہوتا ہے یوم میثاق کو "الست بربکم" کا سوال اور "قالوا بلیٰ" کا جواب تصوف ہے اور معرفت الٰہی ہے کل ارواح مقدسہ جن کو صفائی حاصل تھی۔ انہوں نے روز میثاق سے ہی اپنے رب کو پہچانا پھر میثاق نبیین کے دن انبیاء کرام کو تاکیداً اور ہدایۃً فرمایا کہ تعین جبی کا مرکز اول میرے محبوب کریم سیدالمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس ذات مقدس کے وسیلہ جلیلہ سے معرفت الٰہی حاصل کی جا سکتی ہے جو اسے دیکھ لے گا۔ مجھے پالے گا۔ جو اس سے محبت کرے گا مجھے پالے گا۔ "من رانی فقد رَانِی الحق" یعنی جس نے محبت اور ایمان کے ساتھ سیدالمرسلین رحمۃ للعالمین کو دیکھا۔ اس نے مجھے دیکھا اور جو اس سے

Marfat.com

دور ہوا وہ مجھ سے دور ہوا اور پھر معراج شریف کی رات جو کمالات حضور کو عطا ہوئے وہ سارے کے سارے علم تصوف کی بنیاد بنے حتیٰ کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان علوم معراج سے جو تھوڑا بہت علم تصوف عطا کیا تو ان کو کہنا پڑا کہ وہ علوم یعنی جو سرکار دو جہاں نے مجھ کو عطا کئے ہیں۔ اگر ان میں سے ذرہ بھر بھی ظاہر کروں تو میرا گلہ کاٹ دیا جائے گا۔ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد سب سے بڑے صوفی تھے۔ کیونکہ جو کچھ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حاصل ہوا وہ علوم ظاہری و باطنی کا خزانہ تھا۔ صدیق اکبر کا صدق۔ اخلاص اور محبت جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی وجہ سے وہ سب سے بڑے صوفی تھے اور ان کو باطن کی صفائی اتنی حاصل تھی۔ کہ اس کا وزن تمام امت کے اعمال کی صفائی کے وزن سے زیادہ تھا۔ ان کی زبان سیف الرحمان تھی۔ وہ اگر مردے کو کہہ دیتے کہ وہ زندہ آرہا ہے تو وہ مردہ زندہ ہوکر لشکر میں آجاتا۔ کیونکہ تصوف سے مراد اعمال ظاہری اور باطنی کی صفائی ہے۔ صحابہ کبار اس صفائی سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک کرنے والی صحبت کی وجہ سے فیض یاب تھے۔ جمعہ کے خطبہ کے وقت فاروق اعظم کا حضرت ساریہ کی فوج کی رہنمائی کرنا ان کے تصوف میں کمال کی نشاندہی کرتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو رابطہ تھا اس کی وجہ سے ان کو اتنا تزکیہ حاصل ہوگیا تھا کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ ان کا دل باطنی تزکیہ کی وجہ سے غنی ہو چکا تھا۔ اور ان کو حیاء میں وہ مقام حاصل تھا کہ فرشتے بھی ان سے حیا کرتے تھے۔ فاروق اعظم کو اتنی قوت حاصل تھی کہ شیطان ان سے دور بھاگتا تھا۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ سے اتنا رابطہ حاصل تھا کہ ان کی زبان مبارک سے

Marfat.com

جو بھی کلمات نکلتے اسی طرح خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی اس لئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ان الحق ینطق علیٰ لسان عمر" حضرت سیدنا امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب شہنشاہ ولایت اور امام الاولیاء تھے۔ تصوف کے سارے سلسلے انہی سے چلتے ہیں۔ ان کو باطنی تصفیہ کی وجہ سے یہ کمال حاصل تھا آپ یحبھم و یحبونہ کے مصداق تھے۔ کیونکہ خیبر کا قلعہ آپ کی قوت باطنی کی وجہ سے فتح ہوگیا تھا۔ غرضیکہ خلفاء راشدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صوفیاء کے سرتاج تھے۔ وہ باطنی تصفیہ کی وجہ سے جو ان کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے حاصل ہوا تھا۔ شہر علم کے دروازہ علوم قرآن و حدیث کے ماہر تھے۔ اصحاب صفہ اللہ کی خاطر مسکینی کی حالت میں رہتے تھے تابعین تبع تابعین میں بھی صحابہ کے بعد اور ان سے ملنے والے ان کی صحبت کی وجہ سے ظاہری باطنی کمالات رکھنے والے تھے تصوف کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے۔ اور باقی سلسلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیر خدا سے شروع ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں صحابہ کبار نے علوم ظاہری حاصل کئے تھے وہاں علوم باطنی بھی ان کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے حاصل تھےاور درجہ احسان بھی حاصل تھا۔ اور علوم تصوف میں محسن کا درجہ بہت اونچا ہے۔ وہ صاحب حضور ہوتا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے امام مالک کا یہ قول نقل فرمایا ہے۔ کہ جو شخص صوفی بنا اور فقیہ نہ ہوا وہ زندیق ہے اور جو فقیہ بنا صوفی نہ ہوا وہ فاسق ہوگیا۔ اس لئے ظاہری علم کے ساتھ باطنی علم کا ہونا لازمی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جو بھی مسلمان ہونے کیلئے آتے تھے وہ پہلی ہی صحبت میں استعداد باطن کی وجہ

Marfat.com

سے نور ہدایت اور کمالات ولایت حاصل کر لیتے تھے غرضیکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب کمالات ظاہر و باطن کے جامع تھے اور وہ ایسے مرتبہ پر فائز تھے کہ امت میں کوئی بھی اس مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔
پہلی دو صدیوں میں تو زیادہ تر توجہ ظاہری علم پر دی گئی کیونکہ قرآن شریف و حدیث شریف کو جمع کرنے کا کام اور ان سے فقہ کے مسائل حاصل کرنے کا کام ضروری تھا۔ صوفیاء میں حضرت ذوالنون مصری پہلے صوفی تھے جنہوں نے سب سے پہلے مصر میں اہل ولایت کو تربیت دی۔ حضرت ابو سعید خراز حضرت جنید بغدادی کے شاگرد تھے۔ انہوں نے فنا و بقاء میں گفتگو کی اور پھر اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا اس کے نتیجہ میں علم تصوف اور طریقت کے قواعد و اصول اور ضوابط بنائے گئے جس پر عمل کرنا تصوف کے حصول کے لئے لازمی قرار دے دیا گیا وہ اصول اور قواعد بھی شرع شریف اور حدیث شریف سے ثابت ہیں مثلاً کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا۔ عوام سے کم میل جول رکھنا۔ ارباب ولایت و جمعیت کی صحبت میں رہنا۔ کثرت سے ذکر کرنا۔ خالق کی خاطر خلقت سے دور رہنا۔ سنت پہ چلنا بدعت کو چھوڑ کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قائم رہنا۔ رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کرنا ماسوائے اللہ سے دوری اور اللہ کی حضوری حاصل کرنا تصوف کے اصول و قواعد ہیں۔ حضرت عبدالخالق غجدوانی نے تصوف کی تکمیل کے لئے آٹھ اصولوں کو لازمی قرار دیا ہے یعنی نظر بر قدم۔ ہوش دردم۔ سفر دروطن۔ خلوت درانجمن۔ بازگشت یاد کرد اور یاد داشت نگہداشت اس کے علاوہ وقوف عددی وقوف زمانی اور وقوف زمانی کو لازمی قرار دے دیا گیا۔
لفظ تصوف کی اصل وہی ہے جو لفظ صوفی کی ہے۔ اور صوفی کی اصل کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

Marfat.com

۱۔ ایک قول ہے کہ صوفی صفا سے مشتق ہے جس کے معنی پاکیزگی کے ہیں۔
۲۔ صوفی صوف سے مشتق ہے۔ جس کے معنی یکسوئی کے ہیں اور ظاہر ہے کہ صفائی قلب یکسوئی خاطر کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی تو تصوف کی بنیاد پاکیزگی اور یکسوئی پر ہے۔
۳۔ لفظ صفہ صوفی کا مبداء اشتقاق ہے۔ اصحاب صفہ ان چند اصحاب کو کہا جاتا ہے جو تارک دنیا ہو کر مسجد نبوی کے پاس ایک چبوترہ یعنی صفہ پر آکر بیٹھے تھے اور مشغول ذکر و فکر رہ کر صحبت نبوی سے استفاضہ و استفادہ کرتے تھے۔ گویا اصحاب صفہ کے باقیات الصالحات نے صوفی کا لقب پایا جن کے اسماء گرامی تذکرۂ اولیاء میں مذکور و موجود ہیں۔ جن کے حالات سیرالاولیاء میں ہیں جیسے عثمان ہارونی۔ بہاء الدین زکریا ملتانی۔ موسیٰ پاک شہید داتا گنج بخش ہجویری وغیرہم متاخرین میں حضرت سرکار گولڑہ شریف۔ سائیں توکل علی شاہ۔ سرکار تونسہ شریف۔ حضرت پیر سواگ۔ حضرت شیر محمد شرقپور شریف رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم لاکھوں ہیں۔
۴۔ بعض کے نزدیک صوفی کی اصل صفوی ہے کثرت استعمال سے صوفی ہو گیا۔
۵۔ بعض نے کہا صوفی صوف یعنی پشمینہ سے مشتق ہے کیونکہ علی العموم صوفیہ کا لباس پشمینہ ہوتا تھا جو بہ تقلید انبیاء کرام استعمال کرتے تھے اس لئے صوفی کہلائے۔ یہ لفظ صوفی ۱۱۰ھ میں حضرت حسن بصریؒ کے زمانہ میں مروج ہوا۔

جن لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایمان لانے کے صحبت نصیب ہوئی وہ بلاتفریق صحابی کہلائے۔ لفظ صحابی جامع فضائل ہے۔ جملہ مناقب و مکارم۔ غوث، قطب ابدال ولی حافظ قاری۔ محدث۔ مفسر۔ فقیہ وغیرہ ان کی ذات و صفات میں شامل ہیں۔ صحابی کو دیکھنے والے تابعی۔ ان سے ملنے والے تبع تابعی کہلائے اور جو ذکر الٰہی میں منہمک ہو کر علائق دنیوی سے مجتنب رہے وہ صوفی کہلائے اس فن کی کتب۔ کتب

Marfat.com

تصوف کہلائیں اور اس فن کو تصوف کہا گیا۔

تصوف نام ہے خدا پر نظر رکھنا۔ خدا ہی کو اپنا مقصود بنانا اور ماسوا اللہ سے کوئی واسطہ نہ رکھتا۔ نیکیوں۔ طاعتوں کی جانب خلوص نیت سے پیش پیش رہنا۔ بلائے الٰہی پر صابر۔ قضائے الٰہی پر شاکر رہنا۔ مجاہدہ و ریاضت میں لیل و نہار گزارنا۔

صحابہ کبار میں سب سے بڑے ارباب شریعت۔ صاحب طریقت حامل حقیقت خلفائے اربعہ تھے جو جملہ صوفیوں۔ ولیوں۔ غوثوں۔ پیروں۔ قطبوں وغیرہ کے سرگروہ اور پیشوا ہیں۔ ان چاروں میں سب سے زیادہ افضلیت اور بعد الانبیاء تمام انسانوں پر فضیلت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہے۔ پھر حضرت عمر فاروق اعظم پھر حضرت ذی النورین پھر حضرت مولائے کائنات اسد اللہ شیر خدا رضی اللہ عنہم باب مدینۃ العلم کا منصب ہے پھر حضرت شہزادۂ گلگوں حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما شہداء کا منصب جلیل ہے۔ پھر اصحابہ صفہ پھر عام صحابہ پھر تابعین اور پھر تبع تابعین کا منصب ہے۔

مولانا شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شریعت ایک چراغ ہے جو راہ دکھاتی ہے۔ جب راہ مل جائے تو اس پر چلنے کا نام طریقت ہے اور جب منزل مقصود کو پہنچ جائے وہ حقیقت ہے۔

دوسری مثال فرماتے ہیں شریعت مثل کیمیا کے ہے کہ اسے استاد سے سیکھے یا کتاب سے حاصل کرے۔ طریقت علم حاصل کر کے اس کی دوائیں استعمال کرنا اور تانبا پر ان ادویہ کو ملنا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس تانبے کا سونا بن جانا۔

تیسری مثال فرماتے ہیں۔ شریعت مثل علم طب کے سیکھنے کے ہے۔ طریقت اس علم کے مطابق پرہیز کرنا دوا کھانا ہے اور حقیقت صحت یاب ہو

Marfat.com

جانا ہے۔

ان مثالوں کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت علم ہے طریقت عمل ہے اور حقیقت اس عمل کا نتیجہ ہے۔ تصوف کی ساری بنیاد اس پر ہے کہ آداب شریعت کی پابندی کی جائے۔

علم باطن اور علمائے باطن

علم باطن کا شرف اور بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصے سے واضح ہے کہ علم باطن کی دولت اہل باطن سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اہل اسلام میں ہر دور میں علماء ظاہر علمائے باطن کے پاس جاکر ہی مقام تمکین حاصل کرتے رہے ہیں۔ حضرت احمد بن حنبل حضرت بشر حافی کے پاس جایا کرتے تھے لوگوں نے وجہ پوچھی تو حضرت امام صاحب نے جواب دیا کہ حضرت بشر حافی کو احمد بن حنبل سے زیادہ خدا کی معرفت حاصل ہے۔ حضرت امام شافعی حضرت شیبان راعی کے ساتھ صحبت رکھتے تھے۔ حضرت شیبان راعی امی تھے یعنی ظاہری طور پر کوئی علم پڑھے ہوئے نہ تھے ایک دن حضرت امام احمد بن حنبل حضرت شیبان راعی اور امام شافعی تینوں اکٹھے ہوئے تھے امام احمد بن حنبل نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کو علم ظاہری کے نہ پڑھنے کے نقصان سے آگاہ کروں۔ امام شافعی نے ایسا کرنے سے منع فرمایا مگر امام احمد بن حنبل سے نہ رہا گیا اور انہوں نے حضرت شیبان سے سوال کیا کہ آپ اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جس کو دن رات کی پانچ نمازوں سے ایک نماز بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کون سی نماز بھولا ہے۔ اس پر کیا واجب ہے، حضرت شیبان نے جواب دیا اے احمد ایسے شخص کا دل خدا کی یاد سے غافل ہے واجب یہ ہے کہ اس کی تادیب کی جائے تاکہ پھر وہ اپنے مالک اور خالق سے غافل نہ ہو یہ سن کر امام احمد بن حنبل بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش

Marfat.com

میں آئے تو امام شافعی نے ان سے کہا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ ان کو نہ چھیڑیئے۔ حضرت احمد بن حنبل نے کہا یہ تو امی صوفی کا حال ہے تو علماء صوفیا کا کیا حال ہو گا۔ اسی طرح منقول ہے کہ ابو عمران فقیہ جامع منصور میں حضرت شبلی کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت شبلی کی وجہ سے ان کا حلقہ درس بیکار رہتا امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ علیہ طبقات کبریٰ میں لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کی مجلس میں جب صوفیاء کے کلام کا ذکر کیا جاتا تو اپنے بیٹے کو فرمایا کرتے تھے۔ بیٹا صوفیہ کی صحبت میں رہا کرو کیونکہ وہ اخلاص میں ایسے مقام پر ہیں جہاں تمہاری رسائی نہیں۔ شیخ الاسلام ابو یحییٰ ذکریا انصاری فرمایا کرتے تھے کہ جس فقیر میں صوفیاء کرام کے اصول اور اصلاحات کا ذکر نہ ہو وہ روٹی بغیر سالن کی طرح ہے۔ شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام تصوف کے طریقوں کے منکر تھے مگر شیخ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ہی صحبت نے ان کی حالت بدل دی اس ساری بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ علم ظاہر کے ساتھ ساتھ علم باطن کا ہونا بھی ضروری ہے۔

ضرورت شیخ

تصوف کے مقام طے کرنے کیلئے اور اسلام حقیقی حاصل کرنے کیلئے پیر کامل سے بیعت ضروری ہے قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے کہ میری بارگاہ عالی میں پہنچنے کیلئے وسیلہ پکڑو اور میرے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔ سچے وہ لوگ ہیں جو قرب الٰہی حاصل کر چکے ہیں ایسے لوگوں کی صحبت کیمیا ہے اور ان کے ساتھ عقیدت باطنی طہارت کیلئے لازمی ہے ان کے ساتھ صدق اور خلوص ترقی درجات اور وصول قرب الٰہیہ کا ذریعہ ہے ایسے لوگوں کے ساتھ مردہ بدست زندہ رہنا چاہئے اور ایک لمحہ گزارنا بھی سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر

Marfat.com

ہے۔ شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کا کوئی شیخ نہیں شیطان اس کا امام ہے حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کا کوئی پیر نہیں وہ بے پھل درخت کے مانند ہے بغیر مربی کے تربیت نہیں ہو سکتی انبیاء کرام کا بھیجنا اور اولیائے کرام کا وجود تربیت کیلئے ہے مگر پیر پکڑنے میں احتیاط لازمی ہے پیر کامل اکمل کی شناخت آسان نہیں سب سے پہلی پیر کامل کی شناخت یہ ہے کہ وہ شریعت کی اتباع کرے قال میں بھی اور اعمال میں بھی اور دوسری پیر کامل کی نشانی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صدق اور اخلاص کے ساتھ دو تین روز اس کی صحبت میں رہے تو اسکا دل دنیا سے ہٹ جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے نام کی لذت اسے حاصل ہونے لگے اور اسے دیکھ کر خدا یاد آئے اگر ایسا پیر مل جائے تو پھر موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے بیعت کر لینا چاہئے بیعت سنت ہے۔ صحابہ کرام نے بھی حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی تھی۔ پیر کامل کے ہاتھ میں اللہ اور اس کے رسول اور پیران کبار کا ہاتھ ہوتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ میں جب ہاتھ دیا جائے تو پھر اس کو نہ چھوڑا جائے ہاں اگر ایسا کامل پیر سالک اگر اپنے کسی ناقص نائب کو سپرد کر دے تو اس کو بھی اس کامل اور اکمل کا ہاتھ تصور کرے اور اس کے ساتھ بھی وہی ارادت اور عقیدت رکھے کیونکہ وہ کامل اور اکمل کا سپرد کیا ہوا ہے۔ اس کا انکار اکمل کا انکار ہے۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں جیسا کہ کہا گیا ہے۔ حصول درجات کیلئے روئے شیخ یعنی حضوری شیخ یا صحبت شیخ ضروری ہے۔ خوئے شیخ کو اختیار کیا جائے۔ کامل شیخ کی صحبت میں بیٹھنے والے سالک کی خدمت میں بیٹھ کر بوئے شیخ حاصل کی جائے۔ گفتگوئے شیخ یعنی جس مجلس میں بیٹھے اپنے پیر کی باتیں کرے۔ نوافل۔ ذکر و اذکار تلاوت قرآن پاک کے علاوہ تصوف کی کتابیں پڑھے۔ بغیر آداب طریقت کے کوئی کام نہ کرے۔

Marfat.com

فضیلت طریقہ عالیہ نقشبندیہ

طریقہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ مختلف زمانوں میں اس کے مختلف نام رہے۔ چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تک اسے طریقہ صدیقیہ کہتے ہیں۔ بایزید بسطامی سے خواجہ عبدالخالق غجدوانی تک طیفوریہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے خواجہ بہاؤ الدین تک اسے سلسلہ خواجگان کہتے ہیں خواجہ بہاؤ الدین سے مجدد الف ثانی تک نقشبندیہ پکارتے ہیں۔ حضرت مجدد کے زمانہ سے نقشبندیہ مجددیہ کہلاتا ہے حضرت شاہ عبداللہ حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ راہ ولایت کے کھلنے کا راستہ جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا وجود مسعود ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس میں شریک ہیں اس کے بعد بارہ امام اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہم اس امانت کا بوجھ اٹھانے والے ہیں لیکن وہ فرماتے ہیں اس دوسرے ہزار میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس معاملہ میں شریک ہیں۔ شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ثابت ہے کہ اس دوسرے ہزار میں جو شخص درجہ ولایت کو پہنچتا ہے چاہے وہ کسی خاندان میں مرید ہو اس کے لئے اس راستہ کا کھلنا بغیر حضرت مجدد صاحب کے ناممکن ہے اور اس سلسلہ کی فضیلت یوں بھی ظاہر ہے کہ اس کی نسبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت امام مہدی تک پہنچتی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دفتر اول مکتوب نمبر ۲۸ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں اس طریقے میں ایک قدم دوسرے طریقوں کے سات قدم سے بہتر ہے وہ راستہ جو اس سلسلہ عالیہ میں وراثت کے طور پر کمالات نبوت کی طرف کھلتا ہے وہ

Marfat.com

دوسرے طریقوں میں نہیں کھلتا۔ یہ طریقہ آسان موصل اور مقبول و اقرب ہے۔ اس طریقہ میں جذبہ کو سلوک پر مقدم رکھتے ہیں اس طریقہ عالیہ کی ابتداء لطائف عالم امر سے ہوتی ہے اور انتہا حقائق الٰہیہ حقائق انبیاء حب صرفہ اور لا تعین پر ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ عقائد اہل سنت والجماعت کے مطابق ہوں اعمال صالحہ کی بجا آوری میں کوشش کی جائے۔ اطاعت رسول اور اطاعت الٰہیہ میں ہر لحہ اپنے آپ کو مشغول رکھا جائے تمام افعال و حرکات و سکنات میں للہیت پائی جائے اور اللہ کی رضا کو اپنا مطلوب سمجھے۔ سالک کو چاہئے کہ وہ ذکر و فکر فرائض و واجبات نوافل کے بعد اولیاء اللہ اور صالحین کی صحبت کو غنیمت سمجھے کیونکہ ان کی صحبت ذکر و عبادت سے بھی زیادہ مفید ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بارویہ فقیرویہ میں بیعت کر لینے کے بعد ترتیب سلوک یوں ہوتی ہے یہاں ہمارے سلسلہ عالیہ کا درود شریف یوں ہے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا مُحمّد وّ علیٰ ال سیّدنا محمّد

افضل صلوٰتك بعدد معلوماتك و بارك وسلم علیه۔

بیعت کر لینے کے بعد دن رات میں پانچ تسبیح درود شریف پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ چالیس دن کم و بیش جس کا انحصار مرشد کے کرم پر ہے۔

درود شریف اس تصور سے دوزانو ہو کر باوضو پڑھے کہ حضور سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوں۔ ہر نماز کے ساتھ یا آٹھ پہر میں کسی بھی وقت پڑھا جا سکتا ہے۔ سالک کیلئے نماز تہجّد بھی ضروری ہے جس کی تعداد چار رکعت سے کم نہیں اور بارہ رکعت سے زائد نہیں ہر رکعت میں تین بار قل ھو اللہ احد (سورۃ اخلاص) پڑھنا ایک ختم قرآن شریف کے ثواب کا درجہ رکھتا ہے۔ بعض خوش قسمت حضرات کا قلب اسم ذات کی ضرب اول پر ہی مرشد کامل کا صدقہ جاری ہو جاتا ہے۔ پھر مرشد کریم

Marfat.com

مرید کو ہدایت فرماتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے باوضو یا بلا وضو ہر وقت اسم "اللہ" کا ذکر کریں۔ اس ذکر سے ذرا بھر بھی غفلت نہ کریں حتیٰ کہ رات کو نیند آنے تک بھی یہ خیال کرے۔ اس طرح ہمیشگی کے ساتھ ذکر کرنے کی وجہ سے سخت سے سخت قلب میں بھی ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے۔ پھر شیخ کامل طالب صادق کو موٹی دانے دار تسبیح پر چوبیس ہزار اسم ذات تصور سے کرنے کی تلقین کرتا ہے سب سے پہلے لطیفہ قلب سے بارہ ہزار اسم ذات "اللہ" کی ابتداء ہوتی ہے۔

اب یہاں پر یہ ضروری ہے کہ لطائف کا مقام رنگ اور تشریحات واضح کی جائیں تاکہ اسباق کے وقت کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دس لطائف سے نوازا ہے ان دس لطائف کو اللہ تعالیٰ نے انوار و فیوضات اور برکات سے بھرپور کیا ہے اور ان کو انسان کے جسم میں مختلف مقامات پر ودیعت رکھا ہے۔ لیکن انسان دنیاوی مصروفیات اور غفلت کی وجہ سے ان کے انوار و فیوضات اور برکات سے غافل ہے اور اپنی عمر کے قیمتی لمحات کو ضائع کر رہا ہے۔ مگر جب غافل انسان کو مرشد کامل غفلت کی نیند سے جگاتا ہے اور اس کو غفلت کی بدبختی کا احساس دلاتا ہے تو وہ ناقص انسان مرد مومن بن کر انوار الٰہی و فیوضات و برکات الٰہی سے فیض یاب ہو جاتا ہے اور اپنی تمام تر توجہ کا قبلہ وہ اللہ تعالیٰ کو بنالیتا ہے حتیٰ کہ اس کو اس قدر پختگی ہو جاتی ہے کہ وہ ایک سانس کیلئے بھی غافل نہیں ہوتا۔ اور عمر نوح بھی اس کو خدا تعالیٰ کی یاد سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں کرتی وہ "رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ" کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کیلئے پیر و مرشد کی نگاہ کرم سے اپنی محبت و معرفت کی راہ کشادہ کر دیتا ہے۔ اس کے دل میں سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صالحین کاملین کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔ یاد رہے جب تک دل کا کعبہ فتح نہ ہو اور روح سید المرسلین کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اس وقت تک نہ نور الٰہی جلوہ گر ہوتا ہے اور نہ ہی حضوری حاصل ہوتی ہے جب

Marfat.com

باطن عشق رسول ﷺ کا مرکز ہو گا تو ذکر الٰہی کے وقت انوار الٰہی کی بارش ہو گی اور ذکر رنگ لائیگا غرضیکہ یہ منزل عشق رسول ﷺ کے بغیر طے نہیں ہو سکتی۔

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے پانچ لطیفے عالم امر کے ہیں اور پانچ لطیفے عالم خلق کے ہیں عالم امر کے لطیفے قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفی اور عالم خلق کے لطیفے۔ نفس۔ ہوا۔ پانی۔ آگ اور مٹی ہیں یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ عالم خلق اور عالم امر کا کیا مطلب ہے۔

عالم امر:۔ عالم امر سے مراد وہ عالم ہے جس کو فقط کن کے اشارے سے پیدا کیا گیا عالم امر عرش کے اوپر ہے یہ عالم بغیر مادے کے پیدا کیا گیا ہے عالم امر کے پانچ لطیفوں یعنی قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفی کی اصل جڑ عرش کے اوپر ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس عالم امر کے پانچوں لطیفوں کو چند جگہ انسان کے جسم میں امانت رکھ دیا ہے تاکہ انسان ذکر الٰہی کے ذریعہ ان پانچ لطیفوں کے کمالات سے فیض یاب ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

عالم خلق:۔ عالم خلق کے پانچ لطیفے ہیں یہ پانچ لطیفے نفس۔ ہوا۔ پانی۔ آگ اور مٹی سے مرکب ہیں عالم خلق مادے سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کو آہستہ آہستہ پیدا کیا گیا ہے۔ عالم خلق عرش کے نیچے سے لے کر تحت الثریٰ تک ہے۔ اس عالم خلق کے پانچ لطیفوں کی جڑ اصل عالم امر کے پانچ لطیفے ہیں یعنی نفس کی جڑ قلب ہے ہوا کی جڑ روح ہے۔ پانی کی جڑ سر ہے۔ آگ کی جڑ خفی ہے اور خاک کی جڑ اخفی ہے۔

لطائف کا رنگ:۔ ہر لطیفے کا نور جدا ہے۔ لطیفہ "قلب" کا نور زرد زعفرانی پیلا صنوبری ہے۔ "روح" کا رنگ سرخ ہے۔ "سر" کا رنگ سفید ہے۔ لطیفہ "خفی" کا رنگ سیاہ ہے۔ اور "اخفی" کا رنگ سبز ہے اور لطیفہ "نفس" بے رنگ ہے۔

مقامات لطائف۔ لطیف قلب:۔ لطیفہ قلب کا مقام بائیں پستان کے دو انگل نیچے پہلو کے قریب ہے۔ لطیفہ روح: لطیفہ روح کا مقام دائیں

Marfat.com

پستان کے نیچے دو انگل پہلو کے قریب ہے۔ لطیفہ سر:۔ لطیفہ سر کا مقام بائیں پستان کے اوپر سینے کی جانب مائل ہے۔

لطیفہ خفی:۔ یہ لطیفہ دائیں پستان کے اوپر سینے کی طرف مائل ہے۔

لطیفہ اخفیٰ:۔ لطیفہ اخفیٰ کی جگہ سینے کے درمیان ہے۔

لطیفہ نفس:۔ لطیفہ نفس کی جگہ پیشانی پر سجدہ کے مقام پر ہے۔

سلطان الاذکار:۔ سلطان الاذکار جس کو لطیفہ قالب یا قالبیہ کہتے ہیں اس کا مقام مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ سے بنا ہوا ہے۔ یہ سلطان الاذکار کا تالو سے جاری ہو کر عالم خلق میں اثر کرتا ہے۔ اس وقت موئے بدن سے ذکر جاری ہوتا ہے۔

اسی طرح جب لطائف عالم امر کے یعنی قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفیٰ نفس جاری ہوتے ہیں۔ تو اس وقت جس لطیفہ کا ذکر جاری ہوتا ہے۔ اس کے انوار وفیوضات برکات اسی نبی کی ولایت سے اور نبوت سے جاری ہوتے ہیں۔ جس کے زیر قدم وہ لطیفہ ہوتا ہے اور ہر لطیفہ کسی نہ کسی نبی کے زیر قدم ہوتا ہے اور تمام انبیائے کرام ان لطائف کے انوار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس سے حاصل کرتے ہیں۔ غرضیکہ ان کی نبوت کے فیضان کا منبع سرکار کی ذات مقدس ہے۔ کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات جمیع انبیائے کرام ہیں یعنی جمیع انبیائے کرام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں۔ لطیفہ قلب زیر قدم سیدنا آدم علیہ السلام ہے۔ لطیفہ روح زیر قدم حضرت نوح علیہ السلام وابراہیم علیہ السلام ہے لطیفہ سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔ لطیفہ خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اور لطیفہ اخفیٰ زیر قدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

Marfat.com

اسم ذات "اللہ" کے تصور کرنے کا طریقہ

جب مرشد کامل مرید صادق کو اسم ذات "اللہ" کے ذکر کرنے کی تلقین کرے تو طالب صادق کو چاہئے کہ اسم ذات "اللہ" کے ساتھ تسبیح کے دانوں کی آواز کو قلب کی طرف متوجہ کرے اور قلب کو ذات باری تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے اور یوں خیال کرے کہ میرا دل اللہ اللہ کر رہا ہے اور ذکر جاری ہے اور فیض کا یہ تصور کرے کہ میرے قلب صنوبری پر بوسیلہ خواجگان سلسلہ وار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہوا پیران کبار کے وسیلہ سے میرے لطیفہ قلب پر برنگ زرد صنوبری آ رہا ہے۔ جب ذکر کرنے میں لطف آئے اور قلب لذت محسوس کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوا اور ذوق و شوق اس طرف بڑھے۔ طبیعت ذکر کی طرف مائل ہو تو یوں سمجھئے یہ فیض ہے۔

ذکر کی تعداد:۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بارویہ فقیرویہ میں لطیفہ قلب پر چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) ذکر "اللہ" بتاتے ہیں۔ لطیفہ قلب:۔ ویسے اگر چوبیس ہزار بار قلب پر ذکر کیا جائے تو اس طرح ہر سانس کے ساتھ ذکر شمار ہوتا ہے کیونکہ انسان چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ لطیفہ روح:۔ لطیفہ قلب پر چند دن۔ چند ہفتے۔ چند ماہ۔ چند سال ہمیشگی کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد شیخ کامل طالب صادق کو لطیفہ روح پر دو ہزا موٹی دانے دار تسبیح پر ذکر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسی طرح جیسے مرشد کریم کا کرم ہوتا ہے چند دن لطیفہ روح پر ذکر کرنے کے بعد اس سے اگلے لطیفہ کا سبق دیا جاتا ہے۔ یاد رہے لطیفہ روح کا مقام دائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے اس کا رنگ سرخ ہے اور اس کی ولایت حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہ

Marfat.com

السلام کے زیر قدم ہے۔ لطیفہ سر:۔ بائیں پستان کے اوپر مائل بہ سینہ ہے اس پر بھی دوہزار ذکر "اللہ" بتایا جاتا ہے اس لطیفہ کا رنگ سفید برفانی ہوتا ہے۔ اس کی ولایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ لطیفہ خفی:۔ اس لطیفہ خفی پر بھی دوہزار بار ذکر "اللہ" کیا جاتا ہے اس کا مقام دائیں پستان کے اوپر مائل بہ سینہ ہے اس لطیفہ کا رنگ سیاہ ہے۔ اس کی ولایت زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ لطیفہ اخفیٰ:۔ لطیفہ اخفیٰ پر بھی کم از کم دوہزار ذکر "اللہ" کیا جاتا ہے اس لطیفہ کا رنگ سبز ہے اس کی ولایت زیر قدم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لطیفہ نفس:۔ لطیفہ نفس پر بھی کم از کم دوہزار بار اسم ذات "اللہ" کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اس لطیفہ کا مقام سجدہ کرنے کی جگہ پیشانی پر ہے یہ لطیفہ بے رنگ ہے۔ سلطان الاذکار:۔ سلطان الاذکار کا مقام سر کے اوپر تالو میں ہے مگر اس لطیفہ کے جاری ہونے پر تمام بدن میں ذکر جاری ہو جاتا ہے اور بدن عالم خلق جس کا مقام عرش سے نیچے تحت اثریٰ تک ہے۔ آگ۔ ہوا۔ پانی اور مٹی سے بنا ہوا ہے اور اس میں نفس انسانی بھی شامل ہے جب سلطان الاذکار جاری ہوتا ہے تو ہر بال کی جڑ سے ذکر اللہ کی آواز سنائی جاتی ہے۔ سلطان الاذکار اور تمام لطائف جب ذاکر ہو جاتے ہیں تو اس وقت لطیفہ نفس پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں ذکر کی تاثیر کی وجہ سے نفس امارہ بری عادتوں کو چھوڑ کر اچھی عادات اختیار کر لیتا ہے۔ یعنی ذکر کی برکت سے نفس امارہ لوامہ کے منازل طے کرتے ہوئے مطمئنہ بن جاتا ہے۔ نفس مطمئنہ کی نشانی یہ ہے کہ عبادت میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اطاعت الٰہی آسان ہو جاتی ہے۔ حضرت خلاف شریعت افعال پسند نہیں آتے بلکہ ان سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اور نفس ذکر "اللہ" میں لذت محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے عشق رسول میں اضافہ ہوتا ہے۔ حب شیخ میں زیادتی ہوتی ہے۔ سلطان الاذکار کا

Marfat.com

رنگ مثل سورج کے ہے۔ جس کی شعاعیں قوس قزح کی صورت میں تمام بدن میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ علامت سلامتی کی یہ ہے کہ حق کے سوا سب بھول جائے اور غیر حق بالکل یاد نہ آئے قلب کی سلامتی میں کوشش کرنی چاہئے تاکہ نفس مطمئنہ ہوجائے۔

نفی اثبات کا ذکر:۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ باریہ فقیرویہ میں سلوک پر جذبہ کو فوقیت دیتے ہیں اس لئے پہلے اسم ذات "اللہ" کا ذکر بتاتے ہیں اور پھر نفی اثبات "لا الہ الا اللہ" کیونکہ اسم ذات "اللہ" کا تعلق جذبہ سے ہے اور نفی اثبات "لا الہ الا اللہ" کو سلوک سے زیادہ موزونیت ہے نفی اثبات کرنے کے تین طریقے ہیں ایک طریقہ تصور کے ساتھ دوسرا لسان کے ساتھ اور تیسرا طریقہ حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کی تعداد زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار بتاتے ہیں اور کم سے کم دو ہزار بتاتے ہیں۔ ۱۔ نفی اثبات تصور کے ساتھ کرنے کا طریقہ آسان ہے وہ یوں کہ "لا الہ الا اللہ" کا خیال کر کے جلدی سے تسبیح پر ذکر کرتے ہیں اور مطلب اور معنی کو خیال میں لاتے ہیں اور ہر تسبیح کے بعد "محمد رسول اللہ" کہتے ہیں ۲۔ تہلیل لسانی کا طریقہ یہ ہے کہ "لا الہ الا اللہ" کو تین مرتبہ پڑھنے کے بعد "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" آخیر پر کہتے ہیں اس میں بھی "لا الہ الا اللہ" کو زبان کے ساتھ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ میں یہ لازمی خیال کرنا پڑتا ہے کہ یا اللہ تو میرا مقصود ہے اپنی ذات پاک کا ذوق شوق اور محبت و معرفت عطا فرما فارسی میں۔ الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو ذوق و شوق محبت و معرفت ذات پاک خودبدہ۔ ۳۔ حبس دم کرنے کے ساتھ نفی اثبات کرنے کا طریقہ۔ سانس کو بند کرنے کے بعد نفی اثبات لا الہ الا اللہ کا ذکر اگر کیا جائے تو اس کو حبس دم کہتے ہیں اس کی ترکیب یوں ہے باوضو قبلہ رخ دوزانو بیٹھے دل کو برے خیالات شیطانی خطرات اور وساوس سے پاک کر کے سانس کو ناف کے نیچے بند کرے اور کلمہ لا کو بند

Marfat.com

سانس کے ساتھ ناف سے کھینچ کر پیشانی تک لے جائے اور الہ کو پیشانی سے مونڈھے تک لے جائے الف اور لام کے سرے کا رخ پیشانی کی طرف ہو اور پھر الا اللہ کی ضرب دل پر اس طرح لگائے کہ اس کا اثر تمام لطائف پر پہنچے اس کلمہ کے معنی یہ تصور کرے لا نہیں الہ کوئی مقصود یا معبود "الا اللہ مگر اللہ" مرشد مولائی آقائی خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ علیہ نے جب تحریر کنندہ کو نفی اثبات کا سبق دیا تھا۔ حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کا سبق دیا تھا۔ معنی کے متعلق یہ فرمایا تھا کہ نفی اثبات حبس دم کرتے وقت "نیست مقصود من مگر معبود با الحق" کا تصور رکھنا۔ کیونکہ ہر معبود مقصود ہوتا ہے۔ مگر ضروری نہیں کہ ہر مقصود معبود ہو۔ اس ذکر کو بقدر قوت نفس کرے اور سانس عدد طاق پر چھوڑے یعنی تین پانچ یا سات۔ نو پر چھوڑے اس کو وقوف عددی کہتے ہیں۔ یعنی طاق عدد کا خیال کرے نفی اثبات کے وقت بہت سے بزرگان دین نے اس قدر کثرت سے نفی اثبات کا ذکر کیا کہ دریا۔ نہر میں ڈبکی کے وقت ان کے ذکر کے جوش سے پانی ابل کر کھولنے لگ گیا پانی میں غوطہ خوری کے ذریعہ نفی اثبات کا طریقہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبدالخالق . جدوانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بتایا تھا جب نفی اثبات میں کمال حاصل ہو جاتا ہے تو اس وقت سالک کو سانس ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتا کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جاں دیگر است

یعنی لا الہ کے ذریعہ فنا حاصل ہوتی ہے اور بقا الا اللہ پہ ملتی ہے۔ لا کے وقت وجود کی نفی ہوتی ہے اور الا اللہ کے وقت اس کو اثبات حاصل ہوتا ہے۔ لا کے وقت جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ الا اللہ کے وقت وہی ٹکڑے مل کر بقا حاصل کرتے ہیں اور جسم کی صورت حاصل کرتے ہیں ابتداء میں ذوق و شوق اور محبت کی وجہ سے پانچ سو ایک بار لا الہ الا اللہ کا تکرار کرنے کے بعد محمد رسول اللہ پر سانس نکالتے ہیں۔ سانس نکالتے وقت جب محمد رسول اللہ کہا

Marfat.com

جائے تو اس وقت ماسوا کا خطرہ تک بھی نہ گزرے دو سانسوں کے درمیان بھی سالک خیال رکھے کہ خیال غیر نہ آئے اس کو وقوف زمانی کہتے ہیں خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبندی نفی اثبات میں وقوف عددی اور وقوف زمانی کو ضروری خیال نہیں کرتے۔ بہرحال یہ ہر دو وقوف فائدے سے خالی نہیں اگر سانس میں اکیس بار نفی اثبات کا تکرار کر سکے تو نسیان ماسوا بھی حاصل ہو سکتا ہے اور انوار الٰہی میں استغراق ہو جاتا ہے اگر کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہو تو یوں سمجھے کہ آداب ذکر میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے پھر دوبارہ ذکر کو از سر نو شروع کرے کیونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حسنیہ۔ بارویہ فقیرویہ میں محرومی نہیں ہے۔ حضرت خواجہ پیر محمد عبداللہ بارو فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خواجہ نقشبند محمد بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے دو منہ والی تلوار ماری ہے اور فرمایا ہے کہ در طریقہ ما محرومی نیست یہ طریقہ موصل اور سہل ہے اور یہاں صحبت اور رابطہ شیخ بہت ضروری ہے کیونکہ یہ صحابہ کبار کا طریقہ ہے اور اس طریقہ میں اتباع شریعت اور اجتناب بدعت ضروری ہے یہاں رخصت کو چھوڑ کر عزیمت کو اختیار کیا جاتا ہے اور فتوے سے زیادہ تقویٰ پر عمل کرنا ترقی درجات کا موجب ہے۔ چونکہ یہ سلسلہ عالیہ خلیفہ اول افضل البشر بعد از انبیاء بالتحقیق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتا ہے اس لئے یہاں صدق و اخلاص زیادہ ضروری ہے۔ سالک کو چاہئے عقائد صحیح رکھے اتباع شریعت کو لازم سمجھے ذکر کی جو تعداد بتائی گئی ہے یہ کم سے کم ہے ورنہ جس قدر کثرت کرے گا اس قدر جلدی سلوک کے مقام طے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو ہر وقت شامل حال سمجھے اور متوکل باللہ ہو کر ذکر جاری رکھے۔

داویم ترا از گنج مقصود نشاں

مراقبات و مشارب:۔ اس کے بعد مشارب کے مراقبات کا سبق دیا جاتا ہے سالک کو عالم امر کے لطائف خمسہ یعنی قلب روح سر خفی اخفیٰ میں سے کسی ایک

Marfat.com

لطیفہ کے کمالات ولایت حاصل ہوتے ہیں حس لطیفہ کی ولایت اسے حاصل ہوتی ہے تو وہ لطیفہ کسی نہ کسی نبی کے زیر قدم ہوتا ہے اور جس نبی کے زیر قدم ہوتا ہے تو اس نبی کے فیوضات و برکات سالک پر وارد ہوتے رہتے ہیں تو اس زیر قدم لطیفے کے نبی کا جو بھی مشرب ہوتا ہے وہی اس سالک کا مشرب ہوتا ہے یعنی وہ اس نبی کے کمالات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

مراقبہ احدیت:۔ مراقبہ احدیث اس ذات پاک کے مراقبہ کا نام ہے۔ جو ہر نقص عیب و زوال سے پاک ہے اور کمال کی مالک ہے۔

نیت:۔ اس مراقبہ میں نیت یوں کرنا چاہئے کہ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو ہر نقص عیب اور زوال سے پاک ہے اور ہر کمال کی مالک ہے فیض کے وارد ہونے کی جگہ لطیفہ قلب ہے اس مراقبہ احدیث میں (سایہ) ظل اسماء اور صفات کا فیض عالم امر سے عالم خلق میں آتا ہے۔ عالم خلق اور عالم امر کی تشریح پہلے ہو چکی ہے یہ اسماء اور صفات کی ظلی سیر کہلاتی ہے۔ اسی میں ہر وقت تصور اسم ذات "اللہ" رہتا ہے۔

مشرب آدموی:۔ لطیفہ قلب کی ولایت حضرت آدم علیہ السلام کے زیر قدم ہے سالک جب اس ولایت کو حاصل کر لیتا ہے تو اس وقت ولایت آدموی حاصل کر لیتا ہے یہ ولایت کا پہلا درجہ ہے اسے حضرت آدم علیہ السلام کی صفات حاصل ہو جاتی ہیں۔ یعنی وہ مشرب آدموی کا فقیر کہلاتا ہے مشرب آدموی والا فقیر ہر وقت توبہ میں مشغول رہتا ہے اور ذات باری تعالیٰ سے ہر وقت نہایت عجز و انکساری کے ساتھ معافی مانگتا رہتا ہے۔ گناہوں سے توبہ کرتا رہتا ہے۔ اپنی صفات رذیلہ کو اوصاف حمیدہ میں تبدیل کرنے میں لگا رہتا ہے ذرا سی لغزش میں بھی معافی مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ تمام افعال میں اسے حق کی تجلیات اور انوار

Marfat.com

نظر آتے ہیں اور جمیع افعال و اعمال میں اللہ تعالیٰ کو فاعل حقیقی جانتا ہے یعنی تجلیات الٰہیہ اس کے ہر فعل اور عمل میں نظر آتی ہیں۔ نیت مشرب آدموی:۔ طالب کو چاہئے کہ اپنے لطیفہ قلب کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں یوں عرض کرے یا اللہ تجلیات افعالیہ الٰہیہ کا جو فیض تو نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب میں سے حضرت آدم علیہ السلام کے قلب میں پہنچایا ہے پیران کبار کا صدقہ یہ فیض میرے لطیفہ قلب میں پہنچا اس مشرب کے مراقبہ کے دوران تمام پیران کبار کے قلوب میں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک جو فیض کا ذریعہ ہیں تصور میں رکھے جو طالب آدم علیہ السلام کی ولایت حاصل کرلیتا ہے اس کو اسم ذات اللہ سے شرف اور سرور حاصل ہوتا ہے اور پیر کامل کے لطیفہ قلب کے فیض سے سیراب ہوتا ہے اور وہ اس لطیفہ کے کمال حاصل کرنے کے بعد صاحب لفظ بن جاتا ہے یعنی وہ جو کچھ منہ سے نکالتا ہے اللہ تعالیٰ پیران کبار کا صدقہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنے فضل و کرم سے پورا کر دیتا ہے اور اس کے وساوس اور خطرات شیطانی دفع ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب سلیم ہو جاتا ہے وہ تلوین سے نکل کر تمکین پر فائز ہوتا ہے اور اس لطیفہ میں اس کو فنائے بقا ہوتا ہے طالب کو چاہئے کہ قلب کی حفاظت کرے غیر حق کو دل سے نکال دے اور رابطہ پیر کامل کو نہ چھوڑے ہمیشہ ذکر و فکر میں رہے تاکہ یہ گوشت کا ٹکڑا جو کہ بائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے اور جو کہ لطیفہ قلب کی جائے امانت ہے پاک اور صاف ہو اور اس میں سے انانیت نکل جائے کیونکہ ظاہری باطنی روحانی جسمانی اصلاح قلب کی اصلاح سے ہوتی ہے جس کا قلب سلیم اور صالح ہو جائے اس کا سارے کا سارا جسم جو اسرار عالم خلق کا مرکب ہے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مراقبہ مشرب نوحی، ابراہیمی:۔ لطیفہ روح جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے دائیں پستان کے نیچے دو انگل ہے اس کا نور سرخ ہے جو سالک نوحی۔ ابراہیمی مشرب کا ہوتا ہے وہ لطیفہ روح کے تمام کمالات اور درجات حاصل کر لیتا ہے کیونکہ لطیفہ روح کی ولایت نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہوتی ہے مشرب نوحی ابراہیمی کا فقیر اللہ پر توکل کرتا ہے اپنی کشتی مقصود اللہ کے بھروسے پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور واقعات و حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے نفس اور شیطان سے جہاد کرتے ہوئے اپنے مقصود کی کشتی ساحل مراد پر لگا دیتا ہے اور اس مشرب کا فقیر ابراہیم علیہ السلام کی طرح عشق الٰہی کا جذبہ رکھتا ہے اور اپنے مخالفین نفس اور شیطان کے فریبوں سے بچ کر "انی وجہت وَجہِیَ للذی" کا اعلان کرتے ہوئے غیر حق سے منہ موڑ کر متوجہ الی اللہ رہتا ہے دشمنان اسلام کی جلائی ہوئی آگ اس کے لئے گلزار ابراہیمی بن جاتی ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

الغرض اس مشرب والے فقیر میں توکل پایا جاتا ہے اور عشق الٰہی پایا جاتا ہے اس میں صفات ثبوتیہ الٰہیہ کا فیض آتا ہے۔

نیت:۔ حسب سابق سالک اپنے لطیفہ روح کی طرف توجہ کرے جناب الٰہی میں یوں عرض کرے کہ یا اللہ اپنے صفات ثبوتیہ کا فیض جو تو نے اپنے حبیب علیہا الصلوٰۃ والسلام کے لطیفہ روح مبارک سے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے روح مبارک کو پہنچایا وہی فیض اپنی صفات ثبوتیہ کا اپنے فضل کے طفیل حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پیران کبار کے وسیلہ سے میرے لطیفہ روح میں پہنچا میرا اللہ میرا مقصود اور مطلوب تو ہے۔ میں تیری ہی رضا چاہتا ہوں۔ فائدہ:۔ جو طالب اس ولایت کے رستہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اس کا مشرب نوحی و ابراہیمی ہوتا ہے۔ اسے

Marfat.com

نوحی ابراہیمی مشرب کا فقیر کہتے ہیں وہ اپنی تمام سننے دیکھنے سوچنے کی صفات کو حق سبحانہ تعالیٰ کی صفات دیکھتا ہے غرضیکہ نوحی ابراہیمی مشرب کے فقیر کو توکل حاصل ہوتا ہے اور اس میں عشق الٰہی پایا جاتا ہے اور انسان کی صفت کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے ثابت جانتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میری صفات کمالیہ کچھ بھی نہیں یہ تو محض اللہ تعالیٰ کی صفات کی وجہ سے قائم دائم ہیں غرضیکہ تمام مخلوق کی صفات میں مقام ثبوتیہ کی جلوہ گریاں دیکھتا ہے اور ان ہی سے ان کا وجود قائم و دائم سمجھتا ہے یہ ولایت کا دوسرا درجہ ہے۔

مراقبہ مشرب موسوی:۔ مشرب موسوی کے فقیر کو ولایت موسوی والا فقیر کہتے ہیں۔ اس ولایت موسوی کا فیض لطیفہ سر میں پہنچتا ہے۔ سر کا مقام بائیں پستان کے اوپر مائل بسینہ ہے اس میں تجلیات۔ شیونات ذاتیہ الٰہیہ کا فیض جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سر مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر میں پہنچ کر پیران کبار کے واسطے سے سالک کے لطیفہ سر میں پہنچتا ہے۔ شیونات جمع ہے شان کی جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام ذاتی شانوں کی تجلیات کا فیض اس لطیفہ سر میں پہنچتا ہے۔ اس کا نور سفید ہے اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ لطیفہ سر ایک راز ہے اور اس میں بہت سے راز ظاہر ہوتے ہیں جن تک علم اور عقل نہیں پہنچ سکتے کیونکہ یہ راز راز مخفی ہے البتہ اس میں کمالات ولایت موسوی کا ظہور ہوتا ہے اور سالک ذات باری تعالیٰ سے ہر معاملہ میں مخاطب ہو کر ہم کلامی کی سی کیفیت کا شرف حاصل کرتا ہے تمام عبادات ریاضات اذکار میں سالک یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہے اور اسے ہم کلامی کا شرف حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان ذاتی کی تجلیات گوناگوں جلوہ گر نظر آتی ہیں۔ ہر چیز میں وہ جمیع شیونات الٰہیہ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس وقت اس میں جذب مطلق پایا جاتا ہے۔

میان عاشق معشوق رمزیست کراماً کاتبین راہم خبر نیست

Marfat.com

کا معاملہ ہوتا ہے "الانسان سری وانا سرہ کی" (یعنی انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا) کی لذتیں محسوس کرتا ہے یہ راز شیخ کامل کے سینے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ نیت:۔ حسب سابق لطیفہ سر کی طرف توجہ کر کے اللہ اللہ کا ذکر کرے اور یہ خیال کرے یا اللہ تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ کا فیض جو تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سر مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر مبارک میں پہنچایا اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ پیران کبار کے واسطے سے میرے لطیفہ سر میں پہنچا نیز یہ بھی تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ فیض حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیران کبار کے واسطے سے میرے مرشد کے لطیفہ سر پر آتا ہے وہاں سے میرے لطیفہ سر پر پہنچتا ہے۔ فائدہ:۔ اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک کو ولایت کا تیسرا درجہ حاصل ہوتا ہے اور وہ مشرب موسوی پر فائز ہو کر محبوب کا قرب مزید حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے اس میں سالک محبّ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ محبوب اسے صرف دیدار الٰہی کا شوق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا ذوق حقیقی حاصل ہوتا ہے وہ "رب ارنی کی صدائیں بلند کرتا ہے اور "انی انا اللہ" کی آوازیں سننے کا خواہاں ہوتا ہے جلال الٰہی کا پرتو اس پر پڑتا ہے اور جذب مطلق حاصل ہوتا ہے غیر حق سے وحشت ہوتی ہے۔ اور غیر اللہ سے دور بھاگتا ہے ماسوی اللہ سے الگ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حقیقی حاصل کرنے کا جذبہ ہر وقت اس مشرب والے فقیر پر طاری رہتا ہے۔

مراقبہ مشرب عیسوی:۔ مشرب عیسوی کا فیض لطیفہ "خفی" پر وارد ہوتا ہے لطیفہ "خفی" کا مقام جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے دائیں پستان کے اوپر دو انگل سینہ کی طرف ہے۔ اس کا نور سیاہ ہے اور یہ لطیفہ زیر قدم عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ عیسوی مشرب والا فقیر خود تکلیف اٹھا لیتا ہے دوسروں کو تکلیف نہیں دیتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اس مشرب والا فقیر ہر وقت عجز و نیاز اور انکساری میں

Marfat.com

رہتا ہے خود کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے یہاں پر جمال کی بجائے جلال کا زیادہ پرتو ہوتا ہے یہ فقیر رفیع الدرجات اور مجیب الدعوات ہوتا ہے اس کی عبادت مقبول درجات بلند اور دعا قبول ہوتی ہے۔ وہ مصیبت زدوں کے کام آتا ہے اور دکھ والوں کے دکھ دور کرتا ہے اس کے دم میں شفاء ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں برکت ہوتی ہے اس کی نگاہ سے مردے زندہ ہو اٹھتے ہیں۔ اور دل منور ہوتے ہیں ریاضت و عبادت میں محنت زیادہ کرتا ہے اس مشرب والا فقیر مجاہدہ اور مشاہدہ کی نعمت سے بہرہ ور ہوتا ہے اس میں قوت سلبیہ بہت زیادہ مضبوط ہوتی ہے جس روحانی جسمانی بیماری کو دور کرنا چاہے اللہ کے حکم سے دور کر سکتا ہے تاریکیوں اور ظلمات کو دور کرنے میں اس کو قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نیت:۔ اپنے لطیفہ خفی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو خیال کر کے یوں نیت کرے یا اللہ اپنے فیض تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ کو جو تونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ خفی مبارک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں پہنچایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لطیفہ خفی سے پیران کبار کے وسیلہ سے میرے لطیفہ خفی میں پہنچا۔ فائدہ:۔ اس لطیفہ خفی کی جب تکمیل ہو جاتی ہے تو سالک اس لطیفہ خفی کے ذکر کی وجہ سے وہ قرب کا مقام حاصل کر لیتا ہے جس کی کراماً کاتبین کو خبر نہیں ہوتی۔ اور روز حشر میں ذکر خفی کرنے والا بہت اعلیٰ مقام پر فائض ہو گا اس لطیفہ میں صاحب کمال فقیر ولایت کا چوتھا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ عبادت۔ ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی نہیں نکلتا اس درجے پر پہنچنے والے فقیر کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذات کی نسبت دوسروں کو فوقیت دیتا ہے۔ خود رنج اٹھا کر دوسروں کی تکلیفیں دور کرتا ہے اپنے آپ کو عجز و انکساری میں رکھتا ہے۔

مراقبہ مشرب محمدی:۔ لطیفہ اخفیٰ مشرب محمدی نعمت عظمیٰ ہے۔ اور یہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کا فضل ہے جس کو یہ نعمت عطا ہو جائے جس طرح سرکار کی ذات والا صفات تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہے اسی طرح لطیفہ اخفیٰ کی ولایت کا فیض بھی ارفع و اعلیٰ ہے چونکہ لطیفہ اخفیٰ زیر قدم سید المرسلین ہے۔ اس لئے اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد جو کمالات سالک کو ہوتے ہیں وہ بہت ہی بلند و بالا ہوتے ہیں محمدی مشرب والے فقیر کا مقام بہت بلند ہوتا ہے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اطاعت الٰہی کا مظہر باکمال ہوتا ہے۔ خلق محمدی۔ صدق۔ اخلاص۔ لِلّٰہیّت اس میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اس مشرب والے فقیر کا رابطہ اللہ اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذاتی ہوتا ہے آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری" کا مصداق ہوتا ہے۔ شریعت کی پاسبانی اور پاسداری کرتا ہے تجلیات دائمی حاصل ہوتی ہیں۔ مجلس محمدی وجودی بھی اس کو حاصل ہوتی ہے غرضیکہ جمیع کمالات نبویہ و جمیع کمالات صفات محمدی احمدی سے فیض یاب ہوتا ہے۔ یہ فقر میں بہت اونچا مقام ہے۔ مشرب محمدی والا فقیر خود بھی باکمال ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب طالب اس لطیفہ کی سیر کی تکمیل کو پہنچتا ہے تو وہ جو کچھ دیکھتا ہے بعینہ (ہوبہو) دیکھتا ہے وہ صاحب حضور ہوتا ہے۔ اس مرتبہ عالیہ کا سالک ولایت کے کل مراتب کے حصول کی استدعا رکھتا ہے اس لطیفہ کا فیض حاصل کرنے والا سالک غلبہ عشق سے بے قرار ہو کر نہایت بے قراری سے عین حضوری اور بے صبری سے شور ھل من مزید" کا اٹھاتا ہے "یالیت رب محمد لم یخلق محمدا" کا مصداق بنتا ہے مگر پلک جھپکنے کی دیر میں اس حال سے گزر جاتا ہے اور مقام "فوق ایدیھم اور یداللہ فوق قاب قوسین او ادنیٰ" پر کون پہنچ سکتا ہے اس میدان میں "لا الٰہ" تک لاکھوں اور ہزاروں پہنچے ہیں "الا اللہ" تک سینکڑوں اور حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی کروڑوں میں ایک پہنچتا ہے اس مقام میں کلمہ طیبہ کی حقیقت کی آگاہی ہوتی ہے اس لطیفہ

Marfat.com

میں سیر ہے مع اللہ حاصل ہوتا ہے۔

نیت لطیفہ اخفیٰ:۔ اپنے لطیفہ اخفیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ پاک کے سامنے رکھ کر زبان حال سے یہ عرض کرے یا اللہ شان جامع کمالات کا فیض جو تونے سرکار دو جہاں کے لطیفہ اخفیٰ میں پہنچایا ہے۔ بحرمت پیران کبار رے لطیفہ اخفیٰ میں ڈال فائدہ:۔ اس لطیفہ کا محل وسط سینہ ہے نور اس کا سبز ہے یہ لطیفہ زیر قدم حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ لطیفہ بہت لطیف ہے۔ لطیفہ اخفیٰ منبع فیوضات ہے یہ چشمہ لطیفہ اخفیٰ کا اسماء صفات سے جاری ہے۔ اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک ولایت کے پانچویں درجے پر فائز کیا جاتا ہے۔

نیت لطیفہ نفس:۔ لطیفہ نفس کا مقام ماتھے کے درمیان ہے اس کا رنگ بے کیف اس کی نیت یوں کرنی چاہئے یا اللہ جو لطیفہ نفس کا فیض تونے میرے مرشد کریم کے لطیفہ نفس میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ نفس سے پہنچایا ہے۔ میرے لطیفہ نفس میں پہنچا اس لطیفہ کی فنا تزکیہ نفس ہوتا ہے کیونکہ اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے سالک "یا ایتھا النفس المطمئنہ ارجعی الیٰ ربک راضیۃً مرضیہ" کا مصداق ہو جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو لطیفہ نفس کا محل وسط پیشانی قرار دیا اس کا تعلق عالم خلق اور عالم امر کے ساتھ رکھ دیا۔ انسان دس لطیفوں سے مرکب کیا گیا ہے پانچ عالم امر اور پانچ عالم خلق کے لطائف ہیں عالم خلق کے لطائف اربعہ عناصر یعنی آگ ہوا پانی۔ مٹی اور لطیفہ نفس سے مرکب ہیں اور پانچ لطائف عالم امر کے قلب روح سر خفی اخفیٰ لطیفہ نفس کا تعلق قلب سے ہے لطیفہ روح کا تعلق ہوا سے لطیفہ سر کا تعلق پانی سے لطیفہ خفی کا تعلق آگ سے اور لطیفہ اخفی کا تعلق مٹی سے ہے عالم خلق اور عالم امر کو عالم امکان کہتے ہیں یعنی عالم امکان عالم خلق اور عالم امر پر مشتمل ہے عالم خلق کی سیر زیریں نصف حصہ فرش سے تحت الثریٰ تک ہے۔ عالم امر عرش کے اوپر والے آدھے حصے سے لے کر

Marfat.com

لامکاں تک ہے اس لطیفہ نفس کی اہمیت ہے چونکہ اس کا تعلق قلب سے ہے اور حدیث نبوی کے مطابق اگر قلب کی اصلاح ہو جائے تو تمام جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور انسانی جسم جیسا کہ کہا گیا ہے عالم امر اور عالم خلق پر مشتمل ہے اور اس کو عالم امکان بھی کہتے ہیں۔ نفس کے اندر کئی قسم کی مرضیں ہیں۔ زکام سرسام۔ جزام نفس کا زکام یہ ہے کہ انسان غیر شرعی افعال کی وجہ سے بدپرہیزی کرتا ہے اور بے صبری کرتا ہے جس کی وجہ سے مرض غلبہ کرتا ہے دوسرا مرض سرسام ہے۔ جس سے شہوت پرستی۔ غصہ زیادہ ہوتا ہے اور عیش و عشرت کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ انسان خواہشات اور ہوا کو معبود حقیقی بنالیتا ہے اور تیسرا مرض جذام ہے جس سے ظلمت نفاق حسد۔ بغض کینہ خود بینی جیسی بری خصلتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اس میں تین قطرہ تیزاب ہیں ایک قطرہ تیزاب پتے میں ہے جس میں غصہ پیدا ہوتا ہے دوسرا قطرہ تیزاب آنکھ میں ہے جس سے حیا یا بے حیائی پیدا ہوتی ہے اور تیسرا قطرۂ تیزاب نفس امارہ میں ہوتا ہے جس سے شہوت زیادہ ہوتی ہے۔ جب اللہ کے ذکر سے نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو انسانی جسم کی تمام بیماریاں دور ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ عالم امکان کے دسوں لطائف کا بھی تزکیہ ہوجاتا ہے مجاہدہ مشاہدہ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور سیر فی اللہ شروع ہوجاتی ہے۔

لطیفہ سلطان الاذکار یا لطیفہ قالب۔ اس کا مقام وسط دماغ ہے ویسے اسی لطیفہ میں جب ذکر جاری ہو جاتا ہے تو ہر رگ اور بال بال سے ذکر جاری ہو جاتا ہے اس لطیفہ کی نیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے فیض حضور سرو کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے میرے مرشد کے لطیفہ سلطان الاذکار میں آکر میرے تمام اعضائے بدن سے جاری ہے اس لطیفہ سلطان الاذکار کے جاری ہونے سے دوری حضوری میں تبدیل ہوجاتی ہے بری عادتیں نیک خصلتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور انسان سرمدی آوازوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

Marfat.com

مراقبہ معیت۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے میرے لطیفہ قلب پر اس ذات سے جو ہر لحظہ میرے ساتھ ہے بلکہ ہر ذرہ اور جمیع خلائق کے ساتھ ہے یہ ولایت صغریٰ کا دوسرا دائرہ ہے اس سے مراد ولایت اولیاء ہے اس میں سب سے زیادہ مفید مراقبہ ذکر قلبی اسم ذات "اللہ" اور نفی اثبات ہے اس جگہ بے ساختہ جذبہ اور سکر کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور سالک بے خودی میں مختلف خلاف معمول باتیں نکالتا رہتا ہے۔ جیسے نعرہ انا الحق سبحانی ما اعظم شانی۔ اس میں کمال محبت کی وجہ سے غیریت اٹھ جاتی ہے اور توحید وجودی کا ظہور ہوتا ہے یہ مقام تلوین ہوتا ہے یہاں اسماء صفات کے ظلال کی جلوہ گری ہوتی ہے یہاں ان تلونیات سے نکلنے کیلئے چھ شرطیں بہت ضروری ہیں یعنی ذکر معنی کے ساتھ دوسرا تصور "وھومعکم" یعنی اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے سوم توجہ قلب۔ چہارم توجہ قلب اللہ کی طرف پانچواں خطرات کا دفع کرنا۔ بذریعہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ چھٹا پیر مرشد کا رابطہ اس مقام سے آگے بہت کم نے ترقی کی ہے۔ اکثر اولیاء اللہ ولایت صغریٰ میں رہ گئے ہیں اصل سلوک مراقبہ احدیت اور مراقبہ معیت میں ہے۔ پس جو اس مقام سے نکل گیا۔ اس کیلئے دوسرے مقامات آسان ہوجاتے ہیں اس کی مہلت تین سال ہے۔ جس سالک نے ان مراقبوں کو اچھا اور درست کیا اس کا سلوک اتنا قوی ہوگا یہاں پر ولایت صغریٰ کی تکمیل ہوتی ہے۔ ولایت کبریٰ کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ ولایت کبریٰ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔

ولایت کبریٰ کا پہلا دائرہ۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو میری شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور فیض اس ذات کا میرے لطیفہ نفس اور لطائف خمسہ عالم امر پر آرہا ہے اور فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا پہلا

Marfat.com

دائرہ ہے جو کہ ولایت انبیاء عظام ہے اور ولایت صغریٰ کے دائرہ کی اصل ہے اس میں . جن اقرب الیہ من حبل الورید کا تصور رکھنا پڑتا ہے اس میں ذکر نفی اثبات سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں سکر اور جذبہ اطمینان میں تبدیل ہو جاتا ہے یہاں چون و چرا ختم ہو جاتی ہے بلکہ مقام رضا کا ظہور ہوتا ہے یہاں پر مقام صبر اور شکر نصیب ہوتا ہے۔

ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ۔ نیت:۔ اس کو مراقبہ محبت بھی کہتے ہیں اور اس میں نیت یوں کی جاتی ہے کہ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں فیض آرہا ہے میرے لطیفہ نفس پر اور فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ ہے جو کہ انبیائے کرام کی ولایت ہے۔ یہاں پر اسلام کی حقیقی جلوہ گری ہوتی ہے۔ انشراح صدر ہوتا ہے۔ توحید شہودی کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ یہاں پر سالک تمام عالم کو آئینہ کی طرح دیکھتا ہے اس میں محبوب حقیقی کا جمال نظر آتا ہے اس مقام میں خودی مٹ جاتی ہے۔ انا اور انانیت ختم ہو جاتے ہیں۔

ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ۔ نیت:۔ یہ محبت ثانیہ کا دائرہ کہلاتا ہے اس کی نیت یوں کی جاتی ہے۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور جسے میں دوست رکھتا ہوں۔ فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو کہ انبیاء کرام کی ولایت ہے اور جو دوسرے دائرے کی اصل ہے اس دائرے کا فیض بھی میرے لطیفہ نفس پر آرہا ہے یہاں آتش عشق کا دھواں باقی رہ جاتا ہے اور انسان کو اپنی ہستی پانی میں نمک کی مانند نظر آتی ہے بلکہ انسان کے وجود کا نام و نشان باقی نہیں رہتا انا اور انانیت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ صرف آتش عشق کا دھواں باقی رہ جاتا ہے اور ابر (بادل) بن کر موتی کی طرح لطیفہ نفس پر برستا ہے اس وقت سالک کو دنیا قید خانہ نظر آتی ہے محبت حقیقی کی جلوہ گری ہوتی ہے ظاہری اور باطنی طہارت حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

دائرہ قوس ولایت کبریٰ۔ نیت:۔ یحبھم ویحبونہٗ اس آیت شریف کے مفہوم کے ساتھ نیت کرے کہ میں قوس میں ہوں جو کہ ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرے کی اصل ہے۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ مجھے دوست رکھتا ہے میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے یہاں فنائے حقیقی نصیب ہوتی ہے عالم امر کے پانچوں لطائف کی سیر ہوتی ہے اور تصفیہ نفس ہوتا ہے چونکہ بے چوں سے عجیب قسم کا اتصال نصیب ہوتا ہے۔ لطیفہ نفس عالم خلق اور عناصر کا خلاصہ ہے۔ اور چاروں کے خصائل کا جمع کرنے والا ہے۔ نفس مطمئن. ہوجاتا ہے۔

مراقبہ اسم ظاہر۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جس کا نام ظاہر ہے۔ فیض کا مورد میرا لطیفہ نفس ہے اور پانچوں لطائف عالم امر کے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ اسم ظاہر کی سیر ذات باری تعالیٰ کے بغیر صفات الٰہیہ میں ہوتی ہے۔ اسم ظاہر سے مراد اسمائے صفات ذات باری تعالیٰ ہیں یہاں تمام اسمائے حسنہ اسم ذات "اللہ" کے تصور میں ظاہر ہوتے ہیں یہاں پیر و مرشد سالک کو اپنے سامنے بٹھا کر اسمائے حسنہ پڑھے اور جس اسم مبارک کے ساتھ اس کی ظاہری حالت میں تبدیلی ہو وہی اسم اس کا مشرب ہوگا۔ اگر کسی اسم سے بھی جذبہ پیدا نہ ہو تو یوں سمجھے وہ انسان تصویری ہے معنوی نہیں غرضیکہ اسم ظاہر انسان کو کھوٹا کھرا کرنے کی کسوٹی ہے اور دوسری کسوٹی شریعت تیسری کسوٹی ارادت پیر اور اس کی بیعت ہے۔ چنانچہ جس اسم کا اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہی اسم اس کا مشرب بن جاتا ہے۔ اور اس کی تاثیر اس میں جذبہ پیدا کرتی ہے۔ ولایت کبریٰ میں جو حضوری گم ہوگئی تھی وہ حضوری بے نقاب ہوتی ہے لیکن یہ حضوری اس حضوری سے مختلف ہوتی ہے یہاں ایمان شہودی کے بغیر ایمان بالغیب خصوصی نصیب ہوتا ہے۔

مراقبہ اسم الباطن۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جس کا نام

Marfat.com

اسم باطن ہے۔ فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیا ہے جو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتوں کی ولایت ہے۔ فیض کا مورد میرے عناصر ثلاثہ ہیں سوائے عنصر خاک کے مراقبہ اسم باطن میں فیض اربعہ عناصر کی بجائے تین عناصر آگ پانی اور ہوا پر آتا ہے جب کہ اسم ظاہر میں فیض لطیفہ نفس اور لطائف عالم امر پر آتا تھا۔ اسم ظاہر میں سیر ذات کے بغیر صفات میں ہوتی تھی یہاں اسم باطن میں صفات الٰہیہ میں ذات کے ساتھ سیر ہوتی ہے جب اسم ظاہر کی تکمیل ہوتی ہے تو اس وقت عناصر ثلاثہ پر اسم باطن کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تمام اولیاء اللہ کا مقام مشاہدہ ہے اصل ایمان بالغیب نصیب ہوتا ہے۔ اسم باطن میں اگرچہ اسماء اور صفات کی تجلیاں ہیں مگر کبھی کبھی ذات تعالیٰ مشاہدہ میں آ ہی جاتی ہے یہاں توجہ حضور عروج و نزول صرف عناصر ثلاثہ کو حاصل ہوتی ہے یہاں پر نماز نفل اور ذکر تہلیل ترقی کا موجب ہوتا ہے یہاں سالک کو ملاءِ اعلیٰ سے نسبت حاصل ہوتی ہے اور بعض ملائکہ کرام کو ظاہری طور پر دیکھتے ہیں باطن میں عجیب وسعت پیدا ہوتی ہے علم باطن ایک امانت ہے اور اس کا ظاہر کرنا خیانت ہے عاشق کی شان کے لائق نہیں یہ علم نصیب اہل بیعت ہے۔ یہاں سالک اپنے آپ کو چھپاتا ہے۔ یہ ولایت علیا مغز کی مانند ہے اور ولایت کبریٰ چھلکے کی مثال ہے یہاں فیض کی بارش عناصر ثلاثہ پر اس قدر برستی ہے کہ سالک حیرت میں آجاتا ہے یہاں پر تجلی اگرچہ برقی ہوتی ہے مگر تمام تجلی ذاتی کا دروازہ یہیں سے کھلتا ہے۔

مراقبہ کمالات نبوت۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو کمالات نبوت کا منشاء ہے اور اس کا فیض صرف میرے لطیفہ عنصر خاک پر آرہا ہے۔ کمالات نبوت میں تمام علوم اور معارف ختم ہو جاتے ہیں اس مقام میں ذات پاک کا وصول (قرب) کمالات نبوت میں بے حجاب ہوتا ہے سابقہ مقامات کا فیض سراب تھا اور یہاں پر آب ہوتا ہے وہاں ندامت اور

Marfat.com

حسرت تھی۔ یہاں دیدار والا معاملہ پیش آتا ہے۔ یہ دیدار آخرت کا دیدار نہیں ہوتا بلکہ عالم مثال میں ہوتا ہے۔ جس طرح مراقبہ احدیت میں اعتبار احدیت کا تھا ولایت میں اعتبار معیت کا تھا۔ ولایت کبریٰ میں اعتبار قرب اور محبت کا تھا ولایت علیا میں اعتبار باطن کا تھا یہاں ان اعتبار میں سے کوئی اعتبار نہیں بلکہ یہاں ذات بالاعتبار ہے۔ یہاں صرف عنصر خاک پر فیض آتا ہے۔ یہاں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاک کو کیا فضیلت بخشی ہے کہ سوائے اس عنصر خاک کے تجلیہ ذاتی دائمی کسی اور عنصر کو نصیب نہیں ہوتی یہاں نظارا ذات بغیر صفات کے پردوں کے ہوتا ہے یہاں مقام عین الیقین حاصل ہوتا ہے یہاں اتباع شریعت ترقی درجات کا موجب ہوتی ہے۔

مراقبہ کمالات رسالت۔ نیت:۔ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو کہ کمالات رسالت کا منشاء ہے اور فیض کے وارد ہونے کا مقام میری ہیئت وحدانی ہے کمالات رسالت کا مقام دراصل انبیاء کا ہے لیکن دوسروں کو وراثت کے طور پر اس میں سے حصہ ملتا ہے یہاں اعمال کو دخل نہیں بلکہ فضل ہی فضل ہے۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم۔ نیت:۔ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو کہ کمالات اولوالعزم کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ مقام بھی انبیاء کرام سے مخصوص ہے۔ لیکن وراثت کے طور پر جسے چاہیں نواز دیں یہاں ترقی کا معاملہ سابقہ دائروں کی طرح فضل پر منحصر ہے یہاں اتباع اسوۂ حسنہ ہر لحاظ سے ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید بہت فائدہ بخش ہوتی ہے یہاں شیخ کامل اکمل کی عنایت سے فضل الٰہی ہوتا ہے اور محبوب چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے۔ نبیین۔ صدیقین۔ شہداء صالحین کی رفاقت فائدہ دیتی ہے یہاں پر سالک کو رابطہ شیخ صحبت شیخ ترقی کا موجب ہوتی ہے یہاں تجلی ذاتی دائمی بے پردہ بغیر اسماء صفات کی حاصل ہوتی ہے۔ یہ مقام

Marfat.com

صرف تابعین پیغمبر علیہ السلام کو حاصل ہوتا ہے۔ جس طرح اتباع زیادہ ہو گا فائدہ زیادہ ہو گا۔

نوٹ:۔ کمالات نبوت اور اولوالعزم کے بعد سلوک کے دو راستے ہیں۔ ایک حقائق الٰہیہ کا راستہ دوسرا حقائق انبیاء کا راستہ مرشد جس طرف طالب کو بلائے یہ اس کی مہربانی پر منحصر ہے۔ حضرت پیر و مرشد محمد عبداللہ بارو رحمہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ پیر سواگ رحمتہ اللہ علیہ پہلے حقائق کا راستہ طے کراتے تھے اور بعد میں حقائق انبیاء کا۔

حقیقت کعبہ ربانی:۔ حقائق الٰہیہ میں تین بہت بڑے دائرے ہیں پہلا دائرہ حقیقت کعبہ ربانی ہے نیت:۔ یہاں سالک مراقبہ طے کرتے وقت یہ نیت کرتا ہے کہ فیض آ رہا ہے اس ذات پاک سے جو کہ حقیقت کعبہ ربانی کا منشاء ہے۔ اور تمام ممکنات یعنی مخلوق کی مسجود الیہ ہے فیض میری ہیئت وحدانی پر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو اپنی ذات پاک کے سجدہ کیلئے مسجود الیہ بنایا ہے کیونکہ تمام مخلوق کی توجہ کعبہ شریف کی طرف اس لئے ہوتی ہے کہ وہ بیت اللہ ہے اس طرف رخ کر کے سجدہ کرنا صرف ذات باری تعالیٰ ہی کیلئے ہے اسی طرح جب سالک حقیقت کعبہ ربانی سے فیض یاب ہوتا ہے۔ وہ بھی تمام ممکنات یعنی مخلوق کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے اور لوگوں کا رخ بیت اللہ کی طرح اس سالک کی طرف ہو جاتا ہے اور مخلوق خدا وصول الی اللہ کی خاطر اس کے حلقہ ارادت میں گروہ در گروہ شامل ہوتی ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس پہ ہو جائے۔ جس طرح لوگ بیت اللہ شریف کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں اور دل کو سرور بخشتے ہیں اسی طرح اللہ کے ولی کے جمال باکمال کو دیکھ کر ذات پاک سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

حقیقت قرآن مجید:۔ حقائق الٰہیہ میں سے دوسرا دائرہ

Marfat.com

حقیقت قرآن شریف ہے۔ نیت:۔ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت قرآن مجید کی منشاء ہے اور جو کہ مبداء وسعت بے چوں ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے اس میں حقیقت قرآن مجید کا اظہار ہوتا ہے۔ یہاں قرآن کریم کی باطنی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور قرآن مجید کا ہر حرف کعبہ مقصود تک پہنچانے والا دریا نظر آتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید کے وقت پڑھنے والے کی زبان درخت موسوی نظر آتی ہے۔ یہاں پر حروف مقطعات کا علم حاصل ہوجاتا ہے۔

حقیقت نماز۔ نیت:۔ فیض آ رہا ہے حضرت ذات کی کمال وسعت بے چوں سے جو کہ حقیقت نماز کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے حقیقت نماز سے مراد اللہ تعالیٰ کی کمال وسعت بے چوں کی ذات پاک ہے۔ یہ مقام جامع جمیع کمال ہے جب سالک اس مقام سے فیض یاب ہوتا ہے تو وہ نماز ادا کرتے وقت اس جہان سے دوسرے جہان میں جا پہنچتا ہے اس کو درجہ احسان عطا ہوتا ہے یعنی وہ خدا کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس کی نماز معراج المومنین ہوتی ہے۔ اور حضور قلب والی ہوتی ہے اس کو نماز میں ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے یہ عابدوں کی عبادت کا انتہائی مقام ہے یہاں پر قدم کوتاہ ہوجاتا ہے لیکن سیر نظری کی گنجائش ہوتی ہے۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت اسی مقام پر ظاہر ہوتی ہے۔

مراقبہ معبودیت صرفہ۔ نیت:۔ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو معبودیت صرفہ کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے۔ معبودیت صرفہ میں سیر قدمی ختم ہوجاتی ہے۔ لیکن سیر نظری بفضل الٰہی ختم نہیں ہوتی۔ سیر قدمی تو مقام عابدیت تک تھی یعنی وصول "الی اللہ" تک جب بے پردہ دیدار ہوگیا۔ تو اب سالک کے لئے اس ذات خاص کی عبادت کا دروازہ کھلا رہتا ہے

Marfat.com

اور وہ عابد اپنے معبود حقیقی کا حق عبودیت ادا کرنے کی طرف قدم بڑھاتا ہے لیکن معبودیت کا حق ادا کون کر سکتا ہے کیونکہ سرکار نے بھی فرمایا کہ جو عبادت کا حق تھا میں ادا نہ کر سکا یہاں سیر نظری کی گنجائش ہے لیکن سیر قدمی کو دخل نہیں کیونکہ "قف یا محمد فان اللہ یصلی" یہ آواز ان کے قدموں کو بڑھنے سے روک دیتی ہے لیکن نظر اور بصر جس نے مازاغ البصر وماطغٰی کا سرمہ لگا رکھا ہوتا ہے وہ آگے جانے کی گنجائش رکھتی ہے یہاں پر "لا موجود الا ھو لا مقصود الا ھو لا معبود الا ھو" کی سیر جلوہ گر ہوتی ہے یہاں جس طرح پہلے کہا گیا ہے حقیقت کلمہ طیبہ لا الٰہ ظاہر ہوتی ہے معبودیت صرفہ لا الٰہ الا اللہ کا دروازہ ہے۔ حقائق الٰہیہ کے بعد حقائق انبیائے کرام شروع ہوتے ہیں۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی:۔ سب سے پہلے حقیقت ابراہیمی ظاہر ہوتی ہے۔

نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو حقیقت ابراہیمی کا منشاء ہے فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے۔ جس طرح حقائق الٰہیہ میں ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے یہاں پر بھی ترقی درجات محض اللہ کے فضل سے ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل تھے اس لئے اس حقیقت ابراہیمی سے فیض یاب ہونے والے سالک کو وراثت کے طور پر خلعت ابراہیمی سے نوازا جاتا ہے۔ یہاں پر تمام معبودان باطلہ کی امداد پر بھروسہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر جبرائیل علیہ السلام کی امداد سے بھی بے نیاز ہونا پڑتا ہے یہ مقام خلت ہے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے نواز دے۔ اللہ قدیر کے خزانے اس کو ملتے ہیں جس کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ سالک متوکل ہو جاتا ہے سیر من اللہ اس کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کا نام مخلوق خدا کے باطن میں نجم الدین رکھا جاتا ہے اور ولایت آسمان دوم منکشف کی جاتی ہے۔

مراقبہ حقیقت موسوی۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو حقیقت

Marfat.com

موسوی کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہاں عجیب مقام مجیب ظاہر ہوتا ہے یہاں عالم محبت میں عجیب کلمات بھی زبان سے نکل سکتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح یہاں سالک رب ارنی کا نعرہ لگاتا ہے یہاں جو شخص اس مقام میں پہنچتا ہے اس کو چوتھے آسمان یعنی بیت المعمور کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور شیونات ذاتیہ سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اسی لطیفہ کی کنجی لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ کا ورد ہے اس مراقبہ میں سیر باللہ شروع ہوتی ہے اور اس کا نام شمس الدین ہے۔ نفس راضیہ ہوجاتا ہے اور ولایت چہارم میں داخل ہوتا ہے۔

مراقبہ حقیقت محمدی۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت محمدی کا منشاء ہے اور فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ ایک عجیب مقام ہے یہاں پر سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص محبت پیدا ہوتی ہے یہ مقام محبوبیت ہے یہاں پر مجدد صاحب نے بھی محبت میں فرمایا تھا کہ

خدارا ازاں مے پرستم کہ رب محمد است

یہاں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار بڑھ جاتا ہے یہ مقام محبوبیت ہے۔ یہاں فکر کی تمام منازل طے ہوجاتی ہیں۔ یہاں لولاک محبت کے راز کھلتے ہیں۔ یہاں "ھل من مزید" کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ یہاں "یالیت رب محمد لم یخلق محمدا" کاش رب محمد۔ محمد کو پیدا نہ کرتا۔ یہاں "قاب قوسین او ادنیٰ" کا مقام حاصل ہوتا ہے یہاں "ادن منی" جیسی صدائے دلفریب سنائی دیتی ہیں یہاں محبوب کی ذات میں ایسا فنا ہوجاتا ہے۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا کا عروج حاصل ہوتا ہے یہاں پر سالک کی خودی خدا میں فنا ہوجاتی ہے یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے۔ یہاں ہر وقت ہر زمانہ مجلس محمدی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کے علم کے خزانے اس پر واضح ہوتے ہیں اس میں سیر مع اللہ حاصل ہوتی ہے یہاں

Marfat.com

سالک کا نام جمال الدین ہو جاتا ہے اور ولایت کے جمیع مراتب سے فیض یاب ہوتا ہے یہاں درود شریف بہت ہی فائدہ دیتا ہے۔ یہاں مراقبہ اس ذات کا کیا جاتا ہے جو محبّ بھی ہے اور محبوب بھی ہے یہ مقام محبت اور محبوبیت سے ملا ہوا ہے حضور کے نام مبارک میں دو میم ہیں ایک میم سے مراد محبت اور دوسری میم سے مراد محبوبیت ہے گویا یہاں محبت بھی ہے اور محبوبیت بھی۔ یعنی محبت دونوں طرف سے اور محبوبیت دونوں طرف سے۔

مراقبہ حقیقت احمدی۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ حقیقت احمدی کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے وہ ذات آپ ہی اپنا محبوب ہے۔ یہ مقام حقیقت محمدی کے اوپر ہے۔ یہ مقام خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے یہاں "انا محمد فی الارض وانا احمد فی السماء" کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اس جگہ میں وہی درود شریف ترقی بخش ہے۔

مراقبہ حب صرفہ۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو حب صرفہ کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے حب صرفہ یعنی حب ذات خاص تعین اول ہے اسی کو تعین حبی کہتے ہیں یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس میں دوسرے انبیاء کرام کے حقائق کا نشان تک نہیں ملتا۔ اس کی کیفیت ظاہر نہیں کی جاسکتی پس فضل ہی سے ان مقامات سے خاص حصہ ملتا ہے۔

مراقبہ دائرہ لاتعین۔ نیت:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو کہ دائرہ لاتعین کا منشاء ہے۔ فیض کا مورد میری ہیئت وحدانی ہے یہ مقام حقائق انبیاء سے اوپر ہے یہاں سیر قدمی کی گنجائش نہیں سیر نظری اگر ہو تو ہو یہاں "ولم یکن لہ کفوا احد" کی حقیقت کھلتی

Marfat.com

ختم ہائے جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ بارویہ قدس اسرارہم

۱: "ختم اول بعد از نماز فجر"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سورۂ فاتحہ		۷ بار
بعدہٗ	درود شریف	۱۰۰ بار
بعدہٗ	سورۃ الم نشرح	۱۰۰ بار
بعدہٗ	سورہ اخلاص	۱۰۰۰ بار
بعدہٗ	سورہ فاتحہ	۷ بار
یَا قَاضِیَ الحَاجَاتْ		۱۰۰ بار
یَا کَافِیَ المُہِمَّاتْ		۱۰۰ بار
یَا دَافِعَ البَلِیَّاتْ		۱۰۰ بار
یَا شَافِیَ الاَمْرَاضْ		۱۰۰ بار
یَا رَفِیعَ الدَّرَجَاتْ		۱۰۰
یَا مُجِیبَ الدَّعْوَاتْ		۱۰۰ بار
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن		۱۰۰

پڑھ کر اس کا ثواب جمیع حضرات نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کو بخشے۔

ختم خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف	۱۰۰ مرتبہ	اول و آخر
بعدہٗ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ		۵۰۰ بار

بعدہٗ ——— دعا خیر ———

Marfat.com

ختم شریف حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہٗ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ۵۰۰ بار

بعدہ ـــــ دعا خیر ـــــ

ختم شریف حضرت غریب نواز خواجہ محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ تعالیٰ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہٗ سبحانک اللھم وبحمدک لا الٰہ انت استغفرک واتوبہ الیک ۵۰۰ بار

بعدہٗ ـــــ دعا خیر ـــــ

ختم حضرت خواجہ محمد سراج الدین دامانی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم ۵۰۰ بار

بعدہٗ ـــــ دعا خیر ـــــ

۲. ختم شریف دوم بعد نماز ظہر

ختم حضرت خواجہ محمد سراج الدین دامانی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہٗ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم ۵۰۰ بار

بعدہٗ ـــــ دعا خیر ـــــ

Marfat.com

ختم خواجہ غریب نواز محمد عبداللہ بارو رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

سبحانک اللھم وبحمدک لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک ۵۰۰ بار

بعدہٗ ——— دعا خیر ———

ختم حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف یک صد بار اول و آخر

بعدہٗ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ۵۰۰ بار

بعدہٗ ——— دعا خیر ———

ختم شریف حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ تعالیٰ

درود شریف ۱۰۰ بار اول و آخر

بعدہٗ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ۵۰۰ بار

بعدہٗ ——— دعا خیر ———

ختم شریف حضرت غوث الاعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ اول و آخر

بعدہٗ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۵۰۰ بار

بعدہٗ ——— دعا خیر ———

Marfat.com

ختم شریف امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

	اول آخر	
درود شریف		۱۰۰ بار
بعدہٗ لاحول ولاقوۃ الا باللہ		۵۰۰ بار
بعدہٗ یا قاضی الحاجات		۱۰۰ بار
بعدہٗ یا کافی امہمات		۱۰۰ بار
بعدہٗ یا دافع ابلیات		۱۰۰ بار
بعدہٗ یا شافی الامراض		۱۰۰ بار
بعدہٗ یا رفیع الدرجات		۱۰۰ بار
بعدہٗ یا مجیب الدعوات		۱۰۰ بار
بعدہٗ یا ارحم الراحمین		۱۰۰ بار

بعدہٗ ——— دعا خیر ———

۳۔ ختم شریف بعد از نماز عصر

بصورت ختم شریف اول "بعد از نماز فجر" پڑھا جاتا ہے۔

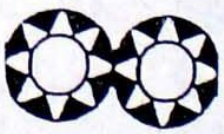

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

"از محمد حیات مقیم مسجد جامع سید جمعہ شاہ"

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے — رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے
عاصی و خاطی ہوں بخش میرے سب گناہ — حضرت صدیق اکبرؓ مجتبیٰ کے واسطے
نور وحدت سے میرے دل کو منور کر الٰہ — حضرت سلمان پارس کیمیا کے واسطے
ہو زبان پر ذکر ہر دم اور دل میں ہو حضور — حضرت قاسم امام اولیاء کے واسطے
جس طرف دیکھوں نظر آئے مجھے تیرا ہی نور — حضرت جعفر صادق امام دوسرا کے واسطے
الفت دنیا میرے دل سے نکل جائے تمام — بایزیدؒ نامور شمس الضحیٰ کے واسطے
آتش عشق نبی میں جان و تن میرا جلا — ابو الحسن خرقانی بدرالدجیٰ کے واسطے
نفس شیطان کے فریبوں سے بچا لیجو مجھے — بو علیؒ فارمیدی نور ہدیٰ کے واسطے
زنگ عصیاں سے میرے سینہ کو یارب صاف کر — یوسف ہمدانی اہل صفا کے واسطے
غرق ہوں بحر گناہ میں اے میرے مولا بچا — عبدخالق غجدوانیؒ راہ نما کے واسطے
قول ثابت پر مجھے ثابت قدم رکھ اے خدا — خواجہ عارف ولی بحر سخا کے واسطے
خواب غفلت میں پڑا ہوں روز و شب مجھ کو جگا — خواجہ محمود کامل بے ریا کے واسطے
پردۂ دوئی میرے دل سے سراسر دور ہو — شاہ علی رامیتنی کان حیا کے واسطے
تشنہ دیدار ہوں یا رب دکھا نور جمال — حضرت بابا سماسیؒ بادشاہ کے واسطے
راہ سنت پر مجھے چلنے کی طاقت کر عطا — حضرت میر کلالؒ باوفا کے واسطے
نور وحدت سر عرفاں کر دے مجھ پر آشکار — نقشبند بادشاہ پیر ہدیٰ کے واسطے
تیرے ذکر و فکر سے خالی نہ گزرے ایک دم — شاہ علاؤ الدین شیخ اتقیاء کے واسطے
ایسی الفت دے کوئی دم نہ ہو تجھ سے جدا — خواجہ یعقوب چرخی پرضیاء کے واسطے

Marfat.com

صدق نیت اور ارادت بخش مجھ کو اے خدا — خواجہ احرار تاج اصفیاء کے واسطے
مشکلیں آسان ہوں دنیا و عقبیٰ میں تمام — خواجہ زاہد محمد با خدا کے واسطے
ظاہری اور باطنی بیماریاں سب دور ہوں — شیخ درویش محمد باصفا کے واسطے
نیک بندوں کی خدایا ہو مجھے صحبت نصیب — خواجہ امکنگی طالب رضا کے واسطے
اپنے ذوق و شوق میں یارب مجھے کیجو فنا — شیخ باقی باللہ اس شیخ الوریٰ کے واسطے
دم بدم بڑھتا رہے دل میں میرے شوق لقا — شیخ سرہندی حبیب کبریا کے واسطے
کھول دے دل پر میرے راز طریقت اے خدا — خواجہ معصوم شاہ اصفیاء کے واسطے
بخش توفیق عبادت اور بدی سے لے بچا — شیخ سیف الدین پیر اولیاء کے واسطے
مرتے دم یا رب میرا ایمان پر ہو خاتمہ — حضرت محسن امام احیاء کے واسطے
دشمن دین و دنیا سے مجھے محفوظ رکھ — خواجہ نور محمد پیشوا کے واسطے
اپنے ذوق و شوق میں بخو عطا مجھ کو کمال — حضرت جاناں شہید و مقتدا کے واسطے
یاد میں تیری ہو زندہ یہ دل مردہ میرا — شہ غلام علی شہ جود و سخا کے واسطے
حال میرا قال سے یا رب موافق کیجیو — شاہ ابو سعید پیر و رہنما کے واسطے
سرے پاؤں تک پرنور ہر اک بال ہو — حضرت شاہ احمد سعید پیشوا کے واسطے
لے خبر میری خدایا بے کس و بے چارہ ہوں — حضرت دوست محمد پارسا کے واسطے
اپنے در سے مجھ کو نا امید مت چھوڑ اے غنی — حضرت عثمان شیخ رانما کے واسطے
خستہ حالی پر میری یا رب نگاہ لطف کر — حضرت خواجہ سراج الدین قطب اولیاء کے واسطے
دونوں عالم میں الٰہی کر دے مجھ کو بامراد — حضرت خواجہ غلام حسن شاہ اصفیاء کے واسطے
فیض مرشد سے رہوں یا رب ہمیشہ بہرہ ور — حضرت ثانی خواجہ غلام محمد باصفا کے واسطے
یا الٰہی فضل فرما بے کس و بے چارہ ہوں — حضرت عبداللہ بارو رہنما کے واسطے
حشر میں ہو جائے مجھ پر سایہ رحمت تیرا — حضرت خواجہ فقیر محمد مدظلہ باوفا کے واسطے
روسیاہ شرمندہ نادم کئے اپنے پہ ہوں — آگرا در پہ تیرے میں دعا کے واسطے
خواجگان نقشبندی کی صحبت کر عطا — قادری و سہروردی چشتیہ کے واسطے
ان بزرگوں کی شفاعت کر میرے حق میں قبول — حشر میں ہوں سب وسیلہ مجھ گدا کے واسطے

Marfat.com

آسرا دونوں جہاں میں کچھ نہیں تیرے سوا
بندۂ مسکین حیات عاجز پرخطا کے واسطے

نوٹ:۔ چونکہ حضرت غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کو چاروں سلسلوں کی اجازت تھی۔ اس لئے باقی سلسلوں کو نثر کی صورت میں ذکر کیا جاتا ہے اور اس سے مقصود مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے توسل سے اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعا مانگنا ہے اس لئے شجرہ جات پڑھنے سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنا چاہئے۔

Marfat.com

"سلسلہ جات کے پڑھنے کا طریقہ"
جو کہ
"دفع مصائب و قضائے حاجات دینی و دنیاوی کے لئے مجرب ہے"

سلسلہ نقشبندیہ اردو نظم کتاب ہذا میں مرقوم ہے۔ باقی تینوں سلسلے ترتیب وار ملاحظہ فرمایئے۔"

سلسلہ حضرات قادریہ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمہ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت امام باقر رضی اللہ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت امام تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت علی النقی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الٰہی بحرمت حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالماہد بن عبدالعزیز یمنی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو الحسن علی الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو سعید مخذومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت پیر۔ پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید پیر پیران عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید کدائی رحمان اول رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید گدائی رحمٰن ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خازن الرحمت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت عبداللہ شاہ المعروف بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسلیتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت برہان المعرفت شمس الحقیقت فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ الٰہی بحرمت حضرت قطب الاولیاء الامام الاصفیاء حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت قبلہ المحققین فخر المدققین الفانی فی اللہ والباقی باللہ فردالافراد قطب الاقطاب حضور حضرت خواجہ حاجی غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت ثانی خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سراج السالکین غوث زمان سیدنا و شیخنا ومرشدنا حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیربارو رحمۃ اللہ علیہ۔

سلسلہ حضرات چشتیہ رضوان اللہ علیہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت خیر التابعین حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ابہارالبصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو ابراہیم دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت امام الطریقت خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ

Marfat.com

فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت خواجہ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شیخ عبدالحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت الشیخ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شیخ خازن الرحمت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شیخ الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین و سلینا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد، قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت قطب الاولیاء امام الاصفیاء حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت حضرت قبلۃ المحققین فخر المدققین الفانی فی اللہ والباقی باللہ فردالافراد واقف رموز المتشابہات القرآن قائم مقام قیوم ربانی حضور حضرت خواجہ حاجی غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی. بحرمت سید الاصفیاء حضرت ثانی خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ الٰہی. بحرمت حضرت خواجہ سراج السالکین غوث زمان سیّدنا و شیخنا و مرشدنا حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

سلسلہ حضرت سہروردیہ رضوان اللہ علیہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت بحضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت وحید الدین عبدالقادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید پدہن رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت درویش محمد بن قاسم لودھی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مرزا جان

Marfat.com

جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد، قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حاجی محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید الاصفیاء حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سراج السالکین۔ غوث زمان سیدنا و شیخنا و مرشدنا حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ۔

مشغول شود در ذکر ھو از تبرکات

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی

ہر روز باشی صائما ہر لیل باشی قائما
در ذکر باشی دائما مشغول شودر ذکر ہو

بڑیش خواہی جاوداں عزت نخواہی در جہاں
ایں ذکر ہوہر آں بخواں مشغول شودر ذکر ہو

سودے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت
درگور تنہا ماندنت مشغول شودر ذکر ہو

ہو ہو ذکرش ساز کن نام خدا آغاز کن
قفل زسینہ باز کن مشغول شودر ذکر ہو

علم بخوانی باعمل فردانہ باشی تا خجل
درپیش قادر لم یزل مشغول شودر ذکر ہو

ہر دم خدایا باد کن دامائے غمگین شاد کن
بلبل صفت فریاد کن مشغول شودر ذکر ہو

مسکین احمد مرد شوز حملہ عالم فرد شو
در راہے حق چوں گرد شو مشغول شودر ذکر ہو

Marfat.com

باب ہفتم

اسماء گرامی خلفاء حضرت پیر بارو رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اسماء گرامی خلفاء حضرت پیر بارور حمتہ اللہ علیہ

(۱) حضرت مولانا حامد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ (ایبہ)

(۲) حضرت الحاج جام محمد ظفر اللہ صاحب باروی رحمتہ اللہ علیہ (کوٹ سلطان)

(۳) حضرت مولانا کریم بخش صاحب باروی (کوٹ سلطان)

(۴) حضرت مولانا محمد بخش صاحب قیصرانی رحمتہ اللہ علیہ (تونسہ شریف)

(۵) حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب قریشی باروی (خان گڑھ)

(۶) حضرت مولانا فتح محمد صاحب باروی (کوٹ سلطان)

(۷) حضرت پیر سید محمد سلیمان شاہ صاحب (بلوچستان)

(۸) حضرت مولانا پیر محمد علی شاہ صاحب باروی

(۹) حضرت پیر سید محمد رمضان شاہ صاحب باروی رحمتہ اللہ علیہ (علاقہ تھل ایبہ)

(۱۰) حضرت مولانا اللہ بخش نیر صاحب باروی (جمن شاہ)

(۱۱) حکیم صوفی غلام نبی صاحب باروی رحمتہ اللہ علیہ (کوٹ سلطان)

(۱۲) حضرت پیر سید طالب حسین شاہ صاحب باروی (جمن شاہ)

(۱۳) مولوی نور محمد صاحب باروی (غازی گھاٹ)

(۱۴) جناب سائیں محمد شریف صاحب باروی (فیصل آباد)

(۱۵) حضرت سید محمد اشرف شاہ صاحب باروی (گجرات)

(۱۶) حضرت صوفی محمد خان صاحب باروی

(۱۷) حضرت حافظ محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ (بھریڑی)

(۱۸) حضرت الحاج اللہ ڈتہ صاحب باروی (گڑھ موڑ)

Marfat.com

(۱۹) حضرت محمد اشرف صاحب قریشی باروی (منکیرہ)

(۲۰) حضرت قبلہ صوفی گل حسین شاہ صاحب مرحوم رحمتہ اللہ علیہ (بہاولپور)

(۲۱) حضرت قبلہ قریشی محمد عبدالصمد شاہ صاحب (لاہور)

(۲۲) حضرت قبلہ صوفی سید عبدالرؤف شاہ صاحب (پشاور)

وہ حضرات جن کو قبلہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے تعویذات کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(۱) حضرت نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ (کوٹ سلطان)

(۲) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب رحمتہ اللہ علیہ (خادم آستانہ عالیہ بارویہ)

(۳) حضرت صوفی علی حسن صاحب رحمتہ اللہ علیہ (کروڑ)

(۴) حضرت قبلہ ماسٹر امام بخش صاحب (کوٹ ادو)

(۵) حضرت قبلہ حافظ نور محمد صاحب (تونسہ شریف)

(۶) حضرت قبلہ حافظ نور محمد صاحب (کروڑ)

(۷) حضرت قبلہ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب (روھیلانوالی)

(۸) حضرت قبلہ مولانا محمد عظمت اللہ صاحب (بہاولپور)

(۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب باروی (کراچی)

(۱۰) حضرت قبلہ مولانا میاں امام بخش صاحب (بھکر)

(۱۱) حضرت قبلہ صوفی نذر حسین صاحب باروی (بھکر)

(۱۲) حضرت قبلہ ماسٹر محمد اصغر بھٹی صاحب باروی (بھکر)

(۱۳) حضرت قبلہ حاجی غلام رسول صاحب (سخی سرور)

(۱۴) حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب (بھکر)

Marfat.com

اسماء گرامی حضرات علماء کرام متعلقین آستانہ شریف

(۱) حضرت مولانا حامد علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بانی و مہتمم جامعہ نعمانیہ حامد آباد لیہ

(۲) حضرت مولانا مفتی غلام حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جمن شاہ لیہ

(۳) حضرت مولانا نذیر احمد صاحب باروی مدرس ہدایت القرآن ملتان شریف

(۴) مناظر اسلام حضرت مولانا قریشی محمد ہاشم صاحب خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ

(۵) حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب نیر جمن شاہ۔ ضلع لیہ

(۶) حضرت مولانا مفتی محمد حیات صاحب قریشی منکیرہ۔ ضلع بھکر

(۷) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (تادم واپسی خدمت میں مصروف رہے) منکیرہ بھکر

(۸) حضرت مولانا محمد بخش صاحب قیصرانی ٹبہ قیصرانی حال وارد کراچی

(۹) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کورنگی کراچی

(۱۰) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ضیاء الباروی خطیب جامع مسجد سلطان شاہ کالونی ملتان

(۱۱) حضرت مولانا محمد شریف صاحب لودھراں حال وارد آستانہ عالیہ بارویہ شریف

(۱۲) حضرت مولانا محمد عمر حیات صاحب باروی مہتمم شمس المدارس چوبارہ ضلع لیہ

Marfat.com

(۱۳) حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ
(۱۴) حضرت مولانا مولوی الٰہی بخش صاحب حال وارد جھنگ شہر
(۱۵) حضرت مولانا محمد اقبال صاحب باروی جامعہ نعمانیہ حامد آباد لیہ
(۱۶) حضرت مولانا صالح محمد صاحب باروی ٹابلہ کھاٹواں نور پور تھل
(۱۷) حضرت مولانا محمد رفیع صاحب باروی چاہ نور والہ چوبارہ۔ لیہ
(۱۸) حضرت مولانا محمد ریاض احمد صاحب پٹی بلندہ منکیرہ ضلع بھکر
(۱۹) حضرت مولانا غلام رسول سونا صاحب حال وارد لیہ
(۲۰) حضرت مولانا غلام محمد مٹھہ صاحب پٹی بلندہ منکیرہ حال وارد میر پور ماتھیلو
(۲۱) حضرت مولانا غلام محمد صاحب چوک اعظم ضلع لیہ
(۲۲) حضرت مولانا پیر بخش صاحب۔ چوبارہ ضلع لیہ
(۲۳) حضرت مولانا محمد ابراہم صاحب۔ کراچی
(۲۴) حضرت مولانا منور حسین صاحب چوبارہ ضلع لیہ
حضرت مولانا غلام حسین کلور کوٹ۔ ضلع بھکر
حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب شاہ عالم کلور کوٹ ضلع بھکر
حضرت مولانا غلام عباس صاحب ضلع مظفر گڑھ
حضرت مولانا احمد بخش صاحب فتح پور لیہ۔ حال وارد کراچی
حضرت مولانا غلام حیدر غازی صاحب غازی گھاٹ ضلع مظفر گڑھ
حضرت مولانا سردار احمد صاحب جامعہ بارویہ شمس المدارس ڈیرہ غازی خان
حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ شاہ صاحب روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ
حضرت مولانا حافظ نصیر احمد صاحب لیہ
حضرت مولانا مولوی معراج دین صاحب چوبارہ ضلع لیہ

Marfat.com

حضرت مولانا پیر شیر شاہ صاحب قریشی پیر عبدالرحمٰن شور کوٹ ضلع جھنگ
حضرت مولانا محمد عمر حیات صاحب گنجو شریف ڈیرہ اسماعیل خان حضرت مولانا قاری عبدالرشید شاکر صاحب منصور آباد فیصل آباد
حضرت مولانا قاری غلام سرور صاحب کوٹ سلطان ضلع لیہ
حضرت مولانا قاری احمد خان صاحب صدر مدرس جامعہ تجوید القرآن نورانی مسجد لاہور
حضرت مولانا فیض محمد صاحب آف پیر عبدالرحمٰن۔ جھنگ
حضرت مولانا محمد حق نواز ـــــ آف میاں چنوں
حضرت مولانا محمد منور صاحب
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رفیق صاحب الحسنی کراچی دامت برکاتہم
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب تونسوی دامت برکاتہم

Marfat.com

اسماء گرامی علماء کرام

نوٹ :۔ حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے پاس اکثر اکابرین اھل سنت تشریف لاتے تھے سب کے نام تو معلوم نہیں ہو سکے اکابرین میں سے جن کے نام معلوم ہو سکے درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) قائد اھل سنت حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ

نوٹ :۔ علامہ شاہ احمد نورانی حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے بڑی سچی عقیدت رکھتے تھے جب بھی صوبہ پنجاب میں تشریف لاتے اکثر آپکی خدمت میں حاضری ضرور دیتے اور آپ سے دعا کراتے تھے مزید تاثرات میں ملاحظہ کریں۔

(۲) مجاہد ملت حضرت مولانا عبد الستار خاں نیازی مرکزی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان آپ بھی بارہا تشریف لاتے

(۳) حضرت علامہ مولانا سراج اہلسنت حافظ سراج احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ مہتمم مدرسہ سراج العلوم خان پور۔

(۴) علامہ زمان، یگانہ دوران، المفسر، المحقق والادیب الاریب جید الاقران فی الذکاوۃ والفطانۃ استاذ الاساتذہ مولانا المعظم واستاذی المحترم حضرت مولانا محمد منظور احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ (میانوالی) آپ کو ایک مسئلہ میں اشکال تھا اس کے حل کے متلاشی تھے ایک مجذوب کے فرمان کے مطابق حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے مسئلہ حل ہو گیا یہ

Marfat.com

خلاصہ ہے جس کا تذکرہ شیخ التفسیر اکثر فرمایا کرتے تھے (از ضیاالباروی)

(۵) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف صاحب رضوی مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ مظہر العلوم ملتان بانی مدرسہ سراجیہ رضویہ بھکر حضرت شیخ الحدیث نے بندہ سے فرمایا کہ حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کا فیضان اتنا تھا اگر میں اسکو لکھوں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی کچھ کا اظہار تاثرات میں کیا ہے وہاں ملاحظہ فرمایئے (ضیاء الباروی)

(۶) جامع العلوم والفنون ملک المدرسین حضرت علامہ مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی رضوی رحمتہ اللہ علیہ

(۷) صاحب العلم والفضل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی بہاولپور

(۸) مجاہد اھل سنت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی مدظلہ العالی اوکاڑہ

(۹) حضرت علامہ مولانا فیض احمد صاحب گجوی (میانوالی)

(۱۰) حضرت علامہ مولانا ظریف احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(۱۱) محقق علوم عقلیہ ونقلیہ مناظر اھل سنت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد صاحب فیضی مدظلہ العالی (احمد پور شرقیہ)

(۱۲) بقیۃ السلف حضرت مولانا صاحبزادہ نور سلطان صاحب (بھکر)

(۱۳) حضرت مولانا احمد دین صاحب (منڈی یزمان)

(۱۴) صاحب التصوف والورع حاجی فضل احمد صاحب مدظلہ العالی مدیر ماہنامہ

Marfat.com

سلسبیل لاہور۔

(۱۵) صوفی باصفا حضرت کوڑو فقیر مجذوب صاحب (نوٹ) کوڑو فقیر حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی بیعیت کا مشورہ دیتا تھا کے اکمل موجود ہے لوگو کچھ ان سے آخرت کا خزانہ لے لو حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کو بڑا بادشاہ اور حضرت خواجہ فقیر محمد الحسنی الباروی کو چھوٹا بادشاہ کہتا تھا

(۱۶) مبلغ اھل سنت حضرت مولانا خدا بخش صاحب اظہر (شجاع آبادی)

(۱۷) مولانا عنایت اللہ (سانگلہ ہل)

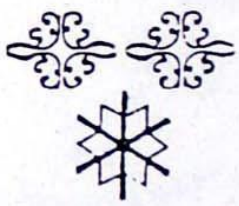

Marfat.com

Marfat.com

باب ہشتم

تعویذات و عملیات

Marfat.com

Marfat.com

طریقہ تلاوت حزب البحر

ہر روز بعد نماز مغرب بلا ناغہ پڑھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف با تا ثا جیم حا خا دال ذال را زا سین شین صاد ضاد طا ظا عین غین فا قاف کاف لام میم نون واو ھا یا ۔ ایک سانس میں پڑھیے۔

رَبِّ سَھِّلْ وَیَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَیْنَا یَا رَبِّ۔

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعِلْمُکَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّیْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعِصْمَۃَ فِی الْحَرَکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ وَالْکَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّکُوْکِ وَالْاَوْھَامِ السَّاتِرَۃِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُّطَالَعَۃِ الْغُیُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۝ وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

فَثَبِّتْنَا عَلٰی اُمُوْرِ الشَّرِیْعَۃِ ۳ بار اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ عَزِیْزًا فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ وَذَلِیْلًا فِیْ عَیْنِیْ وَانْصُرْنَا عَلٰی جَمِیْعِ الْخَلَائِقِ ۳ بار وَسَخِّرْ لَنَا ھٰذَا الْبَحْرَ کَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِسَیِّدِنَا

Marfat.com

مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِسَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِیْدَ لِسَیِّدِنَا دَاوٗدَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الرِّیَاحَ وَالشَّیَاطِیْنَ وَالْجِنَّ
وَالْاِنْسَ لِسَیِّدِنَا سُلَیْمٰنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْمُلْکَ
وَالْمَلَکُوْتَ وَالْعَوَالِمَ کُلَّھَا لِسَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا وَ
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَسَخِّرْلَنَا کُلَّ وَ
زِیْرٍ وَّاَمِیْرٍ وَّرَعِیَّۃٍ وَسَخِّرْلَنَا کُلَّ بَرٍّ وَّفَاسِقٍ وَّفَاجِرٍ وَسَخِّرْ
لَنَا کُلَّ بَحْرٍ ھُوَ لَکَ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ
وَبَحْرِ الدُّنْیَا وَبَحْرِ الْاٰخِرَۃِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ
سَخِّرْلَنَا کُلَّ شَیْءٍ یَّا مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ
تُرْجَعُوْنَ ○ کٓھٰیٰعٓصٓ ○ بالمقابل ہر حرف پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو
چھنگلیا سے بند کرنا شروع کریں فَانْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ہر دو
انگوٹھے کھولیں وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ○ انگوٹھے کے ساتھ والی
دونوں انگلیوں کو کھولیں وَاغْفِرْلَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ○ دونوں شہادت
والی انگلیوں کو کھولیں وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ ○ ہر دونوں
چھنگلیا کو کھولیں وَاحْفَظْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ ○ دونوں ہاتھ
منہ اور بدن پر سر سے لے کر پاؤں تک لے آئے۔ وَاھْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِیْنَ ○ وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رِیْحًا طَیِّبَۃً کَمَا ھِیَ فِیْ
عِلْمِکَ وَانْشُرْھَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَاَحْمِلْنَا بِھَا
حَمْلَ الْکَرَامَۃِ مَعَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْلَنَا اُمُوْرَنَا
تصور مطلب خود بخود داشتہ مَعَ الرَّاحَۃِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَ
السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَکُنْ لَّنَا

Marfat.com

صَاحِبًا فِیْ سَفَرِنَا وَخَلِیْفَۃً فِیْ اَھْلِنَا وَحَامِیًا وَّمُعِیْنًا
فِیْ حَضَرِنَا وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْہِ اَعْدَآئِنَا (۳ بار دونوں
ہاتھ زمین پر مارے اور مقہوری اعداء کا تصور کرے) وَامْسَخْھُمْ عَلٰی
مَکَانَتِھِمْ (۳ بار دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور مقہوری اعدا کا تصور
کرے) فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْمُضِیَّ وَلَا الْمَجِیْٓءَ اِلَیْنَا وَلَوْ نَشَآءُ
لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِھِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ۝
وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ۝ یٰسٓ ۝ یٰسٓ ۝ یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ
الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ
فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ
لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ
اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ
اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ
لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ (۳ بار، دونوں ہاتھ زمین پر
مارے اور مقہوری اعداء کا تصور کرے۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ ۳ بار ہر
دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں زمین پر مارے اور مخذولی اعداء کا تصور کرے۔
لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا (۳ بار) دونوں ہاتھ
کی انگوٹھے کی ساتھ والی انگلیوں سے دشمنوں کی طرف اشارہ کرے طٰسٓمٓ
پہلے والے ترتیب کی طرح انگلیوں بند کرے حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝ ترتیب کے ساتھ
انگلیوں کو کھول دے۔ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ۝
حٰمٓ سامنے کہے حٰمٓ پیچھے کہے حٰمٓ دائیں طرف کہے حٰمٓ اسی طرح بائیں اوپر نیچے کہے پھر یہ
دعا پڑھے دَفَعْتُ بِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی کُلَّ بَلَآءٍ وَّقَضَآءٍ یَّجِیْٓءُ

Marfat.com

مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتَّةِ نَأْمَنُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ
جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ حٰمٓ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَیْنَا
لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ
حِیْطَانُنَا لَیْسَ سَقْفُنَا كَهٰیٰعٓصٓ چھنگلیاں سے دونوں ہاتھوں کی
انگلیاں بند کرے كَفَاكَ یُنَاحٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ انگلیوں کو کھول دے۔
حِمَایَتُنَا اٰمِیْنَ ۝ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝
سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا وَعَیْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَیْنَا وَ
بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یَقْدِرُ اَحَدٌ عَلَیْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِیْطٌ
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا
وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ
الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
(بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار) وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ۝

Marfat.com

در ذکر منازل حصن الحصین للجزری

جمعرات کے دن شروع کرے اور الحمد للہ الذی بعزتہ و جلالہ تتم الصالحات مس تک پڑھے اور جمعہ کے دن الذی یقال فی صباح کل یوم ومساء سے شروع کرکے اللھم اعطنی نور ام دس تک پڑھے اور ہفتہ کے دن وعند دخول المسجد اعوذ باللہ سے یدعوا لاھل الطعام اللھم بارک فیما رزقتھم فاغفرلھم وارحمھم مُتِ س مُصُ تک اور اتوار کے دن اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی سے فی کتابہ الدعاء حسبنا اللہ ونعم الوکیل خَتِ سَ تک پڑھے پیر کے دن حسبی اللہ ونعم الوکیل خ سے وان کان مسیئا فاغفرلہ ولاتحرمنا اجرہ ولا تفسنا بعدہ حب تک اور منگل کے دن واذا وضعہ فی قبرہ قال بسم اللہ وعلی سنتہ رسول اللہ سے عود لسانک با للھم اغفرلی فان للہ ساعات لایرد فیھن سائلا تک اور بدھ کے دن فضل القرآن العظیم وسورۃ منہ وآیات آخر تک پڑھے

طریق خواندن دلائل الخیرات

منگل کے دن پہلے اللہ کے نام پڑھے اور ہر نام کے ساتھ لفظ جل جلالہ، پڑھے اس کے بعد نبی کریم کے نام پڑھے اور ہر نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے پھر دلائل کے شروع سے۔ اللھم اجعلنی منک فی عیاذ منیع وحرز حصین من جمیع خلقک حتی تبلغنی اجلی معافی تک پڑھے اور بدھ کے دن اللھم صل سے شروع کرے اور ولاتحل بیننا و

Marfat.com

بینہ یوم القیامۃ یارب العالمین واغفرلنا ولوالدینا و
لجمیع المسلمین الحمد للہ رب العالمین تک پڑھے جمعرات کے
دن اللھم صل علی النبی الھاشمی سے شروع کرے اور واغفرلنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولاتجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنو ربنا انک رؤف رحیم تک پڑھے اور جمعہ کے
دن اللھم صل سے شروع کرے اور ورضی اللہ عن اصحابہ الاعلام
ائمۃ الھدی ومصابیح الدنیا وعن التابعین وتابع التابعین
لھم باحسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین تک پڑھے
اور ہفتہ کے دن اللھم رب الارواح والاجساد سے شروع کرے اور
ولاتجعلہ غاضبا علینا واغفرلنا ولوالدینا ولجمیع المسلمین
الاحیاء منھم والمیتین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب
العالمین تک پڑھے اتوار کے دن فاسئلک یا اللہ یا اللہ یا اللہ
سے شروع کرے اور وان ترحمنا وان تعفوعنا وتغفرلنا ولجمیع
المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم
والاموات والحمد للہ رب العالمین وھو حسبی ونعم الوکیل
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تک پڑھے اور پیر
کے دن اللھم صل علی سیدنا محمد سے شروع کرے اور
تاخاتمہ بمعہ دعائے خاتمہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

عمل سورۃ یٰسین | **طریقہ**:۔ اوّل اور آخر گیارہ گیارہ بار درود وسلام اس کے بعد سورہ شروع کریں۔ لفظ یٰسین کو سَو بار پڑھیں اس کے بعد آگے پڑھیں اور ہر مبین پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ، سات بار پڑھیں اور جب آیت ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ پر پہنچیں تو اس آیت کو بارہ ۱۲ مرتبہ پڑھیں اور آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ کو اٹھارہ ۱۸ دفعہ پڑھیں اور آیت وَھُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ پڑھ کر یَا عَزِیْزُ سَو بار پڑھیں اور سورۃ ختم کریں خود پڑھیں اگر بیمار ہو تو پڑھ کر اسپر دم کریں۔

فوائد | برائے حل مشکلات اور ہر مصیبت، بیماری، مرگی دام الصبیان کے دفع کے لئے مفید ہے۔

عمل سورۃ مزمّل | **پڑھنے کا طریقہ**:۔ پہلے سنتالیس ۴۷ بار درود وسلام پڑھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ پڑھ کر یَا اَللّٰہُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا سَمُوْطِیْشَا بِحَقِّ یَا اَللّٰہُ یَا بَدُوْحُ یَا جِبْرَئِیْلُ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗ پڑھتا ہوا جب رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا پر پہنچے تو اس آیت کو گیارہ بار پڑھیں اور جب فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا پر پہنچے تو یَا عَزِیْزُ یَا وَھَّابُ پانچ سو ۵۰۰ بار پڑھے۔ پھر سورۃ ختم کرے پھر سنتالیس ۴۷ بار درود وسلام پڑھے۔ اسی طریقہ سے چالیس ۴۰

Marfat.com

دن پڑھے ـــــــ

دُوسرا طریقہ سُورۃ مزّمل | اعوذ باللہ بسم اللہ پڑھ کر یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ پڑھ کر یہ پڑھے زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ بِقُدْرَۃِ الْخَفِیِّ وَاَدْرِکْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا اَحْمَدُ ـــــ اول و آخر درود و سلام پڑھے۔ اسی طرح اکتالیس ۴۱ بار بعد نمازِ فجر یا درمیان عصر و مغرب یا مغرب و عشاء کے پڑھے ـــــ

فوائد :- جس مشکل اور نیک مقصد کے لئے پڑھے گا اللہ تعالیٰ پُورا فرمائے گا۔

تعویذات و دَم برائے دفع امراضِ سر

۱۔ دم برائے دردِ سر | بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ اِسْمُہٗ بَرَکَۃٌ وَّشِفَاءٌ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

طریقۂ دَم | بیمار کے سر پر ہاتھ رکھ کر تین ۳ بار یا سات ۷ بار پڑھ کر دَم کریں۔

فائدہ :- انشاء اللہ آرام ہوگا۔

Marfat.com

(۲) دَم برائے دفع دَردِ سر طلوعی

اُبھر سمجھ اُبھارا میں جیتا تو ہارا
یا تینڈے سَر تے پھلیندا کھارا
اگوں ملیا نبی سوھانرا
پڑھ کلمہ، تھیوں چھٹکارا

طریقہ دم | طلوعِ شمس سے قبل نو۹ بار پڑھ کر دم کریں۔

فائدہ | شدت دَرد سے آرام ہوگا انشاء اللہ!

نوٹ: یہ دم حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب قدس سرہٗ کے معمولات میں سے حضرت سیدی مرشدی حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدالرحمٰن ظلہٗ کے فرمان سے نقل کیا ہے ——— (احقر محمد رمضان ضیاء البارروی۔ ملتان)

---

(۳) عمل برائے دفع دَردِ سر

یا باسط مریض کے ماتھے پر لکھیں۔

فائدہ انشاء اللہ دَرد دفع ہوگا۔

---

(۴) عمل برائے رفع دَردِ سر المعروف نادِ علی

نادِ علی یہ ہے:۔ نَادِ عَلِیًّا مَّظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ

Marfat.com

فِی النَّوَائِبِ کُلِّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ بِوَلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

طریقہ دَم | سات دھاگے سیاہ اون کے اس بھیڑ کے ہوں جس کی اُون پہلی بار اُتاری گئی ہو (یعنی جب سے بھیڑ کے جسم پر اُون آئی ہو اسے پہلی بار کُترا ہو) دھاگے پر سات گرہیں اس طریقہ سے کہ سب سے پہلے درمیان میں گانٹھ دیں۔ پھر دائیں طرف تین ۳ گانٹھیں دیں اور پھر بائیں طرف تین ۳ گانٹھیں دیں۔ اور ہر ایک گانٹھ پہ ایک بار نادِ علی پڑھ کر پھونکیں۔

اس کے بعد ایک شیشی میں تیل ڈال کر اسمیں اس دھاگے کو ڈال دیں۔ جتنے احباب جمع ہو سکیں سب چوبیس ۲۴ بار الحمد شریف، چوبیس ۲۴ بار الم نشرح اور چوبیس ۲۴ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر تیل پر دم کریں۔

طریقہ استعمال | بوقت درد دھاگے کو ماتھے پر باندھیں اور ہر نماز کے بعد شیشی میں سے تیل لے کر ماتھے والے دھاگہ پر ملیں ــــــ

فوائد | دفع دردِ سر و دردِ شقیقہ۔ سر کے کچھ حصہ میں درد کے لئے مُفید ہے۔

(۵) تعویز برائے دفع دردِ سر | تعویذ یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

فخذھم عبید اللہ عروۃ قاسم ابی بکر سعید سلیمان خارجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ

Marfat.com

فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربك وانحر ان شانئك ھوالابتر اللھم ادفع وجع الرأس ھذہ المرٔۃ او الرجل بحق یا شافی الامراض ۔

طریقہ استعمال تعویز لکھ کر موم جامہ کر کے ماتھے پر باندھیں ۔ نوٹ :۔ آخر میں اللھم وجع الراس سے آگے اگر مرد کو دیں الرجل لکھیں اگر عورت کو دیں تو المرٔۃ لکھیں ——

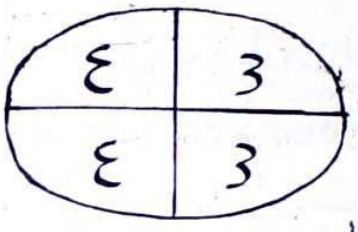

---

(۶) نقش برائے دفع درد سر

۷۸۶ / ۹۲

یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح

طریقہ استعمال لکھ کر موم جامہ کر کے ماتھے پر باندھیں ۔ انشاء اللہ سر درد رفع ہو گا ۔

Marfat.com

تعویذات و دَم برائے دفع بخار ہر قسم

(۱) تعویذ برائے بخار لرزہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللھم وتشرب الدم وتھشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مومنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یھودیۃ فبحق موسیٰ الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح عیسیٰ ابن مریم علیھما السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ کما ولا شربت لہ دما ولا ھمشت لہ عظما وتحولی عندالی من اتخذ مع اللہ الھا اخر لا الہ الا ھو العزیز الحکیم۔ والا فانت بریئۃ من اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ بریٔ منک۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔

فائدہ: - یہ تعویذ لرزہ بخار یعنی جاڑے دا بخار کے لئے مفید ہے۔

---

(۲) تعویذ برائے دفع بخار سہ روزہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قلنا یانار

کونی برد ا وسلاما علی ابراھیم

طریقہ استعمال | اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ایک تعویذ پینے کے لئے دیں انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

---

(۳) ایضاً تعویذ برائے دفع بخار سہ روزہ | تعویذ یہ ہے :

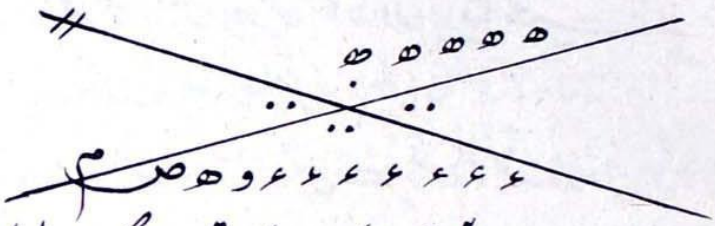

طریقہ استعمال | چار تعویذ لکھیں۔ ایک تعویذ گلے میں ڈالیں اور جس دن تعویذ گلے میں ڈالیں اور تعویذ استعمال نہ کریں۔ باری کے دن ایک تعویذ پانی سے دھو کر پئیں اگر پہلی دفعہ بخار ختم ہو جائے تب بھی پورے تعویذ استعمال کریں۔

فائدہ : انشاء اللہ العزیز بخار دفع ہو گا۔

---

(۴) ایضاً عمل برائے دفع بخار سہ روزہ | باری کی نوبت سے پہلے اوّل و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سورۃ رعد (پارہ ۱۳ رکوع ۷ میں ہے) پڑھ کر دم کریں اسی طرح تین نوبتوں تک پڑھیں اگرچہ بخار پہلی بار ہی کیوں نہ ختم ہو جائے تاکہ مزید اندیشہ نہ رہے۔

Marfat.com

(۵) عمل برائے دفع بخار ہر قسم | بسم اللہ الرحمن الرحیم کھیعص ذکر رحمت ربک عبدہٗ زکریا اذنادیٰ ربہ نداء خفیا قال رب انی وھن العظم منی و اشتعل الراس شیبا ولم اکن بدعائک رب شقیا وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں اور تین ۳ کاغذوں پر یا محیط اللہ اللہ لکھ کر تین ۳ دن تک ایک ایک دھو کر مریض کو پلائیں۔

فائدہ : انشاء اللہ اس عمل سے ہر قسم کا بخار دفع ہوگا۔

---

(۶) عمل برائے دفع بخار | یا تمشیخا و یا شعوثا و یا شیشا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طریقہ استعمال | بخار ہونے سے ۲ دو گھنٹے قبل پیپل کے سات پتوں پر لکھیں اور مریض کو چٹائیں۔ انشاء اللہ بخار دفع ہوگا

نوٹ : یہ عمل حضرت خواجہ ثانی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہٗ کے فرمان سے نقل کیا ہے۔

(احقر محمد رمضان ضیاء الباروی)

---

(۷) عمل باری والے بخار کے دفع کیلئے | سفید دھاگے کے سات تاروں پر سورۃ الرحمن

Marfat.com

پڑھیں (جو ستائیسویں پارہ میں ہے) اور آیت فبای آلاء ربکما تکذبان پر گانٹھ دیں اور دَم کریں۔ اور مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

عمل و تعویذ برائے دفع دَردِ دنداں

(۱) عمل برائے دفع دَردِ دنداں

پاک تختی پر ریت بچھا کر اس پر ا۔ ب۔ ج۔ د۔ ھ۔ و ز۔ ح۔ ط۔ ی لکھیں۔ جس شخص کو دَرد ہو اسے کہیں کہ وہ مقامِ دَرد کو اپنے انگوٹھے اور شہادت والی انگلی سے زور سے پکڑے۔ دم کرنے والا میخ یا چھُری یا چاقو یا لوہے کی نوکدار چیز سے پہلے الف پر زور دے اور ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض سے پوچھیں کہ آرام ہوا ہے یا نہیں اگر آرام ہو گیا تو بہتر ورنہ اس کو کہیں مقامِ دَرد کو زور کے ساتھ پکڑے اور ب پر نوک سے زور دیکر دُو بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر پوچھیں اگر آرام آگیا ہے تو فبہا ورنہ تیسرے حرف ج پر زور دیں اور سورۃ فاتحہ تین بار پڑھیں۔ اسی طرح ایک ایک حرف پر زور دیں اور سُورۃ فاتحہ حروف کی تعداد پر ایک ایک مرتبہ زیادہ پڑھتے جائیں۔ انشاء اللہ آخری حَرف پر نہ پہنچیں ہوں گے کہ آرام ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ یہ عمل مذکورہ بالا طریقے سے دَردِ سر کے لئے بھی مُفید ہے۔

(۲) لکل نبأ مستقر وسوف تعلمون۔

طریقہ استعمال:۔ یہ تعویذ لکھ کر دردو الا دانت پر رکھ کر دَبائے

Marfat.com

تعویذ و دَم برائے دَفع اثر نظر

۱۔ تعویز دَفع نظر انسان وحیوان

تعویذ یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وما انفقتم من نفقۃ او نذرتم من نذر فان اللہ یعلمہ۔ وما للظالمین من انصار۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفثت فی العقد۔ ومن شر حاسد اذا حسد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قل اعوذ برب الناس۔ ملک الناس۔ الہ الناس۔ من شر الوسواس الخناس۔ الذی یوسوس فی صدور الناس۔ من الجنۃ والناس۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔

طریقہ استعمال | تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔

فائدہ | اثر نظر کے دُور کرنے کے لئے مفید ہے۔

۲۔ دم برائے دفع نظرِ بد

اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ ——— ہلدی کی چند گٹھیوں پر تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر پھونکیں۔

طریقہ استعمال | ہلدی کی گٹھیوں کو آگ میں ڈال کر مریض کو دُھواں دیں۔ انشاء اللہ نظر بد کا اثر دفع ہو گا۔

Marfat.com

برائے دفع آسیب و جن

اگر گھر میں خون کے چھینٹے، سنگباری، گندگی، کپڑوں وغیرہ کا کٹ جانا پایا جائے تو ہر مکان کے چاروں کونوں میں پہلے صبح کی اذان پھر اقامت اسی ترتیب سے ہر کونے میں چار اذانیں اور تین اقامت پڑھے۔ اگر خدا نخواستہ اس عمل سے فائدہ نہ ہو تو پھر ہر مکان کے لئے چار کیل اور ہر کیل پر انھم یکیدون کیدھم واکید کیدا فمھل الکافرین امھلھم رویدا - ۲۵ مرتبہ دم کریں اور نظر بد والا تعویذ ہر کیل کے ساتھ مکان کے کونے میں ٹھونکیں۔

تعویزات و دم برائے دفع امراض جانوراں

(۱) تعویذ دفع مرض گل گھوٹو جانوراں

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔

طریقہ استعمال چار عدد تعویذ لکھیں۔ ایک تعویذ گلے میں ٹلی سے باندھیں۔ تین عدد تعویذ پانی میں بھگو کر جانور کے منہ پر چھینٹے ماریں۔ فائدہ انشاء اللہ اس موذی مرض سے چھٹکارا ہوگا۔

Marfat.com

عمل برائے گائے بھینس وغیرہ جو حاملہ نہ ہوتی ہو

طریقہ عمل | اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ واقعہ تین بار (جو پارہ ستائیس میں ہے) پڑھ کر مسور پر دم کریں اور تین دن جانور کو کھلائیں انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

تعویذ برائے دفع جمیع امراض جانوراں

۷۸۶

سطر اوّل ۱۶ ق

قققققققققققققق

سطر دوم ۱۵ ق

قققققققققققققق

سطر سوم ۱۵ ق

قققققققققققققق

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے جانور کے گلے میں ڈالیں

فائدہ:۔ یہ تعویذ تمام امراض کے لئے مفید ہے۔

نوٹ:۔ یہ تعویذ حضرت ثانی خواجہ غلام محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ کے فرمان سے نقل کیا ہے۔

(احقر محمد رمضان ضیا البارودی)

Marfat.com

تعویزات برائے دفع مرگی

۱۔ تانبے کی تختی بنائیں بروز اتوار بعد نماز فجر باوضو مندرجہ ذیل عبارت تختی کی دونوں طرف ترتیب سے کندہ کریں۔

پہلی طرف یہ عبارت تحریر شدہ کندہ کریں	دوسری طرف یہ کندہ کریں
یا قہار ذوالبطش الشدید انت الذی لا یطاق انتقامہ یا قہار	یا مذل کل جبار عنید بقہرہ عزیز سلطانہ یا مذل

طریقہ استعمال | یہ تختی مریض کے گلے میں لٹکائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

۲۔ عمل برائے دفع مرگی

سورۃ الاعلیٰ سبح اسم ربک الاعلی الذی الخ

یہ سورۃ تیئیس ۲۳ پارہ میں ہے۔ پوری سورۃ لکھ کر تانبے کے تعویذ میں بند کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مرگی سے آرام ہو گا۔

غائب شدہ کے حاضر کرنے کے عملیات

عمل ۱ | ایک قفل (تالہ) پر اکتالیس ۴۱ بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس شخص کے نام پر قفل کو بند کر کے اس کو کوری ہانڈی میں

Marfat.com

ڈال کر پانی بھر دیں اور چولہے پر رکھ کر گرم کریں۔ سارا دن آگ نیچے جلتی رہے

فائدہ :۔ انشاء اللہ غائب شُدہ حاضر ہوگا۔

عمل | لفظ والضحیٰ ایک لاکھ بار پڑھیں۔ اگر ایک لاکھ بار پڑھنے پر حاضر نہ ہو تو دو لاکھ بار پڑھیں۔ اور اگر پھر بھی حاضر نہ ہو تو تین لاکھ بار پڑھیں۔ اگر پھر بھی حاضر نہ ہو تو اسے مُردہ سمجھیں۔ واللہ اعلم۔

نوٹ : ہر لاکھ کے بعد چند دن وقفہ کریں اور تلاش جاری رکھیں۔

تعویذات برائے ناف کا ٹل جانا و درد وغیرہ

تعویذ ۱ | ۷۸۶ / ۹۲

واللہ	غالب	علی	امرہ
غالب	علی	امرہ	ولکن
علی	امرہ	ولکن	اکثرالناس
امرہ	ولکن	اکثرالناس	لایعلمون

طریقہ استعمال یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے ناف کے اوپر باندھیں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

Marfat.com

۷۸۶/۹۲

تعویذ ۲

الٰہی بحرمت حضرت ابی بکر بن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

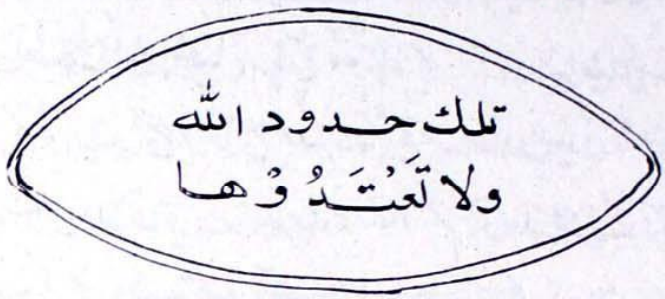

الٰہی بحرمت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

طریقہ استعمال یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے کمر پر باندھیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

۱۔ طریقہ نماز قضائے حاجات و ہر مشکل چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۝ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ سَو بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ سَو بار تیسری رکعت میں۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ م بِالْعِبَادِ۔ سَو بار چوتھی رکعت میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ سَو بار سلام پھیرنے کے بعد رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے انشاء اللہ ہر مشکل حل ہوگی۔

Marfat.com

۲۔ عملِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

طریقہ ختم: پہلے سَو بار درود شریف پڑھیں۔ پھر حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پانچ سَو بار پھر درود شریف ایک سَو بار پڑھ کر اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ کو بخشیں اللہ تعالیٰ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے حاجت طلب کریں۔ جب تک مقصد حاصل نہ ہو یا مشکل آسان نہ ہو پڑھتے رہیں ــــ **فائدہ:** انشاء اللہ تعالیٰ مقصود سرانجام ہوگا۔ اور یہ ختم تمام جائز مقاصد اور حل مشکلات کے لئے مجرّب ہے۔

۳۔ عملِ حصول مطالب دینی و دنیاوی

طریقہ: ــــ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کو سَو بار پڑھیں۔ جب سَو پورا ہو جائے تو ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ؕ دینی و دنیاوی حصول کے لئے مفید ہے جتنا ہو سکے کثرت سے پڑھے اتنا ہی فائدہ زیادہ ہوگا۔

۴۔ عملِ قضائے حاجات

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ یَا الْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ بارہ سو مرتبہ پڑھیں اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ــــ

فائدہ: ــ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکی حاجت پوری فرمائے گا۔

Marfat.com

۵۔ فتح یابی مقدمات و ہر مشکل حل ہونے کا عمل

نماز عشاء کے فرض پڑھ کر وتروں سے پہلے آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۵ تین سو تیرہ ۳۱۳ بار پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں، عاجزی اور انکساری کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے۔

فوائد : مطالب دنیاوی و دینی اور مقدمات میں مُشکلات حل کرنے کیلئے مجرّب ہے۔

نوٹ : وتر تہجد کے ساتھ پڑھنے والا وتر عشاء کے ساتھ پڑھے۔

نمبر ۶ :۔ قصیدہ غوثیہ بعد نماز مغرب گیارہ بار پڑھیں۔ حل مشکلات کے علاوہ ترقی دارین کے لئے بھی مُفید ہے۔

۷۔ عمل فوائد عثمانیہ

فوائد عثمانیہ میں ہے یہ شعر قصیدہ غوثیہ کا ہر مہم کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے۔

شعر یہ ہے :۔

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ
اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ۔

Marfat.com

۸۔ عمل رباعی والا | رباعی یہ ہے :

اے زلف سیاہ تو بلائے دل من | وے لعل بہت گرہ کشائی من
من دل ندھم بکس برائے دل تو | تو دل ندھی بکس برائے دل من

پڑھنے کا طریقہ و فائدہ | اس رباعی کو ہر نماز کے بعد ساٹھ ۶۰ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ ہر حاجت روا و مشکل حل ہو گی۔

۹۔ عمل یارَبّ | نماز تہجد کے بعد ہزار بار یَارَبِّ پڑھیں (اوّل و آخر درود شریف پڑھیں۔

فائدہ | یہ عمل برائے حل ہر مُشکل و حاجات قلبی و ضروریات کے لئے مُفید ہے۔

۱۰۔ عمل ہر مُشکل کا حلّ | حَسْبِیَ رَبِّیْ کُلِّیْ نُوْر یَا مُحَمَّدُ یَارَسُوْلُ۔ ہیں هَکَلاَّ منزل دُور میں فریادی تیرا تو سُن فریاد یارسول اللہ

پڑھنے کا طریقہ | بعد نماز عشاء سَو ۱۰۰ بار، اکنالیس ۴۱ رات تک پڑھیں انشاء اللہ مشکل آسان ہو گی۔

نوٹ: عمل ۹، ۱۰ حضرت ثانی خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ کے فرمان سے افادۂ عام کیلئے نقل کیا ہے۔

احقر محمد رمضان ضیاء البارودی حال ملتان

Marfat.com

عملیات برائے ادائے قرض

۱۔ وظیفہ برائے ادائے قرض | حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ الباری سے منقول ہے یہ وظیفہ ادائے قرض و کشادگی رزق کے لئے مفید ہے ـــــ وظیفہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہِ بَلٰی وَاللّٰہِ اَنْتَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ اِنَّہٗ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اللّٰہُ اقْضِ مِنَ الدَّیْنِ وَ ارْزُقْنِیْ لَعْدَ الدَّیْنِ

پڑھنے کا طریقہ | اول و آخر درود شریف جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

وظیفہ ۲ | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالُ۔

پڑھنے کا طریقہ | ہر روز بعد نماز جو سو بار پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ ادائیگی قرض کیلئے یہ عمل بے نظیر و زود اثر ہے۔

وظیفہ ۳ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ

Marfat.com

عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔

پڑھنے کا طریقہ | بعد نماز فجر سَو بار پڑھے اوّل و آخر دَرود شریف فائدہ مذکورہ بالا ہوگا۔

عمل ۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یَا قَاضِیَ الدَّیْنِ وَ مَنْ کَانَ خَزَائِنُہٗ مِنَ الْکَافِ وَ النُّوْنِ اِقْضِ دَیْنِیْ وَ کُلَّ مَدْیُوْنٍ۔

پڑھنے کا طریقہ | فجر کی سُنت پڑھ کر فرضوں سے پہلے ستّر بار پڑھیں اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار دَرود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ قرضہ ختم ہوگا۔

عمل ۵ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝

پڑھنے کا طریقہ | اول و آخر دَرود شریف پڑھ کر کثرت کیساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ ادائیگی سے نجات ہوگی

عملیات و تعویزات برائے دفع مرض طحال (تلی)

۱۔ **تعویذ دافع مرض طحال** | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Marfat.com

ان اللہ یمسک السموٰت والارض ان تزولا۔ ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا۔
یا طحال ارجع الی مکانک بحق ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طریقہ استعمال و فائدہ | یہ تعویذ لکھ کر طحال یعنی تلی کے مقام پر لٹکائیں بطفیل خلیفہ اوّل حضرت سیّدنا عبد اللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، تلی اپنی جگہ واپس چلی جائے گی۔

۲۔ عمل دافع مرض طحال | نیلے کپڑے کی سات تہیں پانی سے تر (گیلا) کر کے تلی کے مقام پر رکھیں۔ اس کپڑے پر کوری ٹھیکری رکھیں اسپر یہ تعویذ رکھ کر اُوپر انگارہ رکھ دیں۔ طحال کے مقام پر داغ پڑ جائے گا۔ جس سے مواد خارج ہوگا۔

تعویذ یہ ہے ←

عمل ۳ ایضاً | بروز اتوار مٹی کی ایک ٹکیہ طحال کے برابر بنا کر طحال پر رکھیں دائیں ہاتھ میں چاقو لے کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورۃ الم نشرح پڑھ کر چاقو سے اس مٹی کی ٹکیہ کو کاٹیں یہ عمل سات بار کریں۔ اور تین ۳ اتوار کرتے رہیں۔ اوّل و آخر تین بار درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

Marfat.com

عملیات وتعویذات

برائے دفع سخت امراض و امراض لاعلاج ۔!

۱ عمل آیات شفاء | آیاتِ شفاء چھ ، مندرجہ ذیل ہیں ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (۱) ویشف صدور قوم مؤمنین (۲) وشفاء لما فی الصدور (۳) یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس (۴) وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین (۵) واذا مرضت فہو یشفین (۶) قل ہو للذین امنو ہدی وشفاء ۔

طریقہ استعمال | آیاتِ شفا چینی یا شیشہ کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں ۔ تین روز یا سات روز کے عمل سے انشاء اللہ شفا ہوگی ۔ **فائدہ** :۔ آیاتِ شفا کا عمل ہر مرض کے لئے مفید ہے ۔

---

۲ عمل دافع امراض لاعلاج | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یا حی حین لا حی فی دیمومتہ ملکہ و بقائہ یا حیّ ۔ نوٹ :۔ اس پر سورۃ فاتحہ کا اضافہ کر لیں تو بہتر ہوگا ۔

طریقہ استعمال | سفید چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں ۔
فائدہ :۔ جس بیماری سے ڈاکٹر و حکیم عاجز ہوں ۔ اس عمل سے انشاء اللہ شفاء ہوگی ۔

Marfat.com

۳ عمل دافع سخت وبا | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الٰہی بحرمت قطب العالم حضرت خواجہ محمد صادق مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ وبا دفع شود ۔

طریقہ استعمال و فائدہ | یہ لکھ کر دروازے پر چسپاں کریں ۔ انشاء اللہ سخت وبا دفع ہوگی ۔

طریقہ استخارہ

بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھیں ۔
سوتے وقت تین بار سورۃ یٰسین پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضرت خواجہ غلام حسن سواگ اور حضرت خواجہ محمد عبداللہ پیر یارو رحمہما اللہ کو بخشیں، بصورت اسم محمد دایاں ہاتھ دائیں کان کے نیچے رکھ کر سو جائیں (انشاء اللہ خواب میں مقصد کی طرف اشارہ ہوگا یا صحیح مقصد کی طرف دل مائل ہوگا

عمل برائے دفع زہر مار گزیدہ

یعنی سانپ کے کاٹے کا عمل

۱ دم دفع زہر مار گزیدہ | اول و آخر درود شریف ۔ سورۃ فاتحہ سات بار آیۃ الکرسی تین بار ۔ سورۃ کافرون دو بار سورۃ اخلاص بارہ بار سورۃ فلق دو بار سورۃ ناس دو بار ۔

Marfat.com

طریقہ دم | یہ آیات نمک پر دم کر کے مار گزیدہ کو کھلائیں اور زخم پر لگائیں
پرھیز:- روغن زرد اور پیاز سے پرہیز کریں۔
نوٹ:- یہی مذکورہ دم اگر دیوانہ کتے کے کاٹے پر کریں تو بغیر آیت الکرسی کے دم کریں۔ پرہیز مذکورہ ساتھ کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

دم برائے دفع درد بچھو | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ

طریقہ دم | اوّل و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مذکورہ آیتیں تین بار پڑھ کر دم کریں (انشاء اللہ بچھو کے ڈنگ کا درد ختم ہوگا۔ منہ)
نوٹ:- یہ دم حضرت ثانی حضرت خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ کے فرمان سے افادۂ عام کے لئے نقل کیا ہے۔ احقر محمد رمضان ضیاء البارودی (حال ملتان)

عمل برائے دفع مرض خنازیر

عمل طریقۂ عمل | پختہ چمڑے کا تسمہ مریض کے قد کے برابر لے کر تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر گرہ لگائیں اور دم کریں۔ تین تین انگل کے فاصلہ پر گرہیں دیتے جائیں اور سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کرتے جائیں یہاں تک کہ تسمہ ختم ہو جائے۔

طریقہ استعمال و پرہیز:- دم شدہ تسمہ کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تسمہ پانی سے نہ بھیگے۔ بوقت غسل اتار دیں۔ انشاء اللہ یہ موذی مرض دفع ہوگا۔

Marfat.com

عمل ۲ ایضاً | مریض کے قد کے برابر تسمہ لیکر اسمیں اکتالیس ۴۱ گرہیں لگائیں۔ ہر گرہ پر یہ عزیمت پڑھیں۔ عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظْمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

طریقہ استعمال | دم شدہ تسمہ کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

نوٹ : اگر مریض بچہ ہو اور گرہیں پوری نہ آئیں تو یہ عزیمت اکتالیس ۴۱ بار پڑھ کر ایک گرہ لگا کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ یہ موذی مرض دفع ہو گا۔

عملیات گمشدہ چیز کا تلاش کرنا ،

عمل ۱ طریقہ عمل | اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو ایک سو انیس ۱۱۹ بار بلاکم و بیش یَاحَفِیْظُ پڑھے اور اسی قدر یَابُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اول و آخر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھیں۔

فائدہ :۔ انشاء اللہ العزیز گمشدہ چیز مل جائے گی۔

عمل ۲ برائے گم شدہ جانوراں | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَاذْکُرْ

Marfat.com

رَبَّكَ اذا نَسِيتَ (بکثرت) پڑھتا رہے انشاء اللہ مال مل جائے گا۔

عمل ۳ ایضاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ رُدَّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بکثرت پڑھے اوّل و آخر درود و سلام انشاء اللہ پریشانی دور ہوگی۔ گم شدہ چیز مل جائے گی۔

عمل ۴ ایضاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یَا سَیِّدِیْ اَحْمَدُ بْنُ عَلْوَانْ رُدَّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ وَاِلَّا نَنْزِلُ عَلَیْكَ مِنْ دِیْوَانِ الْاَوْلِیَاءِ۔

طریقہ استعمال یمن کی سمت بلند مقام پر کھڑے ہو کر تین بار کہے اور یہ نقش لکھ کر بھی دے اس کو دو کوری ٹھیکریوں کے درمیان رکھ کر بوجھ تلے رکھیں انشاء اللہ گمشدہ چیز مل جائے گی۔ نقش یہ ہے:۔

خواجہ عبدالکریم مغربی بستم راہ مغرب درو

۷۸۶

۳۸۵ ۸	۳۸۸ ۱۱	۳۹۲ ۱۲	۳۷۸ ۱
۳۹۱ ۱۲	۳۷۹ ۲	۳۸۴ ۷	۳۸۹ ۱۲
۳۸۰ ۳	۳۹۴ ۱۶	۳۸۶ ۹	۳۸۳ ۶
۳۸۷ ۱۰	۳۸۲ ۵	۳۸۱ ۴	۳۹۳ ۱۵

خواجہ عبدالرشید شمالی بستم راہ شمال درو

خواجہ عبدالرشید شمالی بستم راہ شمال درو

خواجہ عبدالرحیم مشرقی بستم راہ مشرق درو

Marfat.com

عمل اسمائے اصحابِ کہف

اسمائے اصحاب کہف | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الٰہی بحرمت یملیخا۔ مکسلمینا۔ کشفوطط۔ تبیو نس اذرفطیونس۔ کشافطیونس۔ یوانس بوس۔ و کلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر۔

طریقہ استعمال | لکھ کر ان اسماء کو اپنے پاس رکھے یا گھر میں لگائے یا اسباب میں رکھے۔ **فوائد**:۔ امان از آفات دنیاوی و دینی، اغرق ہونے، آگ لگنے، چوری ہونے اور ڈاکہ اور دیگر امراض کے لئے مفید ہیں۔

عمل برائے دفع دیوانہ کتے کا کاٹنا

عمل ۱ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا ۝ فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا :۔

طریقہ استعمال و دم | روٹی کے چالیس ٹکڑے لیکر ہر روز ایک ایک ٹکڑا پر یہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ العزیز فائدہ ہوگا۔

ایضاً عمل ۲ | سورۃ فاتحہ سات بار اور قل ھو اللہ آخر تک بارہ ۱۲ بار سورہ فلق و ناس اور قل یا یھا الکفرون۔

طریقہ دم:۔ تین ۳ تین ۳ بار پڑھ کر نمک پر دم کریں اکتالیس ۴۱ دم کر کے کھلائیں

Marfat.com

اور زخم پر بھی ملیں۔

پرہیز | نمک کھلانے کے بعد کسی دم یا تعویذات و دوا کی ممانعت ہے۔ اور اکتالیس ۴۱ دن زخم پر پانی نہ ڈالیں۔ پیاز اور گھی کے استعمال سے پرہیز کریں۔ بلکہ سالن میں بھی گھی اور پیاز استعمال نہ کریں۔

عمل برائے دفع خوف حاکم و بادشاہ وغیرہ

طریقہ عمل | جب حاکم و بادشاہ کے سامنے جائے تو کھٰیٰعٓصٓ پڑھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں اس طریقہ پر بند کرے کاف پڑھ کر دائیں کا انگوٹھا بند کرے اور ھا پر شہادت کی انگلی کو بند کرے۔ اسی ترتیب میں باقی حروف کے مقابلہ میں باقی انگلیاں بند کرے۔ اور حٰمٓعٓسٓقٓ پہلے طریقہ کے مطابق بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کریں۔ جب حاکم کے سامنے پہنچے تو کٓفٰیٰعٓصٓ پڑھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں کھولے اور حاکم کی طرف دم کرے۔ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑھ کر بائیں ہاتھ کو کھول کر حاکم کی طرف پھونکے۔

نوٹ:۔ اس عمل کا حاکم کو پتہ نہ چلے۔

عملیات و تعویذات برائے زیادتی مکھن و دودھ

۱ تعویذ

تعویذ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

۷۸۶/۹۲

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا محمد	یا محمد	یا محمد	یا محمد	یا محمد
یا علی	یا علی	یا علی	یا علی	یا علی
یا ابکر	یا عمر	یا عثمان	یا حسن	یا حسین
اللھم بارک	فی ھذا	اللبن	بحق	یا باسط

طریقہ استعمال مدھانی میں سوراخ کرکے بند کریں یا باندھیں۔ انشاء اللہ دودھ و مکھن میں زیادتی ہوگی۔

ایضاً عمل و تعویذ ۲ اول و آخر چودہ ۱۴ بار درود شریف پڑھیں۔ سورۃ قدر انا انزلنا چودہ ۱۴ بار پڑھ کر مٹوری پر دم کریں۔ اور مندھانی پر یہ تعویذ باندھیں۔ تعویذیہ ہے۔

۷۸۶/۹۲

انا اعطینا	ک الکوثر	ان شانئک	ھو الابتر
فصل	لربک	وانحر	بحق
برین	حافظ بکو	وایلامین	نا امین

فائدہ اس عمل اور تعویذ سے مکھن اور دودھ زیادہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

Marfat.com

ایضاً عمل تعویذ ۳ پہلے سوا روپیہ کی شیرینی لے کر تقسیم کریں) اور تعویذ لکھیں اور تعویذ مندھانی میں باندھیں۔

تعویذیہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الٰہی بحرمت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت

اللھم بارك وزد مسكة وذبيب هذه المرة
بحضرت سليمان بن داؤد عليها السلام
يا وهاب يا حافظ يا وهاب

یہ تینوں عمل زیادہ مکھن اور دُودھ کے لئے مفید ہیں۔

نوٹ:- ۲، ۳ عملیات حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حکم سے حضرت خواجہ ثانی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات سے نقل کئے گئے ہیں۔ احقر محمد رمضان ضیاء البارودی (ملتان)

عمل برائے دفع چیچک

عمل ۱ سات عدد چاول لے کر ہر چاول پر سات بار سورۃ کوثر پڑھیں۔ اول و آخر تین بار درود شریف پڑھیں۔ یہ چاول چیچک والے کو کھلائیں

Marfat.com

ایضاً عمل ۲ | نیلگوں دھاگے کی اکتیس ۳۱ تاریں لیں اور سورۃ رحمٰن پڑھنا شروع کریں جب فبای الآءِ ربکما تکذبان پر پہنچیں۔ دھاگے پر دم کریں اور گانٹھ دیں اکتیس ۳۱ گانٹھیں آئیں گی۔

طریقہ استعمال | یہ دھاگہ مریض کے گلے میں ڈالے اور دھاگہ کو بھیگنے سے محفوظ رکھیں۔

عمل برائے دفع ہمسایہ بد

عمل یہ ہے:۔ سات پرانی قبروں کی مٹی لے کر ہر ایک پر علیحدہ سات سات بار سورۃ کوثر پڑھیں۔ کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ایسے مقام پر ڈالیں جہاں جھاڑو نہ دیں یا نہ دی جاتی ہو۔ **نوٹ:۔** یہ عمل منگل کو کریں۔

عمل ناراض آدمی کو راضی کرنا

طریقہ عمل | اول و آخر گیارہ گیارہ ۱۱ بار درود شریف پڑھیں ایک ہزار مرتبہ یَا وَدُوْدُ پڑھ کر تین چٹکی چینی پر دم کریں (اور کھلائیں) یہ عمل ایک ہفتہ کریں۔ انشاء اللہ ناراض آدمی راضی ہوگا۔

عمل دفع ایذائے کتا

طریقہ عمل | عَلَیْھِمُ الشُّقَّۃُ۔ کتے دامن سکا۔ پڑھ کر کتوں کی طرف پھونکیں۔

فائدہ: کتے ایذا نہ دیں گے۔ **نوٹ:۔** یہ عمل جابر حاکم وظالم کے شر کے دفع کیلئے مفید ہے۔

Marfat.com

عمل برائے دفع درد ہر قسم

عمل ۱ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرأیته خاشعا متصدعا من خشیة اللہ و تلك الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون ۔ یا شافی ۔ یا شافی ۔

طریقہ استعمال | یہ آیت کریمہ تین دن متواتر کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئیں اور وہ پانی مریض کو پلائیں اور درد کے مقام پر مالش کریں انشاء اللہ العزیز درد رفع ہوگا ۔

عمل ۲ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اللّٰھُمَّ انت الباعث وانا المبعوث ومن یدع المبعوث الا الباعث یارب وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد و اله و اصحابه اجمعین ۔

طریقہ استعمال | یہ لکھ کر مقام درد پر باندھیں ۔

فوائد :۔ درد باد اور جوڑوں کے درد کے دفع کے لئے اکسیر ہے ۔

تعویذ برائے نفع تجارت و کاروبار وغیرہ

تعویذ یہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به و ذلك هو الفوز العظیم وصلی اللہ علی خیر

Marfat.com

خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین ۔

طریقہ استعمال یہ تعویذ لکھ کر دکاندار صندوقچی (گلہ) میں رکھے ۔ اگر تاجر ہو تو دائیں بازو میں باندھے ۔ انشاء اللہ برکت ہوگی

عمل برائے تیزی ذہن

طریقہ عمل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِكَ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ۔

اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں سینے پر ہاتھوں کو پھیرے ۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو لکھ کر دے ۔ گلے یا بازو پر باندھے ۔ انشاء اللہ تیزی ذہن کے لئے مفید ہے ۔

ایضاً تعویذ ۲ تعویذیہ ہے ۔

۷۸۶ / ۹۲

ن	والقلم	وما	یسطرون
والقلم	وما	یسطرون	ن
وما	یسطرون	ن	والقلم
یسطرون	ن	والقلم	وما
ن	والقلم	وما	یسطرون

Marfat.com

طریقہ استعمال یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے چاندی کے تعویذ میں ڈال کر گلے میں لٹکائیں ۔ زیادتی ذہن کے لئے مفید ہے ۔

نوٹ :۔ یہ تعویذ حضرت ثانی رحمۃ اللہ کے معمولات میں سے حضرت سیدی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم کے فرمان سے نقل کیا ہے ۔ (احقر محمد رمضان ضیاء البادوی)

عمل برائے دفع یرقان

طریقہ عمل بروز اتوار سبز گھاس کے لمبے پتے لیکر ان کو مریض کے دائیں ہاتھ میں دیں اور دوسری طرف بائیں ہاتھ سے پکڑ کر بسم اللہ پڑھ کر سورۃ القریش پڑھ کر گھاس کو چاقو سے کاٹیں اسی طرح سات بار کریں اول و آخر تین بار درود شریف پڑھیں ۔

نوٹ :۔ یہ عمل تین اتوار کریں ۔ انشاء اللہ یرقان ختم ہوگا ۔

عمل برائے کیڑے مکوڑے دفع ہوں

سات ظالم تھانیداروں کے نام لکھ کر بل (سوراخ) میں ڈال دیں ۔ مکوڑے جگہ چھوڑ دیں گے ۔

عمل برائے دفع نامردی

طریقہ عمل مرغی کے چار انڈے لیکر اُبال لیں دو کو چھیل کر ان پر یہ لکھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والسماء بنینھا باید وانا

Marfat.com

لموسعون یہ مرد کے لئے ہے۔ دُو انڈے عورت کے لئے ہیں۔ ان پر یہ لکھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والارض فرشنھا فنعم الماھدون۔

طریقہ استعمال | مرد اور عورت ایک ایک انڈا پہلی رات کھائیں اور ہم بستری بھی کریں۔ اسی طرح دوسرا انڈا دُوسری رات کھائیں۔ یہ عمل بندش قوۃ باہ اور نامردی کے لئے مُفید ہے۔

تعویذ برائے محبّت

۷۸۶
۹۲

عسی	اللہ	ان	یجعل	بینکم	وبین	الذین	عادیتم
اللہ	ان	یجعل	بینکم	وبین	الذین	عادیتم	منھم
ان	یجعل	وبینکم	وبین	الذین	عادیتم	منھم	مودۃ
یجعل	بینکم	وبین	الذین	عادیتم	منھم	مودۃ	واللہ
بینکم	وبین	الذین	عادیتم	منھم	مودۃ	واللہ	قدیر
وبین	الذین	عادیتم	منھم	مودۃ	واللہ	قدیر	واللہ
الذین	عادیتم	منھم	مودۃ	واللہ	قدیر	واللہ	غفور
عادیتم	منھم	مودۃ	واللہ	قدیر	واللہ	غفور	الرحیم

الحب فلاں بن فلاں علی حب فلانۃ بنت فلانۃ۔

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کریں اور خوشبو لگا کر چاندی میں

Marfat.com

بند کر کے دائیں بازو پر باندھیں۔ عورت کے لئے گلے میں ڈالیں۔

تعویذ ۲ ایضاً

۷۸۶ / ۹۲

یحبونھم کحب اللہ یا غفار	والذین امنوا اشد حباللہ یا کریم	والقیت علیک محبۃ منی یا کریم	انہ لحب الخیر لشدید یا ودود
انہ لحب الخیر لشدید یا ودود	والقیت علیک محبۃ منی یا کریم	والذین امنوا اشد حباللہ یا رحیم	یحبونھم کحب اللہ یا لطیف
والذین امنوا اشد حباللہ یا لطیف	یحبونھم کحب اللہ یا رحمٰن	انہ لحب الخیر لشدید یا رحیم	والقیت علیک محبۃ منی یا رحمٰن
والقیت علیک محبۃ منی یا رحمٰن	انہ لحب الخیر لشدید	یحبونھم کحب اللہ یا کریم	والذین امنوا اشد حباللہ یا رحیم

الحب فلان بن فلان علی حب فلانۃ بنت فلانۃ

طریقہ استعمال :- گزشتہ تعویذ کے طریقہ کے مطابق استعمال کریں

عمل برائے دفع اثر جادو

عمل یہ ہے | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اعوذ بکلمات اللہ التامات کلھا من شر ما خلق اعوذ بکلمات

Marfat.com

اللہ التامات الھامات من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون۔ بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یاشافی۔ یاشافی۔ یاشافی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

طریقہ استعمال یہ تعویذ لکھ کر بازو یا گلے میں باندھیں اگر آدمی کے تمام بدن پر جادو کیا گیا ہو تو یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوئیں۔ یہ پانی اکثر پی لیں۔ اور تھوڑا سا پانی کڑوے تیل میں ڈال کر مقام درد پر ملیں، بفضلہ تعالیٰ اس سخت مرض سے فائدہ ہوگا۔

عمل برائے حفاظت کھیتی باڑی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یارزاق العباد یاخلاق الخلائق یافاطر السموت ویامنبت الزرع فی الارض والنبات و یامجیب الدعوات ادفع من ھذا الزرع شر الھوام والوحوش وشر الفارۃ والخنازیر المفسدۃ وارزقنا رزقا حسنا۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

طریقہ استعمال یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر کوری ڈولی ڈھکن والی یا ڈوکوری ٹھیکروں میں بند کر کے کھیت میں دفن کر دیں کھیت

Marfat.com

میں دفن کردیں کھیت آفاتِ سماوی و اراضی سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ

عمل برائے شادی و دُوسرا نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ ھٰذِہٖ وَ اخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔ اول و آخر درود شریف پڑھے۔

طریقہ:۔ اس دعا۔ کو بکثرت پڑھے۔

فوائد:۔ جس کی بیوی مرجائے اور دوسری جگہ مشکل درپیش ہو تو یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ پریشانی دور ہوگی۔

عمل برائے سلامتی واپسی سفر

طریقہ عمل | اگر کوئی شخص سفر پہ جائے تو رَوانگی سے پہلے تین۳ بار آیۃ الکرسی پڑھے اور سفر پہ جاتے وقت مسجد میں ہلکی آواز میں سات بار اذانیں کہے اور سفر پر روانہ ہوجائے اور دَوران سفر نمازوں کے اوقات میں سات۷ سات۷ بار ہلکی آواز میں اذانیں کہتا رہے انشاء اللہ سفر سے سلامت اور کامیاب ہو کر واپس آئے گا۔

عمل دشمنوں پر فتح پانا

طریقہ عمل | سورۃ القریش ایک سو ایک بار نماز فجر کی سنت پڑھ کر فرضوں سے پہلے پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ دشمنوں پہ کامیابی حاصل ہوگی۔

Marfat.com

عمل برائے دفع خطرہ و نقصان بارش

طریقہ عمل جب بارش زیادہ ہو جائے نقصان کا خطرہ ہو تو مسجد کے چاروں کونوں میں درمیانی آواز سے اذانیں بکثرت دلوائیں انشاء اللہ خطرہ رفع ہو گا۔

عمل برائے اصلاح الزوجین

طریقہ عمل تین چھٹانک سفید چینی پر یَا وَدُوْدُ ایک ہزار بار پڑھ کر دم کریں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں، طالب و مطلوب کو اس طریقہ سے کھلائیں ان کو معلوم نہ ہو۔

عمل برائے دفع شر آندھی

طریقہ شہادت کی انگلی سے ہوا میں ابتدا سے انتہا تک بسم اللہ الرحمن الرحیم ط لکھنے سے آندھی رک جاتی ہے (یا ایسے ہی بسم اللہ پڑھتے رہیں اور آندھی کی طرف دم کرتے رہیں)۔

نوٹ :- یہ عمل حضرت خواجہ ثانی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حکم سے نقل کیا ہے۔ احقر محمد رمضان ضیاء البارروی (ملتان)

Marfat.com

تعویذ برائے دَدْرِی ہر قسم

تعویذ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سنسمہ علی الخرطوم فاصبحت کالصریم۔ یہ تعویذ لکھ کر بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کی دَدْری ختم ہو گی۔

عمل برائے ازدیاد محبت اللہ تعالیٰ

الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو ٭ محبّت ذوق شوق ذات خود دِہ
بحرمت پیران کبار۔

پڑھنے کا طریقہ | نفی و اثبات کے ذکر سے پہلے یہ دعاء بکثرت پڑھیں۔ اور پھر ذکر میں مشغول ہوں۔ محبّت زیادہ ہو گی۔

عملیات و تعویذات برائے دفع امراض النساء

۱ عمل حفظ جنین در شکم مادر | بسم اللہ الرحمن الرحیم ط وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ پوندے دھاگے کی اکتالیس ۴۱ تاریں لیکر عورت کے قد کے برابر یعنی عورت کی مانگ یہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں سے لیکر ناخن کے انگوٹھے سے نلپنے) اس پر یہ آیت کریمہ پڑھنے کے بعد سات ۷ بار سورۃ کافرون پڑھ

Marfat.com

کر دم کر کے دیں اور گانٹھ دیں ہر گانٹھ کے درمیان تین انگل کا فاصلہ ہو۔

طریقہ استعمال | عورت اس دھاگے کو کمر میں باندھے۔

عمل برائے عورت عقیمہ یعنی جسے بچہ نہ ہوتا ہو!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ولو ان قرآنا سیرت به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتی۔ بل اللہ الامر جمیعا افلم یایئس الذین امنو ان لو یشاء اللہ لهدی الناس جمیعا۔

طریقہ استعمال | یہ آیت ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے ملا کر لکھیں۔ عورت اس کو اپنی کمر میں باندھے۔ انشاء اللہ حاملہ ہو گی۔

---

۳ عمل ۲ ایضاً | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا مبدئ: کے نو ۹ تعویذ بنائے یعنی سفید کاغذ کے نو پرچوں پر لکھے اور جب عورت ماہواری (حیض) سے فارغ ہو تو تین ۳ دن متواتر ایک ایک تعویذ پانی میں حل کر کے پیئے اور اس دوران خاوند سے ہمبستر بھی ہو۔ یہ عمل تین ماہ جاری رکھے یعنی ہر ماہ تین تعویذ پیئے جائیں اور یہ آیات لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شئ عندہ بمقدار۔ عالم الغیب والشهادة الکبیر المتعال یا زکریا

Marfat.com

انا نبشرك بغلام ن اسمه یحیٰی لم نجعل له من قبل سمیا۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین

نوٹ :۔ ان آیات کا تعویذ گلے میں اس طریقہ سے لٹکائیں کہ تعویذ ناف سے دو انگل نیچے رہے۔

فوائد :۔ انشاء اللہ عورت حاملہ ہوگی اور اولاد نرینہ جنے گی

---

۴ عمل ۳ ایضاً | **طریقہ عمل** :۔ چالیس عدد لونگ لیکر ہر لونگ پر یہ آیت کریمہ سات بار پڑھیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ او کظلمات فی بحر لجی یغشه موج من فوقه سحاب۔ ظلمات بعضها بعضها فوق بعض اذا اخرج یده۔ لم یکد یرها۔ ولم یجعل اللہ له نورا فما له من نور۔

طریقہ استعمال | ماہواری (حیض) کے ختم ہونے پر غسل کرکے اسی دن یہ عمل شروع کرے رات کے وقت ایک ایک لونگ کھائے اور اُوپر سے پانی نہ پیئے اور خاوند سے ہم بستر بھی ہو۔ انشاء اللہ اولاد ہوگی۔

تعویذ برائے اولاد نرینہ | تعویذ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ یعلم ما تحمل کل انثٰی ما تغیض الارحام وما تزداد وکل شئ عنده بمقدار۔ عالم الغیب والشهادة الکبیر المتعال۔

Marfat.com

یزکریا انا نبشرک بغلام ن اسمہ یحیٰی و لم نجعل لہ من قبل سمیا۔ بحق مریم وعیسٰی ھب لنا ابنا صالحا طویل العمر بحق سیدنا محمد والہ واصحابہ۔ وصلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

طریقہ استعمال | حمل کے تین ماہ گزرنے پر یہ تعویز ہرن کے چمڑے پر زعفران و گلاب سے لکھیں اور عورت اس تعویذ کو کمر میں باندھے

فوائد :- اگر کسی کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہو لڑکا نہ ہوتا ہو اس تعویذ کے استعمال سے انشاء اللہ نیک لڑکا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

---

۶ عمل جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو | اجوائن دس۱۰ تولہ۔ مرچ سیاہ دس۱۰ تولہ لے کر سوموار کے

دن ظہر کے وقت سورۃ والشمس اکتالیس۴۱ بار ہر مرتبہ سورۃ کے اوّل و آخر دَرود شریف پڑھے۔

طریقہ استعمال | ابتدائے حمل سے روزانہ ایک دانہ یا تین۳ مرچ، پانچ۵ یا سات۷ دانے اجوائن کھائے۔ نیز ابتدائے حمل سے لیکر بچے کے دُودھ پینے کے دنوں تک یہ عمل جاری رکھیں۔

فائدہ :- انشاء اللہ بچہ زندہ رہے گا۔

---

۷ تعویذ برائے دفع خشک شدہ حمل | تعویذ یہ ہے :
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

Marfat.com

سُبحان الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لایعلمون ۔

طریقہ استعمال | یہ تعویذ سفید چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر چالیس روز بلا ناغہ عورت کو پلائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خشک شُدہ بچّے تازہ ہو کر اپنے وقت پر پیدا ہوگا۔

نوٹ :۔ جس وقت بچّہ ماں کے پیٹ میں خشک ہو جائے۔ خشک ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ عورت کو خُون آتا ہوگا۔ پہلے اس کا خُون بند کریں۔ بعد میں چند دن تک یہ آیات کاغذ پر لکھ کر پلائیں۔ اس کے بعد جب خون بند ہو جائے یہی تعویذ کاغذ پر لکھ کر پندرہ دن تک پلائیں۔ پھر یہ عمل مذکورہ چینی کے برتن میں لکھنے والا پُورا کریں۔

۸۔ تعویذ برائے دفع دردزہ

تعویذ یہ ہے :۔

۷۸۶ / ۹۲

والقت مافیھا وتخلت واذنت لربھا وحقت اھیا اشراھیا۔

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر پاک کپڑے میں سی کر یا باندھ کر عورت کی بائیں ران سے باندھیں انشاء اللہ بچّہ بآسانی پیدا ہوگا۔ نوٹ :۔ جب بچّہ کچھ ظاہر ہو تو تعویذ فوراً کھول دیں۔

Marfat.com

۹ تعویز بقائے حمل

۷۸۶ / ۹۲

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا یحیٰ خذ الکتب بقوۃ و اتینہ الحکم صبیا۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں انشاء اللہ حمل باقی رہے گا۔

تعویذات و عملیات برائے دفع امراض اطفال

۱ بچے کا ہر بلا و بیماری سے محفوظ رکھنے کا تعویذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل عین لامۃ و من شر کل شیطان و ھامۃ تحصنت بحصن الف الف لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

طریقہ استعمال | اس تعویذ کو لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں

Marfat.com

ڈالیں۔ انشاء اللہ بچہ تمام آفات اور بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

۲۔ تعویذ برائے دفع ڈر بچہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط۔ لا الہ الا ھو العزیز الحکیم۔ ان الدین عند اللہ الاسلام بحق و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بچہ ڈرنے اور ہر خطرہ سے محفوظ رہے گا۔

نوٹ:۔ یہ تعویذ چھوٹے بچے اور بڑے آدمی کے ڈر کے لئے مفید ہے۔

۳۔ تعویذ برائے دفع بدخوئی بچہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ولبثوا فی کھفھم ثلاث مائۃ سنین وازدادوا تسعا۔ یومئذ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا ھمسا

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بچہ بدخوئی سے محفوظ رہے گا۔

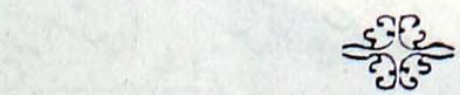

Marfat.com

۴ تعویذ برائے دفع گریہ طفلاں | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
ط ط ط ط ط ط ھ ھ ھ ھ
ھ ھ ھ قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین۔

طریقہ استعمال مع فائدہ | یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ بچہ رونے کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

---

۵ عمل بچے کی عادت مٹی کھانا ختم ہو | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین بحق لیس و بحق کھیعص و بحق بالف لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

طریقہ استعمال | روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر بچے کو کھلائیں۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ یہ عادت ختم ہو جائے گی۔ یہ عمل حسبِ ضرورت کرتے رہیں۔

---

۶ عمل برائے دفع اثرام الصبیان برائے بچہ | اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا غوث انہ من سلیمان بن داؤد علیہ السلام اھیا شراھیا یا غفورا جعل فی اسعر حالہ خالد او مخلد یا حافظ ادرک بعون اللہ یا اللہ یا اللہ

Marfat.com

یا اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ یہ تعویذ لکھ کر کپاس اور کپڑے میں بند کر کے لڑکے کے لئے چمڑے یا لکی میں بند کریں اور لڑکی کے لئے چاندی میں بند کر کے استعمال کرائیں۔ اور بوقت دورہ گلے میں ڈالیں۔ اور یہ تعویذ دھونی کے لئے دیں۔

طریقہ دھونی دھونی کے لئے یہ تعویذ استعمال

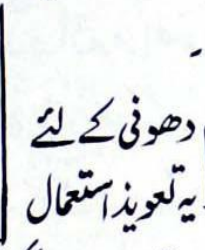

تعویذ یہ ہے

کریں اور دھونی خوشبودار تیل میں دیں اگر خوشبودار تیل نہ ہو تو شلغم کے تیل میں اسکو بھگو کر رکھیں اور جب بچے کو دورہ پڑے تو اس بھگوئے ہوئے تعویذ کو برتن میں رکھ کر بچے کو دھونی دیں۔ انشاء اللہ بچہ دورہ سے محفوظ رہے گا۔

عمل برائے فراخی رزق

عمل یہ ہے ہر ہر روز بعد نماز عشاء ایک بار سورۃ واقعہ کی تلاوت کرنا باعث فراخی رزق ہے (اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں) نوٹ۔ یہ عمل حضرت خواجہ لاثانی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے حضرت سیدی مرشدی خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے فرمان سے نقل کیا ہے ـــــ احقر محمد رمضان ضیاء البارودی حال ملتان)

تعویذ برائے دفع درد کان یا کان بند ہو تعویذ یہ ہے:

تعویذ اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

۲۳	۲۲	۲	۸
۳	۷	۲۰	۲۵
۳۲	۳۳	۹	۱
۴	۶	۳۴	۳۱

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے کان پر لٹکائیں۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ نوٹ: یہ تعویذ حضرت خواجہ ثانی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے حضرت سیدی مرشدی حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی کے حکم سے نقل کیا ہے۔ احقر محمد رمضان ضیاء الباروی (حال مقیم ملتان)

عملیات و تعویذات مشترکہ

یعنی اب اُن عملیات و تعویذات کو نقل کیا جاتا ہے جو ایک عمل اور تعویذ کئی امراض و مشکلات کے لئے کافی ہوگا۔ ہر ایک عمل اور تعویذ کے فوائد اس کے ساتھ نقل کئے جائیں گے۔ (از ضیاء الباروی)

---

۱ تعویذ برائے دفع بندش بول و براز و پتھری | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبست الجبال بسا فکانت ھباء منبثا وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ :——— **طریقہ استعمال** | یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں

Marfat.com

فوائد :- یہ تعویذ بندش بول وبراز اور پتھری انسان وحیوان کے لئے مفید ہے۔ نیز یہ تعویذ ایام ماہواری کی بندش کے لئے فائدہ مند ہے۔

---

۲ تعویذ ایضاً | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر۔ یہ تعویذ بھی لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ مذکورہ بالا امراض کے لئے مفید ہوگا۔

---

۳ تعویذ ایضاً | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ واذ استسقی موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر۔ فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا۔ یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ مذکورہ امراض کے لئے مفید ہے۔

---

۴ تعویذ ایضاً | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل کونوا حجارۃ او حدیدا او خلقا مما یکبر فی صدورکم فسیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم اوّل مرۃ فسینغضون الیک رؤوسھم ویقولون متی ھو قل عسیٰ ان یکون قریبا۔ مذکورہ بالا طریقہ سے مذکورہ امراض کے لئے مفید ہے

---

۵ تعویذ ایضاً | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علی

Marfat.com

علی امر قدر ۔ مذکورہ طریقہ و امراض کے لئے مفید ہے ۔

تعویذ برائے دفع سلسل بول وغیرہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویٰسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر ۔ قل ارءیتم ان اصبح ماءکم غورا فمن یاتیکم بماء معین ۔

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں ۔

فوائد :۔ برائے دفع سلسل بول انسان و حیوان ۔ دفع جریان خون ۔ کثرتِ حیض و نکسیر کے لئے مفید ہے ۔

عمل قضائے حاجات وغیرہ | نماز فجر کی سُنّت اور فرض کے درمیان اکتالیس ۴۱ بار سورۃ فاتحہ پڑھیں ۔ اول و آخر درود شریف بھی پڑھیں ۔ انشاء اللہ یہ عمل تمام قضائے حاجات ، شفاء مریض و غائب کے حاضر کرنے کے لئے مُفید ہے ۔

نوٹ : اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو اُس کو پانی پر دم کر کے پلائیں ۔

دُودھ بڑھانے کا تعویذ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ ۔ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم ۔

Marfat.com

چند تعویذ حسبِ ضرورت کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ یہ تعویذ عورتوں اور جانوروں۔ گائے۔ بھینس۔ بکری۔ سب کے دُودھ بڑھانے کیلئے مُفید ہے

تعویذ برائے صبر | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم واصبر علی ما اصابک۔ ان ذلک من عزم الامور انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ یہ تعویذ برائے صبر انسان و جمیع حیوان خصوصاً جس عورت کا بچہ مرجائے اس کے لئے مفید و مجرّب ہے۔

دم برائے دافع تمام امراض وغیرہ | **طریقہ دم**:۔ سورۃ فاتحہ سورۃ کافرون، سورۃ اخلاص۔ سورۃ خلق و سورۃ ناس یہ سب سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر یہ پڑھیں۔

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ۔ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری

Marfat.com

قدس سرہ العزیز۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ لِصَاحِبِ ھٰذَا الْمَرِیْضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبْرُوْتِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

طریقہ دم | یہ سب پڑھ کر مع اوّل و آخر درود شریف پڑھکر پانی پر دم کریں۔ اور مریض کو پلائیں۔

فوائد :۔ تمام امراض و آلام (درد) دفعیہ کے لئے جن۔ آسیب کے اثر کو زائل کرنے کے لئے اور نظرِ بد کے لئے مفید ہے۔

تعویذ برائے ہر مطلب وغیرہ | تعویذ یہ ہے :

۸۶، ۹۲

حم حم حم حم حم حم وجاء اللہ النصر نعلینا لاینصرون

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد اللہ وآلہ واصحابہ اجمعین

طریقہ استعمال یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔

فوائد :۔ یہ تعویذ ہر نیک مطلب خصوصاً ام الصبیان و جمیع آفات کے دفع کے لئے مفید ہے اور بچوں کی حفاظت کے لئے مجرّب ہے۔

Marfat.com

تعویذ المعروف عطیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

عربی میں پُر کرنے کا طریقہ و فوائد!

خمس ھاءات وخط فوق خط — وصلیب حولہ سبع نقط

ثم ھمزات اذا اعددتھا — فھی سبع لاتریٰ فیھا الغلط

ثم واو ثم ھاء بعدہ — ثم صاد ثم میم فی الوسط

وبھا یدفع عن حاملھا — کل سحر و بلاء سخط

یشفی الاسقام والداء الذی — عجزت عنہ الاطباء النمط

تعویذ یہ ہے: ۷۸۶/۹۲

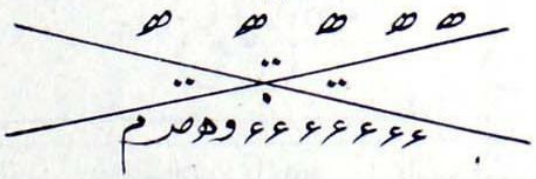

طریقہ استعمال | یہ تعویذ لکھ کر موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر باندھیں۔ حسب ضرورت لکھ کر مریض کو پانی میں حل کر کے پلائیں۔ **فوائد**:۔ اس تعویذ کا حامل ہر جادو و بلا و مصیبت کے اثر سے محفوظ رہے گا اور جس بیماری سے ڈاکٹر و حکیم عاجز ہو گئے ہوں اس تعویذ کے استعمال سے انشاء اللہ شفا ہو گی۔

عمل برائے شفائے امراض وغیرہ | آستانہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ اور ایسے ہی آستانہ عالیہ

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد عبد اللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر شریف کی خاکستر شفائے امراض و آفات اور دافع مکڑی کے لئے مُفید ہے۔

دم برائے دافع شب کوری وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ یہ دم مختلف بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ ہر بیماری کا دم علیحدہ ہے ملاحظہ فرمائیں۔

شب کوری کے لئے سات مرتبہ پڑھ کر سُرمہ پر دم کریں انشاء اللہ سرمہ کے استعمال کرنے سے بینائی صحیح ہوگی۔ اور وجع المفاصل کے درد کو دُور کرنے کے لئے سرسوں کے تیل میں سات بار پڑھ کر دم کریں اور درد والا مالش کرے یا کرائے انشاء اللہ آرام ہوگا۔ اور ایسے ہی ریح کے دَرد کیلئے کریں۔ اور مقام دَرد پر مالش کریں اور چنبل باد کے لئے تلوں کے تیل پر مذکورہ بالا طریقہ سے دم کریں اور تیل حسبِ ضرورت استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

عمل دافع ہر دَرد

۷۸۶/۹۲

درد دندان یا سمعونی والمطانی درد سر حلق درد کان

شعر برائے فوائد وتفصیل

۱۔ دَرد۔ دریا۔ بزن دندان بہ سس : میم را بحلق بزن اے ہم نشین

ترجمہ : درد کے لئے حرف یا میں میخ گاڑدے اور دانتوں کے درد کے لئے صرف سین میں۔ اور حلق کے لئے میم میں میخ گاڑدے اے ساتھی۔

۲۔ نیم سر درع زن درداؤ گوش : بہر تپ درط بزن فارغ نشیں

ترجمہ :۔ آدھے سر دفع کے لئے حرف عین میں میخ گاڑدے دکان کے درد دفع کے لئے واؤ میں۔ بخار دفع کے لئے ط میں گاڑ کر تو فارغ بیٹھ۔ اور ابتدا میں تین بار دَرود شریف پڑھ کر آہنی میخ پر دَم کر کے دَرخت پر مطلوبہ حرف میں گاڑدے اور گاڑتے وقت مُدت پُوچھیں کہ کتنے سال دَرد نہ ہو ½ حصّہ ٹھونک کر پھر پوچھیں پھر ½ اور پھر پوچھے اور تمام گاڑ دیں۔

وظیفہ برائے ازیاد محبّت اللہ تعالیٰ وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ——— یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ اس کے فوائد حسب ذیل ہیں۔ زیادتی محبت اللہ تعالیٰ ومحبّت مشائخ عظام۔ گناہوں کی مغفرت۔ خیر وبرکت درامورات دین وترقی وسعت رزق ومعاش وادائے قرض وغیرہ کے لئے مُفید ہے۔

Marfat.com

عمل دافع جمیع آفات وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاحی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ و بقائہ ماحی ۔

۷۸۶/۹۲

نصر	من	اللہ	فتح قریب
جبرائیل	میکائیل	اسرافیل	عزرائیل
توراۃ	انجیل	زبور	فرقان
بحق ایاک	نعبد	وایاک	نستعین

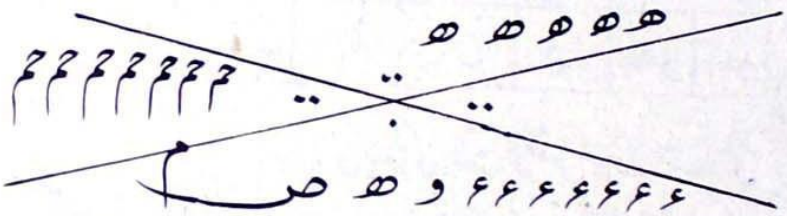

لامرجاء اللہ النصر فعلینا لا ینصرون الٰہی بحرمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ والہ محمد صاحب قندھاری وحضرت مولوی محمد عثمان دامانی وحضرت مولوی سراج الدین دامانی از آفات وبلیات امراض سحر وجادو وچشم بد درخود بدارد صحت کاملہ وشفاء عاجلہ نصیب گردان۔

طریقہ استعمال یہ تمام لکھ کر استعمال کرے ——— یہ تمام آفات وبلیات وسحر وجادو ونظر بد سب کے لئے مفید ہے

تعویذ دافع مرگی وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ر ہ ی ء ص ح م ء س ق

قل	ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد
ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم
اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن
الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ	کفوا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ	کفو	احد

تعویذ لکھنے کا طریقہ

نوچندی جمعہ کی رات کو غسل کرکے شیرینی پر فاتحہ موکلاں اخلاص کا دے۔ اور خوشبو جلائے۔ چودہ ۱۴ بار درود شریف اور سورۃ اخلاص چار سو ۴۰۰ بار پڑھ کر (دعا مانگے) پھر تعویذ لکھے۔ یہ تعویذ دافع مرگی و ام الصبیان ہے۔

Marfat.com

فال نامہ اصلی

فیہ ۱	یوصل ۲	ولاتعجل ۳	اولی ۴	الصدق ۵	لیس ۶	یخرج ۷	فیہ ۸	لیس ۹
خیرات ۱	الی ۲	فی ھذا ۳	ھذا الامر ۴	اولی ۵	فی ھذا الامر ۶	عن ۷	خصول ۸	فی ھذا ۹
وبشارات ۱	مراد ۲	الامر ۳	عیسی ۴	حسن ۵	صواب ۶	الظلمات ۷	المراد ۸	الا لی ۹
ووصول ۱	ومطلوب ۲	یصیر ۳	وعاقبۃ ۴	یحصل ۵	وترکہ ۶	والخسران ۷	والوا تہ ۸	منفعات ۹
سرور ۱	عنقریب ۲	خیر ۳	لیس ۴	مراد ۵	احسن ۶	الی سرور ۷	والا دلہ ۸	ولاحضرۃ ۹

طریقہ فال :۔ اوّل تین ۳ بار درود شریف سُبْحٰنَ اللّٰہِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ایک ۱ بار قل ھو اللہ احد ایک ۱ بار پوری آیت وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا الخ پھر درود شریف تین ۳ بار پڑھ کر دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی دم کر کے کسی خانے میں رکھے اس نمبر کے سارے خانوں کو ملا کر جواب حاصل کریں۔

نوٹ :۔ عمل دافع۔ جمیع آفات وتعویذات دافع مرگی وغیرہ اور فال نامہ اصلی یہ حضرت ثانی خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں سے سیدی مرشدی حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی کے فرمان سے افادہ عام کے لئے نقل کئے ہیں۔

احقر محمد رمضان ضیاء البارروی (ملتان)

Marfat.com

دفعِ بواسیر

یارحیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ ومعاذہ یارحیم وصلی اللہ علیٰ خیرخلقہ مُحمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین ○ لکھ کر کمر میں باندھیں۔

اور اگر صبح و شام سورۃ فاتحہ باتسمیہ سات بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کرکے اپنے آگے پیچھے زانو تک پھیریں۔

ناف سے زانو تک اگر صرف تسمیہ سات بار پڑھ کر دَم کرلیں تو بواسیر دفع ہوجائے گی۔

تعویذات و دم ہمہ قسمی "دورہ"

عمل برائے مرگی۔ ام الصبیان و دیگر ہمہ اقسام دورے

سورۃ یٰسین بصورت ذیل بآواز بلند پڑھ کر پانچ نماز کے وقت دم کرے۔

اول و آخر درود شریف	۱۱ مرتبہ
ازیں بعد لفظ "یٰسین"	۱۰۰ مرتبہ
ہر مبین پر لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین	۷ مرتبہ
ذالک تقدیر العزیز العلیم	۱۲ مرتبہ
سلام قولاً من رب رحیم	۱۸ مرتبہ
اولیس الذی ..... الخلق العلیم۔ پر یا عزیز۔	۱۰۰ مرتبہ

طریقہ:۔ مریض پر دم کیا جائے اور پانی پر بھی دم کرکے دیا جائے انشاء اللہ آرام ہوگا۔

Marfat.com

عمل از آیاتِ قرآنیہ برائے امانِ الٰہی

۳۳ آیاتِ قرآنیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ

Marfat.com

اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ
یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ؕ

(سورہ بقرۃ پارہ تیسرا رکوع ۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ
مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف
لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا ۚ حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقف
وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا وقف اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ؕ

(آخری آیتیں سورۃ بقرہ پارہ ۳ تیسرا رکوع ۸)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی
عَلَی الْعَرْشِ قف یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ ط اَلَا لَہُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ط اُدْعُوْا رَبَّکُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۵ وَلَا
تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا وَادْعُوْہُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

(آٹھواں پارہ رکوع نمبر ۱۴)

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَیًّا مَّا تَدْعُوْا
فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا
تُخَافِتْ بِھَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ط قُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ
فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ
تَکْبِیْرًا ۵ پندرھواں پارہ رکوع ۱۲ سورہ بنی اسرائیل ختم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۵
فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۵ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۵ اِنَّ
اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ ۵ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَیْنَھُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۵ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بِزِیْنَۃِ ۨ الْکَوَاکِبِ ۵ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ

Marfat.com

مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ تیئسواں پارہ رکوع ۵
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا
تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ؕ
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ؕ

(ستائیسواں پارہ سورہ رحمٰن رکوع ۱۲)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ ؕ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ

(اٹھائیسواں پارہ رکوع ۴)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ
اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ط وَلَنْ نُّشْرِکَ
بِرَبِّنَا اَحَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً
وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ
شَطَطًا ۝ (انتیسواں پارہ سورہ جن ـــــ شروع رکوع ۱)

یہ ۳۳ آیات ہیں ملفوظات حسنیہ فارسی نے یہ بھی لکھا ہے بعض حضرات ان آیات پر سورۃ فاتحہ، الحمد شریف، کامل سورۃ، قل یاایھا الکفرون الخ وسورۃ اخلاص، قل ہو اللہ احد الخ وسورۃ فلق، قل اعوذ برب الفلق وسورہ ناس قل اعوذ برب الناس کا اضافہ بھی کرتے ہیں۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اس کے مطابق پڑھنے کی اجات فرماتے تھے۔

پڑھنے کا طریقہ اول وآخر درود شریف وسلام گیارہ گیارہ مرتبہ۔ ایک مرتبہ صبح اور ایک مرتبہ شام کو پڑھے جس پر جادو کیا گیا ہو ان کو لکھ کر دھو کر پلائے یا پڑھ کر ان پر دم کرے یا اس کو خود پڑھتے رہنے کا حکم کریں۔

فوائد :۔ ان آیات کا پڑھنے والا سحر (جادو) شیطان۔ چور، درندوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں آجاتا ہے۔

نوٹ :

بغیر اجازت کے تعویذ دینا بجائے نفع کے نقصان ہے

Marfat.com

مکتبہ بارویہ رضویہ کی دیگر اہم مطبوعات

(۱) داڑھی کی اہمیت قیمت ۱۰/

مصنف استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حامد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ واضافہ جدیدہ از حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد حسن الحسنی البارو ی

(۲) الدر البیضا فی برکات ید المصطفیٰ ﷺ : قیمت ۱۰/

مصنف صاحبزادہ محمد عبد الصمد صاحب الحسنی البارو ی

(۳) ضیاالامم فی مولد سید ولد آدم ﷺ قیمت ۱۰/

مصنف حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ احمد حسن بارو ی صاحب

(۴) شفاعت مصطفیٰ ﷺ اور مقام محمود مصنف مولانا وزیر احمد بارو ی قیمت ۱۰/

(۵) دافع الضلالات فی ایصال الثواب للاموات 〃 〃 〃 قیمت ۱۰/

(۶) احسن المقامات لتدفین الاموات یعنی میت کہاں دفن کریں 〃 〃 قیمت ۵/

(۷) نماز کے فضائل اور بے نمازی کی شرعی حیثیت 〃 〃 قیمت ۱۵/

(۸) گستاخ صحابہ کا انجام 〃 〃 غیر مطبوعہ

Marfat.com

قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ

مسلک اہل سنت وجماعت اور سلف صالحین کا سچا
ترجمان بارگاہ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت
کا کما حقہ، پاسدار کوثر و تسنیم میں دُھلی ہوئی زبان

کنزالایمان شریف

ترجمہ:

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

تفسیری حواشی

خزائن العرفان	نور العرفان
مولانا سید محمد نعیم الدین	مولانا مفتی احمد یار خان
مراد آبادی قدس سرہ	نعیمی قدس سرہ

تاج کمپنی۔ قرآن کمپنی، چاند کمپنی اور مکتبہ اسلامیہ لاہور کے مطبوعہ
انتہائی دیدہ زیب قرآن پاک مختلف ہدیوں میں دستیاب ہیں۔

مکتبہ ضیاء السنۃ
جامع مسجد شاہ سلطان کالونی۔ ریلوے روڈ۔ ملتان

Marfat.com

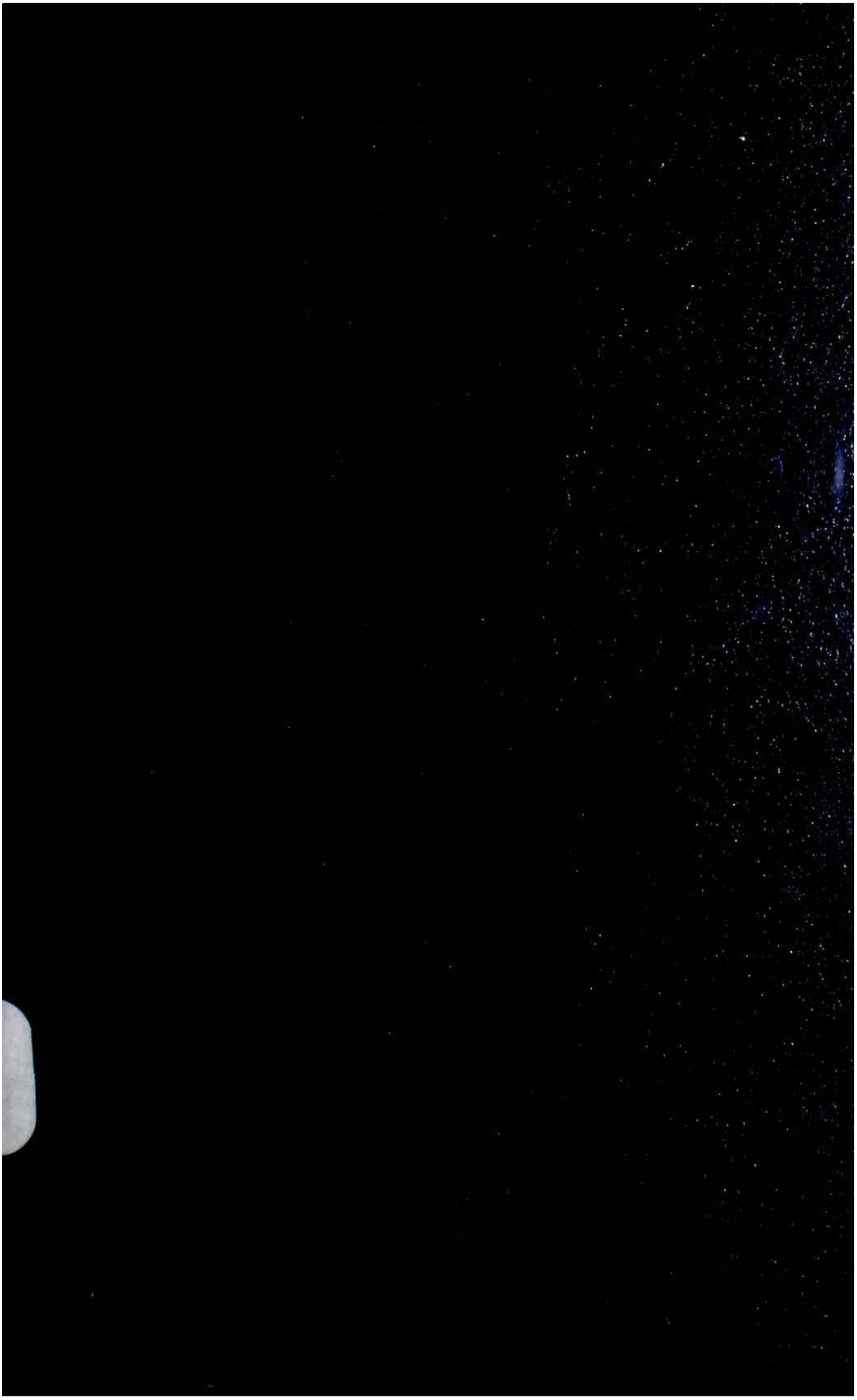

Marfat.com

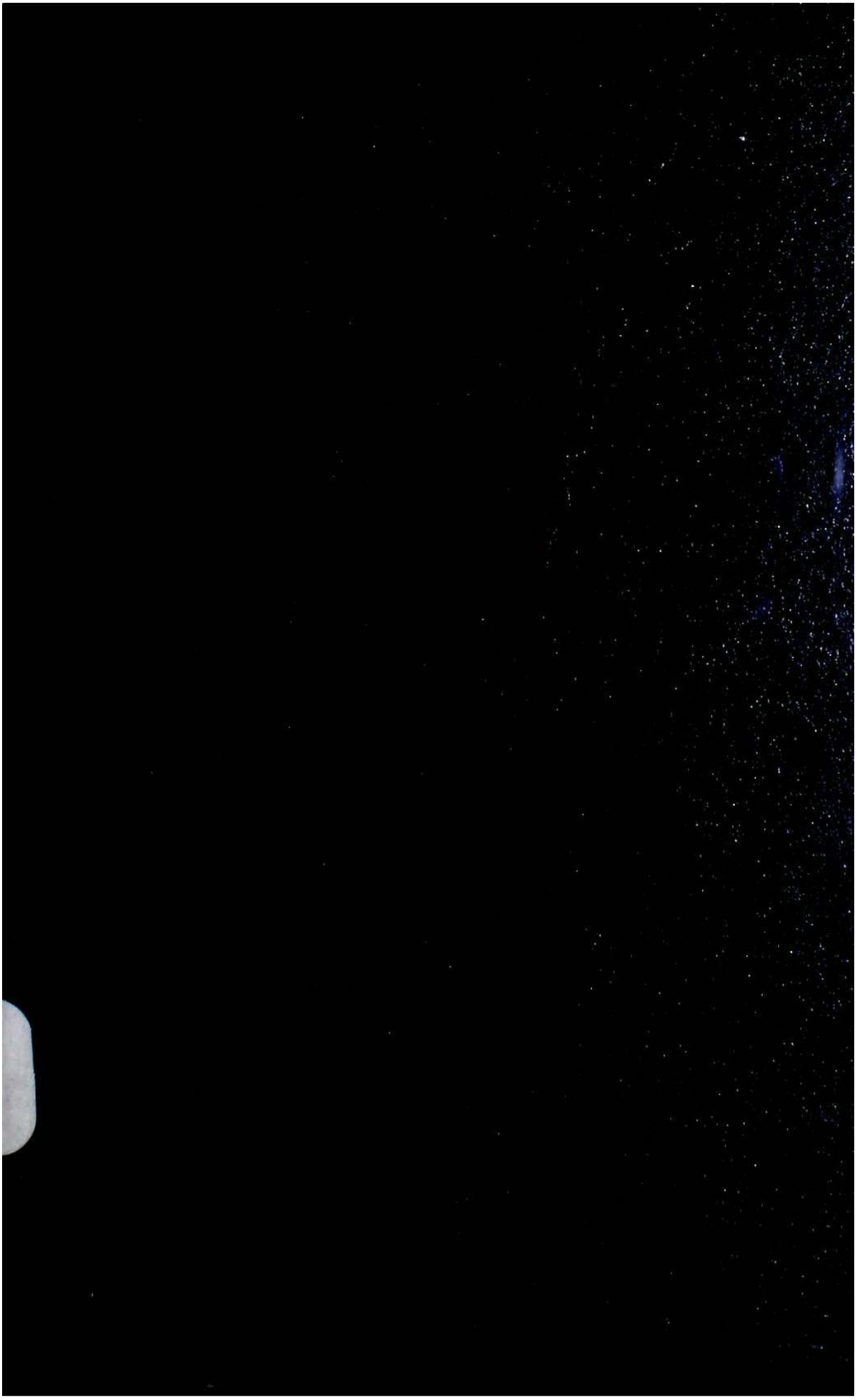

Marfat.com